

تَجَلِّیَاتُ مُخْتَارَاتِ

خصوصیات

- تمام عربی عبارت مکمل اعراب • عبارت کا سلیس عام فہم آسان ترجمہ • عبارت کا مین اسطور ترجمہ
- اختصار کے ساتھ صاحب مضمون کا تعارف • کتاب میں مذکور مقدس شخصیات کا مختصر تعارف
- مشکل کلمات کے لغات اور مصادر کا ذکر



تالیف: مفتی صابر محمود
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی
مدرس جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر مالٹ کراچی

www.besturdubooks.net

پسند فرمودہ

یادگار اسلاف اُستاد اعلیٰ مناظر اسلام شیخ امیر شہ

حضرت مولانا ڈاکٹر منظر اور احمد بینگل صاحب
ڈاکٹر کاظم القاسمی

ادارۃ الرشید کراچی

تَجَلِیَاتِ اردو شرح مختارات

خصوصیات

- تمام عربی عبارت پر مکمل اعراب • عبارت کا سلیس عام فہم آسان ترجمہ • عبارت کا بین اسطورہ ترجمہ
- اختصار کے ساتھ صاحب مضمون کا تعارف • کتب میں مذکور مقدس شخصیات کا مختصر تعارف
- مشکل کلمات کے لغات اور مصادر کا ذکر

تالیف

مفتی صابر محمود
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی
مدرس جامعہ انوار العلوم شاہ باغ علیہ رب العالی کراچی

پسند و قریب

یادگار اسلاف استاذ العلماء مناظر اسلام شیخ الحدیث

حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب

ادارۃ الرشید کراچی

جُمْلَةُ حُقُوقِ بَقِی نَاشِرِ مَحْفُوظِ هِیَی

تَجَلِّیَاتُ اَرِیْضِی مَخَارِیْثُ

مُفَتِّی صَابِرِ مَحْمُودُ

سَیْطَرِ 2016

فِیْصَلِ رَشِیْدِ

1100

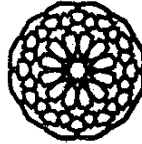
نَامُ

مُؤَلِّفُ

اِشَاعَتِ دُومُ

بَاهِتْمَامُ

تَعْدَادُ



اِداَرَةُ الرَّشِیْدِ کَراچی

عَلَامَةُ مُحَمَّدِ یُوسُفِ بَنُورِی ثَاوُنِ کَراچی

Tel: 021-34928643 Cell: 0321-2045610

E-mail: idaturrasheed@gmail.com

فہرست

صفحہ نمبر	صاحب مضمون	مضمون
6	استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد میٹگل صاحب زید مجددہ	تقریظ
8	مفتی صابر محمود غفرلہ	پیش لفظ
11	مفتی صابر محمود غفرلہ	مقدمة العلم
14		مصنف رحمہ اللہ کے حالات
17	أبو الحسن علی الحسنی الندوی رحمہ اللہ	مقدمة الكتاب
38	القرآن کریم	عِبَادُ الرَّحْمَنِ
41	القرآن کریم	سَيِّدُنَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام
46	سیدنا و مولانا محمد رحمہ اللہ	جَوَامِعُ الْكَلِمِ
50	سیدنا و مولانا محمد رحمہ اللہ	الْخُطْبَةُ الْمُنْجِزَةُ
55	سیرۃ ابن ہشام	فی نبی سَعْدٍ
63	أُمُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ	كَيْفَ هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ
77	کعب بن مالک رحمہ اللہ	الْبَيْلَاءُ ابْنُ كَعْبٍ
91	عمرو بن مہیون رحمہ اللہ	مقتل عمر بن الخطاب
101	الحسن البصری رحمہ اللہ	أَخْلَاقُ الْمُؤْمِنِ
106	ابن المقفع رحمہ اللہ	أَخْوان الصفا
115	ابن السہاک رحمہ اللہ	وصف الزاهد
121	السيدة زبيدة و المأمون	بین السیدۃ زبیدہ و المأمون
126	أبو عثمان ر عمر بن بہر الجاحظ رحمہ اللہ	بین قاض و قور و ذہاب جسور

132	ابن عبدالرثه رحمته الله	القبض الأحمر
141	المسعودي رحمته الله	كيف كان معاوية رضي الله عنه يقضي يومه
148	ابن حبان البستي رحمته الله	استقامة الإمام أحمد بن حنبل رحمته الله
154	أبو الفرج الأصبهاني رحمته الله	اشعب والبغيل
160	أبو بكر الخوارزمي رحمته الله	رسالة عتاب
163	أبو حيان التوحيدى رحمته الله	حديث الناس
177	الإمام الغزالي رحمته الله	في سبيل السعادة واليقين
185	القاضي بهاء الدين المعروف بابن شداد رحمته الله	وفاة السلطان صلاح الدين الأيوبي رحمته الله
196	عبد الرحمن بن الجوزي رحمته الله	علو الهمة
203	ابن خلكان رحمته الله	سيد العابدين سعيد بن المسيب رحمته الله
212	الحافظ ابن تيمية رحمته الله	النبوة المحمدية وآياتها
225	ابن خلدون رحمته الله	الظلم مؤذن بخراب العمران
232	الشيخ ولي الله الدهلوي رحمته الله	المدينة العجيبة عند بعثة الرسول
239	السيد عبد الرحمن الكواكبي رحمته الله	أهل الطبقة العليا من الأمة
247	السيد مصطفى لطفى المنفلوطي رحمته الله	رسالة محمد صلى الله عليه وسلم
268	الشيخ محمد عبده رحمته الله	الكوخ والقصر
273	الأمير شكيب أرسلان رحمته الله	سيدي أحمد الشريف السنوسي
290	الدكتور أحمد أمين رحمته الله	الدين الصناعي
298	الدكتور طه حسين رحمته الله	سالم مولى أبي حذيفة رضي الله عنه
319	الأستاذ علي الطنطاوي رحمته الله	الفردوس الإسلامي في قارة آسيا

انتساب

براور کبیر حضرت مولانا خالد محمود دامت برکاتہ کے نام
جن کو دیکھ کر حصول علم نبوی ﷺ کا شوق اور جذبہ پیدا ہوا۔

عکس تقریر

مناظر اسلام اتاذ العلماء وکیل احناف شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر منظور احمد میگل صاحب زید مجدہ

Sheikh ul Hadees Maulana
Dr. Manzoor Ahmad Mengal
Principal of Jamia Siddiqia Karachi
P.H.D. Jamshoro University, Sindh Pakistan



شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر منظور احمد میگل
رئیس جمعہ صیغہ کراچی
مناظر اسلام اتاذ العلماء وکیل احناف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قرآن و سنت کو صحیح معنی میں سمجھنے کے لیے علوم الیہ (صرف و نحو، لغت اور علم ادب) میں کمال بہارت ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک مابہر فن قرآن و سنت کے معانی اور حقائق سے جس طرح واقف ہو سکتا ہے، کوئی دوسرا اس طرح واقف نہیں ہو سکتا۔

پچھلے زمانہ میں علم ادب، صرف و نحو اور دیگر فنون میں کمال بہارت کے لئے ہی علم تفسیر و حدیث ہی پڑھائے جاتے تھے، تاہم آج وہ صورتحال نہیں رہی، طلبہ و طلبہ اساتذہ اور علماء میں بھی اس کا جذبہ نہیں۔ ہمارے بزرگوار یکریم مفتی صابر محمود صاحب (جو ایک باصلاحیت عالم دین ہیں) نے "تجلیات" (شرح "فتاویٰ") نامہ کر حل کتاب کی ایک اچھی سی کوشش کی ہے، "اعتراف مختلف مملکتوں کے کتاب کو دیکھا، جسے طلبہ اور طالبات کے لیے مفید پایا۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنابی جان کی اس محنت کو قبول فرما کر آپ کی اور ہم سب کی مغفرت کا ذریعہ بنائیں۔

منظر

Al-Siddiq Social Village, Near Sector Q,
Gulshan-e-Maymar, Karachi-PAKISTAN.
Phone: 0213-5446996, 0322-2870363

انسٹیتوٹن شل ساج نزیکہ Q گولشن ماکراچی
فون نمبر: 0213-5446996, 0322-2870363

تقریر

مناظر اسلام استاذ العلماء وکیل احناف شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب زید مجدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن و سنت کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لئے علومِ آلیہ (صرف، نحو، بلاغت اور علمِ ادب) میں کمالِ مہارت ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ ایک ماہر فن قرآن و سنت معانی و حقائق سے جس طرح واقف ہو سکتا ہے، کوئی دوسرا اس طرح واقف نہیں ہو سکتا ہے۔ پہلے زمانے میں علمِ ادب، صرف، نحو اور دیگر فنون میں کمالِ مہارت کے بعد ہی علمِ تفسیر و حدیث پڑھائے جاتے تھے، تاہم آج وہ صورت حال نہیں رہی، طلبہ تو طلبہ اساتذہ اور علماء میں بھی میں بھی یہ جذبہ نہیں۔

ہمارے برادرِ مکرم مفتی صابر محمود صاحب (جو ایک باصلاحیت عالمِ دین ہیں) نے ”تجلیات“ شرح ”مختارات“ لکھ کر حل کتاب کی ایک اچھی کوشش کی ہے، احقر نے مختلف مقامات سے کتاب کو دیکھا، جسے طلباء اور طلبات کے لئے مفید پایا۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی جان کی اس محنت کو قبول فرما کر آپ کی اور ہم سب کی مغفرت کا ذریعہ بنائیں۔

منظور احمد مینگل

خادم جامعہ صدیقیہ کرچی

پیش لفظ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله المنعم المفضل والصلاة والسلام على من أعطى الشريعة الحنيفية وعلى اله وأصحابه الذين قاموا بنصرة الدين المستقيم۔

اما بعد! عربی زبان کا مرتبہ علم اور مقام کے اعتبار سے بڑے علوم میں سے ہے اور اس کی اہمیت و فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ اسلام اور عربی زبان کا ایک باہمی رشتہ قائم ہے جو محتاج بیان نہیں۔ چنانچہ اس کے مقام و فضیلت کا اندازہ یوں لایا جاسکتا ہے کہ خالق عرض و سموت کا کلام عربی زبان میں ہے جیسا کہ اللہ کریم کا ارشاد ہے کہ: ﴿الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَبُكُمْ وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ﴾۔ (النحل: 103)

اور دوسرا در دو جہاں ﷺ کی زبان مبارک اور اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: ”عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَحْبَبُوا الْقُرْبَ لثَلَاثَ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ، وَلِسَانَ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ“۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ“۔ اور ایک دوسری جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا ثَبَتَتْ الْعَقْلَ، وَتَزِيدُ فِي الْمُرُوءَةِ“۔ اور اسی طرح عربیت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ حِفْظَ الْقُرْآنِ“۔ حضرت انثم بن منی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”الزَّجَلُ بِلَا آدَبٍ شَخْصٌ بغير اللو جسد بلا زوج“۔

پھر اگر اسلام علوم پر نظر ڈالی جائے تو تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ، عقائد و توحید۔ تاریخ اسلام اور علوم الیہ میں منطق و فلسفہ کی اکثر و بیشتر کتب عربی زبان میں ڈھلی نظر آتی ہیں۔ یہی بنیادی وجہ ہے کہ ماہرین و موجدین فنون، قرآن و حدیث کے مفاہیم کو سمجھنے کے لئے عربی زبان کے اصول و قواعد اور ادب و بیان سے واقفیت کو بنیادی اساس قرار دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کا مشہور مقولہ ہے کہ: ”لَا يَقْبَلُ الرَّجُلُ بِنُوعِ مِنَ الْعُلُومِ مَا لَمْ يَزِنْ عِلْمُهُ بِالْعَرَبِيَّةِ“

یعنی کوئی آدمی علوم میں سے کسی علم میں قبولیت حاصل نہیں کر سکتا جب تک اپنے علم کو عربیت سے آراستہ نہ کرے۔

اسی احساس کی بناء پر اہل علم حضرات نے عربی قواعد و ادب کی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں ان حضرات میں سے ایک

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی مدنی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ جنہوں نے ادب اطفال سے لے کر درجات عالیہ وعلیٰ تک کے طلباء کے لئے ادبی کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ جن میں قصص النبیین (پانچ حصے)، القرآۃ الرشیدہ (تین حصے)، اور مختارات من ادب العرب، جیسی بے مثال کتابیں بہترین اسلوب میں تصنیف فرمائیں۔ ان کی اہمیت کے پیش نظر پاک و ہند کے علاوہ عرب ممالک کی جامعات نے بھی اس کو اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب - مختارات من ادب العرب - مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی مدنی رحمہ اللہ کے ان شاندار ادبی شہ پاروں میں سے ایک ہے جو عربی ادب میں بیک وقت عرب و عجم میں مشہور و معروف اور مقبول ہے، جس میں چند چیدہ چیدہ ادبی شہ پارے جمع کر کے مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی مدنی رحمہ اللہ نے کئی سال پہلے مرتب فرمایا تھا باوجود اس کے کہ سالہا سال گزر گئے لیکن اس کی طراوت و نصارت اور رنگینی و خوشنمائی تا حال قائم و سالم ہے بلکہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید بڑھتی معلوم ہو رہی ہے اور اس پر ادیب کبیر الشیخ الاستاذ علی الطوطی رحمہ اللہ نے مقدمہ لکھ کر اس کی شان دوبلا کر دی ہے اس کی اہمیت و مقبولیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ دیناء عرب میں اسے داخل نصاب ہونے کا شرف ملا ہے اور پاکستان کی سب سے بڑی تنظیم "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" نے بھی کئی سالوں سے داخل نصاب کر رکھا ہے۔

دور حاضر میں جب کہ ادب کی بھاگ دوڑ ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جن کو ادبی ڈھنگ کی ہوا بھی چھو کر نہیں گزری اور تاریخی حقائق کو بیان کرنے کی اسلوب سے بھی نا آشنا ہیں۔ آپ کے ہاتھوں میں موجود مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی مدنی رحمہ اللہ کی مرتب کردہ کتاب نعت غیر مترقبہ ہے جس کو آپ رحمہ اللہ نے علماء اور طلباء کی خدمت میں پیش فرمائی، مختارات ایک بے نظیر ادبی شہ پارہ ہے اور اس کا تعلق اگرچہ درس نظامی سے ہو چکا ہے لیکن یہ صرف علماء اور طلباء کے لئے ہی نہیں لکھی گئی اس لئے جہاں اس سے یہ حضرات استفادہ کر سکتے ہیں اسی طرح دیگر حضرات بھی اس سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں بلکہ ہو رہے ہیں۔

بندہ نے اس کی اہمیت کے پیش نظر طلباء و طلبات اور دیگر حضرات کی سہولت غرض سے اس کے ترجمہ کا اہتمام کیا ہے اور اس میں انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ عبارت اور ترجمہ میں کسی قسم کی کمی اور تقصیر باقی نہ رہے۔ اور اس میں درج ذیل امور کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

- ۔۔۔ طلباء و طلبات کی سہولت کے لئے تمام عربی عبارت ہر مکمل اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے
- ۔۔۔ ترجمہ میں، بین السطور ترجمہ کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ طلباء کے لئے مطالعہ کرنے میں دشوار نہ ہو۔
- ۔۔۔ اور ترجمہ سلیس انداز میں کیا گیا ہے اور کوشش اس بات کی، کی گئی ہے کہ کسی بھی لفظ کا ترجمہ نہ جائے۔
- ۔۔۔ عربی عبارت ترجمہ کیا گیا ہے اور جہاں لفظی ترجمہ مناسب نہ تھا وہاں مرادی معنی لیا گیا ہے۔
- ۔۔۔ اور اختصار کے ساتھ صاحب مضمون کا تعارف اور مضامین میں ذکر کردہ حضرات میں صحابہ کرام رحمہم یا الابرار امت میں سے اگر کسی کا

تذکرہ آیا ہے تو اسلامی مختصر تعارف میں کیا گیا ہے
 ❁۔۔۔ مشکل کلمات کے لغات اور مصادر کو ذکر کیا گیا ہے۔

آخر میں اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ بندہ نے عظیم اور مبارک کام میں اپنی علمی بساط کے مطابق بھرپور کوشش کی ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی باقی نہ رہ جائے لیکن انسان کمزور ہے اس سے غلطی کا نہ ہونا یہ بہت بعید ہے، اس لئے ایسی کوئی چیز رہ گئی ہو یا جس کو آپ حضرات ضروری سمجھتے ہوں اس سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اس کی کو انشاء اللہ دوسری مرتبہ میں دور کیا جاسکے۔
 اللہ تعالیٰ سے التجاء ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی اس کاوش کو اپنے دربار میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے بندہ، اس کے والدین اور اساتذہ کے لئے توشہ آخرت بنائے۔ آمین

صابر محمود غفرلہ

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

مدرس جامعہ انوار العلوم بلیر ہالٹ کراچی

۱۴ شوال مکرم، ۱۴۳۶ھ

رابطہ: 03158800032-03343637306

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمۃ العلم

علم ادب کا لغوی معنی

لفظ ”ادب“ مختلف ابواب سے استعمال ہوتا ہے، باب کرم سے مصدر ”أَدَّبَا“ آتا ہے بمعنی ادب والا ہونا۔ اور ادیب بھی اسی سے آتا ہے، ادیب کی جمع ”أدباء“ ہے۔ باب ضرب سے اس کا مصدر ”أَدَّبَا“ آتا ہے۔ بمعنی دعوت دینا، دعوت کا کھانا تیار کرنا، اسم فاعل آدب کا معنی کھانے پر بلانے والا۔ باب تفعیل سے اس کا معنی علم سکھانا آتا ہے، اور استفعال سے (استندأبا) اور تفعّل (تأدبأ) سے ادب سیکھنے اور ادب والا ہونے کے معنی آتے ہیں۔

علم ادب کی تعریف

(۱) علامہ مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتح کے حوالہ سے تاج العروس (ج ۱ ص ۱۴۴) میں یہ تعریف نقل کی ہے: ”الآدب نلکۃ تغصم من قامت بہ عتایبہ“ ادب ایک ایسا ملک ہے کہ جس کے ساتھ قائم ہوتا ہے، ہر ناشائستہ بات سے اس کو بچاتا ہے۔

(۲) ابو زید انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے ادب کی تعریف کی ہے:

”کُلُّ رِیَاضَةٍ مَخْمُودَةٍ یَسْتَعْرِجُ بِهَا الْإِنْسَانُ فِی فُضُولِهِ مِنَ الْقَضَائِلِ“ ادب ایک ایسی اچھی ریاضت ہے جس کی

جہ سے انسان بہترین اوصاف سے متصف ہوتا ہے۔

(۳) بعض لوگوں نے یہ تعریف کی ہے کہ:

”هُوَ تَعْلُمُ رِیَاضَةِ النَّفْسِ وَمَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ“ ادب ریاضت نفس اور بہترین اخلاق کی تعلیم کا نام ہے۔

(۴) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کے مقدمہ (ص ۵۵۳) میں ادب کی تعریف نقل کی ہے:

”الآدب هُوَ حِفْظُ أَشْعَارِ الْعَرَبِ وَأَخْبَارِهَا وَالْإِخْلَافُ مِنْ كُلِّ عِلْمٍ يَطْرُقُ“ ادب عرب کے شعراء، ان کی تاریخ،

اخبار کے حفظ اور عربی زبان کے دوسرے علوم سے بقدر ضرورت اخذ کا نام ہے۔

(۵) سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ نے تعریفات ”(ص ۶) اور صاحب منجد نے ”المنجد“ (ص ۵) میں ادب کی تعریف کی ہے:

”هُوَ عِلْمٌ يَخْتَرِزُهُ مِنَ الْخَلَلِ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً“ علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعہ انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری غلطی سے بچ سکے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک ہے ادب اور ایک ہے علم ادب، ادب کا مفہوم علم ادب سے زیادہ وسیع معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ادب ایک خاص ملکہ کا نام ہے، اس کا حسن اگر طور و طریقہ میں آجائے تو تہذیب کا نام پائے اگر کسی انسان کی زبان کی زینت بنے تو ادیب سے موسوم ہو اگر عام عبارت میں ہو تو نثر بنے۔ اگر کلام میں وزن کا بھیج اختیار کرے تو شعر کہلائے اور اگر بے معنی اصوات کی ہم آہنگی کو شرف بخشے تو موسیقی بن جائے۔

ادب کی تعریف میں یہ جتنے اقوال ہیں سب اسی صنف کو اجاگر کرنے کی اپنے اپنے الفاظ میں تعبیر کرنے کی کوششیں ہیں۔

عِبَارَاتُ النَّاشِئَةِ وَخُسْنُكَ وَاجِدٌ وَكُلُّ إِلَى ذَاكَ الْجَمَالِ يَشِيرُ

جہاں تک علم ادب کا تعلق ہے تو مؤخر الذکر دو تعریضیں اس کے مصداق، مفہوم اور مقصد کے قریب تر ہیں۔

موضوع

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ کے مقدمہ (ص ۵۵۳) میں علم ادب کے موضوع کے متعلق لکھا ہے: هَذَا الْعِلْمُ لَا مَوْضُوعَ لَهُ يَنْظُرُ فِي الْإِثْبَاتِ عَوَارِضِهِ أَوْ نَقْصِهِ۔ ”اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے جس کے عوارض ذاتیہ کے اثبات یا نفی سے بحث کی جائے۔“

علم ادب کا مقام اور مرتبہ

(۱) علم ادب اور عربی زبان کے مقام اور مرتبہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی مقدس کتاب کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا: کہ

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا﴾

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِقَلْبِ لَا تَنِي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ وَكَلَامَ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ“۔

تم محبت کرو عرب سے تین باتوں کی وجہ سے کیوں کہ میں عربی ہوں (یعنی عربی النسل ہوں) اور قرآن عربی زبان میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔

(۳) اور حضرت نافع رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اچھی طرح عربی زبان بول سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ عجمی زبان میں بات نہ کرے اس لئے کہ وہ دل میں نفاق پیدا کرتی ہے۔“

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّ لِأَنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ“ عربی زبان سیکھو اس لئے وہ آپ کے دین سے ہے، یعنی دین کا حصہ ہے۔

(۵) حضرت انس بن صبیح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”الزَّجَلُ بِلَا أَدَبٍ شَخْصٌ بِغَيْرِ الْوَجْدِ وَلَا زَوْجٍ“۔

ادب کی وجہ تسمیہ

لسان العرب (عربی لغت کی بڑی معتبر کتاب ہے) میں لکھا ہے:

”الْأَدَبُ مَعْنَى أَذْبًا لِأَنَّهُ يَأْذِبُ النَّاسَ إِلَى الْمُحَامِدِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمَقَابِحِ“ أَضْلُ الْأَدَبِ: الدُّعَاءُ ”ادب کا معنی ہے

بلانا یا دعوت دینا۔ ادب کو ادب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اخلاقِ حسنہ کی طرف دعوت دیتا ہے اور یہ بری صفات سے روکتا ہے۔

علم ادب کی غرض و غایت

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ مقدمہ ابن خلدون (ص ۵۵۳) میں علم ادب کے مقصود اور غرض و غایت کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

”إِنَّمَا الْمَقْصُودُ مِنْهُ تَعَزُّهُ وَهِيَ الْإِجَادَةُ فِي لَفْظِي الْمَنْظُومِ وَالْمَنْشُورِ عَلَى أَسَالِيبِ الْعَرَبِ وَمَنَاجِيهِمْ“

علم ادب سے مقصود اس کا ثمرہ ہے اور اس کا ثمرہ عرب کے طرز اور اسلوب کے مطابق فنِ نظم و نثر میں مہارت حاصل

کرنا ہے۔

علوم ادبیہ

علم ادب میں بارہ علوم استعمال ہوتے ہیں۔ جن میں سے آٹھ علم اصول ہیں:

(۱) علم لغت (۲) علم اشتقاق (۳) علم صرف (۴) علم نحو (۵) علم معانی (۶) علم بیان (۷) علم عروض (۸) علم قافیہ

اور چار فروع ہیں:

(۱) علم رسم الخط (۲) علم قرض الشعر (۳) علم انشاء (۴) علم محاضرات (تاریخ کا علم)۔



مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی

نام و نسب

آپ کا اسم گرامی علی اور آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور مشہور علی میاں کے نام سے ہیں۔ والد محترم کا نام مولانا حکیم سید عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام سید ابوالحسن علی بن حکیم سید عبدالحی ندوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت ۶ محرم ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ اور آپ کا آبائی گاؤں ٹکیہ کلاں رائے بریلی ہے۔

ابتدائی تعلیم

آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کی ماں کی گود ہی سے شروع ہو گئی تھی، آپ میں اعلیٰ صفات کا پیدا ہونا یہ آپ کی تربیت ہی کا اثر تھا۔ مولانا نے جن اساتذہ سے کسب علم کیا وہ یکتائے روزگار تھے۔ ناظرہ قرآن لکھنؤ میں محلہ کے امام حافظ محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ختم کیا۔ اس کے بعد اپنے چچا جان سید عزیز الرحمن سے بقدر ضرورت اردو پڑھی اور فارسی تعلیم کا آغاز انجمن حمایت اسلام کی فارسی کی پہلی اور دوسری کتاب سے ہوا۔ ابھی آپ کی عمر دس سال تھی کہ آپ کے والد محترم انتقال فرما گئے۔ اس کے بعد اپنے عم محترم سے بوستان پڑھی اور ماسٹر محمد زمان خان صاحب سے حساب اور اردو عبارت نویسی سیکھی فارسی کی کتاب اصول فارسی مصنفہ مولانا فاروق احمد چڑیا کوٹی پڑھنے کے بعد آپ کے بڑے بھائی ڈاکٹر سید عبدالحی صاحب نے عربی زبان کی تعلیم کے لئے شیخ خلیل بن محمد بن حسین یمنی بھوپالی کے سپرد کر دیا۔ ابتدائی تعلیم صرف نحو کے بعد عربی نصاب میں نہج البلاغہ، مقامات حریری، دلائل الاعجاز، عشر قصائد پڑھیں۔ بارہ تیرہ سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بے تکلف عربی گفتگو پر قادر ہو گئے تھے۔ ۱۹۲۷ء میں ۱۴ سال کی عمر میں شیخ خلیل صاحب کے اصرار پر لکھنؤ یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فاضل ادب پاس کیا اور اس کے بعد بغیر تیاری و محنت کے فاضل حدیث کا امتحان دیا اور پاس ہو گئے۔ ۱۹۳۰ء میں مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے سورۃ البقرۃ کا ابتدائی حصہ پڑھا اور ۱۹۳۱ء میں دوبارہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حجۃ اللہ الباقیہ کا درس لیا اور امتحان دیکر پاس ہو گئے۔

۱۹۳۲ء میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری اور ترمذی کا درس لیا اور حضرت مولانا اعجاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ العرب اور ملا علی قاری کی شرح نقایہ پڑھی اور اسی سال ہی حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکمل دورہ تفسیر کیا اور امتحان میں نمایاں نمبرات لے کر کامیاب ہوئے۔

سلوک و سریت

جب پہلی بار ۱۹۳۰ء میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تفسیر پڑھنے گئے تو حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا ارادہ ظاہر کیا تو لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیج دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو گئے۔ ۱۹۳۶ء میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ میں اجازت اور خلافت عطاء فرمائی۔ ۱۹۳۸ء میں حضرت عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے چاروں سلاسل میں اجازت بیعت عطاء فرمائی۔

تدریس

جس وقت آپ نے تدریس شروع کی تو اس وقت آپ کی عمر ۲۰ سال تھی، اور آپ نے ندوہ میں تدریسی خدمت اس وقت شروع کی جبکہ مولانا عبدالرحمن کاشغری ندوی رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم ندوہ سے جدا ہو کر مدرسہ عالیہ کلکتہ کی خدمت پر مامور ہو چکے تھے اور مولانا عبدالرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ندوہ میں تفسیر اور ادب پڑھایا کرتے تھے تو یہی کتب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کی گئیں اور یہی دونوں مضامین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اختصاصی مضمون تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ایک جامع شخصیت تھی آپ متواضع سنجیدہ، نرم خو، بلند حوصلہ سادہ مزاج تھے، دنیا آپ کو علم دینی، عربی زبان اور اسلامی ادب ستون، فقید المثال، معتبر داعی اسلام، ادیب خوش بیان مقرر، عارف باللہ، مفکر اسلام کے القاب سے یاد کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے صدر نشین، رابطہ عالم اسلامی کے تاسیسی رکن، مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند کے رکن، مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کے صدر، مجلس انتظامی و مجلس عاملہ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے سربراہ، عربی اکیڈمی دمشق کے رکن، مجلس مدینہ یونیورسٹی کے رکن، مجلس عاملہ مؤتم عالم اسلامی بیروت کے رکن، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر، رابطہ الادب الاسلامی العالمیہ کے صدر، مجلس انتظامی اسلامک سینٹر جینوا کے رکن، آکسفورڈ سینٹر فار اسلامک اسٹڈیز آکسفورڈ یونیورسٹی کے صدر، عربیت کے امام، عالم اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، عظیم مفکر، اعلیٰ علم کے تاجدار، سرمایہ قوم و ملت، عربی اور اردو میں سینکڑوں کتابوں کے مصنف، عظیم داعی، مصلح کبیر، مفسر جلیل، مؤرخ ذی وقار، عالم باعمل، بیک وقت متنوع اور مختلف صفات کے مالک تھے۔

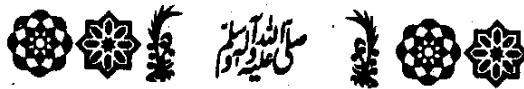
آپ رحمہ اللہ کی تصانیف:

آپ رحمہ اللہ کی تصانیف کی ایک طویل فہرست ہے آپ رحمہ اللہ کی عربی تصنیفات ۷۶ اور اردو تصنیفات کی تعداد ۲۶۸ ہیں ذیل میں آپ رحمہ اللہ کی چند مشہور تصانیف ذکر کی جاتی ہے۔

(1) تاریخ دعوت و عزیمت	(2) کاروان ایمان و عزیمت	(3) کاروان زندگی	(4) نبی رحمت
(5) عالم عربیت کا المیہ	(6) نقوش اقبال	(7) ارکان اربعہ	(8) قصص النبیین (5 حصے)
(9) القراءۃ الراشدہ (3 حصے)	(10) مختارات من ادب العرب	(11) محبت باللہ دل	(12) حیات عبدالحی رحمہ اللہ

وفات:

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی وفات بروز جمعہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ بمطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء عین نماز جمعہ کے وقت سورۃ یسین کی آیۃ کریمہ ﴿قَبُولُكُمْ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ﴾ کی تلاوت کرتے ہوئے ہوئی۔ ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“۔ آپ کا جنازہ حضرت مولانا سید رابع حسنی ندوی صاحب رحمہ اللہ نے پڑھایا اور تدفین روضہ شاہ علم اللہ راہی بریلی انڈیا میں ہوئی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمۃ الكتاب

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہان والوں کو پالنے والا ہے اور درود و سلام ہو ہمارے آقا و سراد محمد ﷺ پر، آپ کی آل پر آپ کے تمام صحابہ پر اور اس شخص پر جو بھلائی کے ساتھ آپ کا اتباع کرے۔

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ الْأَدَبَ الْعَرَبِيَّ قَدْ أَصِيبَ بِمِخْنَةٍ أَصِيبَ بِهَا أَدَبُ كُلِّ أُمَّةٍ، وَهِيَ مِخْنَةٌ تَكَادُ تَكُونُ طَبِيعِيَّةً وَمَطْرُودَةً لِلْأَدَابِ وَاللُّغَاتِ إِلَّا أَنَّ أَجَالَهَا تَخْتَلِفُ، فَقَدْ يَطُولُ أَجَلُ هَذِهِ الْمِخْنَةِ فِي أَدَبِ قَوْمٍ وَيَقْصُرُ فِي أَدَبِ قَوْمٍ آخَرِينَ، وَذَلِكَ رَجْعٌ إِلَى الْأَخْوَالِ الْاجْتِمَاعِيَّةِ وَالْقَوَائِمِ السِّيَاسِيَّةِ وَخَرَكَاتِ الْإِصْلَاحِ وَالتَّجْدِيدِ وَالتَّبَعِ الْجَدِيدِ، لِذَا تَوَفَّرَتْ فِي أُمَّةٍ نَصْرٌ أَجَلَ هَذِهِ الْمِخْنَةِ، وَإِذَا لَقِيتَ أَوْ ضَعُفَتْ طَالَ أَمَدُ هَذِهِ الْمِخْنَةِ، وَطَالَ شَقَاءُ الْأَدَبِ وَالْأُمَّةِ بِهَا۔

حمد و ثناء کے بعد! عربی ادب بھی دوسری قوموں کے ادب کی طرح آزمائش میں مبتلا ہے۔ ادب اور لغت پر آنے والی یہ آزمائش طبعی اور عام ہے، مگر فرق یہ ہے کہ اس آزمائش کا وقت مختلف ہوتا ہے کہ کسی قوم کے ادب پر آزمائش طویل مدت کے لیے ہوتی ہے اور کسی قوم کے ادب پر مختصر وقت کے لیے، اس کی وجہ اجتماعی احوال، سیاسی عوامل، اصلاح اور تجدید کے تحریکیں اور نیا نظریہ ہے۔ جس قوم میں یہ چیزیں زیادہ ہوں، اس کے ادب پر آزمائش تھوڑے وقت کے لیے ہوتی ہے اور جہاں یہ چیزیں نہ پائی جائیں یا کمزور ہوں تو آزمائش لمبی ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے ادب اور اس قوم کی بد بختی بھی لمبی ہو جاتی ہے۔

إِنَّ هَذِهِ الْمِخْنَةَ هُوَ تَسَلُّطُ أَصْحَابِ الصَّنَاعَةِ وَالتَّكَلُّفِ عَلَى هَذَا الْأَدَبِ الَّذِي يَتَّخِذُونَهُ حِرْفَةً وَصِنَاعَةً وَ يَحْتَكِرُونَهُ اخْتِكَارًا وَيَتَنَافَسُونَ فِي تَنْمِيقِهِ وَتَجْوِيزِهِ لِيُفْتَوَاهُ بَرِاعَتُهُمْ وَتَقْوَاهُمْ وَيَصِلُوا بِهِ إِلَى أَغْزَا ضَمَمِهِمْ، وَيَسْتَمِرُّ ذَلِكَ وَيَسْتَفْجِلُ حَتَّى يُصْبِحَ الْأَدَبُ مَقْضُورًا عَلَيْهِمْ مُخْتَصًّا بِهِمْ، وَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَفْهَمُونَ مِنْ كَلِمَةِ الْأَدَبِ إِلَّا مَا يُبْرَعُونَ

هذه الطبقة من كلام مصنوع وادب تقليدي لا قوة فيه ولا زوخ، ولا جدة فيه ولا طرافة، ولا منعة فيه ولا لذة۔

کوئی شک نہیں کہ ادب پر یہ آزمائش ان جعلی اور بناوٹی ادیبوں کی طرف سے مسلط ہوئی ہے جو اسے پیش بنا کر بطور کاریگری کے اسے اختیار کرتے ہیں، اور بخل کرتے ہوئے اسے اپنے لیے خاص کرتے ہیں اور اسے مزین کرنے اور عبارت آرائی میں رغبت رکھتے ہیں، تاکہ اس کے ذریعے اپنا کمال اور برتری ثابت کر کے اپنے مقصد تک پہنچ جائیں۔ یہ سلسلہ یوں ہی آگے بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ ادب انہی لوگوں کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اور لوگوں پر ایک ایسا دقت بھی آ جاتا ہے کہ ادب کے کلمے سے وہی کچھ سمجھتے ہیں جو اس طبقہ سے منقول ہوتا ہے، یعنی بناوٹی کلام اور روایتی ادب نہ اس میں قوت ہوتی ہے نہ روح، نہ جدت ہوتی ہے اور نہ عمدگی، نہ لطف ہوتا ہے اور نہ مزا۔

وَيُطْفِئُ هَذَا الْأَدَبَ الصَّنَاعِيُّ التَّقْلِيدِيُّ عَلَى كُلِّ مَا يُؤْتِرُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَتُخْتَرَى عَلَيْهِ مَكْتَبَتُهَا الْغَنِيَّةُ الزَّاحِرَةُ مِنْ أَدَبٍ طَبِيعِيٍّ وَكَلَامٍ مُزَسَّلٍ، وَتَعْبِيرٍ بَلِيعٍ يَحْزُكُ النَّفْسَ وَيُفِيزُ الْأَعْجَابَ، وَيُوسِّعُ آفَاقَ الْفِكْرِ، وَيَغْرِئُ بِالتَّقْلِيدِ، وَيَنْعَثُ فِي النَّفْسِ الثَّقَّةَ، وَلَا غَيْبَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ صَدَرَ عَنْ رِجَالٍ لَمْ يَنْقُطُوا إِلَى الْأَدَبِ وَالْإِنْشَاءِ وَلَمْ يَتَّخِذُوهُ حِرْفَةً وَمَكْسَبًا، وَلَمْ يَشْتَهَرُوا بِالصَّنَاعَةِ الْأَدَبِيَّةِ، وَلَمْ يَكُنْ لِهَذَا النَّتَاجِ الْأَدَبِيِّ الْجَمِيلِ الزَّائِعِ عُنْوَانُ أَدَبِيٍّ، وَلَمْ يَكُنْ فِي سِيَاقِ أَدَبِيٍّ، وَأَمَّا جَاءَ فِي بَحْثٍ دِينِيٍّ أَوْ كِتَابٍ عِلْمِيٍّ، أَوْ مَوْضُوعٍ فَلَسَفِيٍّ أَوْ اجْتِمَاعِيٍّ، لَبَقِيَ مَقْمُورًا مَطْمُورًا إِلَى الْأَدَبِ الدِّينِيِّ، أَوْ الْكُتُبِ الْعِلْمِيَّةِ وَلَمْ يَشَأْ الْأَدَبُ الصَّنَاعِيُّ بِكِبَرِيَّاتِهِ أَنْ يَفْسَحَ لَهُ فِي مَجْلِسِهِ وَلَمْ يَنْتَبِهْ لَهُ مُؤَرِّخُو الْأَدَبِ بِضَيْقِ تَفَكُّيرِهِمْ وَقُصُورِ نَظَرِهِمْ فَيَنْتَوُوا بِهِ وَيُعْطُوا مَكَانَهُ الدَّلَاقِ بِهِ۔

اور یہ مصنوعی و روایتی ادب امت سے منقول ہر چیز پر غالب آ جاتا ہے اور کفایت کرنے والے قیمتی کتب خانے اس سے بھرے ہوئے ہیں، یعنی طبعی ادب، کلام مرسل اور بلخ تعبیر جو دلوں کو ہلا دیتی ہے، خودی کا جوش پیدا کرتی ہے، سوچ و فکر میں وسعت پیدا کرتی ہے، اتباع پر ابھارتی ہے اور دلوں میں اعتماد پیدا کرتی ہے۔ اس ادب میں اس کے علاوہ کوئی عیب نہیں کہ یہ ایسے لوگوں سے صادر ہوا ہے جو ادب و انشاء سے الگ نہیں ہوئے، نہ انہوں نے اسے پیشے کے طور پر اختیار کیا اور نہ وہ ادبی شہ پاروں کی وجہ سے مشہور ہوئے، اس تعجب خیز، خوبصورت ادبی پیداوار کا کوئی عنوان نہیں تھا اور نہ یہ کسی ادب کی طرز پر تھا، بلکہ یہ ادب کسی دینی بحث، علمی کتاب، کسی فلسفی یا اجتماعی موضوع میں ظاہر ہوا تھا۔ سو اب یہ چیز دینی ادب یا علمی کتابوں میں گم ہو کر رہ گئی اور مصنوعی ادب نے اپنے تکبر کی وجہ سے اپنی مجلس میں وسعت کر کے اسے جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ اور ادب کے مؤرخین بھی تنگ سوچ اور تنگ نظری کی وجہ سے اس ادب کی تعظیم کرنے اور مناسب مقام دینے سے غافل رہے۔

إِنَّ هَذَا الْأَدَبَ الطَّبِيعِيَّ الْجَمِيلَ الْقَوِيَّ كَثِيرٌ وَقَدِيمٌ فِي الْمَكْتَبَةِ الْغَنِيَّةِ، بَلْ هُوَ أَكْثَرُ سِنًا وَأَسْبَقُ زَمَانًا مِنْ

الأدب الصناعی، فقد ذون هذا الأدب فی کتب الحدیث والسیرة قبل أن یدون الأدب الصناعی فی کتب الرسائل والمقامات، ولكنه لم یخط من دراسة الأدباء والباحثین وعنايتهم ما حظی به الأدب الصناعی، مع أنه هو الأدب الادی تجلّت فیہ عبقریة اللغة العربیة وأسرازاها وبراعة أهل اللغة ولیاقتهم، وهو مدرسة الأدب الأصلیة الأولى۔

یہ خوبصورت طاقتور طبعی ادب عربی کتابوں میں بہت زیادہ اور پہلے سے ہے، بلکہ مصنوعی ادب سے عمر میں بڑا ہے زمانے کے اعتبار سے مقدم ہے، رسائل و مقامات میں مصنوعی ادب کی تدوین سے پہلے ہی حدیث اور سیرت کی کتب میں طبعی ادب کی تدوین کی جا چکی تھی، لیکن اسے ادیبوں اور محققین کی توجہ و عنایت کا اتنا حصہ نہیں ملا جتنا مصنوعی ادب کو ملا ہے، حالانکہ یہی وہ ادب ہے جس میں عربی زبان کی سرداری اور اس کے اسرار و رموز ہیں، اسی میں اہل لغت کا کمال اور مہارت ظاہر ہوئی ہے اور یہی ادب کا پہلا اور اصلی مدرسہ ہے۔

ونأخذ کتب الحدیث والسیرة کمثال لهذا الأدب الطبعی أو لا فنقول: إنها اشتملت علی معجزات بیانیة وقطع أدبیة ساجرة، تخلو منها مکتبة الأدب العربی علی بیعیتها وغناها، وهو دلیل علی صحّة هذه اللغة وفرونیةها والقدارها علی التعبیر الدقیق عن خواطر ومشاعر، ووجدانات وکئیفات نفسیة عمیقة دلیقة، ووصف بلیغ مضور للحوادث الصغیرة، وهی الکتاب الی حفظت لنا مناهج کلام العرب الأولین وأسالیب بیانهم، ولئن صح ما قاله الرقاشی: "إن ما تکلمت به العرب من جید المنثور أكثر مما تکلمت به من جید المنظوم، فلم یحفظ من المنثور عشرة، ولا ضاع من الموزون عشرة"، فکتب الحدیث النبوی تسدّ هذا الفراغ الواقع فی تاریخ الأدب العربی فنقل إلینا هذا الذخیر الأدبی الادی اعتقد أنه قد ضاع، وتمتاز أنها قد اتّصل سندها وصحت روايتها فهي أولی مضمدر للغة العربیة البلیغة الی کانت سائدة فی عهد هذا الذهبی الأول وللاذد العربی الادی کان منتشرا فی جزیرة العرب۔

سب سے پہلے ہم بطور مثال کے حدیث اور سیرت کی کتابوں کو لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کتابیں ایسے واضح معجزات، جادوئی اثر ادبی قطعات پر مشتمل ہیں، جن سے عربی ادب کا کتب خانہ اپنی وسعت و غنا کے باوجود خالی ہے۔ یہ دلیل ہے کہ یہ لغت صحیح اور ٹھوس ہے، نفس و شعور، جذبات، گہری باریک نفسانی کیفیات کی تعبیر اور چھوٹے چھوٹے واقعات کی بلیغ انداز میں تصویر کشی کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں جنہوں نے پرانے اہل عرب کے کلام کے طریقے اور انداز کو محفوظ کیا۔ اور واقعی علامہ رقاشی کی یہ بات درست ہے کہ "اہل عرب کی عمدہ منشور کلام، منظوم کلام سے زیادہ ہے لیکن ان کے منشور کلام

کادسواں حصہ بھی محفوظ نہیں ہے اور منظوم کلام کادسواں حصہ بھی ضائع نہیں ہوا۔ احادیث کی کتابیں عربی ادب کی تاریخ میں واقع ہونے والے اس خلا کو ہماری طرف اس ادبی ذخیرہ کو منتقل کر کے پر کر دیتی ہیں جس کے بارے میں کہا جا رہا تھا کہ وہ ضائع ہو گیا ہے، ان کتب کی امتیازی شان یہ ہے کہ ان کی سند متصل ہے اور روایت محفوظ ہے۔ لہذا یہ کتابیں اس بلخ عربی کی مضبوط ترین مصادر اور جڑ ہیں، جو اپنے سنہری دور میں رائج تھیں اور عربی ادب کا قوی ترین مأخذ ہیں جو جزیرہ عرب میں پھیلا ہوا تھا۔

إِنَّ هَذِهِ الْكُتُبَ تَشْتَمِلُ عَلَى رَوَايَاتٍ قَصِيصَةٍ وَطَوِيلَةٍ وَكُلُّهَا أَمْثَلَةٌ جَمِيلَةٌ لِللُّغَةِ الْعَرَبِ الْعُزْبَاءِ الَّتِي كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ بِهَا وَيَعْتَزُّونَ فِيهَا عَنْ ضَمَائِرِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ، وَيَجِدُ دَارِسُ الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ فِيهَا مِنَ الْبَلَاغَةِ الْعَرَبِيَّةِ، وَالْقُدْرَةِ الْبَيِّنَاتِ، وَالْوُضُفِ الدَّقِيقِ، وَالتَّعْبِيرِ الرَّفِيقِ، وَعَدَمِ التَّكَلُّفِ وَالصَّنَاعَةِ مَا يَقِفُ أَمَامَهُ خَاشِعًا مُغْتَرِبًا لِلزَّوَاةِ بِالْبَلَاغَةِ وَالتَّخَرُّجِ فِي صِحَّةِ الثَّقَلِ وَالزَّوَاةِ، وَلِللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ بِالسَّعَةِ وَالْجَمَالِ۔

یہ کتب لمبی اور چھوٹی روایات پر مشتمل ہیں، یہ سب روایات اس خالص عربی لغت کی بہترین مثالیں ہیں جو اہل عرب بولا کرتے تھے اور جس کے ذریعے وہ اپنے دل کی بات کہتے تھے، عربی ادب کا طالب ان میں عربی بلاغت، قدرت بیانیہ، باریک اوصاف، عمدہ تعبیر اور عدم تکلف اور بناوٹ سے دوری پائے گا جب وہ ان کے سامنے عاجزی کے ساتھ نگاہ نہی کر کے کھڑا ہوگا اور راویوں کی بلاغت، روایت کرنے اور نقل کرنے میں غور و فکر اور عربی زبان کی وسعت اور خوبصورتی کا اعتراف کرے گا۔

أَمَّا الزَّوَايَاتُ الطَّوِيلَةُ فَهِيَ نَزْوَةٌ أَدَبِيَّةٌ ذَاتُ قِيَمَةٍ فَنِيَّةٍ عَظِيمَةٍ وَهِيَ الَّتِي تَجَلَّتْ فِيهَا بَلَاغَةُ الزَّوَايِ الْعَرَبِيِّ وَاقْتِدَاؤُهُ عَلَى الْوُضُفِ وَالتَّعْبِيرِ وَالتَّصْوِيرِ، وَهِيَ الَّتِي يُطَوَّلُ فِيهَا نَفْسُهُ فَيُخَكِّي حِكَايَةً يَعْتَزُّ فِيهَا عَنْ مَعَانٍ كَثِيرَةٍ وَأَحَاسِيسٍ ذَقِيقَةٍ، وَمَنَاطِرَ مُتَنَوِّعَةٍ، فَلَا يَحْذُلُهُ اللَّسَانُ وَلَا يَخُونُهُ الْبَيَانُ وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْهُ مَذْدُ اللَّغَةِ، وَكَأَنَّهَا لَوْحَةٌ فَنِيَّةٌ مُنْسَجِمَةٌ مُتَنَاسِقَةٌ قَدْ أَبَدَّعَ فِيهَا الْفَنَانُ، أَوْ صُورَةٌ مُتَنَاسِبَةٌ قَدْ أَحْسَنَ فِيهَا الْمَصُورُ كُلَّ الْإِحْسَانِ۔

باقی لمبی روایات تو وہ بہت بڑائی، قیمتی ادبی سرمایہ ہیں، انہی روایات میں عربی راوی کی بلاغت، وصف، تعبیر اور تصویر کشی پر قدرت ظاہر ہوتی ہے، انہی روایات میں وہ سانس لبا کرتا ہے، پھر ایسی حکایت بیان کرتا ہے جس میں بہت سے معانی، باریک احساسات اور مختلف مناظر ہوتے ہیں، نہ اس کی زبان لڑکھرائی ہے نہ بیان خیانت کرتا ہے اور نہ لغت کی مدد بھیجتی ہے۔ گویا وہ ایسی مرتب فنی تختی ہے جس میں ماہرین نے عمدہ طریقہ ایجاد کیا ہے، یا وہ ایسی صورتیں ہیں جن میں مصور نے ہر لحاظ سے عمدگی اختیار کی ہے۔

إِذَا أَمْعَى حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ تَحْلُفِهِ عَنْ غَزْوَةِ ثَنُوكَ وَهُوَ مَوْضُوعٌ ذَلِيلٌ مُخْرِجٌ، يُطَلَّبُ مِنْهُ الصَّرَاحَةُ وَالْإِعْتِرَافُ بِالتَّقْصِيرِ، وَالشَّهَادَةُ عَلَى النَّفْسِ، وَيُطَلَّبُ مِنْهُ تَصْوِيرُ ذَلِكَ الْجَوِّ الْقَائِمِ الْعَاطِسِ الَّذِي عَاشَ فِيهِ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَيُطَلَّبُ مِنْهُ تَصْوِيرُ الْخَوَاطِرِ الَّتِي كَانَتْ تَجِيشُ فِي صَدْرِهِ وَتَسَاوَرُ نَفْسَهُ وَهُوَ يَعِيشُ فِي جَفَاءٍ وَعَتَابٍ مِمَّنْ يُجَاهِدُهُمْ وَتَزْنِطُهُ

بہم العقیقۃ، والعاطفۃ، لا یجد لذۃ فی فراقہم ولا یرى فی الدنیا عوضا عنہم، وتصویرِ بِلَک الصلۃ الزوجیۃ والنحب العمیق الذی یربطہ بالشیء کثیر ربطا وثیقا محکما، لا یخلہ العتاب والعقاب، ولا یضعفہ إقبال الملوک علیہ وتوددہم إلیہ، وتصویرِ ذلک الشؤر الذی غمرہ علی إثر قبول توبتہ، ما أضعب هذا الموضوع، وما أكثرہ تعقدا ودقۃ، ولکنہ ببلاغتہ العربیۃ تغلب علی ہذہ المشاکیل النفسیۃ والأدبیۃ، ویشترک لنا نزوۃ نغتنبہا۔

ذرا میرے ساتھ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث پڑھیے، جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے، یہ بہت ہی باریک اور پریشان کن موضوع ہے، جس میں ان کی کوتاہی کی صراحت اور اعتراف ہے اور اپنے خلاف گواہی دینے کا مطالبہ ہے، اس تاریک اور سخت فضا کا منظر نظر آتی ہے جس میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے پچاس راتیں گزاریں، ایسے دلوں کی تصویر کشی کی گئی ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے سینے میں جوش مار رہے تھے، وہ ایسے لوگوں کی جفا اور ناراضگی میں زندگی گزار رہے تھے جن سے ان کو محبت تھی اور اسے ان سے ایک شفقت اور عقیدہ نے جوڑ رکھا تھا کہ وہ ان کی جدائی میں کوئی لذت نہیں پاتے تھے، دنیا میں ان کا کوئی عوض اور نعم البدل نہیں تھا، اور اس سے اس روحانی تعلق اور گہری محبت کی منظر کشی ہوتی جس نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مضبوطی سے ان کو ڈھاپ لیا تھا، اس کو سزا و عتاب نہ توڑ سکا اور نہ ان کی طرف بادشاہوں کا میلان اسے کم کر سکا، اس سے اس خوشی کی تصویر کشی ہوتی ہے جس نے توبہ قبول ہونے کے بعد ان پر چھائی رہی۔ یہ موضوع کتنا مشکل ہے اور کتنا پیچیدہ اور گہرا ہے، لیکن وہ اپنی عربی بلاغت کی وجہ سے اس نفسانی اور ادبی مشکلوں پر غالب آگئے اور ہمارے لیے ایک قیمتی سرمایہ چھوڑا جو ہمارے لیے قابل فخر ہے۔

اقرأ معی ہذہ القطعۃ الصغیرۃ الّتی التبسہا من حدیثہ الطویل، وهو یحکی ما أحاط بہ ہذہ الغزوۃ العظیمۃ من ظروف وأجواء، وتصویرِ بِلَک الحالۃ النفسیۃ الّتی تخلف فیہا عن ہذہ الغزوۃ وما اثابہ من التذوید، ولم یکن التخلّف عن الغزوات من سببہ وعادتہ، وتمتّع بما اختوت علیہ ہذہ القطعۃ من القوۃ والجمال، وصدیق التصویر وبراۃ التّفصیل۔

میرے ساتھ اس چھوٹے سے ٹکڑے کا مطالعہ کرو جو میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث سے لیا ہے، وہ اس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب اسی غزوہ کا چرچا تھا، اس نفسانی کیفیت کی تصویر کشی کو بیان کرتا ہے جس کیفیت میں وہ اس غزوہ سے پیچھے رہ گئے تھے اور جو گراں نہیں لاحق ہوئی تھی، حالانکہ وہ ان کی عادت اور طریقہ اس غزوے سے پیچھے رہنا نہیں تھا۔ آپ اس واقعہ کو پڑھ کر لذت حاصل کریں گے، جو اس واقعہ قوت، جمال، سچائی اور حسن تعبیر کی تصویر کشی پر مشتمل ہے۔

”وَعَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَک الغزوۃ جہن طابت الفماز والظلال، وتجهّز رسولُ اللَّهِ ﷺ والمسلمون معہ، فطفت أغلر لکنی اتجهّز معہم فأزجج ولم أفض شینا، فأقول فی نفسی أنا قادی علیہ فلم یزل یتماذی بی حتی اشتد بالناس

الْجِدُّ۔ فَأَضْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْصِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا، فَقُلْتُ أَتَجْهَزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ، فَعَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَضَلُوا لِأَتَجْهَزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْصِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ لَمْ أَقْصِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغُرُورُ، وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَجِلَ فَأَذَرْتُهُمْ، وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ! فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَخْزَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوضًا عَلَيْهِ الْتِفَاقُ أَوْ رَجُلًا مَعْنَى عَذْرَهُ اللَّهُ مِنَ الضُّعْفَاءِ“۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور لوگ درختوں کے سائے میں بیٹھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تیاری فرمائی اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ تھے، میں ہر روز صبح تیاری کا سوچتا تھا کہ ان کے ساتھ سامان تیار کر لوں لیکن بغیر کچھ کیے واپس آ جاتا اور دل میں کہتا کہ میں تیاری کر سکتا ہوں، میرے ساتھ یہی معاملہ چلتا رہا حتیٰ کہ لوگوں نے بڑی مشکل سے تیاری مکمل کر لی اور رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ نکل پڑے۔ اور میں نے کچھ تیاری نہیں کی تھی، میں نے کہا: ایک دو دن میں تیاری کر کے ان تک پہنچ جاؤں گا، چنانچہ ان کے جانے کے بعد میں صبح تیاری کرنے کے لیے نکلا، لیکن بغیر کچھ کیے واپس لوٹ آیا، پھر اگلی صبح بھی نکلا اور واپس لوٹ آیا اور میں کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔ میرے ساتھ مسلسل یوں ہی ہوتا رہا، لوگوں نے جلدی کیا اور لشکر بہت دور نکل گیا، میں نے ارادہ کیا کہ میں اب بھی نکلوں تو ان تک پہنچ جاؤں گا، کاش میں ایسا کر لیتا! لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد میں جب لوگوں میں جاتا اور ان میں گھومتا تو یہ بات مجھے بہت دکھ پہنچاتی کہ یہاں یا تو وہ لوگ نظر آتے جن پر نفاق کی مہر لگی تھی یا وہ کمزور لوگ تھے جن کو اللہ نے معذور قرار دیا ہے۔

ثُمَّ انْظُرْ كَيْفَ يَصُورُ حَالَتَهُ وَقَدْ هَجَرَهُ الْمُسْلِمُونَ وَنَهَوْا عَنْ كَلَامِهِ، وَكَيْفَ يَقْبِضُ عَنْ خَالَةِ الْمُحِبِّ الَّذِي هَجَرَهُ الْخَبِيبُ غُفُورَةً وَتَادِيَةً وَهُوَ يَطْمَعُ فِي وَدِّهِ وَيَتَسَلَّى بِنَظَرِ آيَةِ وَالَّذِي لَمْ يَزِدْهُ هَذَا الْعِتَابُ إِلَّا زُرْعًا فِي الْمَحَبَّةِ وَلَوْعَةً وَجَوَى، دَعَاهُ يَقْضُ قَضَتَهُ بِلِسَانِهِ الْبَلِیْغِ:

پھر آپ دیکھیں کہ وہ کس انداز میں اپنی حالت بیان کرتے ہیں، جب مسلمانوں نے ان کا بایکات کر دیا تھا اور لوگوں کو ان سے بات کرنے سے روک دیا گیا تھا، دیکھیں! وہ اس محب اور عاشق کی حالت کو کیسے بیان کرتے ہیں جسے محبوب نے سزا دینے اور ادب سکھانے کے لیے چھوڑ دیا ہو، حالانکہ وہ محب اس کی محبت کی طمع کرتا ہے، اس کے دیکھنے سے تسل حاصل کرتا ہے۔ اور وہ ایسا عاشق ہے کہ اس سزا نے اس کی محبت، عشق اور سوزش میں اور اضافہ کر دیا۔ چھوڑو! وہ اپنی بلخی زبان میں اپنا قصہ بیان کرتے ہیں:

”وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَتَقَتْنَا وَالنَّاسَ حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ إِلَّا أَعْرَفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَائِي فَاسْتَكْبَرْنَا وَلَقَدْ أَفَى بَيْنَهُمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشْبَ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرَجُ وَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ،

وَلَا يَكْلَمُنِي أَحَدٌ، وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ خَزَكْ شَفْتِيهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟ لَمْ أَصْلُ قَرِيبًا مِنْهُ فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا التَفْتُ لَخَوْهُ أَغْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ حِذَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَلَّى اللَّهُ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ! أَلَمْ تُشَدِّكَ بِاللَّهِ! هَلْ تَغْلَمُنِي أَحَبُّ اللَّهِ وَرَسُولُهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَتَشَدَّدَ لَهْ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَتَشَدَّدَ لَهْ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْحِذَارَ.

اور رسول اللہ ﷺ نے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے صرف ہم تین سے بات کرنے سے مسلمانوں کو روک دیا۔ لوگ ہم سے دور رہنے لگے اور ہمارے لئے بالکل بدل گئے یہاں تک کہ میرے لیے زمین تک اجنبی ہو گئی یہ وہ نہیں رہی جس کو میں جانتا تھا، اسی حالت میں پچاس راتیں گزر گئیں۔ باقی میرے دوستی کمزور پڑ گئے اور گھروں میں ہی بیٹھ کر روتے رہتے جبکہ میں جوان اور قوم میں طاقتور آدمی تھا، میں باہر نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں گھومتا رہتا لیکن کوئی بھی میرے ساتھ بات تک نہ کرتا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتا، جب وہ نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھتے ہوتے، انہیں سلام کرتا، میں دل میں سوچتا کہ آپ ﷺ نہیں میرے سلام کے جواب میں اپنے لبوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں ان کے قریب ہی نماز پڑھتا، اور نظر بچا کر انہیں دیکھتا رہتا، جب میں نماز میں مشغول ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں ان کی طرف دیکھتا تو آپ نظریں پھیر لیتے۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی یہ بے رخی بہت طویل ہو گئی تو میں چلتے چلتے اپنے چچا زاد ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا وہ لوگوں میں مجھے سب سے پیارے تھے، میں نے انہیں سلام کیا، اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے کہا: اے ابو قتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تم میرے بارے میں جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو وہ خاموش ہو گئے، میں نے پھر پوچھا اور اللہ کا واسطہ دیا، وہ خاموش رہے، میں نے پھر پوچھا اور اللہ کا واسطہ دیا تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، یہ سن کر میری آنکھیں بہہ پڑیں اور میں واپس پلٹا اور دیوار پھلانگ کر واپس آ گیا۔

وَالْقُرْآنُ مَعِي كَذَلِكَ حَدِيثُ الْإِفْكِ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ بَرَاغَةُ الشَّهْدَةِ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الْأَدَبُ وَقَوْلُهَا الْبَيَانُ وَحُسْنُ تَصْوِيرِهَا وَوَضْفُهَا لِلْعَوَاطِفِ وَالْمَشَاعِرِ التَّسْوِيَةِ اللَّطِيفَةِ الدَّقِيقَةِ، وَقَدْ تَجَلَّتْ فِي هَذِهِ الْقِطْعَةِ رَقَّةٌ عَاطِفَةُ الْمَرْأَةِ الْمَحَبَّةِ لَزَوْجِهَا، مَعَ إِبَاءِ الْحَزَنَةِ الْوَالِقَةِ بِعَفَالِهَا وَطَهَارَتِهَا، الْمُؤْمِنَةُ بِرَبِّهَا، وَقَدْ أَضْفَى هَذَا الْمَزْجُ الْغَرِيبُ مِنَ التَّرْقَةِ وَالشَّدَّةِ، وَالْعَاطِفَةِ وَالْعَقْلِ، بِرَدِّهِ إِلَى ذَلِكَ بَيَانِ عَائِشَةَ الَّتِي تَقَلَّبَتْ فِي أَغْطَابِ الْبَلَاغَةِ الْغَرِيبَةِ وَانْتَقَلَتْ فِيهَا مِنْ بَيْتٍ إِلَى بَيْتٍ، قَدْ أَضْفَى كُلُّ ذَلِكَ عَلَى هَذِهِ التَّرْوَاتِمِ مِنَ الْجَمَالِ الْقَنِيِّ مَا يَجْعَلُهَا مِنَ الْقِطْعِ الْأَدَبِيَّةِ الْخَالِدَةِ إِلَى الْأَدَبِ.

(اسی طرح) آپ میرے ساتھ واقعہ انک کا پڑھئے، جس میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ادبی کمال اور قوت

بیانیہ ظاہر ہوتی ہے، لطیف نسوانی خیالات، جذبات کا حسن بیان اور ان کی بہترین تصویر کشی ظاہر ہوتی ہے۔ اس مختصر سے عبارت میں خاندن سے محبت کرنے والی اپنی پاکدامنی پر یقین رکھنے والی اور رب پر ایمان رکھنے والی شریف عورت کی خودداری کا جذبہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس نرمی، سختی، جذبہ اور عقل کے عجیب اختلاط نے کمال کر دیا ہے۔ اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کا اضافہ کرو جو عربی بلاغت کے اطراف میں پھرتی رہی اور ایک گھر سے دوسرے گھر جاتی رہی۔ تحقیق ان سب باتوں نے اس روایت میں مزید ایسی فنی خوبصورتی کا اضافہ کیا جس کی وجہ سے یہ روایت عربی ادب کے شہ پاروں میں داخل ہو گئی اور ہمیشہ عربی ادب میں رہے گی۔

انظر كيف تصف ما تقول الناس وتحدثوا به وما شعرت به من تغير في وجه الرسول، تذكرك كل ذلك في خفاء المزاة وأدبها من غير إبهام أو غي:

دیکھو! وہ لوگوں کی من گھڑت باتوں کو اور اس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر آنے والی تبدیلی کو کیسے بیان کر رہی ہیں، کہ یہ سب کچھ پیچیدگی اور جواب دیئے بغیر حیا اور ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے بیان کر رہی ہیں۔

قالت عائشة: "لقد مننا المدينة فاشتكت حين قدمت شهرا والناس يفيضون في أصحاب الإلك لا أشعر بشيء من ذلك، وهو يريني في وجهي آني لا أعرف من رسول الله ﷺ اللطف الذي كنت أرى منه حين اشتكى. إنما دخل علي رسول الله ﷺ فيسلم ثم يقول: "كيف بكم؟ ثم ينصرف فذلك يريني، ولا أشعر بالشئ".

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ پہنچ گئے، واپس آ جانے کے بعد ایک مہینہ تک میں بیمار رہی، لوگ ایسی ایسی جموں باتوں میں پڑ گئے جن کی مجھے خبر ہی نہیں تھی، مجھے یہ بات بہت بے قرار کر رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پہلے کی طرح نرمی والا برتاؤ نہیں دیکھا جو بیماری کی حالت میں ہوتا، وہ سلام کر کے صرف حال پوچھتے اور چلے جاتے۔ یہی چیز مجھے شک میں ڈالتی اس کے علاوہ مجھے کسی بات کا علم نہیں تھا۔

وتذكر توجعها من الخبر المشاع فتقول: "بكيت يومى ذلك كله، لا يزالنى ذمغ ولا أكتحل بنوم، قالت: "وأصبح أبواى عدي، وقد بكيت ليلتين ونوما، لا أكتحل بنوم ولا يزالنى ذمغ حتى إنى لأظن أن البكاء فائق كبدي".

چاروں طرف پہلی ہوئی خبر کی تکلیف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں سارا دن روتی رہی، آنسو تھے کہ رکتے ہی نہ تھے، میں سو بھی نہ سکی، فرماتی ہیں کہ ایک صبح میرے والدین میرے پاس آئے اور میرا حال یہ تھا کہ میں مسلسل دو دن اور ایک رات سے رورہی تھی، نہ میں سوئی اور نہ میرے آنسوؤں کے، یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ رونے کی وجہ سے میرا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

وتتقدم في الحكاية وتذكر كيف يسألها رسول الله ﷺ عما قيل عنها ويعزم عليها الصدق، فلا تلبث أن

تَغْفِرُ بِهَا حَمِيَّةَ الْمَرْأَةِ الْعَفِيفَةِ الْفَاضِلَةِ، وَيَقْلُصُ دَمْعُهَا حَتَّى لَا تَحْشَ مِنْهَا بِقَطْرَةٍ، وَتَرْجُو أَبَاهَا وَأُمُّهَا أَنْ يَجِيئَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَمْتَنِعَا، وَيَقْضِلَا الشُّكُوتَ حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْتِخْيَاءً مِنَ الدِّفَاعِ عَنْ قَضِيَّةٍ بَنَتْهَا وَهُوَ الدِّفَاعُ عَنِ النَّفْسِ، فَتُتَبَرَّى لِلْكَلَامِ الْقَوِيِّ الصَّرِيحِ الْمُبِينِ، وَهِيَ الْبَلِيغَةُ الْأَدِيبَةُ، وَتَحْتَمِلُ بِقَوْلِ سَيِّدِنَا يَعْقُوبَ وَتَقَرِّضُ أَمْرَهَا إِلَى اللَّهِ، وَتَنْزِلُ بَرَاءَتَهَا مِنَ السَّمَاءِ فَتَطْلُبُ مِنْهَا أَمَّا أَنْ تَشْكُرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَتَقُومَ إِلَيْهِ فَتَأْتِي فِي دَلَالِ الْعَفَائِفِ وَالْفَقْرِ الْمُؤْمِنِ، أَنْ تَحْمَدَ إِلَّا اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتَهَا مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ، وَخَلَدَ طَهَارَتَهَا إِلَى آخِرِ يَوْمٍ يُقَرَّرُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَيُؤْمَنُ بِهِ۔

آگے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے لوگوں کی باتوں کے بارے میں پوچھا حالانکہ آپ ﷺ کو ان کی سچائی کا یقین تھا، تو انہیں فوراً فضیلت والی پاکدامن عورت کی غیرت لاحق ہو گئی، آنسو قم گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا، انہیں امید تھی کہ ان کے ماں باپ بیٹی کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں گے، لیکن وہ خاموش رہے، انہیں رسول اللہ ﷺ سے حیا آگئی، وہ اس لیے بھی رک گئے کہ بیٹی کا دفاع اپنا دفاع ہوتا ہے، تو ایک بلیغہ ادبیہ نے قوی اور واضح کلام کے ساتھ جواب دینے کی جرأت کی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرح اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا، چنانچہ جب آسمان سے ان کی برأت کا حکم آیا تو ان کی والدہ نے مطالبہ کیا کہ بیٹا! اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کا شکر ادا کرو، لیکن آپ نے باحیا اور پاکدامن عورتوں کی طرح تاز و غرے کے ساتھ انکار کر دیا کہ اللہ کے سوا کسی کی تعریف نہیں کریں گی کہ جس ذات نے ساتویں آسمان کے اوپر سے برأت کا اعلان فرمایا ہے اور ان کی پاکیزگی کو اس دن تک کے لئے مثبت کر دیا کہ جس دن تک قرآن پڑھا جا تا رہے گا اور اس پر ایمان لایا جا تا رہے گا۔

وَأَفْرَأُ كَذَلِكَ جِكَائَتَهَا لِلْهَجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَذِكْرَهَا لِنَفَاصِهَا وَمَا وَقَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَاحِبِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الطَّرِيقِ، وَوُضُولِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ، وَكَيْفَ تَلَقَّاهُمَا الْأَنْصَارُ، وَفِرْحَانِ بَقْدُومِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُلُّ ذَلِكَ مِثَالٌ زَائِعٌ لِلْوَصْفِ الدَّقِيقِ الْبَلِيغِ وَالْبَيَانِ الْقَادِرِ الْوَصَافِ۔

اسی طرح ان کا ہجرت نبویہ سے متعلق بیان کردہ واقعہ کی تفصیل پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس سفر میں مدینہ پہنچنے تک جو واقعات پیش آئے، اور یہ کہ انصار نے کس طرح ان کا استقبال کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی آمد سے کس قدر خوش ہوئے، یہ سب عمدہ، دقیق، بلیغ اور بیان پر قدرت کی مثالیں ہیں۔

وَهَذَا بَلَدٌ رَوَاتُهَا أَغْرَى طَوِيلَةُ النَّفْسِ، صَالِحَةُ الْبَيَانِ، تَشْتَمِلُ عَلَى غُرَرِ الْكَلَامِ وَبَدَائِعِ الْحَسَنِ وَمَنَاجِجِ الْغُرَبِ الْأَوَّلِينَ فِي كَلَامِهِمْ، كَحَدِيثِ صَلَاحِ الْحَدِيثِ وَحَدِيثِ الْإِبْلَاحِ وَهِيَ ذَلِكَ، كَأَنَّهُ تَشْتَعْرِقُ أَنْ تَكُونَ فِي

الْمَكَانَةُ الْأُولَى فِي دِرَاسَاتِنَا الْأَدَبِيَّةِ، وَلَكِنَّهَا أَفْلَحَتْ مِنْ نَظَرِ الْمُؤَلِّفِينَ وَالتَّالِفِينَ؛ لِأَنَّهُمْ لَمْ تَدْخُلْ فِي دَوَائِرِ الْأَدَبِ، وَلِأَنَّهُمْ تَصَوَّرُوا لِلْأَدَبِ كَأَنَّهُ تَصَوُّرٌ مَحْدُودٌ أَجَامِدٌ لَا يَبْغُو الصَّنَاعَةَ.

یہاں کچھ دوسری روایات بھی ہیں، جو طویل گفتگو اور فصیح البیان کلام کی چمک، خوبصورت عجائبات اور عرب کے دور اول کے کلام کے طریقوں پر مشتمل ہیں۔ جیسا کہ حدیث صلح حدیبیہ، ایلاء اور اس طرح کی دوسری احادیث، یہ اس لائق ہیں کہ ہمارے ادب کی پہلی صف میں رکھی جائیں، لیکن مؤلفین اور ناقدین کی نظر ان پر اس لیے نہیں پڑی کہ یہ ادب کے دیوان میں نہیں تھی اور دوسرا اس لیے کہ ان کا ادب کے بارے میں جو تصور تھا وہ ایسا جامد اور محدود تھا جو بناوٹ کے قریب تھا۔

وَيَلِي الْحَدِيثُ كُتُبَ السِّيَرَةِ فَقَدْ حَفِظَتْ لَنَا جُزْءًا كَبِيرًا مِنْ كَلَامِ الْعَرَبِ الْأَفْعَاجِ، وَنَقَلَتْ بَلْكَ اللُّغَةِ الْبَلِيغَةِ فِي الْغُصُورِ الْعَرَبِيَّةِ الْأُولَى وَهَذَبَهَا الْإِسْلَامَ وَرَفَّقَهَا، وَاسْتَعْمَلَتْ عَلَى قِطْعٍ أَدَبِيَّةٍ لَا يُوجَدُ لَهَا نَظِيرٌ فِي الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْمُتَأَخِّرَةِ. اور فصاحت میں سیرت کی کتابیں سے حدیث قریب تر ہیں، ان میں بھی ہمارے لیے خالص عرب کے کلام کا بہت سا حصہ محفوظ ہے، ان میں دور اول کی بلیغ عربی زبان کی مثالیں ملتی ہیں، اسلام نے اسے سنوارا اور نرم کیا، ان کتابوں میں ایسے ادبی ٹکڑے ہیں جن کی نظیر جدید عربی کتابوں میں نہیں ملتی۔

أَفْرَأَى فِي سِيَرَةِ ابْنِ هِشَامٍ حَدِيثَ حَلِيمَةَ ابْنَةِ أَبِي ذُرَيْبٍ السَّعْدِيَّةِ عَنْ رِضَاعَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاقْرَأَ فِيهَا قِصَصَ الْأَضْطِجَاعِ وَالْتَعْلِيْبِ، وَاقْرَأَ فِيهَا مَقَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَخُزُونَهُ، وَاقْرَأَ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالشَّكَايِلِ وَفِي كُتُبِ التَّأْرِيخِ وَالتَّبَيُّرِ أَحَادِيثَ الْوُصْفِ وَالْخُلْيَةِ تَجِدُ مِنَ الْقُدْرَةِ الْفَائِقَةِ عَلَى الْوُصْفِ وَالتَّعْبِيرِ وَالتَّهْنِائِ وَالشَّاحِرِ لِدَقَائِقِ الْحَيَاةِ وَخَوَالِجِ النَّفْسِ، وَتَرَى مِنَ اللُّغَةِ النَّقِيَّةِ الصَّالِحَةِ وَاللَّفْظِ الْخَفِيفِ وَالتَّعْبِيرِ الدَّقِيقِ الرَّقِيقِ مَا يُطَرِّبُكَ وَيَمْلُوكُ سُرُورًا وَلَذَّةً وَثِقَةً وَإِيمَانًا بِعَقَرِيَّةِ هَذِهِ اللُّغَةِ، وَرَغْبَةً فِي دِرَاسَتِهَا وَالتَّوَسُّعِ فِيهَا.

میرے ساتھ سیرت ابن ہشام میں موجود رسول اللہ ﷺ کی رضاعت سے متعلق حضرت حلیمہ بنت ابوزہب کی روایت کا مطالعہ کرو، آپ کو اس میں نبی اکرم ﷺ پر آنے والے پُر مشقت اور کٹھن حالات و واقعات ملیں گے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کے غزوات اور جنگوں کا مطالعہ کرو، شہائل، احادیث اور تاریخ و سیرت کی کتابوں میں آپ ﷺ کے اوصاف اور علیہ مبارک کی روایات پڑھو، تو آپ ان میں ایسی قدرت پائیں گے جو زندگی کی باریکیوں، دل کے غلجان بیان کرنے کا وصف، اس کی تعبیر اور بحر بیانی سے فائق ہوگی، اور صاف زبان، آسان الفاظ، گہری اور باریک تعبیر میں ایسی چیز ملے گی جو آپ کو خوش کر دے گی، آپ کو سرور، لذت، خود اعتمادی، اس عبرتی زبان پر یقین سے بھر دے گی اور اس زبان کی تعلیم اور توسیع میں رغبت پیدا کرے گی۔

وَهَكَذَا صَانَ اللَّهُ هَذِهِ اللُّغَةَ الْكَرِيمَةَ الْأَمِينَةَ لِلْفُزْآنِ مِنَ الشَّيْءِ وَالْغَلَاظِ وَنَقَلَتْ قُرُونًا مِنْ جَمَلٍ إِلَى جَمَلٍ وَمِنْ كِتَابٍ إِلَى

کتاب، حتی جاء دُرُ التَّأْلِيفِ والتَّارِیْخِ فی القرنِ الثَّالِثِ والرَّابِعِ، وَحَفِظَ لَنَا الْمُؤَرِّخُونَ أَمْثَالَ الطَّبْرِیِّ وَالمَسْعُودِیِّ وَالأَدَبَاءِ أَمْثَالَ الجَاحِظِ وَابْنِ قُتَيْبَةَ وَأَبی الفَرَجِ الأَصْبَهَانِیِّ نَزْوَةً وَاجْزَعَةً مِنَ الأَدَبِ فی کُتُبِهِمْ وَحَفِظُوا لَنَا تِلْكَ اللُّغَةَ الْعَلِیَّةَ البَلِیغَةَ الَّتِی کَانَ الْعَرَبُ الصَّرْحَاءُ یَتَكَلَّمُونَ بِهَا فی بَیوتِهِمْ وَعلَى مَوَالِدِهِمْ وَفی مَجَالِسِ انبِسَاطِهِمْ، وَجَاءَ مِنْهَا الشَّیْءُ الْکَثِیرُ فی کِتَابِ البُخْلَاءِ لِلجَاحِظِ وَکِتَابِ الإِمَامَةِ وَالسِّیَاسَةِ لِابْنِ قُتَيْبَةَ وَکِتَابِ الْأَغَانِیِّ لِأَبی الفَرَجِ الأَصْبَهَانِیِّ (علی ضَالَّةِ قِیمَةِ الْکِتَابَیْنِ الْأَخِیرَیْنِ التَّارِیْخِیَّةِ) وَرَوْضَةُ الْعُقَلَاءِ وَنَزْهَةُ الْفَضْلَاءِ وَکِتَابُ الْأَمْتَاعِ وَالمَوَاسِنَةُ لِأَبی حَتَّانِ الثَّوَجِیدِیِّ، وَهَذِهِ کُتُبُ التَّارِیْخِ وَالأَدَبِ الَّتِی تُمَثِّلُ لَنَا الْعَرَبِیَّةَ فی جَمَالِهَا الْأَوَّلِ وَنَقَائِهَا الْأَصِیلِ وَسَعَتِهَا التَّادِیَّةِ۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کی امین زبان کو ضائع ہونے سے بچایا اور یہ دولت نسل در نسل اور کتاب در کتاب منتقل ہوتی چلی آئی، یہاں تک کہ تیسری اور چوتھی صدی میں تالیف و تاریخ کا دور آ گیا، طبری اور مسعودی جیسے مؤرخین نے اور جاحظ، ابن قتیبة اور ابوالفرج اسماعیلی جیسے ادیبوں نے اپنی کتابوں میں ہمارے لیے ادب کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا اور ہمارے لیے اس بلخ بیٹھی لغت کو محفوظ کر دیا جو اہل عرب اپنے گمروں میں، دسترخواں پر اور مجلسوں میں بے تکلفی کے ساتھ بولتے تھے۔ اس کا بہت سا حصہ جاحظ کی ”کتاب الجملاء“ میں، ابن قتیبة کی کتاب ”الامامة والسیاسة“ میں، ابوالفرج کی ”کتاب الاغانی“ میں (باوجود اس کے ان آخری کتابوں کی تاریخی حیثیت کم ہے) اور ابویحیٰ توحیدی کی کتاب ”روضة المحلا ودرية الفضلاء“ اور امتاع الموانسہ میں محفوظ ہے۔ یہ ادب اور تاریخ کی وہ کتابیں ہیں جن میں عربی زبان کی خوبصورتی، اس کی پاکیزگی اور اس کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ثُمَّ جَاءَ دُرُ الْمُتَكَلِّفِينَ الْمُتَقَلِّدِينَ لِلْعَجَمِ، وَتَبَعَ فِي الْعَوَاصِمِ الْعَرَبِيَّةِ أَمْثَالَ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّاهِبِيِّ وَأَبِي الْفَضْلِ بْنِ الْعَمِيدِ وَالصَّاحِبِ بْنِ عَتَّابٍ، وَأَبِي بَكْرٍ الْخَوَّازِمِيَّ، وَبَدِيعَ الزَّمَانِ الْهَمْدَانِيَّ وَأَبِي الْعَلَاءِ الْمَعْرِيَّ، وَاسْتَحْتَرَعُوا اسْتِلْوَ بِاَللِّكْتَاطَةِ وَالْإِنْشَاءِ هُوَ بِالصَّنَاعَةِ الْهِنْدِيَّةِ وَالْوُحْشِ وَالتَّطْرِيزِ أَشْبَهَ مِنْهُ بِالْبَيَانِ الْعَرَبِيِّ السَّلْسَلِ وَكَلَامِ الْعَرَبِ الْأَوَّلِينَ الْمُنْزِلِ الْجَادِي مَعَ الْعَطِيمِ، وَغَلَبَ عَلَيْهِمُ السَّجْعُ وَالتَّجْدِيعُ وَغَلَوُا فِي ذَلِكَ غَلَوًا أَذْهَبَ بِهِاءَ اللُّغَةِ وَزَوَّاهَا وَقَيْدَ الْأَدَبِ بِسَلْسِلٍ وَأَغْلَاكِ أَفْقَدَتْ حَرِيَّتَهُ وَأَنْطَلَقَتْ وَخَفَتْ وَجْهَ وَجَمَالَهُ۔

پھر عجم کے پیروکار جعلی ادیبوں کا دور آیا اور عربی علاقوں میں ابواسحاق صاہبی، ابوالفضل بن عمید، صاحب بن عباد، ابوبکر خوارزمی، بدیع الزمان ہمدانی اور ابوالعلاء معری جیسے لوگ ظاہر ہوئے، انہوں نے تحریر اور مضمون نگاری کا ایسا طریقہ ایجاد کیا جو خوشگوار عربی اور پہلے عربوں کے مرسل کلام اور طبیعت کے خلاف خود ساختہ، آراستہ و پیراستہ اور تیل بولنے بنانے جیسا تھا اور مزید یہ کہ اس پر سجع بندی، نوادرات کا غلبہ ہو گیا اور انہوں نے اتنا غلو کیا کہ عربی زبان کی رونق اور خوشگوار کو ختم کر دیا، اور عربی ادب کو ایسے زنجیروں میں جکڑ دیا گیا جس نے اس کی آزادی، روانگی، اس کی روح اور جمال کو نظروں سے اوجھل کر دیا۔

وَتَزَعُمُ هَؤُلَاءُ الْأَدَبَ الْعَرَبِيَّ وَاحْتِكِرُوهُ وَخَضَعُ لَهُمُ الْعَالَمُ الْعَرَبِيُّ الْإِسْلَامِيُّ لِنَفْوَ ذِهِمْ وَغُلُوِّ مَكَائِبِهِمْ تَارَةً،
وَلِلْإِنْحِطَاطِ الْفِكْرِيِّ وَالْإِجْتِمَاعِيِّ الَّذِي كَانَ يَسُودُ عَلَى الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ أُخْرَى۔ وَأَصْبَحَ اسْلُوبُهُمْ لِلْكِتَابَةِ هُوَ
الْأُسْلُوبُ الْوَحِيدُ الَّذِي يَخْتَلِذِي وَيَقْلُدُ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ۔

ان لوگوں نے عربی ادب کو گھڑا اور جمع کر لیا، عالم عربی اسلامی کبھی تو ان کے اثر و رسوخ اور بلند شان کی وجہ سے اور کبھی فکری اور
اجتماعی انحطاط کی وجہ سے ان کے تابع ہو گیا جو دوسرے عالم اسلامی کی قیادت کر رہا تھا حتیٰ کہ صرف ان لوگوں کا انداز کتابت ہی نمونہ بن
گیا جس کی عالم اسلام میں پیروی کی جانے لگی۔

وَجَاءَ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَرِيرِيُّ فَالَّفَ الْمَقَامَاتِ وَهُوَ أُسْلُوبُ الْكِتَابَةِ الْمُسَجَّعَةِ الْمُخْتَمَرِ وَتَهَيَّأَتْ لِقَبُولِهَا
النَّفُوسُ لَمَعَكْفٍ عَلَيْهَا الْعَالَمُ الْإِسْلَامِيُّ دِرَاسَةً وَشَرْحاً وَتَقْلِيداً أَوْ حِفْظاً، وَتَغَلَّغَتْ فِي مَدَارِسِ الْفِكْرِ وَالْأَدَبِ، وَتَوَقَّعَتْ
مُسَيِّطَرَةً عَلَى الْعُقُولِ وَالْأَقْلَامِ أَطْوَلَ مَدَّةٍ تَمَتَّعَ بِهَا كِتَابٌ أَدَبِيٌّ، وَمَا ذَاكَ لِفَضْلِ الْكِتَابِ بَلْ لِأَنَّهُ قَدْ وَافَقَ هَوَى
النَّفُوسِ وَصَادَفَ غَضَرَ الْجُمُودِ وَالْعَقْمِ الْأَدَبِيِّ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ۔

پھر ابوالقاسم حریری آئے، انہوں نے مقامات تالیف کی، جو سب تحریر کا مخمور انداز میں ہے، لوگوں نے اسے قبول کر لیا اور
عالم اسلام اس کتاب کی تعلیم و تدریس، تشریح و تقلید اور اسے یاد کرنے میں لگ گیا، یہاں تک کہ یہ کتاب فکر و ادب کی درس گاہوں میں
داخل ہو گئی اور ایک لمبے عرصے تک عقلوں اور قلموں میں باقی رہی، ادبی کامیوں نے اس سے خوب فائدہ حاصل کیا۔ یہ سب کچھ
کتاب کی شان کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ کتاب خواہش نفسانی کے مطابق تھی اور یہ اس زمانے میں آئی جب عالم
اسلام میں ادب خشکی اور بانجھ پن میں مبتلا تھا۔

ثُمَّ جَاءَ الْقَاضِي الْفَاضِلُ مُجَدِّدُ أُسْلُوبِ الْحَرِيرِيِّ وَبِالْأَصَحِّ مَقْلُودُهُ وَهُوَ وَزِيرُ أَكْثَرِ دَوْلَةِ إِسْلَامِيَّةٍ فِي
عَصْرِهَا، كِتَابُ سِرِّ أَحَبِّ سُلْطَانٍ فِي عَهْدِهِ صَلَاحُ الدِّينِ الْأَيُّوبِيِّ قَاهِرَ الصَّلَاطِينِ وَمُعِيدُ مَجْدِ الْمُسْلِمِينَ فَانْتَشَرَ
أُسْلُوبُهُ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ وَخَرَّصَ عَلَى تَقْلِيدِهِ الْكِتَابُ وَالْمُنْشُؤُنُ فِي أُلُحَاءِ الْمَمْلُوكَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ۔

پھر قاضی فاضل آئے، جنہوں نے علامہ حریری کے انداز کی تجدید کی بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ ان کی پیروی کی، وہ اپنے
زمانے کی اسلامی حکومت میں وزیر اعظم تھے اور اپنے زمانے کے محبوب ترین، عیسائیوں پر غلبہ پانے والے اور مسلمانوں کی عظمت
لوٹانے والے عظیم بادشاہ سلطان صلاح الدین ایوبی کے راز رکھتے تھے، ان کا انداز عالم اسلام میں پھیل گیا اور مملکت اسلامیہ کے
اطراف میں بننے والے کاتبین اور انشا پردازان کی تقلید کرنے لگے۔

وهكذا بقي أسلوب وجيد يتحكم في العالم الإسلامي ويستيطر على الأوساط الأدبية وأصبح ما خلفه هؤلاء الكتاب المتصنفون من ثراث أدبي هو المعنى بالأدب العربي. وجاء المؤرخون للأدب فاعتبروهم أئمة البلاغة وأمراء البيان وأصحاب الأساليب وقدموا ما كتبوه وعرضوه للدارسين والباحثين ولقد بعضهم بعضاً وتناقلوه، وأصبحت كتب التاريخ والأدب نسخة واحدة وأصبحت الكتابة ضرورة واحدة من القرن التاسع إلى القرن الثالث عشر، لا يستثنى منها إلا غفرانان اثنان، أولهما ابن خلدون، وثانيهما الإمام أحمد بن عبد الرحيم الذهلي (م ۱۱۶۷ھ).

اسی طرح یہی ایک انداز باقی رہ گیا تھا جو عالم اسلام میں حکومت کرتا رہا اور ادبی حلقوں میں غالب رہا اور ان ممنوعی لکھاریوں نے جو عربی میراث چھوڑی وہی عربی ادب کا معنی بن کر رہ گئی۔ پھر ادب کے مؤرخین نے انہیں بلاغت کا امام، بیان کا بادشاہ اور اصحاب الاسالیب باور کرایا اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا وہ سب اساتذہ و طلبہ کے سامنے رکھ دیا، ان میں سے کچھ لوگوں نے دوسروں کی پیروی اور نقل کی، جس کے نتیجے میں ادب و تاریخ کی ساری کتب ایک نسخہ بن گئیں، نویں صدی سے لے کر تیرہویں صدی تک کتابت کی ایک ہی صورت چلتی رہی، دو حضرات اس سے مستثنیٰ رہے ایک ابن خلدون اور دوسرے احمد بن عبد الرحیم دہلوی (متوفی: ۱۱۶۷ھ)۔

وتناسى هؤلاء ما كتب غيرهم وانصرف الناس حتى الباحثين منهم عن ذخائر الأدب العربي الفمينة، ولم يفلحوا أخذ في أن ينحس التاريخ والسيرة والتراجم وفي مؤلفات العلماء عن قطع أدبية رابغة تفوق في قوتها وحيويتها وسلاستها وسلامتها وفي بلاغتها وجمال لغتها على ذواوين أدبية ومجاميع ووسائل أكتب عليها الناس واقتنوا بها.

اور ان لوگوں نے دوسروں کی کتابیں اوجھل کر دیں اور لوگ یہاں تک کہ بحث و مباحثہ کرنے والے بھی عربی ادب کے قیمتی خزانے سے منہ پھیر گئے، کسی نے یہ نہیں سوچا کہ وہ تاریخ، سیر، تراجم اور علماء کی کتابوں میں ان خوشگوار ادبی قطعات سے بحث کریں جو اپنی قوت، ہیئت، روانی، سلامتی، بلاغت اور لغت کے جمال میں ان ادبی کتابوں، مجموعہ اور رسائل سے بالاتر ہیں جن پر لوگ اوندھے منہ گرے ہوئے ہیں اور جن کی وجہ سے فتنے میں مبتلا ہیں۔

لهذا وقد بقيت طائفة من العلماء حتى في عصر الانحطاط الأدبي غير خاضعين لأسلوب تقليدي في عصرهم، متحيزين من السجع والبديع والصنائع والمحسنات اللفظية يكتبون ويؤلفون في لغة غريبة تقية وفي أسلوب مطبوع يتدقق بالحياة إذا قرأه الإنسان ملكه الإعجاب وآمن بفكرتهم وخضع لعقيدتهم ولما يقرؤنه، وهذه القطع التي طويث في أثناء كتب علمية أو دينية فجعلها الأذناء وزهد فيها تلاميذ الأدب هي من بقايا الأدب العربي الأميل. وهي التي عاشت بها هذه السنين الطوال وهي التي يفرغ إليها المتأدب المتذوق وهي رياض خضراء في صحراء العربية القاحلة التي تمتد من عصر ابن العميد إلى عصر القاضي الفاضل إلى أن جاء ابن خلدون.

اس ادبی اغماط کے زمانہ میں بھی علماء کی ایک جماعت ایسی تھی جو اپنے اس تقلیدی انداز کے سامنے نہیں جھکی، بلکہ سچے بندی، بدلیج، صنائع اور محسنات لفظیہ سے آزاد ہو کر صاف شفاف عربی ایسے ڈھلے ہوئے انداز میں لکھتے رہے جو زندگی کے عین موافق تھا، جسے انسان پڑھ کر حیران رہ جاتا، ان کی سوچ کی تصدیق کرتا اور ان کی عقیدت اور جس چیز کو وہ ثابت کرنا چاہتے اس کے سامنے جھک جاتا۔ یہ وہی قطعات ہیں جو علمی، یاد دہانی کتب میں ملفوف انداز موجود ہیں، ان سے ادیب لوگ واقف نہیں اور ادب سیکھنے والوں نے ان سے اعراض کیا حالانکہ یہی اصل عربی کی بایات میں سے ہیں۔ انہی کی وجہ سے عربی زبان اتنے عرصے تک باقی رہی، باذوق ادیب اس کی طرف رجوع کرتے رہے، اور یہ عربی کے بیابان صحراء میں ایک سرسبز باغ کی طرح ہے، جو ابن العمید کے زمانہ سے لے کر قاضی فاضل کے زمانے تک پھیلا ہوا ہے، یہاں تک کہ ابن خلدون آگئے۔

إِنَّ مَا كَانَ كَتَبَ هَؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ غَيْرَ مُعْتَقِدِينَ أَنَّهُمْ يَكْتُبُونَ لِلْأَدَبِ وَلَا زَاعِمِينَ أَنَّهُمْ فِي مَكَانَةٍ عَالِيَةٍ مِنَ الْإِنْشَاءِ هُوَ الَّذِي يُسَعِدُ الْعَرَبِيَّةَ وَيُسْرِفُهَا أَكْثَرَ مِمَّا يُسَعِدُهَا وَيُسْرِفُهَا كِتَابَاتُ الْأَدْبَاءِ وَرَسَائِلُهُمْ وَمَوْضُوعَاتُهُمْ الْأَدَبِيَّةُ، وَأَخَافُ لَوْ أَنَّهُمْ قَصَدُوا الْأَدَبَ وَتَكَلَّفُوا الْإِنْشَاءَ لَفَسَدَتْ كِتَابَتُهُمْ وَلَقَدْ ذَلِكَ الزُّوْقُ وَبَلْكَ الْعَذُوبَةُ الَّتِي تَمْتَازُ بِهَا كِتَابَتُهُمْ وَخَسِرْنَا هَذِهِ الْقِطْعَ الْجَمِيلَةَ الْمَلِيَّةَةَ بِالْحَيَاةِ فَقَدْ انْتَصَفَتْ بِالْأَدَبِ شُرُوطُ وَصِفَاتُ وَتَقَالِيدُ هِيَ الْمُنْفَسِدَةُ لَهُ، الطَّامِسَةُ لِنُورِهِ، فَلَا بُدَّ فِيهِ مِنَ السَّجْعِ وَالصَّنَاعَةِ وَلَا بُدَّ فِيهِ مِنَ الْبِدْعِ وَالْمُخْسَنَاتِ اللَّفْظِيَّةِ وَلَا بُدَّ مِنَ تَقْلِيدِ مَنْ يَعْدِلُ فِي الطَّبَقَةِ الْأُولَى مِنَ الْأَدْبَاءِ، أَمَّا الْكِتَابَاتُ الْعِلْمِيَّةُ التَّارِيخِيَّةُ أَوِ الدِّينِيَّةُ فَلَيْسَتْ فِيهَا هَذِهِ الْإِلْتِزَامَاتُ وَهَذِهِ الشُّرُوطُ الْقَاسِيَةُ فَتَأْتِي أَبْلَغُ وَأَجْمَلُ۔

بے شک ان علماء نے جو کچھ لکھا وہ اس خیال سے نہیں لکھا کہ ادب کی خدمت کر رہے ہیں اور نہ یہ خیال تھا کہ وہ انشاء ادب میں کسی بلند مرتبہ پر فائز ہیں، یہی چیز اس سے زیادہ عربی کی مدد کرتی ہے اور اسے باعزت بناتی ہے جتنا ادیبوں کی تحریریں، رسائل اور ان کے مضمون عربی کی مدد کرتے ہیں اور اسے باعزت کرتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر یہ لوگ ادب کا ارادہ کرتے اور انشاء میں تکلف سے کام لیتے تو ان کی تحریریں خراب ہو جاتیں اور یہ محاسن اور یہ رونق ختم ہو جاتی جس کی وجہ سے ان کی کتابیں ممتاز نظر آتی ہیں اور ہم زندگی کے ان خوبصورت اور چاشنی سے بھرپور تحریروں سے محروم رہ جاتے۔ ادب کے ساتھ ایسی شرطیں، صفات اور رسمیں ملا دی گئی ہیں جو اسے خراب کرنے والی، اس کا نور مٹا دینے والی ہیں، لہذا اس میں سچے بندی اور صناعت بہت ضروری ہے، بدلیج اور محسنات لفظیہ اور ان ادیبوں کی تقلید بھی ضروری ہے جنہیں طبقہ اولیٰ میں شمار کیا گیا ہے۔ باقی رہی علمی تاریخی یا دینی کتابیں تو ان میں یہ لوازمات اور شرائط ضروری نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ نہایت بلیغ اور خوبصورت ہوتی ہیں۔

وَنَزَى الْكَاتِبُ الْوَاحِدَ إِذَا تَنَازَلَ مَوْضُوعًا أَدَبِيًّا وَتَكَلَّفَ الْإِنْشَاءَ تَدَلَّى وَاسْتَفْ، وَتَعَسَّفَ وَتَكَلَّفَ، وَلَمْ يَأْتِ

لیس، واذا استقرّ في الكلام وكتب في موضوع علمي أو ديني أحسن وأجاذ، هكذا ترى الزمخشري متكلفاً
لدا في "أطواق الذهب" وكتاباً مؤلفاً بليغاً في مقدمة "المفصل" وفي مواضع من تفسيره "الكشاف" ونجد ان
جوزي غير مؤلف في كتابه "المذهبي" وكتاباً متزجلاً بليغاً في كتابه "صيد الخاطر" وظنى أنّهما كانا يعجزان
فيهما الأدب في "أطواق الذهب" و "المذهبي" من الفصل كتاباتهما الأدبية التي يعتمدان عليها ويفتخران بها
لعلّ عصرهما صفق لهما في الكتابين "الأطواق والمذهبي" أكثر ممّا صفق لكتاباتهم العلمية والأدبية والدينية.
ليكن قاضي الزمان وحكيم الدوق قد حكما بالعدل وليس اليوم للكتابين الأولين قيمة كبيرة. أمّا صيد الخاطر
فليس إبليس والمفصل والكشاف فهي جديرة بالبقاء جديرة بكل اغتناء.

ہم ایک کاتب کو دیکھتے ہیں کہ جب وہ ایک ادبی موضوع کو شروع کرتا ہے تو لکھنے میں مشکلات اٹھاتا ہے، مگر تا پڑتا رہتا
ہے، بے معنی لکھتا ہے، بے راہ چلتا ہے، تکلف کرتا ہے اور کوئی چیز کام کی نہیں لکھتا لیکن جب کلام میں وسعت پیدا کر کے کسی علمی یا دینی
موضوع پر لکھتا ہے تو خوبصورت انداز میں لکھتا ہے۔ یہی حال علامہ زمخشری کا ہے کہ انہوں نے "أطواق الذهب" میں اسی طرح تقلید کرتے
ہوئے تکلف سے کام لیا ہے جبکہ "المفصل" کے مقدمہ اور اپنی تفسیر "الكشاف" میں عمدہ لکھا ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب "المذهبي" میں
زیادہ بہتر انداز میں نہیں لکھا جبکہ "صيد الخاطر" میں بلیغ انداز اختیار کیا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات اپنی ان دو کتابوں "أطواق
الذهب" اور "المذهبي" کو اپنے تمام مضامین سے بہتر سمجھتے ہیں اور ان پر فخر کرتے ہیں، شاید ان کے زمانے میں ان دو کتابوں کو دیگر علمی
و ادبی تالیفات سے زیادہ پذیرائی ملی ہو، لیکن زمانے کے قاضی اور ذوق کے حاکم نے انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا کہ ان دو کتابوں کی کوئی
قیمت نہیں مگر "صيد الخاطر" بلیس، مفصل اور کشاف "باقی رہنے والے اور انتہائی قابل توجہ ہیں۔

ليس السّر في فضل هذه الكتابات العلمية والدينية وتأثيرها وقوتها وجمالها هو التّخوّز من السّجع
والبديع وتزّليلها فحسب، بل السّبب الأکبر هو أنّ هذه الكتابات قد كُتبت عن عقيدة وعاطفة وعن فكرة وفنّان
وعن حماسة وعزم. أمّا الكتابات الأدبية فقد كان غالبيتها يُكتب بالافتّاح من ملك أو وزير أو صديق أو
لازماً شهوة الأدب أو تحقيق رغبة المجتمع أو حباً للظهور والتّفوق، وهذه كلّها ذوا لبع سطحية لا تمنح الكتابة
القوة والروح ولا تُنسج عليها لباس البقاء والخلود ولا تُعطيها التأثير في النفوس والقلوب، والفرق بينها وبين
الكتابات المنبجّة من القلب والعقيدة كالفرق بين الصّورة والإنسان والفرق بين التّابخة والفكلى.

ان علمی اور دینی تحریروں کی فضیلت، ان کی تاثیر اور خوبصورتی کا راز محض سچ بندی، بدیع اور اس سے آزاد ہونا نہیں بلکہ اس
کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ یہ کتابیں عقیدے، جذبے، نظریے، رضامندی، دلیری اور پختہ ارادے سے لکھی گئی ہیں، لیکن ادبی تحریر کی

وجہ یا تو بادشاہ، وزیر یا کسی دوست کے مطالبے پر لکھی گئی یا ادبی خواہش کی تکمیل، مجمع کے شوق یا بلندی و ناموری کو حاصل کرنے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ اور یہ سب سطحی اسباب ہیں جو تحریر کو نہ تو قوت دے سکتے ہیں اور نہ روح، نہ اس پر ہیئتگی و دوام کی چادر ڈال سکتے ہیں نہ ہی نفس اور دل میں کوئی قوت پیدا کر سکتے ہیں، ان تحریروں اور دلی جذبے سے لکھی گئی تحریروں میں وہی فرق ہے جو فرق انسان کی تصویر اور انسان کے درمیان ہے یا جو فرق کرایے کی نوحہ کرنے والی اور بچہ گم ہونے پر نوحہ کرنے والی ماں کے درمیان ہے۔

وَيَذْكُرُنِي هَذَا قِصَّةٌ رَوَيْتُهَا فِي الصَّبَا وَهُوَ أَنَّ كَلْبًا قَالَ لِفُزَّالٍ: مَا لِي لَا أَحْقُفُكَ وَأَنَا مَن تَعْرِفُ فِي الْعَدُوِّ وَالْقُوَّةِ؟ قَالَ: لَا تَنُكِّ تَعْدُو لِسَيْدِكَ وَأَنَا أَغْدُو لِنَفْسِي۔

اور یہ حکایت مجھے ایک واقعہ یاد دلا رہی ہے جو بچپن میں سنا تھا کہ ایک کتے نے ہرن سے کہا کہ میں تمہیں کیوں نہیں پکڑ سکتا، حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں کتنا طاقت ور اور تیز دوڑنے والا ہوں؟ تو ہرن نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تو اپنے مالک کے لیے دوڑتا ہے اور میں اپنی جان بچانے کے لیے بھاگتا ہوں۔

وَقَدْ كَانَ هَؤُلَاءِ الْكُتَّابُ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ مَلَكَتْهُمْ فِكْرَةٌ أَوْ عَقِيدَةٌ أَوْ يَكْتُبُونَ لِأَنْفُسِهِمْ يَكْتُبُونَ إِبْجَاءً لِّبَدَائِ ضَمِيرِهِمْ وَعَقِيدَتِهِمْ مُنْذِرِينَ مُنْجِيِينَ فَتَشْتَمِلُ مَوَاهِبُهُمْ وَيَفِيضُ خَاطِرُهُمْ وَيَتَحَرَّقُ قَلْبُهُمْ لَتَنَالُ عَلَيْهِمُ الْمَعَانِي وَتَطَاوُغُهُمُ الْأَلْفَاظُ وَتَوَلَّى كِتَابَتِهِمْ فِي نَفْسِهِمْ قُرَائِنًا؛ لِأَنَّهَُا خَزَائِنٌ مِنْ قَلْبٍ فَلَا تَسْتَقِرُّ إِلَّا فِي قَلْبٍ۔

یہ ایمان دار لکھاری، جن پر نظریے یا عقیدے کا غلبہ ہے یا وہ اپنے لیے لکھتے ہیں تو وہ اپنے ضمیر اور عقیدے کی آواز پر بلیک کہہ کر مشغول ہو کر تیزی رومی سے لکھتے تو ان کی صلاحیتیں جوش مارتی ہیں، ان کے خیالات بہہ پڑتے ہیں اور ان کے دل جلنے لگتے ہیں، پھر ان پر معانی کا آمد ہوتی ہے اور الفاظ ان کے لیے مسخر ہو جاتے ہیں، پھر پڑھنے والوں کے دلوں میں ان کی تحریر اثر کرتی ہے؛ اس لیے کہ وہ دل سے نکلی ہوئی ہوتی ہے اور دل سے نکلی بات دل میں ہی جگہ پکڑتی ہے۔

أَمَّا هَؤُلَاءِ الْمُتَصَنِّفُونَ فَأَتَتْهُمْ فِي كِتَابَتِهِمُ الْأَدَبِيَّةُ أَشْبَهُ بِالْمُعْظِلِينَ قَدْ يَمُتِلُونَ الْمُلُوكَ فَيَتَصَنَّفُونَ أَبْنَاءَ الْمَلِكِ وَمُظَاهِرَةً، وَقَدْ يَمُتِلُونَ الصُّغُلُوكَ فَيُظَاهِرُونَ بِالْفَقْرِ وَقَدْ يَمُتِلُونَ السَّعِيدَ وَقَدْ يَمُتِلُونَ الشَّقِيَّ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَذُوقُوا لَذَّةَ السَّعَادَةِ أَوْ يَكْتَرُوا أَمَارَ الشَّقَاءِ، وَقَدْ يَغْزُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُشَارِكُوا الْمَفْجُوعَ فِي أَخْزَائِهِ وَقَدْ يَهْتَفُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُشَارِكُوا السَّعِيدَ فِي الْفَرَحِ۔

باقی رہے یہ مصنوعی طور پر لکھنے والے یہ تو ان ادبی تحریری اداکاروں کے زیادہ مشابہ ہیں، یہ لوگ کبھی تو بادشاہ کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، پھر ان جیسا تکبر ظاہر کرتے ہیں، کبھی فقیر جیسی صورت بنا کر فقر کا مظاہرہ کرتے ہیں، کبھی نیک بخت بن جاتے ہیں اور کبھی بد بخت، علاوہ ازیں کہ انہوں نے نیک بختی کی لذت نہیں چکھی اور بد بختی کی آگ میں نہیں ڈالے گئے، کبھی پریشان حال کے غم میں شریک ہوئے بغیر تسلی دیتے ہیں اور کبھی خوش آدمی کی خوشی میں شریک ہوئے بغیر مبارک باد دیتے ہیں۔

بالعکس من ذلک اقر اکتابات الغزالی فی ”الاحیاء“ و فی ”المنقذ من الضلال“ و اقر اخطب عبد القادر الجیلی (رضی اللہ عنہ) ماصح منها، و اقر أما کتبه القاضي ابن شداد عن صلاح الدین، و اقر أما کتبه شیخ الاسلام ابن تیمیة و یلمیذہ الحافظ ابن قیم الجوزیة فی کتبهما تری مثالا زائعا للکتابة الأدبیة العالیة یتدفق قوۃ و حیاء و تأثیرا، و ذلک هو الأدب الحی الخلیق بالبقاء و لا سبب لذلك إلا أنه کتب عن عقیدة و عاطفة۔

اس کے برعکس آپ ”الاحیاء“ اور ”المنقذ من الضلال“ میں امام غزالی کی تحریروں کا مطالعہ کریں، شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے جو خطبات صحیح منقول ہیں ان کا مطالعہ کریں، قاضی ابن شداد کی سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے بارے میں لکھی گئی تحریر پڑھیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد حافظ ابن قیم الجوزی کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو بلند ادبی تحریر کی انوکھی مثالیں ملیں گی، جو قوت، تروتازگی اور تاثیر میں چمک رہی ہوں گی۔ اور یہی وہ زندہ ادب ہے جو باقی رہنے کا مستحق ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ تحریریں ایک نظریے اور عقیدے سے لکھی گئی ہیں۔

وهناک شیء آخر وهو أن الإیمان و صفاء النفس و الاشتغال بالله و العزوف عن الشهوات ینفع صاحبہ صفاء جبین و لطافة نفس و عذوبة روح و نفوذ إلى المعانی الدقیقة و اقتدارا علی التعبير البلیغ فتألی کتابه کأنها قطعة من نفس صاحبها و صورة لزوجہ خفیفة علی النفس مشرفة الدنیاجة لطیفة السنبک بارعة فی التصویر لذلك کان من الأدب المصوفی و فی کلام الصالحین العارفين فصیح اللفظ خالدة لم تفقد جمالها و قوتها علی مزی العصور و الأخیال۔ و تری من ذلک نماذج فی کلام السادة الحسن البصری و ابن السناک و الفضیل بن عیاض و ابن عزیم الطائی نعد من معاصین القریة، و اقر أعلی سبیل المثال الخوار الذی دار بین ابن عزیم و نفسه و سجد له فی کتابه ”رسالة روح القدس“۔

یہاں ایک چیز اور بھی ہے وہ یہ کہ ایمان، نفس کی صفائی، اللہ کے ساتھ لو لگانا اور شہوات سے بچنا یہ چیزیں انسان میں پاکیزہ خیالات، نفس کی لطافت، روح کی مٹھاس، باریک معانی تک رسائی اور بلیغ تعبیر پر قدرت پیدا کرتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ ایسی تحریر پیش کرتا ہے گویا وہ دل کا کلڑا اور روح کی تصویر ہے، وہ تحریر ہوتی ہے جو نفس پر ہلکی، خوش شکل، واضح اور منظر کشی کرنے میں کامل مکمل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کے ادب اور صالحین و عارفین کے کلام میں ایسے ادبی قطعات موجود ہیں جو ہمیشہ رہیں، ان کا جمال و خوبصورتی زمانے اور نسلوں کے گزرنے سے کم نہیں ہوگی۔ آپ حضرت حسن بصری، ابن سناک، فضیل بن عیاض اور ابن عربی رحمہم اللہ کے کلام میں ایسے نمونے مل پائیں گے جو عربی کے محاسن میں شمار کیے جاتے ہیں، مثال کے طور پر ابن عربی اور ان کے نفس کے درمیان ہونے والا مکالمہ پڑھو، جو ان کی کتاب ”رسالة روح القدس“ میں موجود ہے۔

إِنَّ هَذِهِ الْقِطْعَ الْأَدَبِيَّةَ الدَّافِقَةَ بِالْحَيَاةِ وَالْقُوَّةِ وَالْجَمَالِ كَثِيرَةً غَيْرَ قَلِيلَةٍ فِي الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ إِذَا جُمِعَتْ تَكُونَتْ مِنْهَا مَكْتَبَةٌ لَكِنَّهَا مَنْشُورَةٌ مُبَعَثَةٌ فِي هَذِهِ الْمَكْتَبَةِ مَطْبُوعَةٌ مَغْمُورَةٌ فِي أَوْزَاقِ كُتُبٍ وَمُؤَلَّفَاتٍ لَا تَجِدُهَا فِي رُكْنِ الْأَدَبِ وَالْإِنْشَاءِ فِي مَكْتَبَاتِنَا الْعَرَبِيَّةِ وَلَا يَذْكُرُهَا الْمُؤَرِّخُونَ لِلْأَدَبِ فِي كُتُبِهِمْ، هَذِهِ الْقِطْعُ أَصْدَقُ تُمَثِيلًا لِللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَأَدَبِهَا الرَّفِيعِ وَمَحَاسِنِهِ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْكُتُبِ الْمُخْتَصَّةِ بِالْأَدَبِ وَمِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْمَجَامِيعِ وَالرِّسَالِ وَالْمَقَامَاتِ وَالْمَقَالَاتِ الْأَدَبِيَّةِ الَّتِي تُعْتَبَرُ أَسَاسَ الْأَدَبِ وَرُحُو الْعَرَبِيَّةِ وَمَحْضُولِ الْعُقُولِ۔

یہ ادبی قطعات جو زندگی، قوت اور جمال کا باعث ہیں، عربی کتب خانوں میں کم نہیں ہیں، اگر انہیں جمع کیا جائے تو پورا ایک کتب خانہ بن جائے، لیکن یہ قطعات منتشر ہیں، ان کتب خانوں میں بکھرے پڑے ہیں، کتابوں کے اوراق میں اس طرح چپے پڑے ہیں کہ آپ کو ہمارے عربی کتب خانے میں ادب و انشاء کی بحث میں نہیں ملیں گے، مؤرخین نے بھی اپنی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہیں کیا، یہ قطعات ادب کے ساتھ خاص بہت سی کتابوں، مجموعوں، رسائل، مقامات اور ان عربی مقالات کے مقابلے میں ادب کی بنیاد، عربی کی روشنی اور عقول کا نچوڑ سمجھے جاتے ہیں، عربی زبان، اور اس کے بلند مرتبہ ادب اور محاسن کی زیادہ سچی مثال ہیں،

وَهَذِهِ الْقِطْعُ الَّتِي تُعْدِمُ اللُّغَةَ وَالْأَدَبَ أَكْثَرُ مِمَّا تُعْدِمُهَا كُتُبُ اللُّغَةِ وَالْأَدَبِ، وَهِيَ الَّتِي تَفْتِيقُ الْقَرِيبَةَ وَتُنْشِطُ الذِّهْنَ وَتُقَوِّي الذَّوْقَ السَّلِيمَ وَتُعَلِّمُ الْكِتَابَةَ الْحَقِيقِيَّةَ۔

یہ قطعات لغت اور ادب کی دیگر لغت اور ادب کی کتابوں کی نسبت زیادہ خدمت کرتے ہیں، یہ ایسے قطعات ہیں جو طبیعت کو کھولتے ہیں، ذہن کو چست کرتے ہیں، ذوق سلیم کو قوت دیتے ہیں اور حقیقی کتابت کی تعلیم دیتے ہیں۔

إِنَّ هَذِهِ الْقِطْعَ وَالتَّصَوُّصَ مَنْشُورَةً كَمَا قُلْتُ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالنَّبِيَّةِ وَالتَّارِيخِ وَكُتُبِ الطَّبَقَاتِ وَالتَّرَاجِمِ وَالتَّرَخُلَاتِ وَفِي الْكُتُبِ الَّتِي الْفَتْ فِي الْإِصْلَاحِ وَالذِّينِ وَالْأَخْلَاقِ وَالْاجْتِمَاعِ وَفِي بَحْثِ عِلْمِيَّةٍ وَدِينِيَّةٍ وَفِي كُتُبِ الْوَعظِ وَالتَّصَوُّفِ وَفِي الْكُتُبِ الَّتِي سَجَّلَ فِيهَا الْمُؤَلِّفُونَ خَوَاطِرَهُمْ وَتَجَارِبَ حَيَاتِهِمْ، وَمَلَاخِظَاتِهِمْ وَانْطِبَاطَاتِهِمْ، وَرَوَّاهَا قِصَّةَ حَيَاتِهِمْ۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ کلرے اور نصوص حدیث، سیرت، تاریخ، طبقات، حالات زندگی، سفر، اصلاحی، دینی، اخلاقی اور اجتماعیت کے بارے میں لکھی ہوئی کتابوں میں، علمی و دینی بحثوں میں، وعظ و تصوف کی کتابوں میں اور ان کتابوں میں بھرے پڑے ہیں، جن میں مؤلفین نے اپنے خیالات، زندگی کے تجربات، اپنی ملاحظات اور اپنی عادات لکھی ہیں اور جن کتابوں میں اپنے حالات زندگی نقل کیے ہیں۔

هَذِهِ نَزْوَةٌ أَدَبِيَّةٌ زَاجِرَةٌ تَكَادُ تَكُونُ ضَائِعَةً، وَقَدْ جُنِيَ هَذَا الْإِهْمَالُ عَلَى اللُّغَةِ وَالْأَدَبِ وَعَلَى الْكِتَابَةِ وَالْإِنْشَاءِ وَعَلَى التَّالِيفِ وَالتَّصْنِيفِ وَعَلَى التَّفَكُّيرِ، فَقَدْ حَرَمَهُ مَادَّةٌ غَزِيرَةٌ مِنَ التَّغْيِيرِ وَبَاعِثَاتُ قُوَّةٍ لِلتَّفَكُّيرِ۔

یہ قیمتی ادبی ذخیرہ ختم ہو جانے کے قریب تھا، اس سستی ولا پرواہی نے لغت، ادب، کتابت، انشاء ادب، تالیف و تصنیف اور سوچ و بچار پر زیادتی کی اور اس کو تعبیر کے قوی مادے اور سوچ کے طاقتور سب سے محروم کر دیا۔

مَنْ يَطْلُبُ أَنَّ الْمَكْتَبَةَ الْعَرَبِيَّةَ قَدْ اسْتَفْذَتْ وَغَصِرَتْ إِلَى آخِرِ لَطَوَائِهَا، إِنَّهَا لَا تَزَالُ مَجْهُولَةٌ تَخْتِاجُ إِلَى التَّحْسِنَاتِ وَمَقَامَرَاتِ، إِنَّهَا لَا تَزَالُ يَكْرَأُ جَدِيدًا تُعْطَى الْجَدِيدَ وَتَفْجَأُ بِالْقَرِيبِ الْمَجْهُولِ، إِنَّهَا لَا تَزَالُ لَهَا نِزْوَةٌ ذَلِيلَةٌ تَنْتَظِرُ مَنْ يَخْفِزُهَا وَيُثِيرُهَا۔ اَنَّ مَكْتَبَةَ الْاَدَبِ الْعَرَبِيِّ فِي حَاجَةٍ شَدِيدَةٍ اِلَى اسْتِغْرَاضِ جَدِيدٍ وَاِلَى دِرَاسَةِ جَدِيدَةٍ وَاِلَى عِزْضِ جَدِيدٍ۔

وہ شخص غلطی پر ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ عربی کتب خانے ختم ہو گئے اور ان کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا گیا ہے؛ کیوں کہ عربی زبان سے ہمیشہ جہالت رہی ہے، نئی ایجادات اور گننام چیزوں کی اسے ضرورت پڑتی رہتی ہے، بلکہ یہ باکرہ اور نئی ہے، نئی چیز دیتی ہے اور اچانک نامعلوم چیز پیش کرتی ہے۔ اس میں ہمیشہ ایسا سرمایہ مدفون رہے گا جو کھودنے اور کریدنے والے کا منتظر ہے۔ کوئی کتب خانہ نہیں کہ عربی ادب کے کتب خانے کوئی دریافت، نئے طرز پر درس و تدریس کی سخت ضرورت ہے۔

وَلَكِنَّ هَذِهِ الدِّرَاسَةُ وَهَذَا الْاِسْتِغْرَاضُ يَخْتِاجَانِ اِلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَالْاِخْتِيارِ اِلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ مِنَ الصَّبْرِ وَالْاِخْتِمالِ وَالْاِخْتِيارِ اِلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ مِنَ رَحَابَةِ الصَّدْرِ وَسَعَةِ النَّظَرِ۔ فَالَّذِي يَخْوُضُ فِيهَا لِيَخْرُجَ عَلَى الْعَالَمِ بِشَخْصِ اَدَبِيَّةٍ جَدِيدَةٍ وَذَخَائِرِ اَدَبِيَّةٍ جَدِيدَةٍ، يَنْتَفِي اَلَا يَكُونُ ضَمِيْقَ التَّفَكُّيرِ، جَاهِدًا مُتَعَصِّبًا فِي فَهْمِهِ لِلْاَدَبِ، مُتَعَصِّبًا لِيَلِدَ اَوْ لِيُطَبِّقَ اَوْ لِيُفَضِّلَ، تَهْوُلُهُ مَضْغَامَةُ الْعَمَلِ، وَاتِّسَاعُ الْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ اَوْ يُوجِّسُهُ غُرُوبُ دِينِي اَوْ يَنْفَعَهُ مِنَ الْاِخْتِيارِ وَالِدِرَاسَةِ اِسْمٌ قَدِيمٌ لَا صِلَةَ لَهُ بِالْاَدَبِ وَالْاَدَبِيَّاتِ، يَجِبُ اَنْ يَكُونَ خَزَنَ التَّفَكُّيرِ، وَاسِعَ الْاُفُقِ بَعِيدَ النَّظَرِ مُنْطَلِعًا اِلَى الدِّرَاسَةِ وَالتَّجَرُّبَةِ وَاسِعَ الْاِطْلَاعِ عَلَى الْكُنُوزِ الْقَدِيمَةِ يَفْهَمُ الْاَدَبَ فِي اَوْسَعِ مَعَالِيهِ وَيَقْتَضِدُ اَنَّهُ تَعْبِيرٌ عَنِ الْحَيَاةِ وَعَنِ الشُّعُورِ وَالْوَجْدَانِ فِي اَسْلُوبٍ مُفْهِمٍ مُؤَثِّرٍ لَا غَيْرَ۔

لیکن اس تدریس اور نئی دریافت کو بہت بڑی قوت، بہت زیادہ صبر، برداشت، فراخ دلی، وسعت نظری کی ضرورت ہے۔ لہذا جو شخص اس میں داخل ہو کر دنیا والوں کے لیے نئے ادبی تحفے اور ذخائر نکالنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ تنگ نظر، جامد طبیعت والا، سمجھنے میں متعصب اور کسی شہر، طبقے اور زمانے کے لیے خشک مزاج نہ ہو، کہیں یہ بڑا کام اور عربی کتب خانوں کی وسعت سے وہ گمراہ نہ جائے یا کسی دینی نام سے دشت زدہ نہ ہو جائے، یا کوئی پرانا نام اسے اختیار اور تدریس سے نہ روک دے جس کا ادب اور ادیبوں سے کوئی تعلق نہ ہو۔ بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ آزاد خیال، وسیع علم والا، گہری نظر والا، تدریس میں تجربہ کار اور ادبی کے قدیم نوادرات سے واقف ہو، ادب کے تمام معانی سمجھتا ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ ادب زندگی اور شعور اور وجدان کو سمجھانے والے اور مؤثر انداز میں بیان کرنے کا نام ہے، بس۔

إِنِّي لَا أَزْدِي كُتُبَ الْاَدَبِ الْقَدِيمَةِ مِنْ رَسَائِلَ وَمَقَامَاتٍ وَغَيْرِهَا وَلَا أَقِلُّ قِيَمَتَهَا اللُّغَوِيَّةَ وَالْفَنِّيَّةَ وَأَعْتَقِدُ أَنَّهَا مَرْحَلَةٌ طَبْعِيَّةٌ فِي حَيَاةِ اللُّغَاتِ وَالْاَدَبِ، وَلَكِنِّي أَعْتَقِدُ أَنَّهَا لَيْسَتْ الْاَدَبُ كُلُّهُ وَأَنَّهَا لَا تُحَسِّنُ تَمْثِيلَ اَدَبِنَا الْعَالِي

الَّذِي هُوَ مِنْ أَجْمَلِ آدَابِ الْعَالَمِ وَأَوْسَعِهَا، وَأَنَّهُ جَنَتْ عَلَى الْقَرَائِحِ وَالْمَلَكَاتِ الْكِتَابِيَّةِ، وَالْمَوَاهِبِ وَالطَّاقَاتِ
وَعَلَى صِلَاحِيَّةِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَمَنْعَتْ مِنَ التَّوَسُّعِ وَالْإِنْطِلَاقِ فِي آفَاقِ الْفِكْرِ وَالتَّعْبِيرِ وَالتَّخْلِيقِ فِي أَجْوَاءِ الْحَقِيقَةِ
وَالْخِيَالِ، وَتَخَلَّفَتْ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ الْعَظِيمَةِ ذَاتِ اللُّغَةِ الْعَبْقَرِيَّةِ وَالْأَدَبِ الْفَنِيِّ فَتْرَةٌ غَيْرَ قَصِيرَةٍ۔ فَخَيَّرْنَا أَنْ نَعْطِيَهَا
حَظَّهَا مِنَ الْعِنَايَةِ وَالذَّرَاسَةِ وَنَضَعَهَا فِي مَكَانِهَا الطَّبَعِيِّ فِي تَارِيخِ الْأَدَبِ وَطَبَقَاتِ الْأَدْبَاءِ، وَأَنْ نُنْقِبَ فِي الْمَكْتَبَةِ
الْعَرَبِيَّةِ مِنْ جَدِيدٍ وَنَعْرِضَ عَلَى نَاشِئَتِنَا وَعَلَى الْجِيلِ الْجَدِيدِ لِمَآذِجِ جَدِيدَةٍ مِنَ الْكُتُبِ الْقَدِيمَةِ لِلْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ حَتَّى
يَتَذَوَّقَ جَمَالَ هَذِهِ اللُّغَةِ وَيَنْشَأَ عَلَى الْإِبَانَةِ وَالتَّغْيِيرِ الْبَلِيغِ، وَيَتَعَرَّفَ بِهَذِهِ الْمَكْتَبَةِ الْوَاسِعَةِ وَيَسْتَطِيعَ أَنْ يُفِيدَ مِنْهَا۔

میں قدیم ادبی کتب، رسائل اور مقامات وغیرہ کو نہ تو حقیر سمجھتا ہوں اور نہ ہی ان کی لغوی اور فنی قیمت کو کم کرتا ہوں، بلکہ میں یقین
رکھتا ہوں کہ وہ لغت اور ادب کی زندگی میں ایک طبعی مرحلہ ہے، لیکن میرا عقیدہ ہے کہ صرف یہ کتابیں ہی سارا ادب نہیں اور ان کو ہمارے اس ادب
کی مثال کے طور پر پیش کرنا جو دنیا کے آداب میں سے خوبصورت ہے اچھی بات نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کتابوں نے طبعیتوں، تحریری ملکات،
ملا جیتوں، طاقتوں اور عربی لغت کی صلاحیت پر جنایت کی ہے، انہوں نے حقیقت اور خیال کی فضاؤں میں حلقہ بنانے اور گردا گرد ہمارے آفاق میں
وسعت پیدا کرنے سے روکا ہے اور اس کی وجہ سے عبرتی لغت اور مالدار ادب والی عظیم امت ایک لمبے عرصے کے لیے پیچھے رہ گئی۔ تو ہمیں یہ
اختیار دیا گیا ہے کہ ہم اہتمام توجہ اور تدریس سے اس کو اس کا حصہ دیں اور ادب کی تاریخ اور ادیبوں کے طبقات میں اسے اس کے مقام تک
پہنچائیں، از سر نو عربی کتب خانوں کی چھان بین کر کے نئی نسل کے سامنے عربی ادب کے نئے نمونے پیش کریں، تاکہ ان زبان کی چاشنی کا مزہ اٹلے
اور وہ بلند انداز میں اپنی بات بیان کریں اور وہ اس وسیع و عریض کتب خانوں کو پہچان کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

عَلَى هَذَا الْأَسَاسِ، وَعَلَى هَذِهِ الْفِكْرَةِ أَلْفَنَّا كِتَابَنَا ”مَخْتَارَاتُ مِنْ أَدَبِ الْعَرَبِ“ وَهَذَا الْجُزْءُ الْأَوَّلُ مِنْ
هَذَا الْكِتَابِ يَجْمَعُ بَيْنَ الطَّبَعِيِّ وَالْفَنِيِّ، وَلِكُلِّ قِيَمَةٍ أَدَبِيَّةٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ، نَرْجُو أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَدْبَاءِ
وَالْمُعَلِّمِينَ مَوَاقِعَ الْإِسْتِخْسَانِ وَالْقَبُولِ۔

اسی سوچ اور بنیاد پر ہم نے یہ ”مختارات من ادب العرب“ نامی کتاب لکھی اور یہ اس کتاب کا پہلا حصہ ہے جس میں طبعی
اور فنی ادب کو جمع کیا گیا ہے، ان میں سے ہر ایک کی اپنی قیمت ہے، اس میں قدیم و جدید ادب موجود ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ
ادیب اور معلم حضرات اسے اچھا سمجھتے ہوئے قبولیت سے نوازیں گے۔

وَقَدْ عَنَيْتُ بِتَرْجُمَةِ أَصْحَابِ التَّضْوِصِ، وَأَشْرَفْتُ إِلَى مَكَانَتِهِمُ الْأَدَبِيَّةِ، وَمَا تَنَازَلَتْ بِهِ الْقِطْعَةُ الَّتِي التَّبَسُّتُ
مِنْ كِتَابَاتِهِمُ الْكَثِيرَةِ، وَأَدَبِهِمُ الْجَمِّ، لِيَسْتَعِينُوا بِهَذَا الْمَعْلُومُونَ فِي تَرْبِيَةِ الذَّوْقِ الْأَدَبِيِّ، وَمَعْرِفَةِ الْفَضْلِ لِأَصْحَابِهِ۔

میں نے صاحب مضمون کے حالات بھی بیان کیے ہیں اور ان کے ادبی مقام اور اس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے وہ

ادبی قطعہ ممتاز ہو جاتا ہے جو میں نے ان کی بہت سے کتابوں اور جامع ادب سے لیا ہے، تاکہ معلمین کو ادبی ذوق کی تربیت اور صاحب مضمون کے فضائل پہچاننے میں مدد حاصل ہو۔

وَشُكْرِي وَاعْتِزُّ بِی لِأُسْتَاذِنَا الْعَلَامَةِ السَّيِّدِ سَلِيمَانَ النَّدَوِي مُعْتَمِدِ دَارِ الْعُلُومِ نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ وَالذَّكُورِ
السَّيِّدِ عَبْدِ الْعَلِيِّ الْحَسَنِيِّ مُدِيرِ نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ وَالْأُسْتَاذِ مُحَمَّدِ عَمْرَانَ خَانَ النَّدَوِي الْأَزْهَرِيِّ عَمِيدِ دَارِ الْعُلُومِ سَابِقاً
الَّذِينَ كَانَ لِقَشْحِهِمْ وَإِتِّاخَتِهِمْ لِلْفَرْصِ فَضْلٌ كَبِيرٌ فِي تَأْلِيفِ هَذَا الْكِتَابِ، عَامَ ١٣٥٩ هـ وَتَقْرِيرِهِ لِلنَّذْرِ اسْتِيفَ فِي دَارِ
الْعُلُومِ نَدْوَةِ الْعُلَمَاءِ، كَمَا كَانَ لِحَضْرَاتِ الْأَسَاتِذَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ حَلِيمِ عَطَا، مُدَرِّسِ الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ فِي دَارِ
الْعُلُومِ، وَالْأُسْتَاذِ الْكَبِيرِ السَّيِّدِ طَلْحَةَ الْحَسَنِيِّ، مُعَلِّمِ الْكَلِمَةِ الشَّرِيفَةِ فِي لَاهُورِ سَابِقاً، وَالْأُسْتَاذِ مُحَمَّدِ نَاطِمِ
النَّدَوِيِّ أَسْتَاذِ آدَابِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ فِي دَارِ الْعُلُومِ سَابِقاً، وَالْأُسْتَاذِ عَبْدِ السَّلَامِ الْقُدَوَانِيِّ النَّدَوِيِّ أَسْتَاذِ التَّارِيخِ
وَالسِّيَاسَةِ فِي دَارِ الْعُلُومِ سَابِقاً، تَوْجِيهَاتٍ وَأَرَافٍ سَدِيدَةٍ، وَمُسَاعَدَاتٍ غَالِيَةٍ، وَشُكْرِي وَتَقْدِيرِي لِلْأُسْتَاذِ عَبْدِ
الْحَفِظِ الْبَلْيَاوِيِّ الَّذِي سَاعَدَ الْمُؤَلِّفَ وَتَنَاقَلَ الْكِتَابَ بِشَرْحِ الْغَرِيبِ وَإِبْصَاحِ الْغَامِضِ، ثَوَقِي إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ فِي ١٧
مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةِ ١٣٩١ هـ الْمُنْصَادِفِ ١٠ أَوْغُسْطُسِ ١٩٧١ م۔

میں ندوۃ العلماء کے نائب مہتمم علامہ سید سلیمان ندوی، ندوۃ العلماء کے مہتمم ڈاکٹر سید عبدالعلی الحسنی اور دارالعلوم ندوۃ
العلماء کے سابق ناظم استاذ محمد عمران خان ندوی کا شکر گزار ہوں اور ان کے احسان کا معترف ہوں کہ انہوں نے ۱۳۵۹ھ میں اس
کتاب کے لکھنے کی ہمت دلائی اور فرصت دی اور دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اس کتاب کو تدریس کے لیے مقرر فرمایا، اسی طرح
حضرات اساتذہ کرام شیخ محمد حلیم عطا استاذ الحدیث ندوۃ العلماء، استاذ کبیر سید طلحہ الحسنی سابق استاذ شرقی کالج لاہور، استاذ محمد ناظم
ندوی صاحب سابق استاذ ادب عربی دارالعلوم اور استاذ عبدالسلام قدوائی ندوی سابق استاذ تاریخ و سیاست دارالعلوم ندوۃ العلماء کا
کہ اس کتاب کی تالیف میں خاص توجہ کرنے درست آراء سے نوازنے اور انتہائی قیمتی تعاون پر شکر گزار ہوں اور میں شکریہ ادا کرتا
ہوں استاذ عبدالحفیظ بلیاوی (جو کہ ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۰ اگست ۱۹۷۱ء کو وفات پا گئے ہیں ”رحمہ اللہ علیہ“)
کا جنہوں نے نادر الفاظ کی شرح اور مشکل الفاظ کی وضاحت میں اس مؤلف کی مدد کی۔



عِبَادُ الرَّحْمَنِ رحمان کے بندے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تِلْكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ

(خدا) بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور ان میں (آفتاب کا نہایت روشن) چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا، اور وہی تو ہے جس نے رات

وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنَ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ

اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا، اس شخص کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے، اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر

هُوَ إِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

ما جزی سے ملے ہیں اور اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں اور جو وہ اپنے رب کے آگے سجدے کر کے اور کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا

اور جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار دروزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے اور دروزخ ٹھہرنے اور رہنے کی

وَمَقَامًا وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا

اور بڑی جگہ رہنے کی۔ کی بہت بری جگہ ہے اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ بے عملی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ۔ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ

اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جن جاندار کو مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر اور بدکاری نہیں کرتے

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا

۔ اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا قیامت کے دن اس کو دوڑنا عذاب ہوگا اور ذلت و خواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا۔

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکوں سے بدل دے گا۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

توضیح اللفظ

تبارک: از (تفاعل) خدا کا ہر عیب سے پاک ہونا، مقدس ہونا..... جعل: از (ف) بنانا، پیدا کرنا، وجود میں لانا، کما فی

قوله تعالى: {وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ} أى وضعه وأقامه، رکنا والنا..... سماء: جمع سماوات من سماء، از (ن) آسمان،

بارش..... ہر وجہاً: جمع ہرج ای النجوم... سر اجا: جمع شوج، روشن چراغ..... قمر ا: جمعہ اقسام از (س) چاند..... منہر ا: از (افعال) روشن کرنا، از (ن) روشن ہونا، چمکنا..... خلقة: یکے بعد دیگرے آنا جانا..... اراد: از (افعال) ارادہ کرنا، قصد کرنا..... يَدَّ نَحْو: از (تفعیل) بھولنے کے بعد یاد آنا..... شکور ا: از (ن) کسی کے انعام یا احسان پر اس کی تعریف کرنا..... عباد: جمع عبد، عبادت گزار بندہ..... الرحمن: زبردست رحم والا..... يمشون: از (ض) ارادہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا، چلنا..... ہونا: از (ن) سنجیدگی، وقار و انکساری..... مخاطب: از (مفاعلة) بات چیت کرنا، مخاطب کرنا..... الجاهلون: از (س) نادان، نادانف، بے علم، بے وقوف..... سلاما: از (س) مقبول بات..... يبيتون: از (ض، ف) رات گزارنا..... متجداً: جمع ساجد از (ن) انکساری اور عاجزی کی بناء پر جھکنا، زمین پر (تظليماً یا عبادۃ) پیشانی رکھنا..... قیماً: جمع قائم از (ن) کھڑا ہونا..... يقولون: از (ن) کہنا، بولنا..... اصرف: از (ض) ہٹانا، الگ کرنا..... عذاب: جمعہ اعدہ سزا، سخت ازیت، جو چیز طبیعت پر شاق ہو..... غراما: از (س) لازمی اور دائمی عذاب..... ساءت: از (ن) تکلیف دہ، ناگوار..... مستقز ا: از (استفعال) جائے قیام..... مقاما: از (افعال) قیام گاہ گاہ، رہائش گاہ..... أنفقوا: از (افعال) مال وغیرہ خرچ کرنا..... لم يسرفوا: از (افعال) مال فضول خرچ کرنا، حد سے تجاوز کرنا..... لم يفتروا: از (ن) خرچ کرنے میں تنگی کرنا، کمی کرنا..... قواما: اعتدال..... لا يدعون: از (ن) پکارنا، مدد چاہنا..... إلهاً: جمعہ الہہ، خدا، معبود..... لا يقتلون: از (ن) مار ڈالنا، قتل کرنا..... حزم: از (تفعیل) حرام و ممنوع قرار دینا..... لا یزنون: از (ض) زنا کرنا، عورت کے ساتھ بغیر عقد شرعی جنسی خواہش پوری کرنا..... يلقى: از (س) پانا، واسطہ پڑنا..... إلاما: از (س) گناہ کی سزا..... يضاعف: از (مفاعلة) دو گنا کرنا، دو چند کرنا..... يخلد: از (ن) ہمیشہ رہنا، برقرار رہنا۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا. وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ

اور جو توبہ کرتا اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا. وَالَّذِينَ إِذَا دُعُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخْزَوْا عَلَيْهَا ضَمًا وَعُمِيًّا

اور جب ان کو بے ہودہ چیزوں کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہو تو بزرگانہ انداز سے گزرتے ہیں اور وہ کہ جب ان کو پروردگار کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں تو ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَرْوَاحِنَا وَكِيلًا وَقَدْ خَلَيْنَا لَلْمُعْتَلِينَ إِمَامًا

اور وہ جو دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو ہماری ہیویں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھٹھک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا

أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا. خَالِدِينَ فِيهَا

ان لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دیے جائیں گے۔ اور وہاں فرشتے ان سے دعا و سلام کے ساتھ ملاقات کریں گے اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے

حَسَنْتَ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا. قُلْ مَا يَعْبُؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ

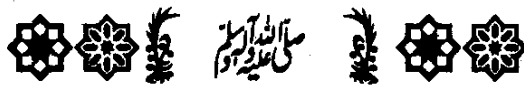
اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔ کہہ دو کہ اگر تم نہیں پکارتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا۔ تم نے تکذیب کی ہے

فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا۔

سو اس کی سزا (تمہارے لئے) لازم ہوگی۔

توضیح اللغة

تاب: از (ن) توبہ کرنا، گناہ سے باز آنا..... لا يشهدون: از (س) گواہی دینا، قطعی بات کی خبر دینا، لا يشهدون المجلس حاضر ہونا..... الزود: باطل، بت پرستی، محفل رقص و غنا..... مزوا: از (ن) کسی کے پاس سے گزر جانا..... اللغو: بے فائدہ، بیہودہ..... کراما: جمع کریم، از (ن) عالی ظرف ہونا، شریف الطبع ہونا..... ذُکِرُوا: از (تفعیل) یاد دلانا..... لم یخزوا: از (ض، ن) گرنا..... ضمًا: بہرا ہونا..... غمیانًا: بے بصیرت ہونا..... هَب: از (ف) کسی کو بلا عوض کوئی چیز دینا، بخشا..... المتقين: از (افتعال) دل میں خوف خداوندی دل میں رکھنا، سزا کے ڈر سے ممنوعات سے اجتناب..... یخزون: از (ض) بدلہ دینا..... الغرقة: بالا خانہ..... صبروا: از (ض) صبر کرنا..... يَلْقَوْنَ: از (تفعیل) عطاء کرنا..... تحية: بقاء اور سلامتی کی دعا دینا..... حَسَنْتَ: از (ک) بھلا ہونا، اچھا ہونا، خوبصورت ہونا..... يَعْبُؤُا: از (ف) اس نے اس کی کوئی پروا نہیں کی..... دُعَاؤُكُمْ: اُی عباد تکم لہ تعالیٰ... یکنون لزاما: تمہاری تکذیب کا بدلہ دائمی عذاب ہوگا۔



سَيِّدَنَا مُوسَى عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

سیدنا موسیٰ علیہ السلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طسم تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ . تَتْلُوا عَلَيْكَ مِنْ نُبَأٍ مُوسَى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ
طسم یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (اے محمد ﷺ) ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات مومن لوگوں کو سنانے کے لئے صحیح صحیح سناتے ہیں
إِنْ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْ أَهْلَهَا شِيْعًا يَسْتَضِعُّ طَائِفَةً مِنْهُمْ يُلْدَجُ أَبْنَاءُ هُمْ
کہ فرعون نے ملک میں سر اٹھا رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گردہ گردہ بنا رکھا تھا اُن میں سے ایک گردہ کو (یہاں تک) کمزور کر دیا تھا کہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کر ڈال
وَيَسْتَخِينُ نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ وَلْيُرِيدُ أَنْ يَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا فِي الْأَرْضِ
اور اُن کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا بیگ وہ مفسدوں میں تھا اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیے گئے ہیں اُن پر احسان کریں،
وَنَجْعَلَهُمْ أَزْمَةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ هُوَ يُمْكِّنُ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلْيُرِيدِ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
لہذا اُن کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان
وَجُنُودُهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ . وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خَفَتْ عَلَيْهِ
اور اُن کے لشکر کو وہ چیزیں رکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ جب تم کو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو
فَالْقِيَةِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَاٰهُوَ إِلَيْكَ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ .
تو اے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا۔ ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے اور (پھر) اُسے پیغمبر بنا دیں گے۔

توضیح اللغة

تتلوا: از (ن) مصدر تلاوة بمعنی پڑھنا، اگر مصدر تَلَّوْا ہو تو بمعنی پیچھے چلنا از (افعال) پیچھے کرنا..... نہا: جمع انباء خبر.....
موسیٰ: (ایک جلیل القدر رسول کا نام) جمع مواہب، موسیات استرہ از (ن) سر موٹنا..... فرعون: بمصر کے بادشاہ کا لقب، شریر،
سرکش، جمع فراعنہ از (فعللہ) تکبر کرنا، چالاک ہونا، از (تفعل) لمبا اور قوی ہونا..... علا: از (ن و افتعال) بلند ہونا اگر صلہ ہا ہو تو
معنی چڑھنا، اگر صلہ فی ہو تو معنی تکبر کرنا، از (افعال و تفعیل) بلند کرنا، از (تفعل) دیرے دیرے چڑھنا، از (تفاعل) بلند
ہونا..... بلدج: از (ف) ذبح کرنا..... مفسدین: از (افعال) بگاڑنا، خراب کرنا، از (تفاعل) آپس میں مخالف ہونا، از (ن، ض،

کی) خراب ہونا، بگڑنا..... لَمْنٌ: جمع مشکلم مضارع معلوم از (ن) احسان کرنا، از (استفعال) طالب احسان ہونا..... الوارثین: از (س) وارث ہونا، از (افعال) وارث بنانا، از (تفاعل) ایک دوسرے کا وارث ہونا..... جنود: جند کی جمع لشکر، از (تفعیل) فوج جمع کرنا، از (تفعیل) فوجی سپاہی بننا..... یحذرون: از (س) پرہیز کرنا، بچنا، از (تفعیل) بمعنی خوف دلانا۔ اوحینا: از (افعال) اشارہ کرنا، دوسروں سے چھپا کر بات کرنا، وحی بھیجنا، از (استفعال) دریافت کرنا..... خِفْتُ: از (س) خوف کرنا، از (افعال) وتفعیل) ڈرانا..... الیم: جمع یموم سمندر..... لا تعالیٰ: از (ف) ڈرنا..... ولا تحزنی: از (س) غمگین ہونا۔

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِبِينَ
توفرعون کے لوگوں نے اس کو اٹھا لیا اس لئے کہ (نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ) وہ ان کا دشمن اور (ان کے لئے موجب) غم ہو۔ بیشک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر چوک گئے۔

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرْتُ عَلَيَّ لِي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا
اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ) میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کرنا۔ شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اُسے بیٹا بنالیں

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ . وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أَمِيرٍ مُوسَىٰ فَارِعًا إِنْ كَادَتْ لِتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَّنَا عَلَىٰ قُلُوبِنَا
اور وہ انجام سے بے خبر تھے اور موسیٰ کی ماں کا دل بے مبر ہو گیا اگر ہم ان کے دل مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ وہ اس (قصے) کو ظاہر کر دیں

لِيَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ . وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
غرض یہ تھی کہ وہ مومنوں میں رہیں اور اس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چل جا تو وہ اُسے دور سے دیکھتی رہی اور ان (لوگوں) کو کچھ خبر نہ تھی

توضیح اللغة

التَّقَطُّ: از (افتعال) زمین سے اٹھانا، جمع کرنا، از (ن) زمین سے اٹھانا..... ینفع: از (ف) نفع دینا، فائدہ پہنچانا، از

(افتعال) نفع اٹھانا..... ولداً: بچہ، از (ض) جننا..... فؤاد: جمع أُنْفَدَة بمعنی دل، از (ف) دل پر مارنا..... تبدی: از (افعال) ظاہر

کرنا..... ربطنّا: از (ض) مبر کی طاقع ڈینا، دل کو مضبوط کرنا..... قُصِّيهِ: از (ن) کسی چیز کے نشانات پر چلنا، پیچھے چلنا۔

وَحَزَنًا عَلَيَّهِ الْمَرَاضِعُ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ
اور ہم نے پہلے ہی سے اس پر (دائیں) کے دودھ حرام کر دیے تھے۔ تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تمہیں ایسے گھروالے بتاؤں کہ تمہارے لئے اس (بچے) کو پالیں

وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
اور اس کی غیر خواہی (سے پرورش) کریں تو ہم نے (اس طریق سے) اُن کو ان کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور معلوم کریں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے

وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ . وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَى آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا

لیکن یہ اکثر نہیں جانتے اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے اور بھرپور (جوان) ہو گئے تو ہم نے اُن کو حکمت اور علم عنایت کیا

وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا

اور ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں، اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے باشندے بے خبر ہو رہے تھے

فَوَجَدُ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَةِ هَٰذَا وَمِنَ الشَّيْءِ الَّذِي سَمِعْتُمُ النَّبِيَّ مِنَ شِيعَتِهِ

تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے تھے ایک تو موسیٰ کی قوم کا ہے اور دوسرا اُن کے دشمنوں میں سے تو جو شخص اُن کی قوم میں سے تھا

عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا وہاں طلب کی تو انہوں نے اس کو ملامت اور اس کا کام تمام کر دیا کہنے لگے کہ یہ کام تو (خوائے) شیطان سے ہوا

إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ . قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

بے شک وہ (انسان کا) دشمن اور مرتد بہکانے والا ہے بولے کہ اے پروردگار میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تو اللہ نے اُن کو بخش دیا۔ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے

توضیح اللغة

المراضع: از (افعال) دودھ پلانے والی..... یكفلونه: از (ن) بچہ کی پرورش کرنا..... تغفر: از (ف) آگے ٹھنڈی ہونا، راضی ہونا،

خوش ہونا..... أشدہ: مرد کا مل ہونا، عقل و عمر کی پختگی کو پہنچ جانا..... استوى: از (استفعال) کامل العقل اور کامل جوان ہونا..... شيعه:

جمع اشياغ بمعنی دوست ہونا، تابع ہونا..... استغاث: از (استفعال) کسی کو مدد کے لئے پکارنا..... وكنز: از (ض) کسی کے سینے پر کدہ

مارنا..... قضی: از (ض) ختم کرنا، قتل کرنا۔

قَالَ رَبِّ إِنَّمَا أَتَعَبْتُ عَلَىٰ فَلَنْ أَكُونَ ظَاهِرًا لِّلْمُجْرِمِينَ فَأُضْحِكُ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا

کہنے لگے کہ اے پروردگار تو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں (آئندہ) کبھی تمکاروں کا مددگار نہ بنوں الغرض مج کے وقت شہر میں ڈرتے ڈرتے داخل ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے)

يَتَوَكَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ .

تو ناگہاں وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی پھر اُن کو پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ تُو تو مرتد گمراہ ہے

فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْطِقَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَى أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا

جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑ لیں تو وہ (یعنی موسیٰ کی قوم کا آدمی) بول اٹھا کہ جس طرح

قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأُمِّسِ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ

تم نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا اسی طرح چاہتے ہو کہ مجھے بھی مار ڈالو۔ تم تو یہی چاہتے ہو کہ ملک میں ظلم و ستم کرتے پھر وادریہ نہیں چاہتے ہو کہ

مِنَ الْمُصْلِحِينَ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَى قَالَ يَا مُوسَى إِنَّ الْهَلَاكَ يَأْتِيكَمُ وَنَكِيرًا

نیکو کاروں میں ہو، اور ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا (اور) بولا کہ موسیٰ (شہر کے) رئیس تمہارے بارے میں ملامتیں کرتے ہیں

لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِلَيَّ لَكَ مِنَ النَّاسِ فَهَرَجٌ مِّنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ

کہ تم کو مار ڈالیں سو تم یہاں سے نکل جاؤ۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں، تو موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار!

تَنجِنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ هَ وَلَئِنَّا تَوَجَّهَ بِلِقَاءِ مَدْيَنَ قَالَ عَسَى رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ

مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے، اور جب مدین کی طرف رخ کیا تو کہنے لگے امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ بتائے گا۔

وَلَئِنَّا وَرَدَّ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ امْرَأَتَيْنِ

اور جب مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہیں (اور اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں

تَلُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا

(اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں۔ موسیٰ نے (ان سے) کہا تمہارا کیا کام ہے۔ وہ بولیں کہ جب تک چرواہے (اپنے چارپایوں کو) لے نہ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد

شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

بڑی عمر کے بڑے ہیں۔ تو موسیٰ نے ان کے لئے (بکریوں کو) پانی پلایا پھر سائے کی طرف چلے گئے۔ اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ

چنانچہ ان سے ایک عورت جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی، موسیٰ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تم کو میرے والد بلااتے ہیں

لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ

کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اس کی تم کو اجرت دیں۔ جب وہ ان کے پاس آئے اور ان سے اپنا ماجرا بیان کیا

قَالَ لَا تَحْزَنْ نَحْنُ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ

تو انہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو۔ تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو، ایک لڑکی بولی کہ ابّا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر

مَنْ اسْتَأْجَرَ الْقَوِيَّ الْأَمِينُ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُلْكِكَ إِحْدَى ابْنَتَي هَاتَيْنِ

نوکر جو آپ رکھیں وہ ہے (جو) توانا اور امانت دار (ہو) انہوں نے (موئی سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں

عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي قَمَانِي حَجَّجَ فَإِنْ أَتَمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا أُرِيدُ

اس عہد پر کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو اور اگر دس سال پورے کرو تو تمہاری طرف سے (احسان) ہے اور میں نہیں چاہتا

أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ه قَالَ ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ

کہ تجھ پر تکلیف ڈالوں تو پائے مجھے انشاء اللہ نیک لوگوں میں پاؤ گے۔ موئی نے کہا کہ مجھ میں اور آپ میں یہ (عہد پختہ ہوا)

أَمَّا الْأَجَلُنِي فَضَيْتُ فَلَا عُذْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

میں جوئی مدت (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ اور ہم جو معاہدہ کرتے ہیں خدا اس کا گواہ ہے

توضیح اللغة

ظہیراً: پشت پناہ، مددگار..... یتوقب: خوف اور وحشت محسوس کرنا از (ن) ڈرنا۔ بالأمس: جمع آماس، ماضی، کل

گذشتہ..... یمتصخ: از (استفعال) مدد طلب کرنا، از (ن) مدد کرنا..... یمطش: از (ن، ض) حملہ کرنا، پکڑنا، گرفت کرنا..... جبار:

تاکب از (ن) مجبور کرنا..... أقصى: جمع أقاص از (ن، س) دور ہونا کنارے پر ہونا..... یسعی: از (ف) عمل کرنا، کوشش کرنا.....

الملا: جمع أملاء قوم کی جماعت..... یأتمرون: از (انتعال) صلاح مشورہ کرنا (ن) حکم دینا، رائے دینا۔ توجہ: از (تفعّل)

متوجہ ہونا از (ک) صاحب وجاہت ہونا..... تلقاء: بمعنی جانب..... مدین قوم شعیب کا شہر..... یهدی: از (ض) راہنمائی کرنا.....

ورد: از (ض) آنا، پہنچنا..... یسقون: از (س) پلانا..... تزودان: از (ن) دفع کرنا، ہٹانا..... خطب: جمع خطوب بمعنی

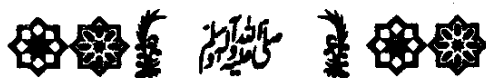
حالت..... یصدو: (افعال) لے جانا، (ن) نکاتا..... الرعاء: راعی کی جمع بمعنی چرواہے از (ف) چرنا..... شیخ: جمع أشیاخ،

شیوخ، شیخۃ از (ض) بمعنی بوڑھا ہونا..... جاءت: از (ض) آنا..... استحياء: از (استفعال) باحیا ہونا..... أجور: از (ض، ن)

اجرت دینا..... نجوت: از (ن) نجات پانا..... أنکح: از (افعال) شادی کرنا..... حجج: حجۃ کی جمع ہے بمعنی سال..... أتممت:

از (افعال) پورا کرنا، از (ض) پورا ہونا..... أشق: از (ن) اگر صلہ علی ہو تو بمعنی مشقت میں ڈالنا، بغیر صلہ کے بمعنی پورا کرنا.....

عدوان: مصدر (ن) تعدی کرنا، ظلم کرنا..... وکیل: جمع وکلاء، جس پر بھروسہ کیا جائے، کام بنانے والا۔



جوامع الکلم جامع کلمات

لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ أَصَدَّ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَوْثَقُ الْعَزَى كَلِمَةُ الثَّقَوَى، وَخَيْرَ الْبَلَلِ مِلَّةُ
حمودثاء کے بعد اے شک سب سے گم بات اللہ کی کتاب (میں) ہے، سب سے مضبوط چیز پکڑنے کے لیے تقویٰ ہے، سب سے بہترین ملت
إِبْرَاهِيمَ، وَخَيْرَ الشَّئْنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ
ملت ابراہیم ہے۔ اور سب سے بہترین سنت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ سب سے بلند مرتبہ والی بات اللہ کا ذکر ہے۔ اور سب سے بہترین

الْقِصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ، وَخَيْرَ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُخْتَلِئَاتُهَا، وَأَحْسَنَ الْهُدَى
قصہ یہ قرآن ہے۔ اور سب سے بہتر کام پختہ ارادے والے ہیں۔ اور سب سے برا کام دین میں نئی باتیں گھڑنا ہے۔ اور بہترین سیرت

هَذِهِ الْأَنْبِيَاءُ، وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَأَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى وَخَيْرَ الْعِلْمِ
انبیاء ﷺ کی ہے۔ اور سب سے بلند مرتبہ والی موت شہداء کی موت ہے۔ اور اندھی ترین گمراہی ہدایت کے بعد گمراہ ہونا ہے۔ اور بہترین علم

مَا نَفَعَ، وَخَيْرَ الْهُدَى مَا اتَّبَعَ، وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدِ الْعُلْيَا خَيْرُ
وہ ہے جو فائدہ دے۔ اور بہترین سیرت وہ ہے جس کی اتباع کی جائے۔ اور بدترین اندھا پن دل کا اندھا پن ہے۔ اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے

مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرُ مَا كَثُرَ وَالْهَى، وَشَرُّ الْمَعْدِيدَةِ حِينَ يَخْطُرُ الْمَوْتُ
نیچے والے ہاتھ سے۔ اور جو تھوڑا اور کافی ہو جائے وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ اوسب سے بڑی مہذرت اس وقت کی ہے جو موت کے حاضر ہونے کے وقت کی جائے۔

توضیح اللغة:

جوامع: (ف) جامع کی جمع یعنی ایسی کلام کہ اس کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں جیسے حدیث شریف میں ہے:
(أَعْطَيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ)... الْكَلِمِ: (ن، ض) جمع ہے الْكَلِمَةُ کی، وہ بامعنی لفظ جو انسان بولے، لغوی معنی زخمی کرنا، اصطلاحی
معنی کلام کرنا۔ اَوْثَقُ: از (ح) مضبوط و محکم، اس کی مؤنث وَثْقَى آتی ہے کما قال تعالیٰ: {فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقَى}... الْعَزَى: وہ چیز جس کے ذریعے مضبوطی سے پکڑا جائے، بولنے کا دستہ، مفرد العروۃ،... الْبَلَلُ: جمع مِلَّةٌ، وہ چیز جو کو

اللہ تعالیٰ نے اپنے کے واسطے مشروع فرمایا تا کہ اس پر چل کے قرب خداوندی حاصل کر سکیں یعنی شریعت، مذہب..... السنن جمع سنن، راستہ، طریقہ... عَوَازِ مُهَا: جمع عَازِمَةٌ از (ض) وہ کام جس کا تہیہ کر لیا ہو کما قال تعالیٰ: {فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرَ}... محدثاتہا: جمع مُحدث از (ن) کتاب وسنت اور اجماع کے خلاف دین میں نئی بات ایجاد کرنا، بدعت..... الہدی: طریقہ، رہنمائی، سیرت..... الشهداء: جمع شہید، اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانے والا، گواہ... العلیا: از (ن) بلندتر..... قل: از (ض) کم ہونا، تھوڑا ہونا... الہی: از (افعال) غافل کرنا

وَشَرُّ النَّفَاثَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُتَى الصَّلَاةُ إِلَّا دُبْرًا، وَمِنْهُمْ
اور بدترین شرمندگی قیامت کے دن کی ہے۔ اور بعض لوگ وہ ہیں جو نماز کی طرف نہیں آتے مگر پشت موڑ کر، اور بعض لوگ
مَنْ لَا يَذْكُرُ اللَّهَ إِلَّا هَجْرًا، وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ، وَخَيْرُ الْغُلَى غُلَى النَّفْسِ، وَخَيْرُ
وہ ہیں جو نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر بے دلی کے ساتھ۔ سب سے بڑی غلطی جھوٹی زبان ہے۔ اور بہترین غنافس کا غنا ہے۔ اور بہترین
الزَّادِ التَّقْوَى، وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَخَيْرُ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِينُ، وَالْإِزْتِيَابُ
توشہ تقویٰ ہے۔ اور سمجھداری کی بنیاد اللہ عزوجل کا خوف ہے۔ اور سب سے بہتر وہ چیز جو دل میں ٹھہر جائے یقین ہے۔ اور شک و شبہ
مِنَ الْكُفْرِ، وَالْيَاسَاقَةُ مِنَ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَالْغُلُولُ مِنَ جُفَاءِ جَهَنَّمَ، وَالْكَزُّ كَيْ
(میں پڑنا) تو کفر میں سے ہے۔ اور نوحہ کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔ اور مال غنیمت میں خیانت کرنا جہنم کا شعلہ ہے۔ اور خزانہ داغ ہے
مِنَ النَّارِ، وَالشَّعْرُ مِنَ مَزَامِيرِ إِبْلِيسَ، وَالْخَمْرُ بِجَاعِ الْإِنِّمِ، وَالنِّسَاءُ حَبَالَةُ الشَّيْطَانِ، وَالشَّبَابُ
جہنم کی آگ سے۔ اور شعر شیطان کی بانسریوں میں سے ہے۔ اور شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔ اور عورتیں شیطان کی رسیاں (جال) ہیں۔ اور جوانی
شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ، وَشَرُّ الْمَكَايِبِ كَسْبُ الرِّبَا وَشَرُّ الْمَأْكَلِ مَالُ الْيَتِيمِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ
جنون کا ایک حصہ ہے۔ اور بڑی کمائی سود کی کمائی ہے۔ اور بدترین کمائی یتیم کا مال ہے۔ اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

علم مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جلدی جلدی شوخ مار کر، جان چھوڑا کر داپس جانے کی کرتے ہیں تو گو یادہ آتے ہی پشت موڑ کر ہیں۔
علم یعنی جس مال پر صدقہ اور زکوٰۃ ادا نہ کی جائے اور اسے جمع کر کے رکھا جائے تو کل قیامت کے دن اس کو جہنم میں گرم کر کے اس کے مالک کو داغا جائے گا جس کی وجہ
سے مالک کے جسم میں داغ پڑ جائیں گے۔

وَالشَّقِيقِ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَإِنَّمَا يَصِيدُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوْضِعٍ أَرْبَعِ أَخْدُجٍ، وَالْأَمْرُ
 اور بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت تھا۔ بات تو یہی ہے کہ تم میں سے ہر ایک چارگز کی جگہ میں جائے گا۔ اور معاملہ
 بِأَخْرَجَتْهُ، وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ، وَشَرُّ الرِّوَايَا رَوَايَا الْكُذِبِ، وَكُلُّ مَا هُوَ آبٌ قَرِيبٌ،
 کا دار و مدار اختتام کے ساتھ ہے۔ اور عمل کا سرمایہ اس کے انجام میں ہے۔ بدترین روایات جھوٹی روایات ہیں۔ اور ہر آنے والی چیز قریب ہے۔
 وَسَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْيِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ
 اور مؤمن کو گالی دینا گناہ ہے۔ اور مؤمن کو قتل کرنا کفر ہے۔ اور اس کا گوشت کھانا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ اور اس کے مال کی حرمت
 كَحُرْمَةِ دَمِهِ، وَمَنْ يَتَّأَلَّ عَلَى اللَّهِ يُكْذِبُهُ، وَمَنْ يَغْفِرُ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ،
 اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔ اور جو اللہ پر قسم کھاتا ہے تو اللہ اسے جملہ دیتے ہیں۔ اور جو لوگوں کو معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں۔
 وَمَنْ يَغْفُفُ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ يَكْظِمُ الْغَيْظَ يَأْجُزُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَصْدُرُ عَلَى الرِّزْيَةِ
 اور جو درگزر کرتا ہے اللہ اس سے درگزر کرتے ہیں۔ اور جو غصہ کو پی جاتا ہے اللہ اس کو اجر دیتے ہیں۔ اور جو مصیبت پر صبر کرتا ہے
 يَعْوَضُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ السَّبْعَةَ يَسْمَعِ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يَصْدُرُ يُضْعِفِ اللَّهُ لَهُ،
 اللہ اس کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور جو کسی کی بات غور سے سنتا ہے اللہ اس کی بات سنتے ہیں۔ اور صبر کرتا ہے اللہ اس کو دہرا اجر دیتے ہیں۔
 وَمَنْ يُعْصِ اللَّهَ يُعْذِبُهُ اللَّهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَا تُؤْتِنِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ اس کو عذاب دیتے ہیں۔ اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری
 وَلَا تُؤْتِنِي، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

اور میری امت کی مغفرت فرما۔ میں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت مانگتا ہوں۔

توسیع اللغة:

دہرا: پیچھے... ہجرا: از (ن) بیہودہ گوئی..... الکذب: از (ض) جھوٹا کما قال تعالیٰ: {الذین کذبوا اللہ
 ورسولہ}... مخالفة: از (ف) ڈرنا اور خوف من اللہ سے مراد گناہوں اور خواہشات سے رکنا ہے کما قال تعالیٰ: {ویرجون
 رحمته ویخافون عذابه}... وقر: از (ض) کسی چیز کا دل میں بیٹھ جانا کما قال تعالیٰ: {وقرن فی بیوتکن}... الارتياب:
 از (افتعال) شک میں پڑنا کما قال تعالیٰ: {ولا یرتاب الذین اوتوا الکتاب والمؤمنون}... النياحة: از (ن) مردے پر

واویلا کرنا، لوح کرنا..... الغلول: از (ن) مال غنیمت میں خیانت کرنا، چوری کرنا کما قال تعالیٰ: {ومن يغفل يأت بما غل يوم القيامة}... جشاء: جمع جشوة، مٹی وغیرہ کا ڈھیر..... نخی: از (ض) چڑے کو لوہے یا اس کی مثل سے جلانا کما قال تعالیٰ: {يوم يحن عليهما في نار جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم}... مزامير: جمع مزمار، از (ض) بانسری یا اس جیسے منہ سے بجانے کا باجا..... بجماع: ہر چیز کی جڑ اور بنیاد..... حبالہ: جمعہ حبال پھندا، شکاری کا جال..... المكاسب: مکسب کی جمع، ذریعہ آمدنی، کمائی کما قال تعالیٰ: {ومن يكسب خطيئة أو إثماً}... أذرع: ذراع کی جمع گز، انسان کا کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک..... ملاک: میم کے کسرہ کے ساتھ اس کا معنی سرمایہ۔۔۔ سباب مصدر از (ن) گالی دینا، برا بھلا کہنا، معاملہ کا مدار..... فسوق: از (ض) اپنے رب کا نافرمان ہونا کما قال تعالیٰ: {فسجدوا لإبليس كما من الجن ففسق عن أمر ربه}... يتأل: از (تفعّل) قسم کھانا کما قال تعالیٰ: {ولا يأتل أولو الفضل منكم}... يعف: از (ن) درگزر کرنا، معاف کرنا... يكظم: از (ض) غصہ کو ضبط کرنا... الرزية: جمعہ رزایا بمعنی مصیبت..... يتبع: از (افتعال) پیچھے چلنا کما قال تعالیٰ: {ومن يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى}... السمعة: سامع کی جمع ہے شہرت اچھی ہو یا بری۔



الخطابة المَعْجَزَة

محبز ابن خطاب

عن أبي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ لَنَا أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُعْطِيَ مِنْ تِلْكَ الْعَطَايَا الْكِبَارِ
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بڑے بڑے عطیے دیے
 فِي قُرَيْشٍ وَفِي قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْأَنْصَارِ مِنْهَا شَيْءٌ، وَجَدَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَنْفُسِهِمْ
 قریش اور عرب کے قبائل کو انصار کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ملا تو انصار کے اس قبیلہ نے اپنے دل میں اس کو برا محسوس کیا
 حَتَّى كَثُرَتْ فِيهِمُ الْقَالَةُ، حَتَّى قَالَ قَائِلُهُمْ لَيْحِي وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُهُ،
 یہاں تک ان میں چڑچڑاہٹیں (الٹی سیدھی باتیں) ہونے لگیں، حتیٰ کہ ایک کہنے والے نے یہاں تک کہہ دیا کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اپنی قوم سے مل گئے ہیں
 فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضي الله عنه، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْحَيُّ قَدْ وَجَدُوا عَلَيْكَ فِي أَنْفُسِهِمْ
 توسعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے آپ ﷺ کے پاس اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ انصار کا قبیلہ دل ہی دل میں آپ سے کچھ ناراض ہے

آپ رضی اللہ عنہ کا پورا نام سعد بن مالک بن سنان ہے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب ابوسعید الخدری ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کا نسب سعد بن مالک بن سنان بن
 ثعلب بن عبید بن الابر بن عوف بن الحارث بن الخزرج ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یمن ہی میں اسلام قبول کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کا شمار آپ ﷺ
 کے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے آپ رضی اللہ عنہ اپنی کم عمری کی وجہ سے غزوہ احد میں شریک نہ ہو سکے تھے مگر غزوہ خندق میں شریک رہے اور
 بیعت رضوان کی شرکت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو نصیب فرمائی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا جاتا ہے جن سے بکثرت
 احادیث مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے تقریباً ۱۱۷۰، احادیث کی روایت فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۷ھ میں ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء)
 آپ رضی اللہ عنہ کا پورا نام سعد بن عبادہ بن ولیم بن حارثہ بن النعمان ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا نسب سعد بن عبادہ بن ولیم بن حارثہ بن النعمان بن ابی
 حزیمة بن ثعلبة بن طريف بن الخزرج بن ساعدة بن كعب بن الخزرج بن حارثة بن ثعلبة بن عمرو بن عامر بن حارثة بن ثعلبة بن غسان
 بن الأزد بن الغوث بن نبت بن مالك بن زيد بن كهلان بن سبأ بن يشجب بن يعرب بن قحطان ہے۔ سن ۷۲ھ میں اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ
 انصار صحابہ کے سردار تھے، جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے، اور رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ دعادی کہ
 ”اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على آل سعد بن عبادَةَ“ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات سن ۱۳ھ میں ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء)

لَبَا صَنَعْتَ فِي هَذَا الْفَقْرِ الَّذِي أَصَبْتَ قَسَمْتَ فِي قَوْمِكَ وَأَعْطَيْتَ عَطَايَا عَظَامًا فِي قَبَائِلِ الْعَرَبِ
اس وجہ سے کہ آپ نے جو مال فقی حاصل کیا، اسے اپنی قوم میں تقسیم کر دیا اور آپ نے بڑے بڑے مخفی قبائل عرب کو دیے

وَلَمْ يَكُنْ فِي هَذَا الْحَقِّ مِنَ الْأَنْصَارِ شَيْءٌ قَالَ فَأَيُّنَ أَنْتَ مِنْ ذَلِكَ يَا سَعْدُ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
لیکن انصار کی اس جماعت کو کچھ نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے سعد! اس معاملہ میں تم کہاں کھڑے ہو؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

مَا أَنَا إِلَّا مِنْ قَوْمٍ قَالَ فَاجْتَمِعْ لِي قَوْمُكَ فِي هَذِهِ الْحَظِيرَةِ. قَالَ فَجَاءَ رِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
میں بھی تو اپنی قوم میں سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کو میرے پاس اس بارہ میں جمع کر دو۔ راوی کہتے ہیں، مہاجرین میں سے بھی کچھ لوگ آئے،

واقعہ کا پس منظر

مکہ اور طائف کی درمیان وادی میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف دو قبیلے آباد تھے۔ یہ بڑے بہادر اور جنگجو سمجھے جاتے تھے۔ فتح
مکہ کے بعد بھی انہوں نے اسلام قبول نہ کیا بلکہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لیے مکہ پر ۶ شوال سن ۸ھ کو حملہ کرنے چڑھ
دوڑے۔ نبی کریم بارہ ہزار مجاہدین کے ساتھ ان کے مقابلے کو نکلے۔ ان میں دو ہزار سے زائد نو مسلم اور چند غیر مسلم بھی شامل تھے۔
دشمنوں نے اسلامی لشکر کے قریب پہنچنے کی خبر سنی تو وادی حنین کے دونوں جانب کیمین گاہوں سے اس زور کی تیر اندازی کی کہ مسلمان
سراسیمہ ہو گئے۔ مکہ کے نو مسلم افراد سب سے پہلے ہراساں ہو کر بھاگے۔ ان کو دیکھ کر مسلمان بھی منتشر ہونا شروع ہو گئے۔
حضور ﷺ کے ساتھ چند جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم میدان میں رہ گئے اور بہادری سے لڑتے رہے۔ خود رسول اللہ ﷺ تلوار ہاتھ میں
لے کر رجز پڑھ رہے تھے۔ ”أَنَا النَّبِيُّ، كَذَبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ“ آپ کی ثابت قدمی اور شجاعت نے مسلمانوں کے حوصلے
بلند کیے، اور یہ مٹھی بھر آدمی دشمن کے سامنے ڈٹے رہے۔ حضور ﷺ کے حکم سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نام لے کے مہاجر و انصار
کو بلایا۔ اس آواز پر مسلمان حضور ﷺ کے گرد اکٹھے ہو گئے اور اس شدت سے جنگ شروع ہوئی کہ لڑائی کا رنگ بدل گیا۔ کفار
مقابلے کی تاب نہ لاسکے اور بھاگ نکلے۔ بنو ثقیف نے طائف کا رخ کیا۔ بنو ہوازن اوٹاس میں جمع ہوئے لیکن مسلمانوں نے
اوٹاس میں انہیں شکست دی۔ مسلمانوں کو شاندار کامیابی ہوئی اور دشمن کے ہزاروں آدمی گرفتار ہوئے۔ اور اس جنگ میں مسلمانوں
کے ہاتھوں بطور مال غنیمت کے بہت سا مال لگا جس میں چوبیس ہزار اونٹ، بیس ہزار بھیڑ بکریاں، چودہ ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار
قیدی تھے اس مال غنیمت میں سے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک قریش کو سوسو درہم یا اس زائد مال عنایت فرمایا لیکن یہ بطور
”مؤلفہ قلوب“ عطا فرمایا تھا اور اس مال میں انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ بھی نہیں دیا گیا تھا جس کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔

توضیح اللغة:

اعطى از (افعال) بمعنی دینا، از (تفاعل) لینا، از (تفعل واستفعال) عطیہ مانگنا، از (مفاعله) دینا، خدمت کرنا، از (ن) لینا، بلند کرنا۔ قریش: عرب کا مشہور قبیلہ قرش از (تفعل) بمعنی جمع کرنا اگر صلہ عن ہو بمعنی پرہیز کرنا، از (افعال) چغلی کھانا، عیوب ظاہر کرنا، قبائل: قبیلہ کی جمع بمعنی ایک باپ کے بیٹے۔ القالہ: از (ن) بمعنی بات کرنا الحی: بمعنی قبیلہ جمع احياء۔ الفی: اس مال غنیمت کو کہا جاتا ہے جو لڑائی کے بغیر مسلمانوں کو کفار سے حاصل ہو قال تعالیٰ: ”ما آفاء اللہ علی رسولہ“، سایہ کا ہٹ جانا از (تفعیل) درخت کا سایہ دار ہونا، از (تفعل) سایہ میں پناہ لینا۔ حظیرہ: باڑہ، وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو جمع حظائر مادہ از (ض) روکنا، باڑہ میں بند کرنا، از (افعال) موسیٰوں کے لئے باڑہ بنانا۔

فَتَرَكَهُمْ فَدَخَلُوا وَجَاءَ آخَرُونَ فَرَدَّاهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا أَلَى سَعْدٍ فَقَالَ

انہیں بھی جانے دیا، وہ اندر داخل ہو گئے کچھ اور آئے، انہیں لوٹا دیا، جب سارے جمع ہو گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا کہ

قَدْ اجْتَمَعَ لَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَتَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ

انصار کا یہ قبیلہ آنجناب (ﷺ) کے لیے جمع ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی

بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا قَالَهُ بَلَّغْتَنِي عَنْكُمْ وَجِدْتُهُمْ وَمَا فِي أَنْفُسِكُمْ،

جس کا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا: اے انصار کی جماعت! وہ کون سی بات ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے کہ جرم نے اپنے دل میں پال رکھی ہے؟

أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَالًا فَهَذَا كُمْ اللَّهُ فِي وَعَالَةٍ فَأَغْنَاكُمْ اللَّهُ فِي

میں تمہارے پاس اس مالت میں نہیں آیا کہ تم گمراہ تھے پھر اللہ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت بخشی۔ اس مال میں کہ تم فقیر تھے اللہ نے میرے ذریعے تمہیں مال دار کیا

وَأَعْدَاءَ فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ؛ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْنٌ وَأَفْضَلُ قَالَ

اور تم آپس میں دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی، انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی احسان و فضل والے ہیں، فرمایا:

أَلَا تُحِبُّونَنِي يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوا وَمِمَّاذَا نُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَيَلَهُ وَلِرَسُولِهِ

اے انصار کی جماعت! تم مجھے کیوں نہیں دیتے؟ تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کو کس بات کا جواب دیں، اللہ اور اس کے رسول کا ہی

الْمَنُّ وَالْفَضْلُ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ شِئْتُمْ لَفَلَّيْتُمْ فَلَصَدَقْتُمْ وَلَصَدَقْتُمْ، أَتَيْنَنَا

احسان اور فضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا! اگر تم چاہتے تو کہہ دیتے، تم سچے ہوتے اور میں بھی تمہاری تصدیق کرتا کہ ”آپ ہمارے پاس اس مال میں آئے کہ

مُكَذِّبًا فَصَدَّقْتَنَّاكَ وَتَخَذُوا قَنَصَرَتَاكَ وَطَرِيدًا فَأَوَيْتَاكَ

آپ جھٹلائے ہوئے تھے، ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ بے یار و مددگار تھے ہم نے آپ کی مدد کی، آپ دھتکارے ہوئے تھے ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا
وَعَائِلًا فَوَاسَيْنَاكَ أَوْجَدْتُمْ عَلَى يَامَعَشَرَ الْأَنْصَارِ فِي أَنْفُسِكُمْ فِي لُعَاعَةٍ مِنَ الدُّنْيَا
آپ مفلس تھے ہم نے آپ کی غمخواری کی۔ اے انصار کی جماعت! تم مجھ پر اپنے دل میں دنیا کے اس ایک معمولی ٹکے (ہڈی) کی وجہ سے ناراض ہو

توضیح اللغة:

معشر: جماعت، آدمی کے اہل، جن، انسان جمع معاشر۔ بلغتنی: از (ن) پہنچنا،۔ ضللا: از (ض) راہ حق سے ہٹا ہوا
ہونا،۔ عالة: عائل کی جمع بمعنی فقیر، از (ن) غریب و مفلس ہونا، نادار و تنگدست، ترکیبی حیثیت سے حال ہے،۔ فأغناکم: از
(افعال) مالدار کرنا۔ فالف: از (تفعیل) ملانا، دلوں کو جوڑنا،۔ مکذبا: اسم مفعول از (تفعیل) جھٹلایا ہوا، جھوٹا قرار دیا ہوا،۔
مخدولا: اسم مفعول از (ن) بے یار و مددگار، دست بردار،۔ طریدا: فعیلا بمعنی مفعول کے از (ن) حقارت یا سزا کے طور پر دھتکارا
ہوا،۔ فواسیناک: از (افعال) پناہ دینا،۔ فواسیناک: از (مفاعلة) مدد کرنا۔ لُعَاعَة: لُعَاع کا واحد ہے بمعنی کاسنی کا ایک پتا، (جو
جلد مرجمہ جاتا ہے) دنیا کی بے ثباتی، ہڈی۔

تَأَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِّيُسَلِّمُوا وَ وَكَلْتُكُمْ إِلَى إِسْلَامِكُمْ الْأَكْثَرُضُونَ يَامَعَشَرَ الْأَنْصَارِ

اس کے ذریعے میں نے کسی قوم کے ساتھ الفت و محبت سے پیش آیا تاکہ وہ اسلام لے آئیں اور تمہیں تمہارے اسلام کے حوالہ کر دیا۔ اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر راضی نہیں

أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالنِّسَاءِ وَالْبَعِيدِ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَحَالِكُمْ فَوَالَّذِي

کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ اپنے گھروں کی طرف لوٹ آؤ؟ قسم ہے اس ذات کی

نَفْسِ مُحَمَّدٍ ﷺ لَمَّا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ قِمَاتِنَقْلِبُونَ بِهِ وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ

جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ جس چیز کو تم لے کر جاؤ گے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے جسے وہ لے کر جائیں گے۔ اور اگر ہجرت نہ ہوتی

لَكُنْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا وَ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا وَ وَادِيًا

تو میں بھی انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اگر لوگ ایک گھاٹی اور وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی اور وادی میں چلیں

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ”مؤلفہ قلوبہم“ میں داخل تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کو مال اس وجہ سے عطا فرمایا تھا تاکہ وہ لوگ اسلام پر چڑھ سکیں۔

تَسَلَّكَتْ شُعْبَ الْأَنْصَارِ وَ وَادِيَّتَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارُ وَالنَّاسِ دِثَارُ

تو میں انصار کی گھاٹی اور وادی میں چلوں گا۔ انصار بدن سے گئے والے کپڑے کی طرح ہیں اور دیگر لوگ اوپر اوڑھنے والے کپڑے کی طرح ہیں۔

اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْأَنْصَارَ وَأَهْلَاءَ الْأَنْصَارِ وَأَهْلَاءَ أَهْلَاءِ الْأَنْصَارِ. قَالَ فَبَكَى الْقَوْمُ حَتَّى اخْضَلُوا لِحَاهُمْ

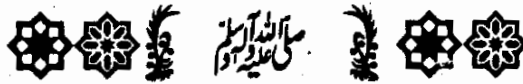
اے اللہ! انصار پر رحم فرما اور ان کے بیٹوں پر اور ان کے پوتوں پر۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ رو پڑے حتیٰ کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھیوں کو کٹ کر لیا

وَقَالُوا رَضِينَا بِرَسُولِ اللَّهِ قِسْمًا وَحَقًّا.

اور کہنے لگے: ہم رسول اللہ ﷺ کی تقسیم اور حصہ کرنے پر راضی ہیں۔

توضیح اللغة:

تألفت: از (تفعّل) تالیف کرنا تاکہ ان کے دلوں سے اسلام کی نفرت مٹ جائے از (س) محبت کرنا، مانوس ہونا۔ لیسلموا: از (افعال) مسلمان ہونا، کما قال تعالیٰ: {قال أسلمت لرب العالمین}۔ الشاء: شاة کی جمع ایک بکری یا بھیڑ یا دبی یا ہرنی یا گائے یا شتر مرغ یا گور۔ تنقلبون: از (انفعال) لوٹنا، واپس ہونا، کما قال تعالیٰ: {فانقلبوا بنعمة من الله وفضل}۔ سلك: از (ن) داخل ہونا، کما قال تعالیٰ: {لتسلكوا منها سبلا فجاجا}۔ شِعْبًا: دو پہاڑوں کے درمیان کھلی جگہ گھاٹی۔ شعار: بھنگائی لباس، مراد اس سے ہم راز اور ہم نشین ہے، کما فی الحدیث النبوی: (نہی رسول اللہ ﷺ عن مکامعة الرجل الرجل بغير شعار)۔ دِثَار: دال مسورہ کے ساتھ اس کی جمع ڈنڈ بدن سے ملے ہوئے کپڑے کے اوپر والا کپڑا، چادر) اخضلوا: از (افعال) تر کرنا، بھگوننا۔ لحاهم: لحيہ کی جمع داڑھی کے بال، کما قال تعالیٰ: {يا ابن أم لا تأخذ بلحيتي}۔



۱۔ یعنی مجھ سے ان کا تعلق و اتصال بہت ہی قریبی مضبوط اور قوی ہے۔

۲۔ یعنی انصار کے مقابلے میں انہوں کا اتصال اتنا قریبی اور قوی نہیں۔

فِي بَنِي سَعْدِ بنو سعد میں

كَانَتْ حَلِيمَةُ بِنْتُ أَبِي ذُوَيْبٍ السَّعْدِيَّةُ ۚ أُمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ تُحَدِّثُ
حضرت حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذؤیب رسول اللہ ﷺ کی وہ والدہ ہیں جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا، وہ بیان کرتی ہیں کہ

أَنَا خَرَجْتُ مِنْ بَلَدِيهَا مَعَ زَوْجِهَا وَابْنِ لَهَا صَغِيرٍ ۚ تَرْضَعُهُ فِي نِسْوَةٍ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ، تَلْتَمِسُ
وہ نکلیں اپنے علاقہ سے، اپنے شوہر اور اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ جس کو دودھ پلاتی تھی، بنو سعد کی عورتوں کے ہمراہ، تاکہ تلاش کریں

الرُّضْعَاءَ قَالَتْ وَذَلِكَ فِي سَنَةِ شَهْبَاءَ لَمْ تُبْقَ لَنَا شَيْئًا قَالَتْ فَخَرَجْتُ عَلَى أَتَانٍ لِي قَمْرَاءَ
شیر خوار بچوں کو، کہتی ہیں اور یہ لکھنا ایسے قحط والے سال میں تھا جس نے ہمارے لیے کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ کہتی ہے میں ایسی گدھی پرنگی جس کا رنگ بڑی مائل سفید تھا

مَعَنَا شَارِفٌ لَنَا، وَاللَّهُ مَا تَبِضُّ بِقَطْرَةٍ وَمَا نَنَامُ لَيْلَنَا أُمَجِّعَ مِنْ صَبِيئِنَا الَّذِي مَعَنَا،
ہمارے پاس ایک بوڑھی اوٹنی بھی تھی، بخدا وہ ایک قطرہ دودھ نہیں دیتی تھی اور ہم رات بھر نہ سو پاتے اپنے ساتھ موجود بچے کی وجہ سے

مِنْ بُكَائِهِ مِنَ الْجُوعِ مَا فِي ثَدْيِي مَا يُغْنِيهِ وَمَا فِي شَارِفِنَا مَا يُغْنِيهِ
کہ وہ بھوک کی وجہ سے روتا تھا۔ نہ میرے پستانوں میں اتنا کچھ تھا جو اسے کافی ہوتا اور نہ ہماری اوٹنی میں اتنا دودھ تھا جو اس کی غذا بنتا۔

توضیح اللغة:

أَرْضَعَهُ: از (افعال) بچے کا دودھ پینا۔۔۔ تَحَدَّثَ: از (تفعیل) بیان کرنا، واقعہ ذکر کرنا، روایت کرنا۔۔۔ تَلْتَمِسُ: از

(افتعال) بمعنی تلاش کرنا، طلب کرنا، مانگنا، از (مفاعله) ایک دوسرے کو چھوٹا، جماع کرنا، از (ض، ن) طلب کرنا، چھوٹا، جماع کرنا،

از (تفعیل) بار بار طلب کرنا۔ زَوْجَهَا: اس سے مراد حارث ہے۔ ابْنِ سَعْدِ بْنِ بَكْرِ: مراد عبداللہ بن الحارث ہے۔ رَضَعَاءُ: رَضِيع کی جمع دودھ

ۛ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا تاریخ اسلام کی وہ خوش نصیب خاتون ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلانے اور پرورش کرنے کا اعزاز حاصل
ہوا۔ یہ سعادت آپ ہی کو حاصل ہوئی کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی گود میں کھلیں اور آپ کے زیر سایہ زندگی کے ابتدائی مراحل طے کریں۔

آپ کا تعلق عرب کے مشہور قبیلہ بنو سعد سے تھا۔ آپ دایہ تھیں۔ ایک دفعہ ایک بوڑھی عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ غربت و افلاس سے ان کا حال
دگرگوں تھا۔ آپ نے فوراً پہچان لیا اور فوراً شوق و محبت سے پکارتے ہوئے اپنی نشست سے اٹھے "میری پیاری امی، میری محترم ماں، آجے، تشریف لائیے۔" پھر آپ
نے چادر بچھا کر عزت و کرم سے ان کو اس پر بٹھایا۔ آپ ﷺ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت فرماتے تھے۔

ۛ کہا جاتا ہے کہ اس بچے کا نام عبداللہ بن حارث تھا۔

پیتا ہے۔ سنہ: سال جمع سنوات، سنون، از (مفاعلة) ایک سال کے لئے معاہدہ کرنا یا اجرت پر رکھنا از (تفعیل) بمعنی چڑھنا۔
 شہباء: اُشہب کا مؤنث بمعنی خشک سال از (س، ک) سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہونا از (ف) گرمی کا مجلس دینا، از (افعال) تباہ
 کرنا۔ اُنان: گدھی جمع اُنُن۔ شارف: بوڑھی اونٹنی جمع شارفات، شوارف۔ قبض: از (ض) تھوڑا تھوڑا بہنا، از (افعال) تھوڑی تھوڑی
 چیز دینا۔ جوع: از (ن) بھوکا ہونا، از (تفعیل) بھوکا رکھنا، از (تفعیل) بمعنی شکلف بھوکا بننا۔ لدی: بمعنی پستان جمع لُدی، لُدی از
 (ف) بمعنی تر کرنا، از (س) تر ہونا۔

(قَالَ ابْنُ هِشَامٍ) وَيُقَالُ يُغَذِّيهِ. وَلَكِنَّا كُنَّا نَرْجُوا الْغَيْثَ وَالْفَرَجَ فَخَرَجْتُ عَلَى أَتَانِي تِلْكَ
 (ابن ہشام کہتے ہیں کہ لفظ ”یغذیہ“ بھی کہا جاتا ہے۔) لیکن ہم بارش اور کشادگی کی امید رکھتے تھے، میں اپنی اسی گدھی پر سوار ہو کر نکلی،
 فَلَقَدْ أَكْمَتُ بِالرَّكْبِ حَتَّى شَقَى ذَلِكَ عَلَيْهِمْ صُعْقًا وَحَقًّا، حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ نَلْتَمِسُ الرُّضْعَاءَ،
 میں نے قافلے والوں پر سوار ہوا کہ دیکھتی کہ گراں گزرا یہ سفر ان پر کمزوری اور لاغر پن کی وجہ سے، یہاں تک کہ ہم مکہ پہنچے، تاکہ شیر خوار بچے تلاش کریں
 فَمَا مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدَّعِرْضَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتَاهُ إِذَا قِيلَ لَهَا إِنَّهُ يَتِيمٌ
 ہم میں سے کوئی عورت ایسی نہ تھی جس پر رسول اللہ ﷺ کو پیش نہ کیا گیا ہو، مگر وہ اس کو لینے سے انکار کر دیتی جب انہیں بتایا جاتا کہ یہ یتیم ہے
 وَذَلِكَ أَنَا إِنَّمَا كُنَّا نَرْجُو الْمَعْرُوفَ مِنْ أَبِي الصَّبِيِّ فَكُنَّا نَقُولُ يَتِيمٌ وَمَا عَلَيَّ أَنْ تَصْنَعَ أُمُّهُ وَجَدُّهُ
 اور یہ اس وجہ سے ہوتا کہ ہم بچے کے باپ سے اچھا (مال) کی امید کرتی تھیں، ہم کہتے یہ تو یتیم ہے، اس کی ماں اور دادا تو کچھ بھی نہیں کر سکتے
 فَكُنَّا نَكْرَهُهُ لِذَلِكَ، فَمَا بَقِيَتْ امْرَأَةٌ قَدِمَتْ مَعِيَ إِلَّا أَخَذْتُ رَضِيعًا غَيْرِي، فَلَمَّا أَجْمَعْنَا الْإِنْطِلَاقَ
 اسی وجہ سے ہم نے اسے ناپسند کیا، چنانچہ میرے ساتھ جو عورت بھی آئی ہر ایک نے بچے لے لیا سوائے میرے، تو جب ہم سب واپس چلنے کے لئے جمع ہو گئے

توضیح اللغة:

الغيث: مصدر از (ض) بارش کا برسا، غيث بادل کو بھی کہا جاتا ہے۔۔ فوج: دو چیزوں کے درمیان خلل اور کشادگی،
 شرمگاہ جمع فروج از (ض) کھولنا، کشادہ کرنا، از (تفعیل) صلہ عن ہو تو بمعنی دور کرنا، از (تفعیل) بمعنی غم کا دور ہونا، از (انفعال) بمعنی
 کھانا۔ أدمت: از (افعال) بمعنی پیٹنی کرنا، از (استفعال) بمعنی پیٹنی طلب کرنا، از (تفعیل) لگا تار ہونا، از (ن) بمعنی ہمیشہ رہنا۔
 یہاں إدامة سے مراد لمبا عرصہ ہے۔ عجفا: از (س، ک) کمزور ہونا، از (ن، ض) کمزور کرنا۔ نكروہ: جمع شکم از (س) ناپسند کرنا، از

(ی) فصیح ہونا، از (افعال) مجبور کرنا، از (استفعال) بمعنی ناپسند پانا۔ انطلاق: از (انفعال) بمعنی جانا، کشادہ رو ہونا، کسی کام کے لئے شرح صدر ہونا، از (ی) انس کہ ہونا، فصیح خوش بیان ہونا۔

قُلْتُ لِصَاحِبِي: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُكْرَهُ أَنْ أَرْجِعَ مِنْ بَيْنِ صَوَاحِبِي

تو میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ اللہ کی قسم! میں یہ بات ناپسند کرتی ہوں کہ میں اپنی ساتھیوں کے ساتھ اس حال میں لوٹوں کہ

وَلَمْ أَخُذْ رَضِيْعًا، وَاللَّهُ لَأَكْهَبَنَّ إِلَى ذَلِكَ الْيَتِيْمِ فَلَا أَخُذُّهُ قَالَ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَفْعَلِي

میں نے کوئی دودھ پیتا بچہ نہ لیا، اللہ کی قسم! میں ضرور بصر در اس یتیم کی طرف جاؤں گی اور اسی کو لے کر چلوں گی، شوہر نے کہا: ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا فِيهِ بَرَكَهً. قَالَتْ فَذَهَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذْتُهُ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى اخْذِهِ إِلَّا

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی میں ہمارے لیے برکت رکھ دیں۔ کہتی ہیں کہ چنانچہ میں گئی اور اسے اٹھالیا، مجھے یہ بچہ اٹھانے پر نہیں مجبور کیا مگر

أَلِي لَمْ أَجِدْ غَيْرَهُ. قَالَتْ فَلَمَّا أَخَذْتُهُ رَجَعْتُ بِهِ إِلَى رَحِيْلٍ فَلَمَّا

مگر صرف اس بات نے کہ مجھے اس کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ملا، کہتی ہیں کہ جب میں اسے اٹھالیا تو اسے لے کر اپنے بکاہ کی طرف لوٹی، تو جب

وَصَحْبُهُ فِي حِجْرِي أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَنَدَّيَايَ بِمَا شَاءَ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ حَتَّى رَوِيَ وَشَرِبَ مَعَهُ أَخُوهُ

میں نے اسے اپنے گود میں رکھا تو اس پر میری چھاتیاں دودھ سے بھر گئیں، تو اس نے جتنا دودھ چاہا پیا یہاں تک کہ سیر ہو گیا اور اس کے ساتھ کے بھائی نے بھی کرپا

حَتَّى رَوِيَ ثُمَّ نَامَا، وَمَا كُنَّا نَنَامُ مَعَهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَقَامَ زَوْجِي إِلَى شَارِفِنَا تِلْكَ

یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو گیا، پھر دونوں سو گئے۔ ہم اپنے بیٹے کے ساتھ اس سے پہلے نہیں سوئے تھے، اور میرا خاوند ہماری اس بوڑھی ادنیٰ کی طرف گیا

فَإِذَا إِنَّمَا تَحَاوِلُ فَحَلَبَ مِنْهَا مَا شَرِبَ وَشَرِبْتُ مَعَهُ

تو اس وقت اس کے قصہ دودھ سے بھرے ہوئے تھے، چنانچہ انہوں نے اس کا دودھ نکالا، انہوں نے پیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ پیا

حَتَّى انْتَهَيْنَا رَمًا وَشَعْبًا فَبِئْسَنَا بِغَيْرِ لَيْلَةٍ. قَالَتْ يَقُولُ صَاحِبِي حَلَبْتُ أَصْبَحْنَا

یہاں تک کہ ہم خوب سیر ہو گئے اور پیٹ بھر گئے اور ہم نے رات خیر و عافیت سے گزاری۔ فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے خاوند نے

تَعْلِيْمِي وَاللَّهُ يَا حَلِيْمَةُ لَقَدْ أَخَذْتُ نَسَبَةً مُبَارَكَةً. قَالَتْ فَقُلْتُ: وَاللَّهُ إِنِّي لَأَرْجُو ذَلِكَ.

اللہ کی قسم! اے علیہ! تم جان لو کہ تم انتہائی مبارک بچہ لائی ہو، فرماتی ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے بھی یہی توقع ہے۔

توضیح اللغة:

صَوَّاحِبِيَّ: صاحب کی جمع ہے از (س) ساتھی، شوہر، یہاں اس سے مراد دوسری ہم سفر عورتیں ہیں۔۔ لَا عَلَيْنَا: اس کی تقدیری عبارت ”لا باس عليك“ بمعنی کوئی حرج نہیں۔۔ رحلی: بمعنی کجاواہاز (ف) اونٹ پر کجاوہ رکھنا، اس کی جمع ارخل ورحال کجاوہ، کما قال تعالى: {اجعلوا بضاعتهم في رحالهم}۔ حجری: ”ح“ کی زیر کے ساتھ بمعنی گود، اس کی جمع حجور وأحجار، کما قال تعالى: {وربائبكم اللاتي في حجوركم} لِحَالِلٍ: اسم فاعل از (ض) بھر جانا، بہت دودھ دینے والی اونٹنی۔۔ زوی: از (س) سیراب ہونا۔۔ رثا: مصدر، از (س) شکم سیر ہونا، نسمۃ: ہر جاندار جس میں روح ہو۔

قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْنَا وَلَرَكِبْتُ أَتَانِي، وَحَمَلْتُهُ عَلَيْهَا مَعِي، فَوَاللَّهِ لَقَطَعْتُ بِالرَّكِبِ
 فرماتی ہیں: پھر ہم (مکہ سے) نکلے، میں اپنی گدھی پر سوار ہوئی اور اسے اپنا ساتھ اس پر اٹھالیا، اللہ کی قسم! وہ سواری قافلے کے ساتھ اتنا تیز سفر کرنے لگی
 مَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا شَيْءٌ مِنْ خُمْرِهِمْ حَتَّى أَنْ صَوَّاحِبِيَّ لَيَقْلُنَّ لِي: يَا ابْنَةَ أَبِي ذُوَيْبٍ! وَنَحْنُ إِزْبَعِي عَلَيْنَا،
 کہ ان کی سواریوں میں اتنی طاقت نہ تھی، یہاں تک کہ میری سہیلیوں نے کہا کہ اے ابو ذویب کی بیٹی! تیرا ناس ہو، ہم پر مہربانی کر
 أَلَيْسَتْ هَذِهِ أَتَانِي الَّتِي كُنْتُ خَرَجْتُ عَلَيْهَا؟ فَأَقُولُ لَهُنَّ بَلَى وَاللَّهِ إِنَّهَا لَهِيَ هِيَ، فَيَقْلُنَّ وَاللَّهِ
 کیا یہ تیری وہی گدھی نہیں جس پر تو نکل تھی؟ میں نے ان سے کہا: ہاں، بخدا یہ وہی ہے، تو وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم!
 إِنَّ لَهَا لَشَأْنًا. قَالَتْ ثُمَّ قَدِمْنَا مَنَازِلَنَا مِنْ بِلَادِ بَنِي سَعْدِ وَمَا أَعْلَمُ أَرْضًا مِمَّنْ أَرْضِ اللَّهِ
 اس کی توجہ مبذول ہے۔ فرماتی ہیں کہ پھر ہم بنی سعد کے علاقے میں اپنے گمراہے، تو قسط سال کا یہ عالم تھا کہ مجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی زمین کا کوئی حصہ
 أَجْدَبَ مِنْهَا. فَكَانَتْ غَنِي تَرَوْحَ عَلَى حِدَتِ قَدِمْنَا بِهِ مَعَنَا شِبَاعًا لُبْنَا. فَتَحْلِبُ وَتَشْرَبُ،
 اس سے زیادہ قحط زدہ ہوگی! لیکن جب ہم اس کو ساتھ لے آئے تو شام کے وقت ہماری بکریاں سیر ہو کر دودھ سے بھری ہوئی لوتیں، ہم دودھ دوتے اور پیتے،
 وَمَا يَحْلِبُ إِنْسَانٌ قَطْرَةً لَبَنٍ وَلَا يَجِدُهَا فِي ضَرْعٍ حَتَّى كَانَ الْحَاضِرُونَ وَنَ قَوْمُنَا
 ہمارے علاوہ کوئی بھی انسان دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں دھوتا تھا اور نہ تھنوں میں دودھ پاتا تھا، یہاں تک کہ ہماری قوم میں سے جاننے والے لوگ
 يَقُولُونَ لِرُعِيَابِهِمْ: وَيَلْكُمْ اسْرْحُوا حَيْثُ يَسْرَحُ رَاعِي بَنَاتِ أَبِي ذُوَيْبٍ
 اپنے چرواہوں سے کہتے: کہ تمہارا ناس ہوا تم بھی وہیں بکریاں چرنے کے لیے چھوڑا کرو جہاں بنت ابی ذویب کا چرواہا چھوڑتا ہے،

فَتَرَوْحُ أَغْنَاهُمْ جِبَاعًا مَاتِبِضَ بِقَطْرَةٍ لَبَنٍ وَتَرَوْحُ غَنَمِي شَبَاعًا لُبْنًا.
 تو پھر بھی ان کی بکریاں شام کو بھوکی واپس آئیں کہ دودھ کا ایک قطرہ نہ نکلتا اور میری بکریاں سیر ہو کر دودھ سے بھری ہوئی شام کو واپس آئیں۔
 فَلَمْ تَعْرِفْ مِنْ اللَّهِ الزِّيَادَةَ وَالْحَيَوُ حَتَّى مَضَتْ سَنَتَاهُ وَفَصَلَّتْهُ
 سو ہم مسلسل اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیادتی اور خیر کا مشاہدہ کرتے رہے حتیٰ کہ یہ بچہ دو سال کا ہو گیا اور میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا،

ترسیج اللغة:

حملته: از (ض) اٹھا کر سواری کی پشت پر رکھنا، کما قال تعالیٰ: {وحملته على ذات ألواح ودُس}۔
 إني حي: واحد مؤنث فعل امر از (ف) بمعنی ٹھہرنا، انتظار کرنا، مہربانی کرنا۔ تروح: از (ف، ن) اونٹوں کا بعد غروب آفتاب
 کے اپنے باڑے میں واپس آنا، کما قال تعالیٰ: {ولکم فیہا جمال حین تریحون وحین تسرحون}۔ یجلب: بمعنی
 دودھ دوہنا اسی سے حلب آتا ہے۔ اسحوا: از (ف) مویشیوں کا چرنے کے لئے جانا یا چرنے کے لئے چھوڑنا۔
 لوعیالہم: راع کی جمع بمعنی چرواہا، راع کی جمع زعاء اور رعاء بھی آتی ہے کما قال تعالیٰ: {حتى یصدر الرعاء وأبونا
 شیخ کبیر} از (ف) جانور کو چرانا۔ فصلته: از (ن) بچہ کا دودھ چھڑانا، کما قال تعالیٰ: {وحملہ وفصالہ ثلاثون شهرا}
 فیملہ کرنا، وکما قال تعالیٰ: {إن لله یفصل بینہم یوم القیامۃ}۔

وَكَانَ يَشِبُّ شَبَابًا لَا يُشَبُّهُ الْغُلَمَانُ فَلَمْ يَبْلُغْ سَنَتَيْهِ. حَتَّى كَانَ غُلَامًا جَفْرًا. قَالَتْ
 وہ اس طرح سے جوان ہو رہا تھے کہ دوسرے بچے اس کی طرح نہیں تھے، وہ ابھی دو سال کو نہیں پہنچے تھے کہ اچھے بھلے معلوم ہونے لگے، فرماتی ہیں
 لَقِیمْنَا بِہِ عَلَى أُمِّہِ وَنَحْنُ أَحْرَضُ شَیْءٍ عَلَى مَكِیْہِ فِینَا، لِمَا كُنَّا نَرَى مِنْ بَرِّکَیْہِ.
 کہ ہم اسے اس کی ماں کے پاس لے گئے اور ہم اسے کچھ مدت اپنے پاس مزید ٹھہرانے کے حریص تھے ان برکات کی وجہ سے جن کا ہم مشاہدہ کر رہے
 فَكَلَّمْنَا أُمَّہُ وَقُلْتُ لَهَا: لَوْ تَرَكْتِ بُنْیَ عِنْدِی حَتَّى يَغْلُظَ فِإِنِّی
 چنانچہ ہم نے ان کی والدہ سے بات کی اور میں نے انہیں کہا: آپ میرے بیٹے کو مضبوط تو آنا ہونے تک میرے پاس ہی رہنے دیں اس لیے کہ مجھے

أَخْشَى عَلَيْهِ وَبَاءَ مَكَّةَ. قَالَتْ فَلَمْ تَزَلْ بِهَا حَتَّى رَدَّتُهُ مَعَنَا. قَالَتْ

میں ان پر مکہ کی وبا کا اندیشہ ہے، فرماتی ہیں، ہم مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بھیج دیا، فرماتی ہیں کہ

فَرَجَعْنَا بِهِ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ بَعْدَ مَقْدَمِنَا بِهِ بِأَشْهُرٍ مَعَ أَخِيهِ لَفِي بَهْمٍ لَنَا خَلْفَ بُيُوتِنَا.

ہم انہیں لے کر واپس آئے، بخدا! انہیں واپس آئے چند ماہ ہی گزرے تھے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ گھر کے پیچھے بکریوں کے ریوڑ میں تھے

إِذْ أَتَانَا أَخُوهُ يَشْتَدُّ فَقَالَ لِي وَلَا يَبْنِيهِ ذَاكَ أُمِّي الْقُرَيْشِيُّ قَدْ أَخَذَهُ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ فَأَطْهَعَاهُ فَشَقَّا بَطْنَهُ

کہ اچانک ان کا بھائی دوڑتا ہوا آیا اور ہمیں بتایا کہ قریشی بھائی کو دو سفید پوش آدمیوں نے پکڑ کر لایا ہے اور ان کا سینہ چیز دیا ہے

فَهُمَا يُسَوِّطَانِهِ. قَالَتْ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوهُ نَحْوَهُ فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا مُنْتَقِعًا وَجْهَهُ.

اب وہ دونوں اسے سی رہے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ میں اور اس کا باپ اس کی طرف لپکے، ہم نے انہیں اس حال میں کھڑا پایا کہ ان کا رنگ بدلا ہوا تھا

قَالَتْ فَالْتَرَمَمَهُ وَالْتَرَمَمَهُ أَبُوهُ فَقُلْنَا لَهُ مَا لَكَ يَا بُنَيَّ؟ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا

فرماتی ہیں کہ میں نے اور ان کے باپ نے ان کو اپنے ساتھ لپیٹا اور پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے میرے بیٹے؟ تو انہیں نے بتایا کہ کے دو آدمی آئے تھے جن کے

ثِيَابٌ بَيْضُ فَأَطْهَعَانِي وَشَقَّا بَطْنِي. فَالْتَمَسَا فِيهِ شَيْئًا لَا أُخْرِجِي مَا هُوَ؛ قَالَتْ

سفید کپڑے تھے، انہوں نے مجھے لٹا کر میرا پیٹ چاک کیا، پھر وہ کوئی چیز اس میں تلاش کرتے رہے، مجھے نہیں معلوم وہ کیا چیز ہے؟ فرماتی ہیں

توضیح اللغة:

بیشب: از (ض) لڑکے کا جوان ہونا۔ جعفر: از (ن) دونوں پہلوؤں کا کشادہ ہونا، مراد اس سے مضبوط طاقتور ہے۔ وباء:

پھیلنے والی بیماری، وباء، از (س) کسی علاقے میں وباء پھیلنا۔ بہم: بہیمہ کی جمع، بکری یا بھیڑ کا بچہ۔ ہشتد: از (افتعال) تیز دوڑنا،

کما قال تعالیٰ: {كِرْمَادَنَ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ}۔ فأطجعاه: از (افعال) پہلو پر لٹانا، خواب گاہ، بستر، کما قال

تعالیٰ: {تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ}۔ يسوطانه: از (ن) مخلوط کرنا، منتضعا: چہرے کی رنگت کا بدلنا۔

فَرَجَعْنَا إِلَى خِيَابِنَا. قَالَتْ وَقَالَ لِي أَبُوهُ يَا حَلِيمَتُهُ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْغُلَامُ قَدْ أُصِيبَ

پھر ہم اپنے خیمہ میں لوٹ آئے، فرماتی ہیں کہ مجھے اس کے باپ نے کہا: اے علیہ! مجھے خوف ہے کہ اس بچے کو کوئی مصیبت نہ پہنچ جائے

أَلْحَقِيهِ بِأَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يُظْهَرَ ذَلِكَ بِهِ، قَالَتْ فَاحْتَمِلْنَاهُ فَقَدِمْنَا بِهِ عَلَى أُمِّهِ
 ن بات کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی اسے گھر پہنچا دے، فرماتی ہیں کہ چنانچہ ہم نے انہیں ساتھ لیا اور ہم اس کی ماں کے پاس آئے
 قَالَتْ مَا أَقْدَمَكَ بِهِ يَا ظَلْمُ؟ وَقَدْ كُنْتَ حَرِيصَةً عَلَيْهِ وَعَلَى مُكُوبِهِ عِنْدَكَ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ:
 و انہوں نے پوچھا: اے دالی! تو کیسے اسے لے کر آگئی، حالانکہ تو تو اس کی اور اسے اپنے پاس رکھنے پر حریص تھی؟ فرماتی ہیں: میں نے کہا
 لَمْ يَلْعَ اللَّهُ بِإِنِّي وَقَضَيْتُكَ الَّذِي عَلَى وَتَخَوُّفُ الْأَحْدَاثِ عَلَيْهِ فَأَذَيْتُهُ إِلَيْكَ
 اللہ نے میرے بیٹے کو بڑا کر دیا اور میں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی، اور مجھے اس پر مصائب کا اندیشہ تھا، لہذا میں اس کو کوٹا رہی ہو
 كَمَا تُحِبُّنِ. قَالَتْ مَا هَذَا شَأْنُكَ، فَأَصْدَقْنِي خَبْرَكَ، قَالَتْ فَلَمْ تَدْعُنِي حَتَّى أَخْبَرْتُهَا.
 ایسا کہ آپ بھی چاہتی تھیں، انہوں نے کہا: یہ کیا بات ہوئی؟ مجھے صحیح بات بتاؤ، فرماتی ہیں کہ وہ اسرار کرتی رہیں حتیٰ کہ میں نے ساری بات بتائی

ترجمہ اللغة:

ظلم: دایہ، اس کی جمع اظلم و اظلم و ظلم عورت کا غیر کے بچہ پر مہربان ہونا۔ بلغ: از (ن) پہنچنا، کما قال تعالیٰ: {وَإِذَا
 زَاغَتْ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ}۔ فأصدقيني: از (ن) واقع کے مطابق بات کہنا، کجی بات بتانا، کما قال تعالیٰ: {فَلَوْ
 صدقوا الله لكان خيرا لهم}۔ فلم تدعني: از (ف) چھوڑنا، کما قال تعالیٰ: {مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ}۔

قَالَتْ أَفَتَخَوُّفُ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ؟ قَالَتْ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ كَلَّا، وَاللَّهِ مَا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ مِنْ سَبِيلٍ
 کہنے لگیں: کیا تم اس پر شیطان کی وجہ سے خوفزدہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، کہا: ہرگز نہیں، بخدا! شیطان کا اس پر کوئی زور نہیں ہے،
 إِنَّا إِنِّي لَشَأْنَا. أَفَلَا أَخْبَرْتُكَ خَبْرَهُ؟ قَالَتْ قُلْتُ: بَلَى، قَالَتْ رَأَيْتُ حِينَ حَمَلْتُ بِهِ
 اور میرے بیٹے کی الگ شان ہے، کیا میں تمہیں ایک بات بتاؤں، میں نے کہا: بتائیں، کہا: جب میں اس کے ساتھ حاملہ ہوئی تو میں نے دیکھا
 أَنَّهُ خَرَجَ مِنِّي نُورٌ أَضَاءَ لِي فَصُورَ بَصَرِي مِنْ أَرْضِ الشَّامِ، ثُمَّ حَمَلْتُ بِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مِنْ حَمَلٍ قَطُّ
 کہ مجھ سے ایک نور نکلا، جس سے شام کے شہر بصرہ کے محلات مجھ پر روشن ہو گئے، پھر مجھے حمل رہا، بخدا! میں نے کبھی ایسا حمل نہیں دیکھا

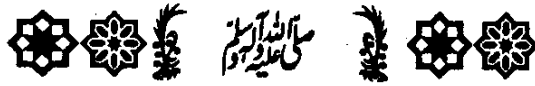
كَانَ أَخْفَ وَلَا أَيْسَرُ مِنْهُ وَوَقَعَ حِينِ وَلَدَتْهُ، وَإِنَّهُ لَوَاضِعٌ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ،
جواسے زیادہ ہلکا اور آسان ہو، جس وقت میں نے اسے جنا تو انہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر رکھ کر آسمان کی طرف سر اٹھایا ہوا تھا۔

دَعِيهِ عَنْكَ، وَأَنْطَلِقِ رَاشِدَةً.

آپ ان کو اپنی طرف چھوڑ جائیں اور خوشی خوشی چلی جائیں۔

توضیح اللغة:

لتخوفت: از (تفعّل) کسی کے بارے میں کسی بات کا ڈر ہونا، کما قال تعالیٰ: {أَوْ يَأْخُذْهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ}۔
أَخْفَ: از (ض) ہلکا ہونا، کما قال تعالیٰ: {وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ} وکما قال تعالیٰ: {حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا}۔
راشدة: از (ن) ہدایت پانا، کما قال تعالیٰ: {يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَامْتَابِهِ}۔



کَیْفَ هَجَرَ النَّبِیُّ ﷺ

نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کیسے فرمائی

إِنَّ عَائِشَةَ ۖ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ہیں فرماتی ہیں کہ جب سے میں ہوش سنبھالا میں نے اپنے والدین کو دین اسلام پر ہی پایا وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً. اور ہم پر کوئی ایسا دن نہ گزرتا مگر دن کے دونوں کناروں یعنی صبح و شام رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرَكَ الْغِمَادِ جب مسلمانوں پر آزمائشیں آئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکلے، جب برک الغماد پر پہنچے تو لَقِيَهُ ابْنُ الدُّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وہاں قارہ ابن الدغنه سے ملاقات ہوئی، وہ قبیلہ قارہ کے سردار تھے، اس نے پوچھا: اے ابوبکر کہاں کا ارادہ ہے؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي. قَالَ ابْنُ الدُّغْنَةِ: مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے، اب میں چاہتا ہوں کہ زمیں میں چل پھر کر اپنے رب کی عبادت کروں۔ تو ابن الدغنه نے کہا: فَإِنْ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ وَلَا يُخْرَجُ: إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ اے ابوبکر! آپ جیسا آدمی کو نہ خود نکلتا چاہیے اور نہ اسے نکالا جانا چاہئے: اس لئے کہ آپ ناداروں کے لیے سامان مہیا کرتے ہیں، ملہ رحمی کرتے ہیں

توضیح اللغة:

أعقل: از (ض) بمعنی جاننا، باندھنا، روکنا۔۔۔ طوف بمعنی کسی چیز کا کنارہ، آنکھ اس کی جمع اطراف از (ف) واپس کرنا، باز رکھنا، از

(ی) نیامال ہونا، از (تفعیل) ایک کنارے میں کرنا، از (تفعیل) بمعنی ایک کنارہ میں ہونا،۔۔۔ ابتلی: بوسیدہ ہونا، از (افعال و تفعیل)

علماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حبیبہ حبیب اللہ ﷺ ہیں اور نبی کریم ﷺ کے خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ہے، آپ رضی اللہ عنہا بڑے فقہاء صحابہ میں سے ایک تھیں آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۶۵ سال رہی۔ اور رسول اللہ ﷺ کا وصال جس وقت ہوا اس وقت ان کی زندگی کا اٹھارواں سال ہو رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ۷ رمضان مبارک ۵۷ھ ایک روایت میں ۵۸ھ میں ہوا۔

بوسیدہ کرنا، از (مفاعله) پرواہ کرنا، از (افتعال) آزمائش کرنا،۔۔ الْقَازَہُ: عرب میں بنی ہون بن خزیمہ کا معرف و مشہور قبیلہ ہے۔۔
 اُسَیْحَہ: از (ض) بہنا، زمین میں پھرنا، از (تفعیل) بمعنی بہانا،۔۔ تَکَسَّبَ: از (ض، افتعال، تفعیل) مال یا علم حاصل کرنا، کمائی کرنا، از
 (تفعیل) علم یا مال حاصل کرنا،۔۔ المَعْدُومَ: بمعنی محروم آدمی، از (افعال) محتاج ہونا، از (س) گرم ہونا از (ی) بے وقوف ہونا۔

وَتَحْمِيلُ الْكَلِّ وَتَقْرِى الضَّيْفِ وَتُعِينُ عَلَى تَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ

بے کس لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے آنے والے مصائب میں مددگار ہیں، میں آپ کو اپنی پناہ دیتا ہوں

فَارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِمِلْكِكَ فَارْجِعْ مَعَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغْنَةِ

آپ واپس جائیں اور اپنے رب کی عبادت کریں، چنانچہ آپ واپس آگئے اور ابن الدغنه بھی آپ کے ساتھ آیا، پھر ابن الدغنه نے

عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يُخْرُجُ أَنْخَرِجُونَ رَجُلًا

شام کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ ابوبکر جیسے آدمی کو نہ نکالنا چاہئے اور نہ نکالا جانا چاہئے، کیا تم ایک ایسے آدمی کو نکالو گے

يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِى الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى تَوَائِبِ الْحَقِّ؟

جو ناداروں کے لیے سامان مہیا کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کی وجہ سے آنے والی مصیبتوں پر مددگار ہے

فَلَمْ تُكَلِّبْ قُرَيْشَ بِحِوَارِ ابْنِ الدَّغْنَةِ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغْنَةِ: مَرُّ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ

تو قریش نے ابن الدغنه کی پناہ کا انکار نہیں کر سکے اور ابن الدغنه سے کہا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے،

فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِنُنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَغْلِنُ بِهِ فَإِنَّا نَحْشِي

وہیں نماز پڑھے اور وہیں جو چاہے پڑھے، اس کے ذریعے ہمیں تکلیف نہ دے اور نہ آواز اونچی کرے، کیوں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں

أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءً وَأَبْنَاءً، فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ

ہماری عورتیں اور بچے کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ ابن الدغنه نے یہ بات ابوبکر سے کہی تو ابوبکر اسی طرح چند دن تک رہے

يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَغْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ

گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کرتے اور کلمہ کھانا نماز نہ پڑھتے اور نہ گھر سے باہر قرآن کی تلاوت کرتے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک بات سوجھی

فَابْتَلَىٰ مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَدَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ
 کہ انہیں گھر کے محن میں ہی ایک نماز کی جگہ منتخب کر لی اور اسی میں نماز پڑھتے اور قرآن پڑھتے، نتیجہً ان پر مشرکین کی عورتیں اور بچے جما کئے گئے
 وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءَ لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ
 وہ سب تعجب کرتے اور ان کو دیکھتے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بہت رونے والے آدمی تھے، اپنے آنسو روک نہ پاتے جب وہ تلاوت کرتے۔

توضیح اللغة:

الكل: بمعنی کمزور، فقیر، بوجہ، از (ض) بمعنی ٹھکانا، بے اولاد ہونا، بے والد ہونا، از (تفعیل) ایک کنارہ میں ہونا۔ تقری: از
 (ض) مہمان کی میزبانی کرنا، اگر صلہ فی ہو بمعنی جمع کرنا، از (افتعال) بمعنی مہمانی طلب کرنا، از (افعال) گاؤں میں رہنا، نواب:
 حادثات، مصائب نائنہ کی جمع۔ جار: از (ن) بمعنی فریادیں کرنا، لا یوذی: از (افعال) تکلیف پہنچانا از (تفعیل) تکلیف اٹھانا، از
 (س) تکلیف پانا۔ دار: بمعنی گھر جمع دیار، لا یستعلن: از (استفعال) ظاہر کرنے کے درپائے ہونا، از (افعال، تفعیل،
 مفاعله) ظاہر کرنا از (ی، س) ظاہر ہونا۔ یثقل: از (تفعیل) بمعنی بھیڑ کرنا، از (مفاعله) ایک دوسرے کو تہمت لگانا اور عیب لگانا،
 از (تفاعل) بمعنی پانی کا تیز بہنا۔ لا یملک عینہ: بغیر اختیاری رونا۔

وَأَفْرَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ،
 اور اس چیز نے مشرکین قریش کے سرداروں کو بہت پریشان کر دیا تھا، چنانچہ انہوں نے ابن الدغنه کے پاس پیغام بھیجا تو وہ آگیا،
 فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجْزَا أَبَا بَكْرٍ بِحَوَارِكِ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ
 انہوں نے کہا: ہم نے تیری پناہ کی وجہ سے ابو بکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں عبادت اپنے رب کی عبادت کرے، تو
 جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَلَىٰ مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْهَرَاءَةِ فِيهِ وَ إِنَّا قَدْ خَشِينَا
 وہ تو اس سے بڑھ گیا ہے، اس نے اپنے گھر کے محن میں مسجد بنالی ہے اور اس میں علی الاعلان نماز و تلاوت کرتا ہے، ہمیں ڈر ہے کہ کہیں
 أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءً وَأَبْنَاءً قَائِمَةً فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْتَوِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلْ وَإِنْ
 ہماری عورتوں اور بچوں کو فتنہ میں نہ ڈال دے، اب اگر وہ اس کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت پر اکتفا کریں، تو کرے اور اگر

أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلَنَ بِذَلِكَ فَسَلُهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ
 اگر وہ نہیں مانتا مگر یہ کہ علی الاعلان یہ کرے گا تو تم اس سے اپنی ذمہ داری واپس لے لو؛ کیوں کہ ہم یہ بات ناپسند کرتے ہیں کہ تیرے وعدہ کو توڑیں
 وَلَسْنَا مُقَرَّرِينَ لِأَبَى بَكْرٍ الْإِسْتِعْلَانَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغْنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ
 اور ہم ابو بکر کو علی الاعلان یہ کام کرنے پر باقی نہیں رکھ سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابن الدغنه ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا
 قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِنَّمَا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي،
 آپ کو وہ بات تو معلوم ہی ہے جس پر میں نے آپ کی ذمہ داری قبول لی تھی، سو یا تو آپ اسی پر اکتفا کریں یا میرا ذمہ مجھے لوٹا دیں،

توضیح اللغة:

نخفرك: از (افعال) عہد توڑنا، اور بے وفائی کرنا، كما في الحديث: (فمن أخفر مسلماً فعليه لعنة الله والملائكة
 والناس أجمعين)۔ عاقدت: از (مفاعلة) کسی سے معاہدہ کرنا، تقتصر: از (افتعال) کسی چیز پر انحصار کرنا، اس سے تجاوز نہ کرنا۔

فَأَبَى لِأَجِبْتُ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ إِلَيَّ أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي
 اس لیے کہ میں نہیں چاہتا کہ اہل عرب یہ بات سُنیں کہ جس آدمی کا میں نے ذمہ لیا تھا وہ توڑ دیا گیا۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں
 أَرَدْتُ إِلَيْكَ جَوَارِكَ وَأَزْطَى بِجَوَارِ اللَّهِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ.
 تیرا ذمہ تجھے واپس کرتا ہوں اور میں اللہ عزوجل کی ذمہ داری میں ہی خوش ہوں۔ اور نبی اکرم ﷺ ان دنوں مکہ میں تھے۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنِّي أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نُحْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ
 تو نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی جو مجبور کے درختوں والی، دو پتھر لیے میدانوں کے درمیان واقع ہے
 فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَائِمَةً مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ.
 تو جنہوں نے ہجرت کرنی تھی انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اے اور جو حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کی طرف لوٹ آئے

اے یوں کہ مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہجرت کرنے والوں میں سے سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن
 کثوم رضی اللہ عنہ ہیں اور سب سے آخر میں نابینا صحابی ابو محمد عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کی المیہ فارغہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا تھیں۔

وَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو
 اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی تیاری کی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم ٹھہر جاؤ، مجھے امید ہے
 أَنَّ يُؤَدِّنَ لِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَنِّي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ.
 کہ مجھے بھی اجازت مل جائے۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرا باپ آپ پر قربان! کیا آپ بھی پُر امید ہیں؟ فرمایا: جی ہاں،

ترسیح اللغة:

لابتین: لانا کا تشبیہ سیاح پتھروں والی زمین، اس کی جمع لامات اور لاب، کما فی الحدیث: (حرم ما بین لابتی المدینة
 علی لسانی)۔ جہَّزَ: از (تفعل) سفر کے لئے تیار ہونا، سامان تیار کرنا، کما قال تعالیٰ: {فلما جہَّزہم بجهازہم}۔ علی
 رسلک: توقف، نرمی، صبر، کما فی الحدیث النبوی ﷺ: (علی رسلکما، انما ہی صفیۃ بنت حبیب)۔

فَحَسَّ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَضْعَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَى الشُّبْرَ
 تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے خود کو روک لیا تاکہ ان کے ساتھ جائیں۔ اور اپنے پاس موجود دو سوار یوں کو ٹیکر کے پتے کھاتے رہے
 وَهُوَ الْخَبْطُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا
 اور وہ چار مہینے تک پتے جھاڑتے رہے۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن ہم لوگ
 جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ. قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کہنے والے نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ
 مُتَقَرِّبًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدَاءُ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللَّهِ
 سر ڈھانپنے تشریف لا رہے ہیں، ایسے وقت جس میں وہ ہمارے پاس نہیں آتے تھے۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ ان پر قربان! بخدا!
 مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ
 اس وقت آپ کسی اہم کام کی وجہ سے ہی آئے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت مل گئی

فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ

آپ اندر سے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو لوگ تمہارے گھر میں ہیں انہیں باہر نکال دو، تو ابو بکر نے کہا: صرف آپ کے اپنے ہی ہیں

يَا أَبُي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:

میرا باپ آپ پر قربان اے اللہ کے رسول ﷺ۔ فرمایا: مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

الصَّحَابَةُ يَا أَبُي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ:

اے اللہ کے رسول، میرے باپ آپ پر قربان! کیا میں بھی ساتھ چلوں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَتَذَّ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاِحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالْقَمَنِ.

میرا باپ آپ پر خدا! اے اللہ کے رسول، میری ان دو ساریوں میں سے ایک آپ رکھ لیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیمت کے ساتھ لوں گا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَا هُمَا أَحْتَفَ الْجَهَّازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے جلدی سے ان کی تیاری کی اور ہم نے ان کے لیے کچھ زادراہ ایک تھیلے میں رکھ دیا،

فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبَدَّلَكَ سُجُيْتُ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ

پھر اسماء بنت ابی بکر نے اپنے ڈوپٹے کے ٹکڑے سے اس تھیلے کا منہ باندھا اسی وجہ سے ان کا نام ”ذات النطاق“ پڑ گیا۔

ترسیح اللغة:

علف: از (ض) چارہ کھانا، کما فی الحدیث النبوی ﷺ: (لا یقطع منها) (المدينة) شجرة إلا أن یعلف الرجل

بعیره) (الخبط: از (ض) ڈنڈے سے درخت کے پتے جھاڑنا۔ الظہیرۃ: دوپہر، اس کی جمع ظہائر، زوال کا ابتدائی وقت، سخت

دوپہر۔ مُتَقَرَّبًا: از (تفعّل) کپڑے سے لپیٹنا، سر ڈھکا ہوا ہونا۔ الصحابة: از (س) ساتھ ہونا، ہمراہ ہونا، أَحْتَفَ: از (ض) فی الفور

جلدی کرنا، جلد باز، کما قال تعالیٰ: {یغشی اللیل النہار یطلبہ حشیثاً}۔ سفرة: توشہ مسافر، اس کی جمع سفر از (ض) آدمی کا

سفر کے لئے روانہ ہونا، کما قال تعالیٰ: {فمن کان منکم مریضاً أو علی سفر}۔ جراب: چڑے کا تھیلہ، اس کی جمع أجرية اور

جرب ہے۔ نطاقيها: کمر باندھی جانے والی ٹیٹی یا پٹکا، اس کی جمع نطق آتی ہے۔

قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ ثَوْرٍ فَكُنْتَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما جبل ثور کے ایک غار میں چلے گئے اور آپ دونوں تین راتوں تک وہیں ٹھہرے رہے

یَسِیْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِیفٌ لَقِنٌ فَبَدَّلَ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ
 عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما رات انہیں کے پاس گزارتے، وہ اس وقت نوجوان، سمجھ دار اور ہوشیار تھے، سحری کے وقت ان کے پاس سے لوٹ آتے
 فَمِضِیْحٌ مَعَ قُرَیْشٍ بِمَكَّةَ کَبَائِتٍ فَلَا یَسْمَعُ أَمْرًا یُکْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاہُ
 صبح قریش کے ساتھ مکہ میں یوں رہتے جیسے وہیں رات گزار رہے ہوں، ان کے بارے میں کئے گئے مکر کا معاملہ نہ سنتے مگر اسے محفوظ کر لیتے
 حَتَّى یَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِذْنٌ یَخْتَلِطُ الظَّلَامُ فَيَدْعُو عَلَیْهَا عَامِرُ بْنُ فَهْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَنَعَهُ مِنْ غَنَمٍ
 حتیٰ کہ اندر میر جہا جانے کے بعد وہ خبر لے کر ان کے پاس آتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہرہ ان کے پاس دودھ والی بکریاں چراتے
 فَمِنْ مَحَلِّهَا عَلَیْهَا حِذْنٌ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رَسْلِ وَهُوَ لَبَنٌ مِّنْخَرِجَتَا وَرَضِیْفَتَا
 رات کا ایک حصہ گزرنے کے بعد ان کے پاس بکریاں لے آتے اور دونوں حضرات اسی دودھ پر کوکہ تر و تازہ اور گرم ہوتا تھا آرام سے رات گزارتے
 حَتَّى یَنْتَعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فَهْرَةَ بِغَلَسٍ یَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّیَالِیِ الثَّلَاثِ
 یہاں تک کہ عامر بن فہرہ رضی اللہ عنہ اندر میرے میں بکریاں ہانک کر لے جاتے۔ غار کی ان تینوں راتوں میں یہ کام کرتے رہے۔
 وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدُّثَلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِثًا خَزِیْنًا
 رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنی عبد بن عدی کی ایک شاخ بنی دؤل کے ایک ایسے ماہر راہنما کو اجرت پر لیا
 وَالْخَزِیْتُ الْمَاهِرُ بِالْهَدَايَةِ قَدْ غَسَّ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ الشَّهْبِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَیْشٍ
 ("خزیت" جو رہبری کا ماہر ہو) اور وہ آل عاص بن وائل سہی کا حلیف تھا اگرچہ وہ کفار قریش کے دین پر تھا

ترجمہ الفہم:

لَكُنَّا: از (ن) چھپنا، کسی کی گھات میں بیٹھنا، ثقف: از (س) ذہین و ہوشیار ہونا، لقن: از (س) ذہین و عقلمند ہونا۔ فبدلج: از
 (افعال) رات کے آخری حصہ میں چلنا۔ کبائت: از (ض) رات گزارنا۔ یکتادان: از (افتعال) چال چلنا، مکر کرنا، کما قال
 تعالیٰ: {وَتَاللَّهِ لَأَكْمِدَنَّ أَصْنَامَكُمْ}۔ وعاہ: از (ض) اچھی طرح سمجھ کر محفوظ کر لینا، کما فی الحدیث: (نصر اللہ امرأ سمع
 مقالتي فوعاها وحفظها وبلغها)۔ عامر بن فہرہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آزاد کیا ہوا غلام۔ منعة: عطیہ، صبح و شام ایک برتن
 کے بقدر بکری کے دودھ کی صنعت۔ رسل: تازہ دودھ، رَضِیْفَتَا: گرم پتھر ڈال کر دودھ گرم کرنا، از (ض) پتھر پر گرم کرنا، کما فی

حدیث وابصہ رضی اللہ عنہ: مثل الذی يأکل القسامة کمثل جدی بطنه مملو رصفا۔ یعنی: از (ف) چرواہے کا اپنی بکریوں کو ڈانٹنا اور للکارنا۔ بغلس: صبح کی روشنی سے مخلوط آخر رات کی تاریکی۔ خزیٹا: ہوشیار اور ماہر راہبر جو غیر معروف راستوں سے منزل تک پہنچا دے از (س) ہوشیار راہبر ہونا، اس کی جمع خرایت اور خراوات ہے۔ غمس: از (ض) ڈبونا۔

فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاغِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَزَاجِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ
تو انہوں نے اس کو امین خیال کیا اور اپنی دونوں سواریاں اس کے حوالے کر کے اس سے وعدہ لیا کہ تین راتوں کے بعد صبح کو سواریاں غار ثور پر لے آئے
وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالذَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاكِحِلِ۔ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ
اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہؓ اور وہ دھنچا تو وہ انہیں ساحل کے راستے لے کر چلا۔ ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ
وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَنِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَيْحَى سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشِمٍ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
مجھے عبدالرحمن بن مالک المدنی نے بتایا جو سراقہ بن مالک بن جعشم کا بھتیجا ہے کہ اسے اس کے باپ نے خبر دی کہ اس نے
سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشِمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رَسُولٌ كُفَّارٍ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ
سراقہ بن جعشم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے پر کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کا انعام مقرر کر رہے تھے
دِيَّةً كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَن قَتَلَهُ أَوْ أَسْرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدَلْجٍ
کہ جو ان دونوں میں سے ہر ایک کو قتل کرے گا یا قید کرے گا ہر ایک کے بدلے میں پوری دیت ملے گی۔ میں اس وقت اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں تھا
أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ! إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَبْنَاءَ أَسْوَدَةَ بِالسَّاحِلِ
ان کا ایک آدمی آ کر کھڑا ہو گیا ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ اس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی ابھی ساحل کی طرف چند سائے دیکھے ہیں

توضیح اللغة:

أسر: از (ض) بمعنی قید کرنا، انفا: بمعنی ابھی یہ ہمیشہ ظرفیت کی بناء پر منصوب ہوتا ہے۔ از (س) خود دار ہونا، ناپسند کرنا۔ از

مل پوری دیت یعنی سوانث

آرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَّاقَةٌ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيُسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ
مِيرَاخِيَال ہے کہ وہ محمد ﷺ اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں، لیکن میں نے اسے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں، شاید کہ تو نے
رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ
فُلَانًا فُلَانًا کو دیکھا ہے جو ہمارے سامنے سے گزرے ہیں۔ اس کے بعد تھوڑی دیر مجلس میں ہی بیٹھا رہا، پھر میں اٹھتے ہی اپنے گھر گیا
فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكْمَةِ فَتَحْبِسَهَا عَلَى وَأَخَذْتُ رُمْحِي
اپنی باندی میں نے حکم دیا کہ میرا گھوڑا ٹیلے کے پیچھے لے جائے اور وہیں میرا انتظار کرے، میں نے اپنا نیزہ اٹھایا
فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَحَطَطْتُ بِرُجْوِهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى
پھر اسے لئے گھر کی پشت سے باہر آ گیا، نے نیزہ کے نیچے لے لوہے سے زمین پر لکیر کھینچا ہوا چلا اور اس کے اوپر کا حصہ نیچے کر لیا یہاں تک کہ
أَتَيْتُ فَرَسِي فَزَكَيْتُهَا فَزَفَعْتُهَا تَقَرُّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَلَوْتُ بِي فَرَسِي
میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اسے لے اڑا، تیز رفتاری سے اسے دوڑایا حتیٰ کہ میں ان کے قریب پہنچ گیا، اسی وقت میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی
فَحَرَزْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَمَوَيْتُ بِسَيْدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخَرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَفْسَنْتُ بِهَا أَضْرَهُمْ
میں اس سے نیچے گرا، پھر میں اٹھا، اپنا ہاتھ ترشش کی طرف لے گیا اس میں سے تیز نکال کر میں نے قال نکالی کہ کیا میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں
أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَزَكَيْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تَقَرُّبُ بِي
یا نہیں؟ تو قال وہ ٹل جو مجھے ناپسند تھی، پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور قال کی خلاف ورزی کی، وہ مجھے قریب کرتا رہا
حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكَلِّمُ الْإِلَافَاتِ
حتیٰ کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی قراءت سنی، وہ بالکل یکسو تھے لیکن ان ابو بکر بہت زیادہ ادھر ادھر دیکھ رہے تھے
سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الزُّكَيْتَيْنِ فَحَرَزْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَتَهَضَّتْ
اچانک میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے حتیٰ کہ گھٹنوں تک پہنچ گئے تو میں نیچے گر پڑا، پھر میں نے اسے ڈانٹا وہ کھڑا ہونے لگا،

طلبہ سب کاروائی کی وجہ سے تھکی کر کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ آپ مفتاح کا تعاقب کیا جا رہا ہے یہ ساری کوشش صرف اکیلے انعام حاصل کرنے کے لئے کی جا رہی تھی۔

فَلَمْ تَكُنْ تَخْرُجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لَاكِرٍ يَدَيْهَا غُبَارٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ
لیکن اپنی ٹانگیں نہیں نکال پارہا تھا، جب وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تو اس کی ٹانگوں کی جگہ سے دھوئیں کی طرح کا ایک غبار آسمان کی طرف نکلا

توضیح اللغة:

اُراھا: از (ف) گمان کرنا، کما قال تعالیٰ: {ویری الذین أوتوا العلم}۔ اور رائے کہتے ہیں نفس کا اعتقاد تقضین میں سے ایک پر غلبہ ظن کے طور پر، کما قال تعالیٰ: {ویرونہم مثلہم رأی العین}۔ ہا عیننا: ہجتم خورد گھٹنا۔ اکمة: ٹیلہ، اس کی جمع اکم و اکمات، اور اس کی جمع الجمع اکام و اکام۔ فخططت: از (ن) لکیر کھینچنا۔ کما قال تعالیٰ: {وما کنت تتلوا من قلبہ من کتاب ولا تخطہ، ہیمینک}۔ ہزجہ: نیزے کے نچلے حصہ کا لوہا، اس کی جمع زجاج، وازجاج، وزججہ خفضت: از (ض) پست کرنا، اور خفض بمعنی نرم خوئی اور بردباری سے پیش آنا، کما قال تعالیٰ: {واخفض لہما جناح الذل}۔ تَقَرَّبَ: از (تفعیل) گھوڑے کا کم رفتار میں دوڑنا۔ لغثرت: از (ض، ن) گھوڑے کا کسی کو لئے ہوئے ٹھوکر کھانا، کسی چیز کا علم ہونا، کما قال تعالیٰ: {فإن عشر علیٰ انہما استحقا انما}۔ لغثرت: از (ض، ن) زمین پر گرنا، کما قال تعالیٰ: {ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء}۔ فاهویت: از (افعال) کسی چیز کے لئے ہاتھ بڑھانا، ہوا میں لے جا کر نیچے کرنا، کما قال تعالیٰ {والمؤتفکة أبوی}۔ کناسی: ترکش از (ض) چھپانا، کما قال تعالیٰ: {وإن ربک لیعلم ما تکن صدورہم}۔ الاذلام: زلم کی جمع بمعنی بے پرکا تیرہ تیروں سے قسمت معلوم کرنا، کما قال: {تعالیٰ وان تستقسموا بالاذلام ذلم فسق}۔ ساخت: از (ن) پاؤں کا زمین دھنس جانا، کچھ، دلدل۔ ساطع: از (ف) بلند ہو کر پھیلنا۔

فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهَ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ
میں نے پھر فال نکالی، تو وہی چیز نکلی جو مجھے ناپسند تھی۔ میں نے ان انہیں امان کے لئے پکارا تو وہ رک گئے میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا

وَوَقَعَ فِي تَقْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيُظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جس وقت میں نے اپنا روکا جانا دیکھا تو اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ عن قریب رسول اللہ ﷺ کا معاملہ غالب ہوگا۔

فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَّةَ وَأَخَذُوا عَنْهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ
پھر میں نے ان سے کہا: آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں دیت کا اہتمام مقرر کر رکھا ہے۔ اور میں نے انہیں وہ ساری خبریں بتلائی جو لوگ ان کے بارے میں چاہتے تھے،

وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَزِرْ آتِي وَلَمْ يَسْأَلْنِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا
اور انہیں کچھ زاد و راہ اور سامان پیش کیا لیکن انہوں نے نہ کوئی چیز قبول کی اور نہ کچھ مطالبہ کیا، صرف اتنا کہا کہ ہمارا معاملہ راز میں رکھنا،

توضیح اللغة:

وقع فی نفسی: دل میں بات آجانا، الدیة: خون بہا، اس کی جمع الدیات، از (ض) قاتل کا مقتول کے ورثاء کو خون بہا ادا کرنا، فلم یرزأنی: از (ف) مال میں کچھ لے کر اس میں کمی کر دینا، والرزء: بمصیبت۔

فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْرِ فَأَمَرَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَحْمَرٍ ثُمَّ
پھر میں نے ان سے کہا کہ مجھے اس نامہ لکھ دیں تو انہوں نے عامر بن لہرہ سے کہا جو انہوں نے مجھے چڑے کے کھڑے پر لکھ دیا۔ پھر
مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأُخْبِرَنِي عَزْوَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ
پھر رسول اللہ ﷺ چلے گئے۔ ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت زبیر سے ملے
فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا حِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بَكْرٌ بِيَابَ بِيَاضِ
جو شام سے آنے والے مسلمانوں کے تجارتی قافلہ کے ساتھ تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنائے
وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ بِمُخْرَجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ
اور مدینہ کے مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے مکہ سے نکلنے کی اطلاع پہنچ چکی تھی وہ روزانہ صبح مقام حرہ تک آتے تھے
فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهْرِ فَإِنْ قَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوْوَا إِلَى بُيُوتِهِمْ
اور آپ ﷺ کا انتظار کرتے رہتے حتیٰ کہ دوپہر کی تپش ان کو واپس کر دیتی۔ ایک روز طویل انتظار کے بعد جب واپس گھروں کو لوٹ آئے

عسراذ بن مالک کی طرح بریدہ اسلمی بھی انعام کی لالچ میں آپ ﷺ کی کھوج میں نکلا تھا اور ان کے ساتھ ستر جوان بھی تھے بریدہ اسلمی آپ ﷺ کو نہیں جانتا
تھاجب یہ آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا نام بریدہ ہے اس پر آپ ﷺ نے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”ہو دامرنا واصلح“ یعنی ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور درست ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کس قبیلہ سے ہو؟ بریدہ نے جواب دیا:
”من اسلم“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم سلامت رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنو اسلم کی کس شاخ سے ہو، اس نے جواب دیا: ”من بنی سہم“ تو
آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”خرج سہمک“ یعنی حیر احمد کل آیا۔ یہ باتیں سن کر بریدہ نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے بلا خوف و خطر فرمایا کہ: ”
انا محمد بن عبد اللہ رسول اللہ“ یہ سنتے ہی بریدہ اسلمی اور ان کے تمام ساتھی ایمان لے آئے۔

أَوْفَى رَجُلٍ مِّنْ يَّهُودٍ عَلَى أَطْعَمِهِمْ لَأَمْرِ يَنْتَظِرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ
تو ایک یہودی اپنے قلعوں میں سے ایک قلعے پر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھ رہا تھا تو اسے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ لیا
مُبَيِّضِينَ يَزُولُ فِيهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعْاشِرَ الْعَرَبِ
سفید چمکدار کہ ان کے بارے میں سراب ہونے کا گمان ختم ہو گیا تو یہودی خاموش نہ رہ سکا اور با آواز بلند کہا : اے عرب کی جماعت!
هَذَا جَدُّكُمْ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَقَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ
یہ ہیں تمہارے بزرگ جن کا تم انتظار کر رہے تھے، تو مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکے اور مقام حرہ کے پیچھے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا
فَعَدَلَ فِيهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ فِيهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ
پھر آپ ﷺ انہیں لے کر دائیں طرف مڑ گئے یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف کے قبیلہ میں پڑاؤ ڈالا اور یہ ربیع الاول کے پہلے دن تھا
توضیح اللغة:

أظم: اُدیم کی جمع دباغت دی ہوئی کمال، از (ض) چڑے سے زائد حصہ نکال کر ٹھیک کرنا۔ عروة بن الزبير: عروة بن الزبير بن العوام
القرشي الأسدي، المدنی یہ فقہاء سبعہ میں سے ہیں، اور اس کی والدہ ماجدہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا ہیں۔ قافلین: از (ض، ن)
سفر سے لوٹنا، قافلہ کہتے ہیں: سفر میں جانے والی یا واپس آنے والی بہت سے لوگوں کی جماعت، اور اس کی جمع قوافل آتی ہے۔ فکسا: از (ن)
کسی کو کپڑا پہنانا، اور الکسوة بمعنی تن پوش۔ اوفی: از (افعال) کسی جگہ کے اتر سے جھانکنا، زمین کا بلند حصہ، اور اوفی بالوعد: وعدہ پورا
کرنا، کما قال تعالیٰ: {وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ}۔ اطم: بلند مکان، قلعہ، اس کی جمع أطام، أطوم، از (تفعیل) گھریا قلعہ کو بلند کرنا۔ مبیضین:
از (افعال) گورا ہونا۔ سفید کپڑے پہننا۔ السراب: وہ ریت جو دور پہر کو بیاباں میں شدت دھوپ سے پانی جیسی معلوم ہو، بے حقیقت۔
معاشر: جماعت جن کی فکر ایک ہو، کما قال تعالیٰ: {یا معشر الجن والإنس}۔ جد کم: تمہاری قسمت، صاحب سلطنت، اس کی جمع
جدود، از (ض) بانهیب ہونا، قسمت والا ہونا۔ فثار: از (ن) اٹھ کھڑا ہونا، گرد اڑنا، دھواں پھیلنا، از (افعال) زمین میں تل چلانا، کما قال
تعالیٰ: {وَأَنَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا}۔ عدل: از (س) رجوع کرنا۔ واپس ہونا، برابری کرنا، سیدھا کرنا، از (ی) عادل ہونا گواہی کے قابل
ہونا۔ از (س) بمعنی ظلم کرنا۔ از (مفاعله) موازنہ کرنا۔ از (افتعال) سیدھا ہونا، از (تفعیل) معتبر جاننا۔

فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ يَتَكَلَّمُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے لئے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ صامت رہے تو انصار کے وہ لوگ آنا شروع ہوئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا

یَحْییٰ اَبَا بَکْرٍ حَتّٰی اَصَابَتْ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُو بَکْرٍ
توحہرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سلام کرنے لگے یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ تک دھوپ پہنچی تو آگے بڑھ کر ابو بکر رضی اللہ
حَتّٰی ظَلَّلَ عَلَیْهِ بِرِوْدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ
نے اپنی چادر سے ان پر سایہ کیا، پھر اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا۔
فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی بَنِی عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً وَاَسَسَ الْمَسْجِدَ الَّذِیْ اُسِسَ عَلَی التَّقْوٰی
پھر رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ میں تقریباً دس دن تک ٹھہرے رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی
وَصَلَّی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاِحِلَتَهُ فَسَارَ یَمْشِیْ مَعَ النَّاسِ حَتّٰی
اور رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز ادا فرمائی۔ پھر اپنی سواری پر سوار کر چلے، لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ
بَرَكَتٌ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ بِالْمَدِیْنَةِ وَهُوَ یُصَلِّی فِیْهِ یَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ
سواری مدینہ میں مسجد نبوی کے پاس بیٹھ گئی، ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے
توضیح اللغة:

صامتاً: از (ن) خاموش ہونا، از (افعال، تفعیل) یعنی خاموش کرنا۔ شمس: سورج اس کی جمع شمس۔ رداء: یعنی چادر، کھوار، کمان،
عقل۔ اس کی جمع اُردیدہ سار: از (ض) چلنا، جانا، سفر کرنا۔ اگر صلہ باہ ہو تو یعنی چلانا از (افعال و تفعیل) چلانا، از (تفاعل) یعنی مل کر چلنا۔
یمشی: از (ض) چلنا، اگر صلہ باہ ہو یعنی چل کرنا۔ از (افعال و تفعیل) چلانا۔ از (مفاعله) ساتھ چلنا۔ برکت: از (ن) یعنی بیٹھنا۔

وَكَانَ مِزْبَدًا لِلْخَبْرِ لِسَهْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرٍ اَسْعَدَ بَنِي زُرَّارَةَ
وہ دو یتیم لڑکے سہل و سہیل کے کھجوریں خشک کرنے کا میدان تھا یہ دونوں اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی زیر پرورش تھے۔
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَتٌ بِهٖ رَاِحِلَتُهُ: هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ. ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ
جب سواری اس جگہ بیٹھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان شاء اللہ یہی منزل ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں لڑکوں کو بلا کر
فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِزْبَدِ لِيَتَعِدَّاهُ مَسْجِدًا فَقَالَا: لَا، بَلْ نَهْبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.
اور اس کھلیان کا بھاڑ طے کیا تاکہ اس جگہ مسجد بنائیں تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کرتے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هَبَّةٌ حَتَّى ابْتِاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَعَاهُ مَسْجِدًا
تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے بطور ہبہ کے یہ زمین لینے سے انکار کر دیا، یہاں تک کہ ان سے وہ زمین خرید لی، پھر اس جگہ مسجد بنائی۔

وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّيْنِ فِي بُنْيَانِهِ، وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّيْنِ:
اور رسول اللہ ﷺ بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد کی تعمیر کے لیے اینٹیں اٹھاتے رہے اور اینٹیں منتقل کرتے ہوئے یہ بھی فرما رہے تھے

هَذَا الْجَمَالُ لَا خَيْرَ خَيْرٌ هَذَا أَبْوُ رَبَّنَاوُ أَظْهَرُ وَ يَقُولُ:
یہ جو اٹھانے والا خیر کا حذر نہیں ہے، یہ تو ہمارے پروردگار کی نیکی اور بہت پاکیزہ ہے، اور فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةِ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

اے اللہ! اگر تو صرف آخرت کا ہے * آپ انصار اور مہاجرین پر رحم فرمائیں۔

فَتَنَقَّلَ بِشَعْرِ رَجُلٍ مِنْ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمِّ فِي قَالَ ابْنُ شَهَابٍ

پھر آپ ﷺ ایک مسلمان شاعر کے شعر کو بطور تشبیل پڑھا جس کا نام مجھے یاد نہیں۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِشَعْرِ تَائِدٍ غَلِيظٍ هَذَا الْهَيْئَةِ

ذخیرہ احادیث سے ہمیں نہیں معلوم کہ آپ نے ان دو شعروں کے علاوہ کبھی کوئی پورا شعر پڑھا ہو

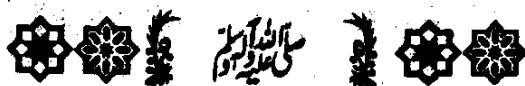
توضیح اللغة:

مریداً: بازو، مجبور خشک کرنے کی جگہ۔ ساوم: از (مفاعله) سامان کا بھاؤ کرنا، از (استفعال) سامان کی قیمت دریافت کرنا،

از (ن) سامان کی قیمت بتانا، از (تفعیل) بمعنی کسی کام کی تکلیف دینا، ابی: از (ف، ض) انکار کرنا، پسند کرنا، از (تفعیل) باز رہنا،

خوردار ہونا۔ ابتاع: از (افتعال) بمعنی خریدنا، از (افعال) فروخت کرنے کے لئے چیز کو پیش کرنا، از (مفاعله) باہم معاہدہ کرنا، از

(ض) بمعنی فروخت کرنا، خریدنا۔ لہن: لہنۃ کی جمع بمعنی مکی اینٹ۔



اے اس ارشاد کا پس مندر یہ ہے کہ خیر، مدینہ میں اپنی مجبور و غیرہ کی پیداوار کے اعتبار سے کافی مشہور تھا وہاں کے باغات کے مالکان، بچل و اناج وہاں سے اٹھا کر یہاں لاتے تھے تاکہ دنیا کا کمائیں، چنانچہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ ہمارے آج کے بوجھان کے بوجھوں سے کہیں زیادہ بھتر ہیں اور پاک ہیں کیونکہ اس کی قیمت اور اس کا بدلہ اللہ میں دیا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے جبکہ خیر کے مالکان اپنے مال کی قیمت دنیا سے وصول کر لیتے ہیں جو کہ اس دنیا میں ہی ختم ہو جاتی ہے۔

إِبْتِلَاءُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی آزمائش

قَالَ كَعْبٌ: لَمْ أَخْلُفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ
حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے غزوات فرمائے میں کسی میں بھی ان سے پیچھے نہیں رہا، سوائے غزوہ تبوک کے
غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخْلُفُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخْلُفَ عَنْهَا، إِثْمًا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
علاوہ اس کے کہ میں "غزوہ بدر" میں بھی پیچھے رہ گیا تھا، لیکن اس میں پیچھے رہ جانے والوں پر عتاب نہیں ہوا تھا؛ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ تو صرف اس لیے نکلے تھے
يُرِيدُ عِيْدَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَجْعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
کہ قریش کے تجارتی قافلے پر حملہ کریں، لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر ارادی طور پر ان کو اور دشمنوں کو اکٹھا کر دیا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا حِجْتُ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ،
لیلیۃ العقبہ میں تھا جس وقت ہم نے اسلام لانے کا پختہ وعدہ کیا تھا اور میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ مجھے لیلیۃ العقبہ کے بدلے میں بدر کی حاضری مل جائے
وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. كَانَ مِنْ خَيْرِ مَنِي أَلِي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ
اگرچہ غزوہ بدر لوگوں میں زیادہ مشہور ہے اس سے ۱۔ میرا قصہ یہ ہے کہ میں کبھی اتنا طاقتور اور خوشحال نہیں تھا جتنا اس وقت تھا جب
تَخْلُفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاجِلَتَانِ قَطُّ، حَتَّى يَجْعَلَهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ
میں اس غزوہ میں آپ علیہ السلام سے پیچھے رہ گیا۔ بخدا! میرے پاس اس سے پہلے کبھی دو اونٹ جمع نہیں ہوئے اور اس غزوہ میں تو جمع تھے
وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اور رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو تو یہ فرماتے حتی کہ یہ غزوہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۔ اگرچہ حقیقت میں بھی غزوہ بدر کی حیثیت اور اس کی وقعت زیادہ ہے مگر چونکہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو لیلیۃ العقبہ کی قدر زیادہ تھی کہ اس میں جو بیعت ہوئی تھی
اسی کی وجہ سے ہجرت ہوئی تھی پھر تمام غزوات ہوئے ہیں، چنانچہ اس لئے فرما رہے ہیں اگرچہ لوگوں کے ہاں غزوہ بدر کی قدر زیادہ ہے مگر مجھے یہ پسند
نہیں ہے کہ لیلیۃ العقبہ کی فضیلت کے بدلے غزوہ بدر کی فضیلت پالوں۔

فِي حَرْبٍ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَقَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا. فَجُلِيَ لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ
سخت گرمی میں فرمایا۔ آپ ﷺ کو لبا، بے آب و گیاہ راستے کا سفر درپیش تھا اور دشمن بھی زیادہ تھے۔ تو مسلمانوں کے سامنے ان کا معاملہ نمایاں فرمادیا

توضیح اللغة:

ابتلاء: از (افتعال) آزمائش، آزمائش میں ڈال کر جان لینا، کما قال تعالیٰ: ہنالک ابتلی المؤمنون {از (ن) آزمائنا، کما قال تعالیٰ: ونبلوكم بالشر والخیر فتنة}۔ لم یتخلف: از (تفعل) پیچھے رہنا، کما قال تعالیٰ: {ما کان لأهل المدينة ومن حولهم من الأعراب أن یتخلفوا}۔ از (ن) پیچھے رہنا، اور خلف، قدام کی ضد ہے کما قال تعالیٰ: {یعلم ما بین أیدیہم وما خلفہم}۔ عیر: اونٹوں، خچروں اور گدھوں کا قافلہ جس پر غلہ وغیرہ لایا جائے، کما قال تعالیٰ: {ثم أذن مؤذن أيتها العیر إنکم لسارقون}۔ قواثنا: از (تفاعل) آپس میں عہد و پیمان کرنا، از (ح) اعتماد کرنا، اور اسی سے میثاق ہے بمعنی پختہ عہد، کما قال تعالیٰ: {وأخذنا منهم میثاقاً غلیظاً}۔ الغزاة: از (ن) جہاد کرنا، اس کی جمع غزوی وغزاة ہے کما قال تعالیٰ: {إذا ضربوا فی الأرض أو کانوا غزوی}۔ وزی: حقیقت چمپا کر دوسری بات ظاہر کرنا، تور یہ کرنا، مغازا: بے آب و گیاہ چٹیل میدان، از (ن) کامیاب ہونا، کما قال تعالیٰ: {وذلك هو الفوز العظیم}۔ فجلی: کھول کر بیان کرنا، واضح کرنا، کما قال تعالیٰ: قل إنما علمها عند ربی لا یجلیها لوقتہا إلا ہو}۔ از (ن) کھولنا، واضح کرنا۔

لِيَتَأْتَبُوا أَهْبَةً غَزَوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ
تاکہ غزوہ کے لیے بھرپور تیاری کر لیں۔ اور جس سمت جانے کا ارادہ تھا وہ بھی بتادی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان بہت زیادہ تھے
وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ (يُرِيدُ الدِّيَّانَ)۔ قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا
کسی رجسٹر میں ان کے نام جمع کرنا مشکل تھا (مراد رجسٹر ہے)۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس غزوہ میں شریک نہ ہونا چاہتا تو
ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَخَى اللَّهُ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ
تو وہ اپنے خیال میں خود کو چھپا سکتا تھا جب تک کہ اس کے بارے میں وحی نہ آجائے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت فرمایا
جِدْنَ طَائِفَتِ الْيَمَانِ وَالْزَّلَّالِ۔ وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ
جب پھل پک چکے تھے اور لوگ سائے میں بیٹھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تیاری فرمائی اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ تھے،

فَطَفِقْتُ أَغْدُو لَكُمْ أَتَجَهَّزُ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ
 میں ہر روز صبح تیاری کا سوچتا تھا کہ ان کے ساتھ سامان تیار کر لوں لیکن اور دل میں کہتا تھا کہ میں تیاری کر سکتا ہوں
 فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى فِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالْغَائِسِ الْحُجْدُ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ
 میرے ساتھ بھی معاملہ چلتا رہا حتیٰ کہ لوگوں کی تیاری شدت اختیار کر گئی اور رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ نکل پڑے۔
 توضیح اللغة:

لِيَتَأَهَّبُوا: از (تفعّل) تیار ہونا، سامان سفر لے کر تیار ہونا۔ يتمادي: از (تفاعل) کام میں دیر لگتے جانا، لیٹ
 ہوتے جانا۔ الجد: سنجیدگی از (ض) سنجیدہ ہونا۔

وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَّازِي شَيْئًا فَقُلْتُ: أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَتَحَقُّمُهُمْ. فَعَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَضَلُوا
 اور میں اپنی کچھ تیاری نہ کر سکا، میں نے کہا: ایک دو دن میں تیاری کر کے ان جاٹوں کا، چنانچہ ان کے جانے کے بعد میں نے صبح کی
 لَا أَتَجَهَّزُ. فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا. ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا
 تاکہ تیاری کروں پھر لوٹا، لیکن کچھ نہ کر سکا، پھر اگلی صبح بھی نکلا اور واپس لوٹ آیا اور کچھ نہ کر سکا
 فَلَمْ يَزَلْ فِي حَتَّى أَسْرَعُوا. وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمْنْتُ أَنْ أَزْتَحِلَّ فَأَذَرْتَهُمْ
 میرے ساتھ مسلسل یوں ہی ہوتا رہا حتیٰ کہ وہ تیز ہو گئے اور غزوہ مجھ سے فوت ہو گیا، اس وقت بھی خیال آیا کہ نکل پڑوں اور لشکر سے جاٹوں
 وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي الْغَائِسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطَفِقْتُ فِيهِمْ،
 کاش! کہ میں ایسا کر لیتا، لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد میں جب لوگوں میں جاتا اور ان میں گھومتا
 أَحْزَنَنِي أَلَّا لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوسًا عَلَيْهِ الرِّقَاقُ، أَوْ رَجُلًا مَعْنَى عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الضُّعَفَاءِ
 تو یہ بات مجھے بہت غمگین کرتی کہ یہاں یا تو وہ لوگ نظر آتے جن پر نفاق مہر لگی تھا یا وہ کمزور لوگ تھے جن کو اللہ نے معذور قرار دیا ہے
 وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبَوُّكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَتَبَوَّكُ:
 اور رسول اللہ ﷺ نے میرا ذکر نہیں فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ "تَبَوَّكُ" کے مقام پر پہنچ گئے، آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تَبَوَّكُ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میرا (خیال آیا اور)

مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بَزْدَاةٌ وَنَظَرُهُ فِي عِظْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ:
 پوچھا کہ کعب کو کیا ہوا؟ تو بنی سلمہ کے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! اسے انکی دو چادروں اور اپنے کندھوں کی طرف دیکھنے نے روک لیا ہے۔ تو معاذ بن جبلؓ نے کہا
 بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔
 تم نے یہ بری بات کہی، یا رسول اللہ! بخدا ہم ان کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے
 توضیح اللغة:

الحقهم: از (س) کسی سے جا ملنا، کما قال تعالیٰ: {وآخرین منهم لما يلحقوا بهم} از (افعال) ملنا، تفارط: از
 (تفاعل) کسی چیز کا وقت نکل جانا، از (تفعیل) حد سے زیادہ کی، از (افعال) حد اعتدال سے تجاوز، کما قال تعالیٰ: {ان تقول
 نفس یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب الله}۔ مغمو صا علیہ: دن اور حسب میں مجروح ہونا، از (ض) عیب نکالنا۔ بنی سلمة:
 انصار کا ایک قبیلہ۔ برادہ: بھوک یا تھکاوٹ سے کمزور ہونا، از (ن) ست پڑ جانا۔ عطفیہ: دونوں پہلو۔

قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغْنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا، حَضَرَنِي هَمِي
 حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے پتہ چلا کہ آپ ﷺ واپس آرہے ہیں، تو مجھے فکر لاحق ہوئی
 وَطَفِئْتُ أَتَذَكُّرُ الْكُذِبَ، وَأَقُولُ: نِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعْنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي۔
 میں مجھوتا بہانہ تلاش کرنے لگا اور سوچتا کہ کل میں کس طرح آپ ﷺ کی ناراضگی سے بچوں گا اور اس بارے اپنے گھر کے اہل عقل لوگوں سے مدد بھی لی
 فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَظْلَمَ قَادِمًا رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كُذِبَ
 لیکن جب بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ تو شریف لاپکے ہیں تو سارے جھوٹ ختم ہو گئے اور میں جان گیا کہ میں کسی بھی ایسی بات سے ہرگز بچ نہیں سکتا جس میں جھوٹ ہو
 فَأَجْتَمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَأَ بِالتَّسْجِدِ،
 چنانچہ میں نے سچ بولنے کا ارادہ کر لیا۔ صبح رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب سفر سے لوٹے تو پہلے پہل مسجد میں جاتے

عبداللہ بن انیسؓ

میں ان اس بات کا مطلب یہ تھا کہ حضرت کعب کے پاس تو آج کل بہت عمدہ عمدہ کپڑے اور پوشاکیں ہیں جس کی وجہ سے وہ دنیا کے دھوکے میں آگئے ہیں اور جب ان کو
 پہننے ہیں تو دائیں بائیں دیکھتے ہیں کہ میں کیا دیکھ رہا ہوں، صرف اسی بات نے ان کو جہاد میں لگنے سے روک دیا ہے۔

فَيَذْكُوعُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ، جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ،
 وہاں دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں کے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے۔ چنانچہ جب یہ سب کر لیا تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آئے اور اپنا عذر بتانے لگے

وَيُخَلِّفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضَعَةِ وَتَمَانِينَ رَجُلًا فَقِيلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَانِيَتُهُمْ، وَبَايَعُهُمْ،

اور وہ قسمیں اٹھاتے، ان کی تعداد اسی (۸۰) سے کچھ اوپر تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول فرمایا اور ان سے بیعت لی،

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَّلَ سَرَاتِيْرَهُمْ إِلَى اللَّهِ، فَحُشَّتْهُ فَلَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ، تَبَسَّمَ

ان کے لیے استغفار کیا اور ان کے باطنی امور کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ اسی دوران میں بھی آپ ﷺ کے پاس آ کر سلام کیا تو آپ ﷺ ایسے مسکرائے

تَبَسَّمَ الْمُغْضَبُ، ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ فَحُشْتُ أَمْشِي، حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: مَا خَلَقَكَ

جیسے ناراض آدمی مسکراتا ہے، پھر فرمایا: ادھر آؤ، میں چلتے ہوئے آگے ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر پوچھا: تجھے کس چیز نے جہاد روک لیا تھا؟

توضیح اللغة:

هني: وہ غم و فکر جو آدمی کو پکھلا دے، اور حزن وہ پریشانی جس سے دل میں سختی پیدا ہو، اور غم وہ پریشانی جس سے آدمی بے حال

ہو جائے۔ سخطه: شدید غصہ جو سزا کا تقاضی ہو، از (س) کسی پر غصہ ہونا، اور ناراض ہونا، كما قال تعالى: {إِذَا هُمْ بِسَخَطُونَ}۔

زاح: دور ہونا، ختم ہونا، كما قال تعالى: {وَأَن كَانَ مَكْرَمٌ لِّتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ} از (افعال) دور کرنا، ہٹانا۔ أجمعت صدقه: جمع

بولنے کا پختہ ارادہ کرنا۔ علانيتهم: ظاہر، كما قال تعالى: {أَعْلَنْتْ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا}۔ بايعهم: از (مفاعلة) معاہدہ،

بیعت کرنا۔ سرائرهم: سریرہ کی جمع راز، بھید از (افعال) چھپانا، ظاہر کرنا، كما قال تعالى: {يَعْلَمُ مَا تَسْرُونَ وَمَا تَعْلَنُونَ}۔

تبسم: مسکراتا جس میں سامنے والے دانت ظاہر ہوں۔ تعال: بمعنی آجا، جَدَّ لَا جَعَزَ، از (مفاعلة) جھکنا کرنا، از (س) سخت جھکنا لو ہونا۔

أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتِغَيْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ: بَلَىٰ إِلَيَّ، وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا،

کیا تم نے اپنی سواری خرید نہیں لی تھی؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، بخدا! اگر میں آپ کے علاوہ کسی دنیا دار کے سامنے بیٹھا ہوتا

لَرَأَيْتُ أَنَّ سَأْخُرَجَ مِنْ سَخَطِهِ بِعُدٍّ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ

تو کوئی عذر گھڑ کر اس کے غصے سے بچ جاتا، مجھے حجت بازی کا ملکہ حاصل ہے۔ لیکن بخدا! میں جانتا ہوں کہ اگر میں نے آج کوئی جھوٹی بات بتائی

یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ سلیقہ عطا فرمایا ہے کہ جس کسی سے بحث و مباحثہ شروع کروں تو پھر اپنی بات منہ بھی لیتا ہوں۔

تَرْطِي بِهِ عَنِّي، لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ، وَلَكِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صَدِّقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ،
 جس سے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو بہت ممکن اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دیں گے اور اگر میں سچ کہا تو آپ دلی طور پر بخیدہ ہوں گے
 إِلَيَّ لَا أَرْجُو فِيهِ عَفْوُ اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُنْدِ اللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى،
 لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمادیں گے۔ نہیں، اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر نہیں تھا، بخدا! میں کبھی اتنا قوی پہلے کبھی نہیں تھا
 وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي، حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ، فَقُمُ
 اور نہ مجھ سے زیادہ کوئی سہولت والا تھا جس وقت میں آپ سے پیچھے رہا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اس شخص کا معاملہ ہے پس اس نے سچی بات کہہ دی، اٹھ جاؤ
 حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ، فَقُمْتُ وَسَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ
 یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں کوئی فیصلہ فرمادیں۔ میں اٹھ گیا، بنی سلمہ کے چند آدمی بھی میرے ساتھ ہو گئے اور مجھے کہنے لگے: اللہ کی قسم!
 مَا عَلَيْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ہم تیرے متعلق نہیں جانتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو، کیا تم اس بات سے عاجز آ گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی عذر بیان کر دیتے
 بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَعَلِّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ.
 جس طرح دوسرے پیچھے رہ جانے والوں نے عذر بیان کیے، رسول اللہ ﷺ کا تیرے حق میں استغفار تیرے گناہ کے لیے کافی ہو جاتا۔
 توضیح اللغة:

لَيُوشِكَنَّ: از (افعال) بمعنی قریب ہونا، جلدی چلنا، از (ک، تفعیل) بمعنی جلدی کرنا۔ عفو: از (ن) بمعنی درگزر
 کرنا، معاف کرنا، از (مفاعله) صحت دینا، برائی سے بچانا، از (افعال) عافیت دینا، از (تفاعل) بمعنی عافیت پانا، از
 (استفعال) عافیت طلب کرنا، کسی کام سے استغفاء دینا۔ ذنبا: بمعنی گناہ جمع ذنوب، ذنب بمعنی دم کی جمع اذناں ہے، از
 (افعال) گنہگار ہونا، از (ض، ن) پیچھے لگے رہنا۔

قَوْلَهُ مَا زَالُوا يُؤْتِمُونِي، حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأَكْذِبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ
 اللہ کی قسم! وہ مسلسل مجھے لامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں ارادہ کیا کہ میں واپس جا کر خود کو جھٹلا دوں، پھر میں نے ان سے پوچھا: کیا
 لَئِي هَذَا مَعِيَ أَحَدٌ قَالُوا: نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ، فَقُلْتُ:
 میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ بھی یہ معاملہ ہوا؟ انہوں نے کہا: ہاں! دو آدمیوں نے تیری طرح ہی کہا اور ان کو بھی تمہاری طرح کہا گیا میں نے پوچھا:

مَنْ هُمَا قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمَرِيُّ، وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ،
وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مرارہ بن ربیع العمری اور ہلال بن امیہ واقفی تھے۔ انہوں نے دوا لیے نیک لوگوں کا نام لیا

قَدْ شَهِدَا بِنْدًا فِيهِمَا أَسْوَةٌ قَمْضِيَتْ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ
جو بدر میں شریک ہو چکے تھے، وہ میرے لیے نمونہ ہیں (یعنی جو وہ کریں گے میں بھی کروں گا)، میں ان کا تذکرہ سن کر وہاں لوٹ آیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو منع فرمادیا
عَنْ كَلَامِنَا، أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ، مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ، وَتَغَيَّرُوا لَنَا، حَتَّى
ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے ہم تینوں سے بات چیت کرنے سے۔ لوگ ہم سے دور رہنے لگے اور ہمارے لیے بالکل بدل گئے یہاں تک کہ

تَنَكَّرْتُ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ، فَمَا هِيَ إِلَّا أَعْرَفُ قَلْبِنَا عَلَى ذَلِكَ تَحْسِينِ لَيْلَةٍ، فَأَمَّا صَبِيحَتِي
میرے لیے زمین تک اجنبی بن گئی یہ وہ نہیں رہی جس کو میں جانتا ہوں، اسی حالت میں ہم نے پچاس راتیں گزار دیں۔ باقی میرے دوستاں
فَاسْتَكْنَا وَقَعَدْنَا فِي بُيُوتِهِمَا، يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشْبَهَ الْقَوْمَ وَأَجْلَدُهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأُشْهِدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
کمزور پڑ گئے اور گھروں میں ہی بیٹھ کر روتے رہتے جبکہ میں جوان اور قوم میں طاقتور آدمی تھا، اس لیے باہر نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا

توضیح اللغة:

يُؤْهِلُونِي: از (تفعیل) بمعنی ملامت کرنا، جھڑکنا۔ أسوة: اقتداء، نمونہ، وہ چیز جس سے تسلی حاصل ہو جمع أَسْوَى، اِئْتَى
از (افتعال) اقتداء کرنا، از (تفعیل) بمعنی صبر کرنا، تسلی پانا، از (تفعیل) تسلی دینا، مدد کرنا۔ از (ن) تتبع بنانا، نقش قدم پر چلانا،
کما قال تعالى: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ}۔ تنكرت: ایک حال سے دوسرے حال میں یا ایک بیت
سے دوسری بیت میں بدل جانا۔ فاستکانا: از (استفعال) عاجز و کمزور ہونا، از (ض) عاجز ہونا، کما قال تعالى: {فَمَا
اسْتَكْنَا وَالرَّهْبُ مَا يَتَضَرَّعُونَ}۔ أجلدَهُمْ: از (ک) طاقتور، مضبوط اور باہمت و باستقلال ہونا۔

وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلِمَهُ عَلَيْهِ، وَهُوَ
اور بازاروں میں گھومتا رہتا لیکن کوئی بھی میرے ساتھ بات نہ کرتا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتا، انہیں سلام کرتا جب وہ
فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ، أَمْ لَا؟ ثُمَّ
نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھتے ہوتے، میں دل میں سوچتا یہ نہیں میرے سلام کے جواب میں ان کے لب ہلے ہیں یا نہیں؟ پھر

أَصْلِي قَرِيبًا مِنْهُ، فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي، أَقْبَلَ إِلَيَّ وَ إِذَا

میں ان کے قریب ہی نماز پڑھتا، نظر چرا کر دیکھ لیتا، جب میں اپنی نماز میں مشغول ہوتا تو آپ میرے طرف دیکھتے اور جب

التَّفَتُّ نَحْوَهُ، أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيْكَ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ، مَشَيْتُ حَتَّى

میں ان کی طرف دیکھتا تو مجھ سے اعراض فرماتے۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی یہ بے رخی بہت طویل ہو گئی تو میں چلا جاتا کہ

تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ

ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر گیا، وہ میرے چچا زاد ہیں اور وہ لوگوں میں مجھے سب سے پیارے تھے، میں نے انہیں سلام کیا، اللہ کی قسم!

مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي

انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے کہا: اے ابو قتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تو مجھے جانتا ہے کہ

أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ، فَتَشَدُّتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ

میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ تو وہ خاموش رہے، میں نے پھر پوچھا اور اللہ کا واسطہ دیا، وہ خاموش رہے، میں نے پھر پوچھا

فَتَشَدُّتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ

اور اللہ کا واسطہ دیا تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، یہ سن کر میری آنکھیں بہہ پڑیں اور میں واپس پلٹا

حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ، إِذَا نَبْطِئُ مِنْ أَتْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ، مَعْنَى

دیوار پھلانگ کر نیچے آ گیا۔ فرماتے ہیں کہ میں اسی اثناء مدینہ کے بازار میں چل رہا تھا کہ شام کا ایک کاشکاران لوگوں میں سے

قَدِيمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ، يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى

جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے آئے تھے، کہہ رہا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کے بارے میں کون بتا سکتا ہے؟ لوگ شروع ہوئے کہ اسے اشارہ کرتے حتی کہ

إِذَا جَاءَنِي، دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ

جب وہ قریب آیا تو مجھے شاو غسان کا ایک خط دیا جس میں لکھا تھا: تمہید کے بعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تیرے ساتھی نے تیرے ساتھ جفا کی ہے

وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ، وَلَا مَضِيعَةٍ، فَالْحَقُّ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ لَنَا قَرَأْتُمَا:

اللہ نے تجھے خوارت و ہلاکت کے لئے پیدا نہیں کیا، نہ اس لئے کہ تمہارا حق مارا جائے، تم ہمارے ساتھ مل جاؤ، ہم تمہاری غمخواری کریں گے۔ جب میں نے اسے پڑھتے ہی کہا:

وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّوَرَّ فَسَجَرْتُهَ بِهَا، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ، إِذَا
 یہ بھی آزمائش میں سے ہے، میں نے اسے لے کر تور کے پاس آیا، اسے اس میں پھینک کر جلادیا۔ یہاں تک کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزرے تو ایک دن اچانک
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينِي فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرًا تَكُ فَقُلْتُ:
 رسول اللہ ﷺ کا قاصد میرے پاس آ کر کہتا ہے: کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے حکم دیا ہے کہ تو اپنی بیوی سے دور رہے۔ میں نے پوچھا
 أَطْلَقَهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا، وَلَا تَقْرُبْهَا،
 کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا: طلاق نہیں، بس اس سے دور ہو اور اس کے قریب مت جانا۔
 توضیح اللغة:

فأسارقه: از (مفاعلة) کسی کو ایسا موقع پا کر دیکھنا کہ وہ نہ دیکھ سکے (از (ض، افتعال) چپکے چپکے دیکھنا) جفوة: بے رخی، از
 (ن) بے رخی برتنا۔ تسورت: از (تفعل) دیوار پر چڑھنا، کما قال تعالیٰ: {وَبَلِ أُنَاكَ نَبَا الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرَ الْمَحْرَابَ} از
 (ن) دیوار پر چڑھنا۔ أنشدك: از (ض، ن) کسی کو خدا کی قسم دینا، خدا کا واسطہ دینا۔ نبطی: زمین کی کھدائی سے پانی کا نکالنا، از
 (ض) کنواں کھودنے پانی کا گہرائی سے پھوٹنا۔ غسان: پانی کا نام ہے جو اس قوم پر اترتا تھا۔ نواسک: از (مفاعلة) تعاون کرنا،
 معاونت کرنا، فتيمنت: از (تفعل) قصد کرنا، ارادہ کرنا، کما قال تعالیٰ: {فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا} اسی سے منہ اور ہاتھوں پر مسح
 کرنا۔ التثور: تندور، روٹی پکانے کی بجٹی، کما قال تعالیٰ: {إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُورُ}۔ فسجرتہ: از (ن) تندور کو ایندھن سے
 بھر کر گرم کرنا، ایندھن، آگ بھڑکانا، کما قال تعالیٰ: {وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ}۔ تعتزل: الگ ہونا، کما قال تعالیٰ: {وَأَنْ لَّمْ
 تُوْمَنُوا لِي فَاعْتَزَلُونِ}۔ امرأتک: اس کا نام عمیرہ بنت جبیر بن معمر بن امیہ انصاریہ ہے۔

وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَتِي مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: اِلْحِقِي بِأَهْلِكَ، فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى
 یہی پہنچا میرے ساتھیوں کے پاس بھی بھیجا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ، انہیں کے ہاں رہو یہاں تک کہ
 يَقْضِي اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ۔ قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتْ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ:
 اللہ اس بارے میں کوئی فیصلہ فرمادیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَالِّعٌ، لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدِمَهُ
 اے اللہ کے رسول! ہلال بہت بوڑھا ہے، ضائع ہونے والا ہے، اس کا کوئی خادم نہیں، کیا آپ کو یہ بات نا پسند ہے کہ میں اس کی خدمت کروں؟

قَالَ: لَا وَلَكِنْ لَا يَفْرَبُكَ قَالَتْ: إِنَّهُ، وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَهٗ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَمُكُّ مِنْذُ
 فرمایا: نہیں لیکن وہ تیرے قریب نہ آئے، کہا: اللہ کی قسم! وہ ان میں کسی چیز کی طرف حرکت نہیں، اللہ کی قسم! وہ اس دن سے مسلسل دور ہے ہیں
 كَانَ مِنْ أَمْرِهٖ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِ بَلَدِهِ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرٍ أَيْتَكَ،
 جب سے یہ معاملہ ہوا ہے۔ (اس پر) میرے بعض رشتہ داروں نے مجھے کہا: بلکہ اگر تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگ لو
 كَمَا أَذِنَ لَامْرَأَةٍ هَلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 جیسے ہلال کی بیوی کو خدمت کی اجازت مل گئی ہے۔ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا
 وَمَا يُنْدِرُنِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌ.
 اور مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کیا جواب دیں گے جب میں ان سے اس بارے میں اجازت مانگوں گا، حلاکہ میں ایک جوان آدمی ہوں
 فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، حَتَّى كُنْتُ لَنَا تَحْمُسُونَ لَيْلَةً، مِنْ حِلَّتِ نَهَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 اس کے بعد میں دس دن تک ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ جب پچاس دن مکمل ہو گئے اس دن سے جب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تھا
 عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ تَحْمِسِينَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَهَيَّأْنَا أَكَا
 ہمارے ساتھ بات کرنے سے۔ جب میں نے پچاسویں رات کی فجر کی نماز پڑھی اس وقت میں اپنے گروں میں سے ایک کمر کی چھت پر تھا سو میں تو
 جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الْبَئِی ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
 اسی حالت میں بیٹھا تھا جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ واقعی مجھ پر میری جان اور زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ ہو گئی تھی۔
 سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سَلَجٍ، بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشِرْ
 میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا تھیں کہ بلند آواز میں کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک! خوشخبری ہو۔

یہاں یہ اشکال ہو سکتا ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ نے مسلمانوں کو ان سے بات و چیت سے منع فرمایا تھا تو پھر ان کے گمراہی کے لیے کیوں بات کی؟ اس کے دو جواب
 دیے جاسکتے ہیں (1) تو یہ کہ یہاں "قال" بمعنی "اشار" کے ہے کہ گمراہیوں نے اشاروں میں ان سے کہا تھا کہ آپ مجھ اجازت لو۔ (2) یہ کہ بسا اوقات کوئی واقعہ ایسا
 پیش آتا ہے کہ انسان کے منہ سے بے ساختہ کوئی جملہ نکل جاتا ہے، یہاں بھی ایسا ہی ہوا جب انہوں نے سنا کہ ہلال بن اوسہؓ کی بیوی نے ان سے اجازت مانگی، جو ان کو
 بھی گئی تو ان کے گمراہیوں نے بے ساختہ کہا کہ آپ بھی اجازت لے لو، یہ قول غیر اختیاری ہو گا جبکہ ممانعت قول اختیاری کی تھی نہ کہ غیر اختیاری کی۔ لہذا

قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا، كَيْتَ هِيَ: (یہ سننے ہی) میں سجدے میں گر گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کشادگی آگئی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان اس وقت فرمایا

توضیح اللغة:

امراة هلال بن أمية: خولة بنت عامر ہے۔ اوفی: اوپر چڑھنا، اوپر سے جھانکنا۔ جبل صنع: مدینہ میں مشہور و معروف پہاڑ ہے جو مسجد الفتح کے قریب ہے۔ اذن: از (افعال) اعلان کرنا، کما قال تعالیٰ: {فَقُلْ أَذْنُكُمْ عَلَى سِوَاءِ} از (س) اعلان کرنا، وکما قال تعالیٰ: {وَأَذَانُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ}۔ اذن: از (تفعیل) بہت اعلان کرنا، کما قال تعالیٰ: {وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ}۔

حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ، وَ جَبِ آپ نے فجر کی نماز پڑھ لی تو لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لیے لپکے، میرے ساتھیوں کی طرف بھی خوشخبری دینے والے گئے اور

رَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسَاوَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ، فَأَوْتَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَشْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ میری طرف ایک گھوڑے پر سوار ہو کر دوڑا، اور قبیلہ اسلم میں ایک جوان نے نے کوشش کی اور وہ پہاڑ پر چڑھا، اس کی آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی

فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي بَرَعْتُ لَهُ تَوْبَةٍ فَكَسَوْتُهُ إِكَاهُمَا بِبَشْرَاهُ جب میرے پاس وہ خوشخبری دینے والا آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی تو میں نے اپنے کپڑے اتارے اور اس بشارت کی وجہ سے اسے پہنا دیے

وَاللَّهُ مَا أَمَلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَزْتُ تَوْبَتِي، فَلَبِسْتُهُمَا. وَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللہ کی قسم! اس دن میرے پاس ان دو کپڑوں کے علاوہ کوئی کپڑا نہ تھا، میں نے دو کپڑے عاریہ لیے، ان کو پہنا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف چلا

فَمِتَلَقَانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يَهْتَوُونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ: لِعَيْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ: تو لوگ مجھے ٹولیوں میں ملے رہے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارک دینے لگے کہ ہم آپ کو توبہ کی قبولیت پر مبارک دیتے ہیں۔ کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ يَهْزُولُ میں مسجد میں داخل ہوا تو اچانک دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور لوگ ان کے ارد گرد بیٹھے ہیں، طلحہ بن عبید اللہ تیزی سے میری طرف لپکے اور مجھ سے مصافحہ کیا

ملیہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تھے

ملیہ حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ تھے

وَهَئَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ. قَالَ كَعْبٌ:

اور مجھے مبارک دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ کوئی بھی نہیں اٹھا اور میں طلحہ کی یہ بات نہیں بھول سکتا۔ کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَبْزُقُ وَجْهَهُ مِنَ الشُّرُورِ:

جب میں رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس حال میں کہ آپ کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا:

توضیح اللغة:

رخص: از (ن) دوڑانے کے لئے گھوڑے کو ایڑ لگانا۔ استعرت: عارضی طور پر کسی سے کوئی چیز مانگنا۔ فوجاً: لوگوں

کی جماعت، اس کی جمع أفواج وفؤوج، اور جمع الجمع أفواج، وأفواج، وأفایج، كما قال تعالى: {يَدْخُلُونَ فِي دِينِ

اللَّهِ أَفْوَاجًا}، از (افعال) گروہ گروہ ہو کر گزرنا۔ يَهْتَوِي: از (تفعیل) مبارک باد دینا۔ يَهْزُولُ: از (فعللة) عام چال اور

دوڑنے کے درمیانی چال۔ يَبْزُقُ: از (ن) چمکنا، جھلکانا۔

أَبَشَرَ بِخَيْرٍ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ. قَالَ: قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ

خوشخبری ہو ایسے مبارک دن کی جو تمہاری زندگی کا جب سے تم پیدا ہوئے ہو اس وقت لے کر آج تک، یہ سب سے بہترین دن ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کی طرف سے ہے یا

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا سُرَّ اسْتَعَارَ وَجْهَهُ،

اللہ کی طرف سے ہے؟ فرمایا: (میری طرف سے) نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ ایسے چمکتا

حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ. فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ،

گو یادہ چاند کا ٹکڑا ہو۔ اور یہ خوشی کی حالت ہم آپ کے چہرے سے ہی پہچان لیا کرتے تھے۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْحِيهِ أَنْ أَنْخَلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ،

تو میں نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! میری توبہ کا تقاضہ یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کر دوں۔

توضیح اللغة:

سُرَّ: از (ن) خوش کرنا، كما قال تعالى: {تَسِرُّ النَّظَرِينَ}۔ أَنْخَلَعَ: از (انفعال) کسی چیز سے نکل جانا، از (ف) اتارنا،

کپڑا یا جوتا وغیرہ نکالنا، كما قال تعالى: {إِنِّي أَنَارِكُ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ}۔ تَوْحِي: اعتراف گناہ، ندامت و رجوع، دوبارہ گناہ نہ

کرنے کا پختہ ارادہ، گناہ سے باز آنا، كما قال تعالى: {وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا}۔ أَنْخَلَعَ: از (انفعال) بمعنی زائل ہونا، ہٹ جانا،

از (مفاعله) با ہم جدا ہونا، از (ف) بمعنی اتارنا، از (ک) بے حیا ہونا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ: فَإِنِّي
تورسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ کچھ مال اپنے پاس رکھو، اس میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں
أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي يَخْتَصِرُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا تَجَانِي بِالضِدِّي، وَإِنَّ مِنْ تَوَيْتِي
اپنا خیر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ کی وجہ سے نجات دی ہے تو میری توبہ کا تقاضہ یہ ہے کہ
أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيَتْ، فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أِبْلَاءَ اللَّهِ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ،
آئندہ پوری زندگی سچ ہی بولوں گا۔ اللہ کی قسم! میں کسی مسلمان کو نہیں جانتا کہ اللہ نے اسے سچ بولنے پر اتنا اچھا نوازا ہو
مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِنَّا أِبْلَاءَ
جب سے میں نے اس بات کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا اس دن سے آج تک جتنا اچھا مجھے نوازا ہے۔
وَمَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَتْ
اور جب سے میں نے آپ ﷺ کے ساتھ سچ بولنے کا وعدہ کیا تھا اس کے بعد آج تک جھوٹ نہیں بولا ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ جب تک میری زندگی ہے مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا
وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾
اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائی {لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ}۔۔۔ {وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} تک۔

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوا فِي سَاعَةِ الْمُنُورِ بَعْدَ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ لَمَّا تَابَ عَلَيْهِمْ اللَّهُ بِهِمْ
وَعُوفٌ وَجِئُوا عَلَى الْفَلَاةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَافَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ
تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (التوبة، آية 117، 118) ترجمہ: (۱۱۶) بے شک
خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے۔ مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ
رہے۔ پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی۔ بے شک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا (اور) مہربان ہے، اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا۔
یہاں تک کہ جب انہیں زمین باوجود فرانی کے ان پر ٹھک ہو گئی اور ان کے جانیں بھی ان پر دو بھر ہو گئیں۔ اور انہوں نے جان لیا کہ خدا (کے ہاتھ) سے خود
اس کے سوا کوئی پناہ نہیں۔ پھر خدا نے ان پر مہربانی کی تاکہ توبہ کریں۔ بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ال ایمان! خدا سے ڈرتے رہو
اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔

قَوْلَهُ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ، بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ، أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
اللہ کی قسم! اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بڑی کو نعمت نہیں فرمائی کہ جو میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ ہونے سے بڑا ہو

أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ اللَّهَ

کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا، میں ہلاک ہو جاتا جیسے جھوٹے ہلاک ہو چکے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے

قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا، حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ، شَرُّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

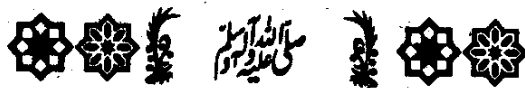
جب وحی نازل فرمائی تو جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں ایسی بڑی بات ارشاد فرمائی جو کسی اور کے بارے میں نہیں کہی جاسکتی۔ ارشاد فرمایا: بے

﴿ سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْطِئُ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴾

”مغتریب وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے“ سے لیکر اس لئے کہ اللہ نافرمان جھوٹی قوم سے خوش نہیں ہوتے“ تک۔

توضیح اللغة:

امسک: از (افعال) بمعنی روکنا، از (تفعل، تفاعل، افتعال) بمعنی چھٹنا، متعلق ہونا۔ بعض: کسی چیز کا ایک حصہ جمع
أبعاض، از (تفعیل) بمعنی جزء جزء کرنا، حصہ بنانا، از (تفعل) جزء جزء ہونا۔ سهم: بمعنی حصہ بہام، از (ف، ی) قرعہ اندازی
میں غالب ہونا، از (مفاعله) قرعہ اندازی کرنا، از (تفاعل) بمعنی باہم قرعہ اندازی کرنا۔ هلك: از (ض، ف، س) بمعنی فنا ہونا،
مرنا، از (افعال و تفعیل) فنا کرنا، از (افتعال) اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنا، از (استفعال) بمعنی ہلاکت چاہنا۔



سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتَغْرِبُوا عَنْهُمْ فَاعْرَبُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا أَهَمُّ جَهَنَّمَ بَعْدَ أَنْ كَانُوا يَكْفُرُونَ، يَخْلِفُونَ لَكُمْ
لِتَغْرِبُوا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْطِئُ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (التوبة، آیت 95، 96) ترجمہ: جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو تمہارے
دور و خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو سو ان کی طرف التفات نہ کرنا۔ یہ ناپاک ہیں اور جو یہ کام کرتے رہے ہیں اس کے بدلہ ان کا ٹھکانہ
دوزخ ہے، یہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے خوش ہو جاؤ لیکن اگر تم ان سے خوش ہو جاؤ گے تو خدا تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا۔

مَقْتُلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت

قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ إِنِّي لَقَائِمُهُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَعْنِي عُمَرَ إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا غَدَاةَ أُصَيْبٍ

مردمان مومن بیٹھ فرماتے ہیں کہ (جس کی محبت میری سمیت آئی) میں (لہذا کے انتظار میں ہوں) کھڑا تھا، میرے اور آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے درمیان عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا

وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِمْ خَلًّا تَقَدَّمَ

اور ان کا معمول تھا کہ وہ جب دونوں صفوں کے درمیان سے گزرتے تو فرماتے میں سیدھی کر لو! جب ان کے درمیان کوئی خالی جگہ نہ پاتے تو تب آگے (مسلے پر) بڑھتے

فَكَبَّرَ وَرَمَانَا قَرَأَ بِسُورَةِ يُوسُفَ أَوْ النَّحْلِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ

کبیر فرماتے اور بسا اوقات (فجر کی) پہلی رکعت میں سورہ یوسف، سورہ نحل یا اس جیسی کوئی بڑی سورت پڑھتے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے

عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبدالمطلب بن رباح بن عبد اللہ بن قریظ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی، عمر نام، ابو حفص کنیت، قاروق لقب، والد ماجد کا نام خطاب اور والدہ ماجدہ کا نام ختمہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ انھوں پر پشت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

تمام اہل سنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سب سے افضل صحابی ہیں اور وہی ان کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی سے 40 برس پہلے پیدا ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں جو لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے، ان میں سے ایک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی تھی کہ ”اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّحْلَيْنِ إِلَيْكَ: يَا أَيُّهَا جَاهِلُ أَوْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ روایت بیان کر کے آگے کہتے ہیں کہ ”وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيَّ عُمَرُ“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں میں سے عمر رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔۔۔ ”مَنْزِلَتُنَا أَعَزُّ مِنْهُ أَشْلَمَ عُمَرُ“ عمر رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا تب سے ہماری طاقت و قوت میں اضافہ ہوتا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی ہے کہ۔۔۔ ”إِنَّمَا تَأْتِي الْخَطَّابَ وَالَّذِي تَقْبِي يَدُهُ مَا لَقِيكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجَافَتْهُ إِلَّا سَلَكَ فَجَافَتْهُ فَجَعَلَ تَرْجَمَ ابْنَ الْخَطَّابِ! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کبھی شیطان کا سراپا ہم سے سامنا ہوتا ہے تو وہ ہمارا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چل دیتا ہے۔ یہ بات بھی بہت مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو موقف اختیار کرتے تھے تو اس کی تائید میں قرآن مجید نازل ہو جاتا تھا۔ اسی موضوع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔۔۔ ”إِنَّ اللَّهَ جَمَلَ الْحَقِّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ“ بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور ان کے دل پر حق رکھ دیا ہے۔ اور۔۔۔ ”لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأَنْحُمِ لَمُحَذِّثُونَ فَإِنَّ هَكَذَا فِي أَنْفِهِ أَحَدُ فِرَاقَةِ عُمَرَ“ تم لوگوں سے پہلی امتوں میں محدثوں (الہامی) لوگ ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہے۔ اسی طرح۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرزند ابوجنداب بن عمر رضی اللہ عنہ بھی کچھ ایسی ہی گواہی دیتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔ جب بھی لوگوں کو کوئی مسئلہ پیش آتا جس میں آراء مختلف ہوتیں اور عمر رضی اللہ عنہ کوئی اور رائے پیش کرتے تو قرآن کریم انہی کی رائے کی تائید میں نازل ہو جاتا۔ دس سالہ خلافت کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک بد بخت فیر دزدانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے اور یکم محرم سن 24ھ کو اپنا رحلت سفر باندھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ہمیشہ کی نیند سو گئے۔

فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَثُرَ فَسَبَّعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ جِلْدَن طَعَنَهُ
 ابھی آپؓ نے تکبیر ہی کہی تھی کہ میں سنا کہ آپؓ فرما رہے تھے کہ مجھے قتل کر دیا یا کتے نے کاٹ لیا ہے جس وقت اس نے خنجر مارا
 فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا
 پھر وہ مجوسی غلام دو دھاری خنجر لے کر اس طرح دوڑا، جس پر گزرتا زخمی کرتا جاتا حتیٰ کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا
 مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بَرْدُوسًا. فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ
 جن میں سے سات آدمی شہید ہو گئے۔ جب ایک مسلمان آدمی نے یہ حالت دیکھی تو اس پر اپنا ٹوپی والا لباس کوٹ ڈال دیا۔ جب مجوسی غلام کو یقین ہو گیا
 أَنَّهُ مَأْخُودٌ تَحَرَّ نَفْسَهُ. وَتَنَاولَ عُمَرُ بْنُ الْخَطْمِ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍؓ فَقَدَّمَهُ (أَيْ لِلْإِمَامَةِ).
 کہ اب پکڑ لیا جاؤ گا تو اس نے خود اپنا گلاب کاٹ دیا۔ حضرت عمرؓ نے عبدالرحمن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑ کر (جماعت کے لیے) آگے کیا

توضیح اللغة:

مقتل: از (ن) قتل کرنا، کما قال تعالیٰ: {افانن ماتا و قتل}۔ خلا: دو چیزوں کے بیچ کی کشادگی، اس کی جمع خلال، کما قال
 تعالیٰ: {فتقرى الودق بخرج من خلاله}۔ از (ض، ن) شفاف ہونا، از (تفعیل) کشادگی پیدا کرنا۔ طعنه: از (ن، ف) چھری مارنا، کسی
 بات کا طعنہ دینا، اعتراض کرنا، کما قال تعالیٰ: {وراعنا لبا بالسننهم و طعننا فى الدين}۔ العالج: موٹا، طاقتور عجی کافر، از (س، ن)
 لڑکے کا مضبوط سخت ہونا۔ طرح: از (ف) ڈالنا، پیش کرنا، دور پھینکنا، ڈالنا، کما قال تعالیٰ: {اقتلوا يوسف أو اطرحوه أرضاً}۔
 برؤسًا: لمبی ٹوپی، جمع برؤانس، از (تفعیل) لمبی ٹوپی اوڑھنا۔ نحو: از (ف) سینہ پر مارنا، ذبح کرنا، از (افتعال) خودکشی کرنا، جھڑا کرنا۔

فَمَنْ يَلِي عُمَرَؓ فَقَدْ رَأَى الْإِذَى أَرَى وَأَمَّا تَوَاجَى الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَنْدُونَ غَيْرَ
 جو حضرت عمرؓ کے قریب تھے انہوں نے وہ کچھ دیکھا جو میں نے دیکھا، باقی جو لوگ مسجد کے اطراف میں تھے انہیں اس کے سوا کچھ معلوم نہیں ہو سکا
 أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلَاةَ خَفِيفَةً
 کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کی آواز گم پائی، (بھول کے خیال سے) وہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے رہے۔ چنانچہ انہیں حضرت عبدالرحمن نے بہت لمبی نماز پڑھائی

فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! اُنْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي؟ فَجَالَ (ابن عباس) سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ:

جب لوگ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! ذرا دیکھو مجھے کس نے مارا ہے؟ انہوں نے چکر لگایا پھر آ کر بتایا

غُلَامُ الْمَغِيرَةِ (ابولؤلؤ) ۛ قَالَ الصَّنْعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا.

کہ مغیرہ کے غلام نے، پوچھا: وہی جو کاری کر ہے؟ جواب دیا: جی ہاں! فرمایا: اللہ اسے ہلاک کرے، میں نے تو اسے اچھی بات کہی تھی،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي يَتِيًا رَجُلٌ يَدْعِي الْاِسْلَامَ.

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری موت کسی ایسے آدمی کے ہاتھوں نہیں لکھی جو اسلام کا دعویدار ہے۔ اے ابن عباس!

قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَهْلُكَ تُحِبَّانِ أَنْ تُكْتَبَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ. وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا

تم اور تمہارے والے اس بات کو بہت پسند کرتے تھے کہ غمی غلام مدینہ میں کثرت سے ہوں۔ اور عباس بیشمار کے پاس بہت سے غلام تھے

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ يَشُنْتَ فَعَلْتُ (أَيْ إِنَّ يَشُنْتَ قَتَلْنَا) قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلسَانِكُمْ

ابن عباس نے جواب دیا: اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیتے ہیں۔ فرمایا: یہ غلط بات ہے خصوصاً جب وہ تمہاری زبان بولتے ہیں،

توضیح اللغة:

یلتی: از (ض، س) قریب ہونا، متصل ہونا، از (س) بمعنی متصرف ہونا، والی ہونا، از (تفعیل) والی مقرر کرنا، از

(افعال) والی مقرر کرنا، احسان کرنا، از (مفاعله) دوستی کرنا، از (تفعیل) ذمہ داری لینا، از (استفعال) بمعنی غالب ہونا۔

سبحان: از (تفعیل) پاکی بیان کرنا، سبحان للہ کہنا، از (ف) دور تک جانا، تیرنا، از (افعال) بمعنی تیرنا۔ حال: از (ن)

بمعنی گھومنا، از (افعال) گھومنا۔ الصنع: کاریگری میں ماہر جمع صنعون، از (ف) بنانا، از (تفعیل) مزین کرنا، از (تفعیل) بناوٹ

ۛ یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا رومی نصرانی غلام تھا جو ایک کاریگر تھا اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر اپنے آقا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ مجھ سے خراج بہت زیادہ وصول کرتے ہیں، تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے خراج کی مقدار پوچھی تو اس نے بتلادی، اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایک کاریگر آدمی ہو تمہارے ہاتھ میں اللہ نے ہنر رکھا ہے، ہنر کے مقابلہ میں یہ خراج زیادہ نہیں ہے، غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر خاموش ہو گیا اس کی ایک دفعہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک چکی بنا کر دو، اس نے کہا کہ ایسی چکی بنا کر دوں گا کہ مشرق و مغرب یا درکھے گا، یہ آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کی طرف اشارہ تھا، پھر یہ مرد قتل کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا۔

کرنا، از (استفعال) بنانے کا کہنا۔ حبان: از (افعال) بمعنی محبت کرنا، از (مفاعله) باہم محبت کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے محبت کرنا، از (تفعیل) محبوب بنانا، از (س، ک) محبوب ہونا۔ رقیقا: غلام، از (ن) غلام بنایا۔ کذب: از (ض) غلطی ہو جانا۔

وَصَلُّوا قِبَلَتَكُمْ وَخُجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتَبِلْ إِلَى بَيْتِهِ فَأَنْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ

تمہارے قبلہ کی رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں، تمہارے حج جیسا حج بھی کرتے ہیں حج بھی کرتے ہیں۔ پھر انہیں گمراہ لایا گیا اور ہم بھی ان کے ساتھ چلے۔ ایسی حالت تھی گویا لوگوں کو

لَمْ تُصِيبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَيْهِ فَقَائِلُ يَقُولُ: لَا تَأْسَ وَقَائِلُ يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ فَأَتَى بِتَبِيذٍ

اتنی بڑی مصیبت اس دی سے پہلے نہ پہنچی ہو، کوئی کہتا: کہ کچھ نہیں ہوگا، کوئی کہتا: کہ مجھے ان پر خطرہ ہے۔ پھر کھجور کا پانی لایا گیا

فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُوفِهِ ثُمَّ أَتَى بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُوفِهِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ.

آپ نے پیا تو وہ پیٹ سے باہر نکل آیا، پھر دودھ پیش کیا گیا، اسے پیا تو وہ بھی پیٹ سے باہر آ گیا، لوگ سمجھ گئے کہ آپ شہید ہو جائیں گے۔

فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يُنْثِنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌ فَقَالَ: أَبَشِّرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

ہم بھی ان کے پاس گئے اور لوگ بھی آئے اور آ کر ان کی تعریفیں کرنے لگے، ایک نوجوان آدمی آیا اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! مبارک ہو

بِبَشْرَى اللَّهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمَ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ

اللہ کی طرف سے بشارتیں ہو، آپ کو رسول اللہ ﷺ کی محبت حاصل ہے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں تقدم حاصل ہے پھر

وَلَيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةً. قَالَ. وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ كَقَفَا

آپ والی بنائے گئے اور آپ نے خوب انصاف کیا، پھر یہ شہادت کا مقام۔ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ سب میری بخشش کے لیے کافی ہو جائے،

لَا عَلَيْكَ وَلَا لِي. فَلَمَّا أَذْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ.

نہ تو میرے خلاف ہو اور نہ میرے حق میں ہو۔ جب وہ واپس مڑا تو اچانک اس کا ہنڈ زمین کے ساتھ لگ رہا تھا، آپ نے فرمایا: اس لڑکے کو واپس بلاؤ

توضیح اللغة:

حج: از (ن) ارادہ کرنا، دلیل میں غالب آنا، از (مفاعله) جھگڑا کرنا، از (تفاعل) باہم جھگڑا کرنا، از (افتعال)

بمعنی دعویٰ کرنا، دلیل پیش کرنا از (استفعال) بمعنی دلیل طلب کرنا۔ بنیید: شیرے وغیرہ سے بنی ہوئی شراب، کفافا:

ضرورت کے بقدر نہ زیادہ نہ کم، از (ن) اجزاء کو باہم یکجا کرنا۔ ازارہ: تہبند، از (ن) تہبند باندھنا۔

قَالَ يَا ابْنِ أُمِّئٍ: اِرْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَتَى لِعَوْبِكَ وَأَتَى لِرَبِّكَ. يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ! انْظُرْ

فرمایا: اے بیٹے! اپنا کپڑا اوپر رکھا کرو، اس سے تمہارے کپڑے بھی صاف رہیں گے اور تمہارا رب بھی راضی رہے گا۔ اے عبد اللہ! دیکھو

مَا عَلَىكَ مِنَ الدَّنِينَ، فَحَسْبُوهُ فَوْجَدُوهُ سِنَّةً وَمَتَانِينَ أَلْفًا أَوْ ثَمَنُوهُ. قَالَ إِنْ وَلِيَ لَهُ مَالٌ آلِ عُمَرَ فَأَذِيهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ

مجھ پر کتنا قرض ہے؟ انہوں نے حساب لگایا تو اسے چھاسی ہزار یا اس کے قریب پایا۔ فرمایا: اگر آل عمر کے مال سے ادا ہو جائے تو انہی کے مال سے ادا کرنا

وَالَا فَسَلَّ فِي بَنِي عَدِيٍّ بَنِي كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلَّ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدِيهِمْ إِلَى غَيْرِهِمْ

وگرنہ بنی عدی بن کعب سے مانگ لینا، اگر ان کے مال سے بھی ادا نہ ہو تو قریش سے مانگ لیں، ان کے علاوہ کسی اور سے نہ مانگا۔

فَأَذَى عَلَى هَذَا الْمَالِ. انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ السَّلَامَ، وَلَا تَقُلْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

تم میری طرف سے یہ قرض ادا کر کے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ، انہیں کہو کہ عمر سلام عرض کرتا ہے، امیر المؤمنین نہ کہنا

فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا، وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ. فَسَلَّمَ

کیوں کہ میں آج سے امیر المؤمنین نہیں ہوں۔ اور کہنا کہ میرے دوستوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ انہوں سلام کیا

وَأَسْتَأْذِنُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي، فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ

اور اجازت لے کر اندر گئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھی رو رہی ہیں، کہا: عمر بن خطاب سلام عرض کر رہے ہیں اور اجازت مانگ رہیں کہ

أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي وَلَا لِوَيْرِكَ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي. فَلَمَّا

کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں۔ فرمایا: یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے پسند کی تھی، لیکن آج میں اپنے اوپر عمر کو ترجیح دیتی ہوں۔ جب

أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ: اِرْفَعُونِي فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟

وہ واپس لوٹے تو کہا گیا کہ عبد اللہ بن عمر واپس آ گئے ہیں۔ فرمایا: مجھے اٹھاؤ، چنانچہ ایک آدمی نے سہارا دیا، پوچھا: کیا خبر لایا ہے؟

قَالَ الَّذِي نَحْبُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَذِنْتُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهْمُهُ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ.

بتایا: اے امیر المؤمنین آپ کی خواہش کے مطابق انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ فرمایا: الحمد للہ! میرے لیے اس سے اہم کوئی چیز نہیں تھی

فَإِذَا أَنَا قُبِضْتُ فَأَجْلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنْتَ لِي
توجب میری موت واقع ہو جائے تو مجھے اٹھا کر لے جانا، پھر سلام کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگ رہے ہیں، اگر وہ مجھے اجازت دیں
فَأَدْخُلُونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ. وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا
تو اندر لے جانا اور اگر انکار کر دیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ساتھ کچھ اور عورتیں آئیں

ترجیح اللغة:

أنقى: از (س) کپڑوں کا صاف ہونا، بے عیب ہونا۔ الدین: قرض جو مدت معینہ کے ساتھ ہو۔ تعدہم: از (ن)
گزرنا، کما قال تعالیٰ: {وَلَا تَعْدِينَاكَ عَنْهُمْ}۔ لأوثرون: از (افعال) ترجیح دینا، از (ن) کسی کام کے کرنے کو ترجیح
دینا، کما قال تعالیٰ: {يُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ}۔

فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا فُتِنًا فَوَلَّجَتْ عَلَيْهِ. فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَّجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ
سوجب ہم نے دیکھا تو ہم اٹھ گئے، وہ اندر آئیں، تھوڑی دیر ان کے ساتھ روئیں، لوگوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ گھر کے اندر چلی گئیں
فَسَبَّعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّخْلِ. فَقَالُوا أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اسْتَغْلِفْ. قَالَ:
پھر ہم نے اندر سے ان کے رونے کی آواز سنی۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمیں کچھ وصیت کر دیں، خلیفہ بنادیں، فرمایا:
مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ الثَّغَرِ أَوْ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوِّفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
میں کسی کو اس عہدہ کے لیے اس جماعت سے زیادہ حق دار نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت راضی تھے۔
وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ. فَسَمِي عَلِيًّا وَعُمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. وَقَالَ:
اور وہ ان سے راضی تھے۔ پھر آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا نام لیا اور فرمایا:
يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ (كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ) لَهُ فَإِنْ
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تمہارے ساتھ ہیں، لیکن اس عہدے میں ان کا کوئی حصہ نہیں "گو یا ان کی تسلی کے لیے یہ فرمایا" پھر اگر

أَصَابَتِ الْإِمْرَةَ سَعْدًا فَهَوَ ذَاكَ وَإِلَّا فَلَيْسَتْ بِهٖ أَيْكُم مَّا أَمِرَ، فَإِنِّي لَمْ أُعْزِلْهُ عَنْ عَجْزِ
عہدہ سعد کو ملے تو وہ زیادہ مستحق ہیں، وگرنہ جو امیر بنے وہ ان سے تعاون لیتا رہے۔ کیوں کہ میں نے انہیں تا اہلی سے معزول نہیں کیا

وَلَا خِيَانَةٍ. وَقَالَ أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِأَلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ
اور نہ کسی خیانت کی وجہ سے معزول کیا ہے۔ فرمایا: میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے

وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ
اور انصار کے ساتھ خیر خواہی کی وصیت کرتا ہوں، جنہوں نے مدینہ میں ٹھکانہ دیا اور پہلے ایمان لائے۔ نیک لوگوں کی بات سے

اس کا پس منظر یہ ہے کہ سن 21 ہجری میں ایرانیوں نے عراق عجم میں نہایت عظیم اٹھان جنگی تیاریاں کیں اور مسلمانوں جکو ان کے مفتوحہ ممالک سے نکال دینا چاہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تیاریوں کا حال سنا تو تمام فوجی مرکزوں میں اسلامی فوج کو بھیج کر راستہ کرنے کے احکام صادر کئے، کوئٹہ سب سے بڑا مرکز تھا، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے یہاں نہایت اہتمام کے ساتھ تیاریاں شروع کیں اور دربار خلافت کے ایماء سے نعمان بن مقرن کو جو پہلے ان کی ماتحتی میں افسر مال تھے، اس فوج کا امیر مقرر کیا، لیکن یہاں ایک جماعت ایسی پیدا ہو گئی تھی جو تصدأ جنگ سے بچی چراتی تھی، اور کہتی تھی کہ بعمرہ والوں نے خواہ مخواہ فارس پر حملہ کر کے یہ لڑائی مول لی ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بارگاہ خلافت میں ان لوگوں کی شکایت لکھی تو ان میں سے جراح بن سنان اور اس کے چند ساتھیوں کو ان سے شدید عداوت پیدا ہو گئی اور انہوں نے مدینہ پہنچ کر شکایت کی، کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے، ظاہر ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے عالی مرتبت و بلند پایہ صحابی کی نسبت یہ شکایت کس قدر مہمل تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اس کے لغو ہونے کا یقین تھا تاہم رفع حجت کے خیال سے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو تحقیقات کے لئے روانہ فرمایا، انہوں نے کوئٹہ کی ہر ایک مسجد میں گشت کر کے اس شکایت کی حقیقت دریافت کی تو ہر جگہ سب نے یک زبان ہو کر اس کی تکذیب کی اور لغو بتایا، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تحقیقات سے فارغ ہو کر دونوں فریق کو ساتھ لے ہوئے مدینہ پہنچے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھنے کے ساتھ پوچھا "تم کیسی نماز پڑھتے ہو کہ لوگ شکایت کرتے ہیں؟" انہوں نے جواب دیا کہ پہلی دو رکعتوں میں ایسی سورتیں پڑھتا ہوں اور دونوں آخری میں صرف فاتحہ پڑھتا کرتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک تمہاری نسبت یہی گمان ہو سکتا ہے۔

گو الزام بے بنیاد ثابت ہوا، تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے کہ ایک جماعت مخالفت پر آمادہ ہو گئی تھی ان کو اس عہدہ سے سبکدوش ہی کر دینا مناسب سمجھا، چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جن کو اپنا جانشین بنا آئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان ہی کو مستقل کر دیا اور ان کو دوبارہ واپس جانے کی زحمت نہ دی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر اس بے ہودہ الزام کے قائم ہونے کا نہایت افسوس تھا، فرمایا کرتے تھے کہ میں عرب میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے راو خدا میں حیر اندازی کی ہے، ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ درخت کے سوکھے پتے کھا کھا کر لڑتے تھے، لیکن خدا کی شان آج یہ بنواسد پیدا ہوئے ہیں جو خود مجھے مذہب سکھاتے ہیں کہ میں نماز اچھی نہیں پڑھتا۔ (طبری)

توضیح اللغة:

فلو لجت: از (ض) داخل ہونا، کما قال تعالیٰ: {حتى يلج الجمل في سم الخياط}، وليجة الرجل: ہم راز، ہم نشین، کما قال تعالیٰ: {ولم يتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المؤمنين وليجة} از (افعال) داخل کرنا، کما قال تعالیٰ: {يولج الليل في النهار ويولج النهار في الليل}۔ داخل: دروازہ کی اندرونی جانب۔ النفوس: تین سے دس تک کی آدمیوں کی تعداد، کما قال تعالیٰ: {مالکم اذا قيل لکم انفروا فی سبیل اللہ انا قلتم الی الارض}۔ الرهط: دس سے کم آدمیوں کی جماعت، اور چالیس آدمیوں کی جماعت کو بھی کہا جاتا ہے، کما قال تعالیٰ: {تسعة ربط بفسدون}، وقال: {ولو لا ربطک لجمنک}، اور جمع ربط آتی ہے۔ کھینٹہ التعزیه: دل جوئی کرنا۔ لم أعزله: از (ض) عہدے سے ہٹانا، گوشہ نشینی، از (افتعال) کنارہ کش ہونا، دور ہونا، کما قال تعالیٰ: {وان لم تؤمنوا ہی فاعتزلون}۔ أنصار: ناصر کی جمع بمعنی مددگار، از (ن) مدد کرنا، از (مفاعله) ایک دوسرے کی مدد کرنا، از (تفعیل) نصرانی بننا، از (تفعیل) نصرانی بنانا، از (افتعال) مدد میں غالب آنا، از (استفعال) مدد طلب کرنا۔ تہوؤوا: از (تفعیل) ٹھہرنا، مقیم ہونا۔

وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئَتِهِمْ وَأُوصِيَهُ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِذَاءُ الْإِسْلَامِ وَ

اور خطا کاروں سے درگزر کرے۔ اور شہر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں اس لیے کہ یہ اسلام کے مدد

جَبَاءُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ. وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فِضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ

مال جمع کرنے والے اور دشمن کے غیظ و غضب کا ذریعہ ہیں۔ اور ان کی زائد چیز صرف ان کی خوشی سے لی جائے۔

وَأُوصِيَهُ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا: فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَائِثِ أَمْوَالِهِمْ

دیہاتیوں کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں؛ کیونکہ یہی اصل عرب اور اسلام کی قوت ہیں، ان کے مال سے چھوٹے جانور لے کر

وَتُرَدُّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ وَأُوصِيَهُ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ

انہیں کے غریب لوگوں میں تقسیم کیے جائیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ان سے کیے ہوئے وعدے پورے کرے

وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَائِفَتُهُمْ. فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَأَنْطَلَقْنَا نَمْشِي

اور ان کی حفاظت کے لئے جنگ کی جائے، اور طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالے۔ جب وہ وفات پا گئے تو ہم انہیں لے کر پیدل چلے

فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ يَسْتَأْذِنُ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَتْ (أَي عَائِشَةَ) أَدْخِلُوهُ فَأَدْخِلَ۔
 پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کر کے کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگ رہے ہیں، فرمایا: انہیں اندر لے آؤ، چنانچہ اندر لے گئے
 فَوَضَعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ:
 وہاں ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ جب دفن سے فارغ ہوئے، وہ چھوٹی سی جماعت اکٹھی ہوئی، تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
 اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ مِنْكُمْ۔ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ
 تم اپنا حق اپنے میں سے تین کو دے دو، چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنا حق علی رضی اللہ عنہ کو دیتا ہوں، طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حق عثمان رضی اللہ عنہ کو دیتا ہوں

توضیح اللغة:

ردء: بمعنی مددگار جمع اُزداء، از (ف) مدد کرنا، ٹیک لگانا، از (ی) ردی ہونا۔ از (افعال) برا کام کرنا، خراب کرنا، بگاڑنا، از
 (تفاعل) ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ جباة: جابی کی جمع بمعنی ٹیکس جمع کرنے والے۔ از (ن، ض) بمعنی جمع کرنا، از (افتعال) چن
 لینا۔ از (تفعیل) بوقت سجدہ ہاتھوں کو زمین پر رکھنا۔ اعراب: اعرابی کی جمع، عرب کے دیہاتی لوگ، از (ی) بمعنی فصیح عربی بولنا،
 از (س) معدہ کا خراب ہونا، از (تفعیل) اعرابی غلطی سے پاک کرنا، عربی میں ترجمہ کرنا، از (افعال) ظاہر کرنا، از (استفعال)
 عربوں میں داخل ہونا، از (تفعیل) بمعنی عربوں کے اخلاق اختیار کرنا۔ حواشی: حاشیہ کی جمع بمعنی اہل و عیال، خاص لوگ، چھوٹی
 چیز، خدام، کنارہ، کتاب کا حاشیہ، فقراء: فقیر کی جمع بمعنی محتاج، مفلس نادار، از (ی، ک، افتعال) بمعنی محتاج ہونا، از (افعال) فقیر
 بنانا، از (ن، ض) بمعنی کھودنا، از (س) ریڑھ کی ہڈی میں درد ہونا۔ یكلفوا: از (تفعیل) دشوار کام کا حکم دینا، از (تفعیل) دشوار کام
 برداشت کرنا، از (افعال) عاشق زار بنانا، از (س) عاشق زار ہونا۔ طاقت: بمعنی قدرت، زور جمع طاقت، از (افعال) بمعنی قادر
 ہونا، از (تفعیل) طوق پہنانا، از (تفعیل) طوق

وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ۔ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَيُّكُمْ تَبْرَأُ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ

اور سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنا حق عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیتا ہوں۔ پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میں جو اس معاملہ سے بری ہو

فَتَجَعَلَهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَأَشْكَيْتُ الشَّيْخَيْنِ،

ہم اسی کے حوالے کر دیں گے پھر اللہ اور اسلام اس پر نگران ہوں گے۔ غور کرو کہ اس کے خیال میں کون افضل ہے؟ شیخین نے دیکھا خاموش ہو گئے

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَٰهًا وَاللَّهِ عَلَيَّ أَنْ لَا أَلُو عَنْ أَفْضَلِكُمْ. قَالَا: نَعَمْ.

پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں بہتر ہی کو منتخب کروں گا۔ انہوں نے کہا: جی ہاں

فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا

پھر آپ نے ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور کہا: آپ کو رسول اللہ ﷺ کی قرابت حاصل ہے اور آپ شروع میں اسلام لائے ہیں جیسا کہ

قَدْ عَلِمْتَ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ لَكُمُ الْأَمْرُ لَكُمُ الْأَمْرُ لَكُمُ الْأَمْرُ لَكُمُ الْأَمْرُ لَكُمُ الْأَمْرُ لَكُمُ الْأَمْرُ لَكُمُ الْأَمْرُ لَكُمُ الْأَمْرُ

آپ جانتے ہیں، اللہ آپ پر گواہ ہیں کہ بتائیں اگر میں آپ کو خلیفہ بنادوں تو آپ عدل کریں گے اور اگر عثمان کو بنادوں تو آپ ان کی مائیں گے

ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. فَلَمَّا أَخَذَ الْبَيْعَ قَالَ: إِرْفَعْ يَدَكَ يَا عُمَانُ فَبَايَعَهُ

پھر دوسرے کو تنہائی میں لے گئے اور انہیں بھی اسی طرح کہا۔ جب وعدہ لے چکے تو کہا: اے عثمان! اپنا ہاتھ اٹھائے کریں، پھر ان کی بیعت کی

فَبَايَعَهُ لَهُ عَلَى وَجْهِ أَهْلِ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ.

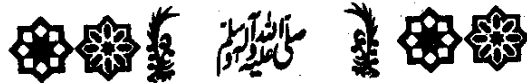
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور گھر کے لوگ بھی اندر آ گئے اور انہوں نے بھی بیعت کی۔

توضیح اللغة:

تبرأ: از (تفعل) بمعنی بیزار ہونا، از (استفعال) بمعنی براءت طلب کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے جدا ہونا، از

(تفعیل) بمعنی بری کرنا، پاک کرنا، از (س) نجات پانا، از (ف، ک) شفاء پانا، اسکت: از (انفعال) بمعنی چپ کرنا، از

(ن) بمعنی چپ ہونا، از (مفاعله) چپ رہنے میں مقابلہ کرنا۔



أَخْلَاقُ الْمُؤْمِنِ

لحسن البصري رحمہ اللہ

مؤمن کے اخلاق

هَيْبَاتُ هَيْبَاتٍ أَهْلَكَ النَّاسَ الْأُمَانِيَّ، قَوْلٌ بِلاَ عَمَلٍ، وَمَعْرِفَةٌ بِغَيْرِ صَبْرِ، وَإِيمَانٌ بِلاَ يَقِينٍ،
افسوس در افسوس کہاں تھے کہاں جا پڑے، لوگوں کو ایسی امیدوں نے ہلاک کر دیا، بات بغیر عمل کے کہنا، معرفت بغیر صبر کے اور ایمان بغیر یقین کے ہے

مَانٍ أَرَى رِجَالًا وَلَا أَرَى عَقُولًا، وَأَسْتَمِعُ حَسِيصًا وَلَا أَرَى أَلِيْسًا، مُ
مجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں لوگ تو دیکھتا ہوں، عقل نظر نہیں آتی (لوگ تو نظر آتے ہیں پر ان میں عقل نہیں)، آہٹ تو سنتا ہوں مگر کوئی مانوس شخص دکھائی نہیں دیتا،

دَخَلَ الْقَوْمُ وَاللَّهُ ثُمَّ خَرَجُوا، عَرَفُوا ثُمَّ أَنْكَرُوا، وَحَرَّمُوا ثُمَّ اسْتَحَلُّوا، إِنَّمَا دِينُ أَحَدِكُمْ
بخدا قوم داخل ہو گئی پھر نکل گئی، لیکن پھر اسلام سے نکل گئے، انہوں نے حق پہچانا لیکن پھر انکار کر دیا، انہوں نے حرام سمجھا پھر حلال قرار دیا۔ تم میں سے ہر ایک کے دین کا اثر

لَعَقَهُ عَلَى لِسَانِهِ، إِذَا سُئِلَ: أُمُومٌ أَنْتَ بِيَوْمِ الْحِسَابِ؟ قَالَ نَعَمْ! كَذَبَ وَمَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ،
زبان تک رہ گیا ہے۔ جب پوچھا جائے کہ کیا تمہارا قیامت کے دن پر ایمان ہے؟ تو جواب میں کہتے کا: جی ہاں، روز جزاء کے مالک کی قسم کہا کر کہتا ہوں! اس نے جھوٹ بولا

إِنَّ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ قُوَّةٌ فِي الدِّينِ، وَحَزْمًا فِي الدِّينِ، وَإِيمَانًا فِي يَقِينٍ، وَعِلْمًا فِي جَلْمٍ، وَجَلْمًا بِعِلْمٍ،
بے شک مؤمن کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ وہ دین میں مضبوط ہو، نرمی میں محتاط ہو، یقین میں پختہ ہو، علم برداری میں اور حوصلہ جانکاری میں

توضیح اللغة:

أَخْلَاقُ: جمع خلق طبعیت، عادت، کما قال تعالیٰ: وَإِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ}۔ ہیبات: دور ہونا، ناممکن ہونا، کما
قال تعالیٰ: {هَيْبَاتُ هَيْبَاتٍ لِّمَا تُوعَدُونَ}۔ عَقُولًا: وہ آدمی جو اچھے برے، خیر و شر اور حق و باطل کے درمیان فرق کر سکتا ہو، از
(ض) سمجھ دار ہو جانا، کما قال تعالیٰ: {وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالَمُونَ}۔ حَسِيصًا: آہستہ آواز، کما قال تالیٰ: {لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا
وَهُمْ فِي مَا اشْغَبَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ}۔ از (ن) جڑ سے اکھیڑنا از (إِفعال) محسوس کرنا، کما قال تعالیٰ: {فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ
الْكَفْرَ}۔ أَلِيْسًا: مانوس، از (ن، ض، س) مانوس ہونا۔ حَزَمًا: حرام و ممنوع بنانا، کما قال تعالیٰ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ}۔ از (ک)
کسی کے لئے کوئی چیز حرام ہونا، لَعَقَهُ: انگلی بھر یا چمچ بھر چیز، از (س) انگلی یا زبان سے چاٹنا۔ حَزَمًا: محتاط و مستقل مزاج، از

(ک) محتاط و دور اندیش ہونا، مستقل مزاج ہونا۔ از (ض) باندھنا۔ لین: نرم جمع لیون۔ از (ض) نرم ہونا، از (إفعال و تفعیل) نرم کرنا، از (مفاعله) بمعنی نرم برتاؤ کرنا، از (استفعال) بمعنی نرم پانا۔ علما: بردباری جمع حلوم، أحلام، از (ن) بمعنی خواب دیکھنا، از (ک) بردبار ہونا، از (تفعیل) بردار بنانا، از (انتقال) بمعنی خواب دیکھنا، از (تفاعل) تکلف سے بردباری ظاہر کرنا۔

وَكَيْسًا فِي رِفْعِي، وَتَجَمُّلاً فِي فَاقَةِ، وَقَصْدًا فِي غِيٍّ، وَشَفَقَةً فِي تَفَقُّةٍ، وَرَحْمَةً لِمَجْهُودٍ، وَعِظَاءً فِي الْحَقُوقِ،
 نرمی میں عقل مندی ہو، غریبی میں مہربانی ہو، مالداری میں میانہ روی ہو، خرچ کرنے میں شفقت ہو، کمزور کے لیے نرم دل ہو، حقوق کی ادائیگی ہو
 وَإِنصَافًا فِي اسْتِقَامَةٍ، لَا يَحْيِفُ عَلَى مَنْ يُبْغِضُ، وَلَا يَأْتُمُّ فِي مُسَاعَدَةِ مَنْ يُحِبُّ، وَلَا يَهَيِّزُ، وَلَا يَغَيِّرُ، وَلَا يَلْبِزُ،
 اعتدال میں انصاف ہو، جس پر غصہ ہو اس کے ساتھ زیادتی نہ کرے، اپنے پیاروں کی امداد میں گناہ نہ کرے، نہ طعنہ دے، نہ عیب لگائے،
 وَلَا يَلْعَوُ، وَلَا يَلْهَوُ، وَلَا يَلْعَبُ، وَلَا يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَلَا يَتَّبِعُ مَالِيسَ لَهُ، وَلَا يَتَّخِذُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِ،
 نہ فضول کام کرے، بہو و لعب میں مشغول نہ ہو، نہ چغلمواری کرے، غیر متعلق کاموں میں کے پیچھے نہ پڑے، اپنے اوپر ثابت حق کا انکار نہ کرے،
 وَلَا يَتَجَاوَزُ فِي الْعُدْرِ، وَلَا يَشْتَكُ بِالْفَجِيعَةِ، إِنْ حَلَّتْ بِغَيْرِهِ، وَلَا يُسَرُّ بِالنَّمِصِيَّةِ إِذَا تَرَلَّتْ بِسِوَاكَ،
 نہ عذر میں حد سے بڑھے، نہ دوسرے پر اترنے والی معصیت پر خوش ہو، نہ کسی کے گناہ پر خوشی کا اظہار کرے،

صحاب مضمون کا تعارف

پورا نام ابوسعید الحسن ابن ابی الحسن یسار البصری ہے، آپ کا شمار تابعین اور مشائخ ہوتا ہے، علم، تقویٰ، زہد اور عبادت کے جامع تھے۔ آپ کے والد، مشہور صحابی زید بن ثابت انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، آپ کی والدہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں۔ آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دو سال قبل دورانِ خلافت مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، اور بصرہ میں رجب ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

توضیح اللغة:

کچسا: بمعنی دانا، سمجھ دار، جمع اکیاس، از (ض) عقل مند ہونا، زیرک ہونا، از (تفعیل) عقل مند بنانا، از (مفاعله) دانائی میں مقابلہ کرنا۔ شفقت: بمعنی مہربانی، رحمت، خوف کے ساتھ مہربانی، از (س) بمعنی مہربانی کرنا، اگر صلہ من ہو بمعنی خوف کرنا، از (تفعیل) مہربان بنانا، از (افعال) خوف کرنا، مہربان ہونا، شفق کا وقت پانا۔ نفقة: بمعنی خرچ جمع نفقات، اتفاق، از (افعال) بمعنی خرچ کرنا، از (مفاعله) دل میں کفر چھپا کر زبان سے ایمان ظاہر کرنا، از (ن) ختم ہونا، کم ہونا، از (ن) بمعنی مرنا۔ مجہود: از (ف) کوشش کرنا، از (مفاعله) پوری کوشش صرف کرنا، از (س) بمعنی زندگی کا کدہ رہنا۔ انصاف: از افعال بمعنی انصاف سے فیصلہ کرنا، از (تفعیل) بمعنی آدھا آدھا کرنا، از (ض) آدمے تک پہنچنا۔ یحیف: از (ض) ظلم کرنا، از (تفعیل) بمعنی کم کرنا۔ یہمز: از (ن، ض) بمعنی پیٹھ پیچھے غیبت کرنا۔ یغمز: از (ض) عیب ظاہر کرنا، طعنہ دینا، ٹٹولنا، از (افعال) عیب لگانا، از (تفاعل) بمعنی ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا، از (مفاعله) ایک دوسرے کو عیب لگانا۔ یلمز: از (ض، ن) عیب لگانا، آنکھ سے اشارہ کرنا، از (مفاعله) اشارہ سے گفتگو کرنا۔ یلعب: از (س) بمعنی کھیلنا، مزاح کرنا، از (افعال) کھلانا۔ نعیمة: از (ض، ن) چغل خوری کرنا، جھوٹ سے آراستہ کرنا۔ یجحد: از (ف) کفر کرنا، انکار کرنا، از (س) کم ہونا۔ یشمت: از (افعال) دشمن کے غم سے خوشی کرنا، از (س) کسی کی مصیبت پر خوش ہونا، از (تفعیل) بمعنی چھینکنے والے کو پر حکم اللہ کہنا۔ فجیعتہ: بمعنی مصیبت، جمع فجائع، از (ف) مصیبت زدہ بنانا، درد مند کرنا، از (تفعیل) بمعنی درد مند ہونا۔

الْمُؤْمِنُ فِي الصَّلَاةِ خَاشِعٌ، وَالِی الزُّكُوعِ مُسَارِعٌ، قَوْلُهُ شِفَاءٌ، وَصَلْوُهُ تَقَى، وَسُكُونُهُ فِكْرَةٌ،

مؤمن نماز میں خشوع کرنے والا اور نماز کی طرف جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی بات شفا ہے، اس کا صبر پرہیز کرنا ہے۔ اس کی خاموشی غور و فکر کرنا ہے،

وَنَظَرُهُ عِلْمٌ، يُحَالِطُ الْعُلَمَاءَ لِيَعْلَمَ، وَيَسْكُتُ بَيْنَهُمْ لِيَسْلَمَ، وَيَتَكَلَّمُ

اس کا دیکھنا عبرت ہے، علماء کے ساتھ بیٹھتا ہے تاکہ علم حاصل کرے، ان کے درمیان خاموش رہتا ہے تاکہ سلامت رہے، بولتا ہے

لِيَغْنَمَ، إِنْ أَحْسَنَ اسْتَبْشَرَ، وَإِنْ أَسَاءَ اسْتَغْفَرَ، وَإِنْ عَتَبَ اسْتَغْتَبَ، وَإِنْ سَفِهَ عَلَيْهِ

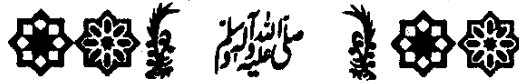
تاکہ نفع اٹھائے، نیکی کر کے خوش ہوتا ہے اور اگر گناہ ہو جائے تو استغفار کرتا ہے۔ اگر کوئی ناراض ہو تو راضی کرتا ہے، اگر اسے ستایا جائے

حَلَمَ، وَإِنْ ظَلِمَ صَدَرَ، وَ إِنْ جِئَ عَلَيْهِ عَدْلٌ، لَا يَتَعَوَّدُ بِغَيْرِ اللَّهِ،
 تو بردباری سے پیش آتا ہے، اگر اس پر ظلم کیا جائے تو صبر کرتا ہے اور اگر جبر کیا جائے تو انصاف کرتا ہے، اللہ کے علاوہ کسی سے پناہ نہیں مانگتا،
 وَلَا يَسْتَعِينُ إِلَّا بِاللَّهِ، وَقُوْرُ فِي الْبَلَاءِ، شُكْرُ فِي الْخَلَاءِ، قَانِعٌ بِالرِّزْقِ،
 اللہ کے علاوہ کسی سے مدد نہیں مانگتا، مجلس میں باوقار اور خلوت میں شکر گزار ہوتا ہے، دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرنے والا
 حَامِدٌ عَلَى الرَّحَاءِ، صَابِرٌ عَلَى الْبَلَاءِ، إِنْ جَلَسَ مَعَ الْغَافِلِينَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ، وَ إِنْ
 خوشحالی میں تعریف کرنے والا اور مصیبت پر صبر کرنے والا ہے۔ اگر غافل لوگوں کے ساتھ بیٹھے تو ذکر کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے اور اگر
 جَلَسَ مَعَ الذَّاكِرِينَ كُتِبَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ، هَكَذَا كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ الْأَوَّلُ، فَالْأَوَّلُ
 ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے تو استغفار کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد میرے ایسے ہی تھے
 حَتَّى لَحِقُوا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَ هَكَذَا كَانَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ سَلَفِكُمْ الصَّالِحِ، وَ إِنَّمَا غَيَّرْتُكُمْ لِمَا غَيَّرْتُكُمْ،
 یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔ تم سے پہلے والے مسلمان بھی ایسے ہی تھے، اور تم نے تو خود اپنی حالت بدل دی ہے
 ثُمَّ تَلَا : ﴿ إِنْ اللَّهُ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ،
 پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، ترجمہ ”بے شک اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتے جب تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں
 فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ، وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ“
 اور اللہ جب کسی قوم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرمائیں تو اسے ٹالنے والا کوئی نہیں، نہ اس کے لیے اللہ کے علاوہ کوئی حمایتی ہوتا ہے۔

توضیح اللغة:

خاشع: از (ف) عاجزی کا اظہار کرنا، فروتنی کرنا، از (افعال) بمعنی عاجزی کرنے پر برا ہیختہ کرنا۔ شفاء: بمعنی دوا، از
 (ض) مرض سے صحت یاب کرنا، از (افعال) شفاء مانگنا۔ فکرة: معاملہ میں غور و فکر، سوچ و بیچار، جمع فکر، از (ض) افعال
 وتفعّل) بمعنی غور کرنا، سوچنا۔ لیغتم: از (س) بمعنی مفت حاصل کرنا، غنیمت حاصل کرنا، از (تفعیل) بمعنی حصہ سے زائد
 دینا، از (افعال) غنیمت حاصل کرنا، از (افتعال، تفعّل، استفعال) بمعنی غنیمت سمجھنا۔ عتب: از (ن، ض) ملامت کرنا،

دروازہ کی دلیز بنانا، از (افعال) بمعنی سبب ناراضگی کو دور کرنا، از (تفعیل) ایک دوسرے پر اظہار ناراضگی کرنا، از (استفعال) رضامند کرنا۔ سفہ: از (س) بمعنی ردی اخلاق والا ہونا، از (ک) بے وقوف ہونا، از (تفعیل) بے وقوف بنانا، بے وقوفی کی طرف نسبت کرنا، از (تفعیل) بمعنی بہ تکلف بے وقوف بنانا، از (ن) گالی میں غالب آنا۔ جیو: از (ن) بمعنی ظلم کرنا، وقور: صاحب وقار جمع وقر، از (تفعیل) بمعنی تعظیم کرنا، از (تفعیل، افتعال) صاحب وقار ہونا، از (افعال) بھاری بوجھ لادنا، از (ض) مصدر وقار ہو تو بمعنی صاحب وقار ہونا، اگر مصدر وقر ہو تو بمعنی بہرا ہونا۔ شکوراً: بمعنی بہت شکر گزار جمع شکر، از (ن) بمعنی شکر ادا کرنا، بہتر سلوک پر تعریف کرنا، از (مفاعله) بمعنی شکر گزاری دکھانا۔ خلاء: بمعنی خالی مکان، پاخانہ، از (ن) خالی ہونا، اکیلا ہونا، از (ن) بمعنی تنہائی میں ملنا، از (تفعیل) چھوڑنا، از (تفعیل) تنہائی میں رہنا۔ رزق: بمعنی روزی جمع أرزاق: از (ن) روزی پہنچانا، از (استفعال) روزی مانگنا۔ رخاء: از (ن، ک، س، ف) بمعنی زندگی کا آسودہ ہونا، از (س، ک) بمعنی نرم ہونا، آسان ہونا، از (افعال) نرم کرنا، از (تفاعل) بمعنی دور ہونا، از (استفعال) بمعنی نرم ہونا، سلف: گزشتہ آباء واجداد جمع أسلاف، از (ن) بمعنی گزرتا، آگے ہونا، از (مفاعله) برابری کرنا، ساتھ ساتھ چلنا، از (افعال، تفعیل) بمعنی قرض دینا۔



اِخْوَانُ الصَّفَاءِ

مخلص بھائی

لاہن المقفع رضی اللہ عنہ

فَبَيْنَمَا الْغُرَابُ فِي كَلَامِهِ، إِذْ أَقْبَلَ نَحْوَهُمْ ظَلَمِي يَسْعَى، فَذُعِرَتْ مِنْهُ السُّلْحَفَاءُ، فَغَاصَتْ فِي الْمَاءِ
 جس دوران کوا اپنی بات کر رہا تھا اچانک ان کی طرف ایک ہرن دوڑتا ہوا آیا، جس سے کچھوا سہم کر پانی میں غوطہ لگا دیا،
 وَخَرَجَ الْجُرَذُ إِلَى مَجْرِهِ، وَطَارَ الْغُرَابُ فَوَقَعَ عَلَى شَجَرَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْغُرَابَ حَلَقَى فِي السَّمَاءِ لِيَنْظُرَ هَلْ لِلظَّمِي طَالِبٌ؟
 چوہا اپنے بل کی طرف نکلا، اور کوا اڑ کر ایک درخت پر بیٹھ گیا، پھر کوا نے ہوا میں ایک چکر لگایا تاکہ دیکھے کہ ہرن کے پیچھے کوئی ہے
 فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا: فَتَنَادَى الْجُرَذُ وَالسُّلْحَفَاءُ، وَخَرَجَا، فَقَالَتِ السُّلْحَفَاءُ لِلظَّمِي،
 اس نے دیکھا، اسے کچھ دکھائی نہ دیا، پھر اس نے چوہے اور کچھوے کو آواز دی، وہ دونوں باہر آ گئے۔ کچھوے نے ہرن سے کہا
 حِينَ رَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ: اِشْرَبْ إِنْ كَانَ بِكَ عَطَشٌ، وَلَا تَخَفْ، فَإِنَّهُ لَا خَوْفَ عَلَيْكَ.
 جس وقت اسے دیکھا کہ پانی کی طرف دیکھ رہا ہے کہ اگر تجھے پیاس لگی ہے تو پانی پی لو اور ڈرو نہیں، اس لیے کہ اب تجھے کوئی خطرہ نہیں
 فَذَكَا الظَّمِي فَرَحَبَتْ بِهِ السُّلْحَفَاءُ وَحَبِثَتْهُ. وَقَالَتْ لَهُ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْتَنْحِ بِهَذِهِ الصَّخَارَى
 ہرن قریب ہوا اور کچھوے نے اسے مرحبا کہا اور سلام کیا اور پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے بتایا کہ میں ان جنگلوں میں چرتا تھا
 فَلَمْ تَزَلِ الْأَسَاوِرَةُ تَنْظُرُنِي مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ حَتَّى رَأَيْتُ الْيَوْمَ شَبَحًا، فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ قَائِمًا.
 تیرا انداز شکاری ہمیشہ مجھے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگاتے رہے یہاں تک کہ میں نے آج ایک آدمی کی شبیہ دیکھی، میں ڈر گیا کہ کہیں یہ شکاری نہ ہو

صاحبِ مضمون کا تعارف

پورا نام عبداللہ بن مقفع ہے، یہ اصل فارسی ہیں لیکن ان کی پرورش عربی ماحول میں ہوئی ہے، اس لئے دونوں زبانوں
 میں کتابت کے ماہر تھے۔ بنو عباس کے زمانے میں اسلام لائے، بنو امیہ کے زمانے میں ان کو نشی مقرر کیا گیا اور خلیفہ منصور کے
 زمانے (۱۳۲ھ) میں ان کو قتل کیا گیا۔ آپ ادب و انشاء میں ماہر تھے، اور تصنیف ایسے انداز سے کرتے تھے کہ آپ کی اتباع
 کی جاتی۔

توضیح اللغة:

الصفا: مخلص دوست، خالص، منتخب، از (ن) صاف اور خالص ہونا، بے غبار ہونا، کما قال تعالیٰ: لَإِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ {ازل منتخب کرنا، از (افعال) خالص محبت کرنا، از (تفاعل) بعض کا بعض سے خالص محبت کرنا۔ غراب: بمعنی کوا، جمع غیر بان، أغریہ، أغزبد طبی: بمعنی ہرن، جمع ظباء، ظبیات ذعوت: از (س) بمعنی ڈرنا، بے خبر ہونا۔ سلحفاة: بمعنی کچھو کچھو، سلاحف۔ غاصت: از (ن) پانی میں غوطہ لگانا، از (تفعیل) غوطہ لگوانا، کما قال تعالیٰ: وَالشَّيْطَانُ كُلُّ يَنَاءٍ وَغَوَاصٍ {۔ جزد: بمعنی چوہا، جمع جردان۔ جخر: بمعنی سوراخ، جمع أحجار، أحجرة، حجرة۔ شجرة: بمعنی درخت، جمع أشجار، شجرا، شجر، از (ن) اختلاف کرنا، از (س) بہت جمعیت والا ہونا، از (افعال) درخت لگانا، از (تفاعل) باہم جھگڑا کرنا، از (افتعال) بمعنی باہم جھگڑا کرنا۔ عطش: از (س) پیاسا ہونا، از (افعال و تفعیل) پیاسا کرنا، از (مفاعله) پیاس لگنے میں مقابلہ کرنا۔ دنا: از (ن) بمعنی قریب ہونا، از (تفعیل) قریب کرنا، از (افعال) قریب کرنا، تنگ زندگی بسر کرنا، از (مفاعله) قریب ہونا، از (استفعال) قریب ہونے کو کہنا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ رحبت: از (تفعیل) بمعنی خوش آمدید کہنا، کشادہ کرنا، از (س) کشادہ ہونا۔ کما قال تعالیٰ: {حتیٰ اذا ضاقت علیہم الأرض بما رحبت}۔ حیث: از (تفعیل) درازی عمر کی دعا دینا، سلام کرنا، از (س) زندہ رہنا، از (مفاعله) شرم دلانا، از (افعال) زندہ کرنا، از (استفعال) شرم کرنا۔ اسبح: از (ف) ظاہر ہونا، پیش آنا، ہرن وغیرہ کا بائیں سے دائیں طرف گزرتا ہے، از (تفعیل و استفعال) بمعنی کھود کرید کرنا۔ اساورہ: جمع أسوار بمعنی تیر انداز۔ تطود: از (ن) بمعنی دور کرنا۔ شبحاً: بمعنی شخص نظر آنے والا مال، جمع شيوخ، أشباح، از (ف) بمعنی چیرنا، از (ی) لے چوڑے باروؤں والا ہونا، از (تفعیل) بمعنی ایک چیز کو دو دیکھنا، چوڑا کرنا۔ فأنصأ: بمعنی شکاری جمع قوانص، از (ض) بمعنی شکار کرنا، از (تفعیل و افتعال) بمعنی شکار کرنا۔

قَالَتْ: لَا تَخَفْ: فَإِنَّا لَمَرَّ بِأَنَا قَائِمًا قَطُّ. وَنَحْنُ نَهْدُلُ لَكَ وَدُّكَ وَمَكَانَنَا وَالْمَاءَ

اس نے کہا: ڈرنے کی ضرورت نہیں، ہم نے یہاں کبھی کوئی شکاری نہیں دیکھا، ہم اپنی محبت اور جگہ آپ کے قربان کرتے ہیں، پانی

وَالْمَرْغَى كَيْفِيَّةً فِي هَاهُنَا قَائِمًا قَطُّ. فَأَقَامَ الظَّيْبُ مَعَهُمْ وَكَانَ لَهُمْ عَرِيضٌ

اور گھاس ہمارے یہاں دافر مقدار میں ہے، بس اب تم ہمارے ساتھ ہی رہو۔ ہرن ان کے پاس ہی ٹھہر گیا، ان کی سایہ دار جگہ تھی

يَجْتَمِعُونَ فِيهِ وَيَتَذَكَّرُونَ الْأَحَادِيثَ وَالْأَخْبَارَ. فَبَيْنَمَا الْغُرَابُ وَالْجُرُذُ وَالسُّلْحَفَاءُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي الْعَرِيشِ جِهًا وَهَ سَارَے جمع ہوتے، آپس میں باتیں کیا کرتے اور ایک دوسروں کو خبریں سناتے۔ ایک مرتبہ کوا، چوہا اور کچھو کچھو سایہ دار جگہ میں تھے غَابَ الظُّلُمَى فَتَوَقَّعُوهُ سَاعَةً فَلَمْ يَأْتِ. فَلَمَّا أَبْطَأَ أَشْفَقُوا أَنْ يَكُونَ قَدْ أَصَابَهُ عَنَتٌ. اور ہرن غائب تھا، انہوں نے کچھ دیر انتظار کیا لیکن وہ نہ آیا۔ جب کافی دیر گزر گئی تو انہیں غدشہ ہوا کہ کہیں اسے کوئی مشکل تو پیش نہیں آگئی تو ضحیح اللغۃ:

سما: بمعنی آسمان، فاء واسع، ہر چیز کی چھت، بارش، بادل، جمع سماءات، از (ن) بلند ہونا، از (تفعیل) نام رکھنا، کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا، از (افعال) بلند کرنا، نام رکھنا، از (مفاعلہ) فخر کرنے میں مقابلہ کرنا، از (تفاعل) باہم فخر کرنا، ایک دوسرے کو نام لے کر پکارنا۔ مرعی: بمعنی چراگاہ جمع مراعی۔ عویش: جانوروں کو سردی سے بچانے کا بازو، جمونپڑی، جمع غُرُش، از (ض، ن) لکڑی کا مکان بنانا، از (س) متحیر ہونا، از (تفعیل) بمعنی چھت بلند کرنا، ابطأ: از (افعال) بمعنی مؤخر کرنا، دیر کرنا، از (استفعال) بمعنی دیر کرنے والا پانا، از (ک) دیر کرنا، عنَت: از (س) بمعنی دشواری میں پڑنا، گناہ کرنا، از (تفعیل) بمعنی سختی کرنا، از (تفعیل) بمعنی تکلیف پہنچانا۔

فَقَالَ الْجُرُذُ وَالسُّلْحَفَاءُ لِلْغُرَابِ: اُنْظُرْ هَلْ تَرَى مِمَّا يَلِينَا شَيْئًا؛ فَخَلَقَ الْغُرَابُ فِي السَّمَاءِ فَنَظَرَ: چوہے اور کچھوے نے کوا سے کہا کہ تم کوئی ایسی چیز دیکھو جس کا ہمارے قریب کوئی چیز دیکھا جیتی ہے، چنانچہ کوا نے ہوا میں پھر لگایا تو اس نے دیکھا فَإِذَا الظُّلُمَى فِي الْحَبَائِلِ مُقْتَنَصًا فَأَنْقَضَ مُسْرِعًا فَأَخْبَرَهُمَا بِذَلِكَ فَقَالَتِ السُّلْحَفَاءُ وَالْغُرَابُ لِلْجُرُذِ: کہ ہرگز میں جگوا کا کار ہوا پڑا ہے، چنانچہ وہ جلدی سے واپس پلٹا اور انہیں اس بارے میں خبر دی، تو کچھوے اور کوا نے کہا چوہے سے کہا: هَذَا أَمْرٌ لَا يُزْجَى فِيهِ غَيْرُكَ. فَأَعِثْ أَخَاكَ. فَسَعَى الْجُرُذُ مُسْرِعًا. فَأَتَى الظُّلُمَى. فَقَالَ لَهُ: یہ ایسا معاملہ ہے کہ تیرے علاوہ سے اس کے حل کی امید نہیں، اپنے بھائی کی مدد کرو، چوہا جلدی سے چلا اور ہرن کے پاس پہنچ کر اسے کہا: كَيْفَ وَقَعْتَ فِي هَذِهِ الْوَرُظَةِ وَأَنْتَ مِنَ الْأَكْيَاسِ؟ قَالَ الظُّلُمَى: هَلْ يُغْنِي الْكَيْسُ مَعَ الْمَقَادِيرِ شَيْئًا؟ تو اس مصیبت میں کیسے بھٹس گیا حالانکہ تم تو بڑے عقل مندوں میں سے ہو؟ ہرن نے کہا: کیا تقدیر کے مقابلے میں عقلمندی کچھ کام آ سکتی ہے؟ فَبَيْنَمَا هُمَا فِي الْحَدِيثِ إِذْ وَافَقَهُمَا السُّلْحَفَاءُ فَقَالَ لَهَا الظُّلُمَى: مَا أَصَبَتْ بِمَجِيئِكَ إِلَيْنَا: فَإِنَّ وہ انہیں باتوں میں مشغول تھے کہ کچھوے بھی پہنچ گیا، اس نے ہرن سے کہا: تم نے ہمارے پاس آ کر اچھا نہیں کیا؟ اس لیے کہ اگر

الْقَائِصُ لَوْ اِنْتَهَى إِلَيْنَا وَقَدْ قَطَعَ الْجُرُذُ الْحَبَائِلَ اسْتَيْفَتْهُ عَدُوًّا، وَلِلْجُرُذِ أُحْجَارٌ كَثِيرَةٌ، وَالْغُرَابُ شَكَارِي هُمْ تَكْبَهُنَّ مِمَّا تَوْجُوهُ تَوَجُّلٌ كِي رِیَاكَ دِی تُو مِی دُوڑ کر خود کو دشمن سے بچا لوں گا اور جو ہے کے لیے پتھر بہت پڑے ہیں اور کوا

یَطِیئُ وَأَنْتَ ثَقِيلَةٌ، لَا سَعَى لَكَ وَلَا حَرَكَةَ وَأَخَافُ عَلَيْكَ الْقَائِصُ فَقَالَتْ:

اڑا جائے گا جبکہ تم بہت بھاری بھر کم ہو، نہ تو دوڑ سکتے ہو نہ کوئی حرکت کر سکتے ہو، مجھے تیرے بارے میں شکاری کا ڈر ہے۔ اس نے کہا:

لَا عِيشَ مَعَ فِرَاقِ الْأَحِبَّةِ وَ إِذَا فَارَقَ الْأَلِيفُ الْيَفَةَ فَقَدْ سَلِبَ فُؤَادَهُ، وَحَرَمَ سُورَةَ،

دوستوں سے جدائی میں بھی کوئی زندگی ہے، جب محب اپنے محبوب سے جدا ہو جاتا ہے تو اس کا دل چھین جاتا ہے، اس کی خوشیاں ختم ہو جاتی ہیں

توسیع اللغة:

حبال: حبالہ کی جمع بمعنی جال، پھندا۔ انقض: از (انفعال) بمعنی ٹوٹنا، از (ن) توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا، مہر توڑنا، از (تفعیل) بمعنی کسی چیز پر چاندی کا طمع کرنا۔ وردط: ہر مشکل کام، تنگ گڑھا، ہلاکت، کیچڑ، جمع وردطات، از (افعال و تفعیل) ہلاکت میں ڈالنا، از (مفاعله) قریب دینا۔ از (استفعال) بمعنی ہلاک ہونا۔ ایسی مشکل میں پھنسا جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اکیاس: گیس کی جمع بمعنی عقل مند اور ہوشیار۔ والفهما: اچانک آنا، از (ض) پورا مکمل ہونا، وعدہ یا ذمہ داری پوری کرنا، کما قال تعالیٰ: {وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا}۔ ثقیلة: از (ک) بھاری ہونا، از (تفعیل) بوجھل کرنا، از (استفعال) بمعنی بوجھل ہونا، فراق: از (ن، ض) بمعنی جدا کرنا، از (ش) گھبرانا، از (تفعیل) بمعنی جدا جدا کرنا، خوف والا ہونا، از (مفاعله) بمعنی جدا ہونا۔ الیف: بمعنی دوست، جمع آلف، از (س) محبت کرنا، مانوس ہونا، از (مفاعله) باہم انس اور محبت کے ساتھ رہنا، از (ن، ض) ایک ہزار دینا، از (تفعیل) بمعنی جمع کرنا، جوڑنا، از (تفعیل) بمعنی اکٹھا ہونا، از (استفعال) دوست ڈھونڈنا، منسلب: از (ن) بمعنی چھیننا، از (س) ماتم کے کپڑے پہننا۔ فؤاد: بمعنی دل جمع أفئدة، بعض اوقات عقل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

وَعُشْوَى بَصَرُهُ، فَلَمْ يَنْتَهُ كَلَامُهَا حَتَّى وَافَى الْقَائِصُ، وَوَافَى ذَلِكَ فَرَاحَ الْجُرُذِ مِنْ قَطْعِ الشَّرَكِ،

اس کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے، ابھی ان کی باتیں ختم نہیں ہوئی تھیں کہ شکاری آپہنچا، اور اسی وقت ہوا جس وقت ہاری کاٹ چکا تھا

فَنَجَا الظُّبَى بِنَفْسِهِ، وَطَارَ الْغُرَابُ مُحَلِّقًا وَدَخَلَ الْجُرُذُ لِبَعْضِ الْأَحْجَارِ وَلَمْ يَبْقِ غَيْرُ السُّلْحَفَةِ

لہذا ہرن نے خود کو بچا لیا، کوا کول چکر لگاتا ہوا میں اڑا گیا اور چوہا کچھ پتھروں میں گھس گیا، کچھو کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا

وَكُنَّا الصَّيَادُ فَوَجَدَ حِبَالَهُ مُقَطَّعَةً، فَنَظَرَ تَحِيُّنًا وَشِمَالًا فَلَمْ يَجِدْ غَيْرَ السُّلْحَفَةِ تَدِبُ
 شکاری قریب آیا، اس نے دیکھا کہ جال کٹا پڑا ہے، اس نے دائیں بائیں دیکھا، کھوے سوا کچھ نہ پایا، جو رینگتے ہوئے چل رہا تھا
 فَأَخَذَهَا وَرَبَطَهَا فَلَمْ يَلْبِثِ الْغُرَابُ وَالْجُرْدُ وَالظُّبَى أَنْ اجْتَمَعُوا فَنَظَرُوا الْقَائِصُ قَدْ رَبَطَ السُّلْحَفَةَ
 شکاری نے اسے پکڑ کر باندھ دیا۔ کوئے، چوہے اور ہرن سے رہا نہ گیا، ایک جگہ جمع ہوئے، انہوں نے دیکھا کہ سکاری نے کھوے باندھ کو چکاتا
 فَاشْتَدَّ حُزْنُهُمْ، وَقَالَ الْجُرْدُ: مَا أَرَانَا نُجَاوِزُ عَقَبَةً مِنَ الْبَلَاءِ إِلَّا صِرْنَا فِي أَشَدِّ مِنْهَا.
 انہیں بہت دکھ ہوا۔ چوہے نے کہا: ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے کہ ہم مصیبت کی ایک گھاٹی پار کرتے ہیں اور اس سے زیادہ سخت میں جا پڑتے ہیں
 توضیح اللغة:

غشی: از (تفعیل) بمعنی ڈھانکنا، کما قال تعالیٰ: {وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِم غِشَاوَةٌ}۔ از (س) مصدر غشایہ ہو تو
 بمعنی نازل ہونا، ڈھانکنا، جماع کرنا، اور اگر مصدر غشایہ ہو تو بمعنی مٹکی کر دینا۔ الشوک: بمعنی جال، پھندا، جمع اشراک، از
 (س) تسمہ ٹوٹنا۔ الصیاد: بمعنی شکاری، از (ض، افتعال، تفعیل) بمعنی شکار کرنا، از (افعال) شکار پر برا بیختہ کرنا۔ تدب:
 از (ض) بمعنی رینگنا، تمام حیوانات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، کما قال تعالیٰ: {وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ}۔ ہاتھوں یا
 پیروں کے بل چلنا، از (افعال) ہاتھوں یا پیروں کے بل چلانا۔ (حُزْنٌ) بمعنی غم جمع أحزان، از (ن، ض) غمگین کرنا، از (س)
 غمگین ہونا، از (ک) سخت ہونا، از (تفعیل) غمگین بنانا، از (تفعیل، تفاعل، افتعال) بمعنی غمگین ہونا۔ عَقَبَةٌ: بمعنی دشوار
 گزرا گھاٹی، دشوار پہاڑی جمع عقبات، عقاب۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ الَّذِي قَالَ: لَا يَزَالُ إِلَّا الْإِنْسَانُ مُسْتَعِيرًا فِي إِقْبَالِهِ مَالَهُ يَغْوِرُ، فَإِذَا عَثَرَ لَجَّ بِهِ الْعِقَارُ، وَإِنْ
 کسی کہنے والے نے سچ کہا ہے انسان ہمیشہ ترقی کرتا ہے جب تک ٹھوکر نہ کھائے اور جب ٹھوکر کھالے تو پھر ٹھوکریں ہی کھاتا رہتا ہے،
 وَإِنْ مَشَىٰ فِي جَدِّ الْأَرْضِ وَخَلَدِي عَلَى السُّلْحَفَةِ خَيْرُ الْأَصْدِقَاءِ الَّتِي خَلَّتْهَا لَيْسَتْ لِلْمُجَازَاةِ
 اگرچہ وہ ہموار زمین پر چلے۔ مجھے اپنے بہترین دوست کھوے کے بارے میں اندیشہ ہے، جس کی دوستی نہ تو بدلے کے لیے ہے
 وَلَا لِإِنْتِمَائِيسٍ مُكَافَأَةٍ، وَلَكِنَّهَا خِلَّةُ الْكَرِيمِ وَالشَّرِيفِ خِلَّةٌ، هِيَ أَفْضَلُ مِنْ خِلَّةِ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ خِلَّةٌ
 نہ کسی عوض کی تلاش کے لیے ہے۔ اس کی دوستی تو محض مہربانی اور شرافت کی ہے، یہ دوستی اس دوستی سے بہتر ہے جو باپ کی بیٹے سے ہوتی ہے

لَا يَزِيلُهَا إِلَّا الْمَوْتُ. وَنَجَّ لِهَذَا الْحَسَدِ الْمَوْتُكِلَ بِهِ الْبَلَاءُ الَّذِي لَا يَزَالُ فِي تَصَوُّفٍ وَتَقَلُّبٍ
اسے موت کے علاوہ کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ خرابی ہو اسے جسم کے لئے جو اس مصیبتوں کے حوالہ کیا گیا ہے، جو ہمیشہ الٹا پلٹا رہتا ہے

وَلَا يَدُومُ لَهُ شَيْءٌ وَلَا يَلْبَثُ مَعَهُ أَمْرٌ كَمَا لَا يَدُومُ لِلظَّالِمِ مِنَ النَّجْمِ طُلُوعُ
کوئی چیز اس کے لئے ہمیشہ نہیں رہتی اور نہ کوئی معاملہ اس کے ساتھ ٹھہرتا جیسا کہ ظالم کے طلوع ہونے والے ستارے کے طلوع دائمی نہیں،
وَلَا لِللَّائِلِ مِنْهَا أَقْوَلُ لَكِنْ لَا يَزَالُ الظَّالِمُ مِنْهَا أَفْلاَ وَالْأَفْلُ مِنْهَا ظَالِمًا.
اور نہ غروب ہونے والے کے لئے ہمیشہ غروب رہتا ہے، لیکن طلوع ہونے والے ضرور غروب ہوتے ہیں اور غروب ہونے والے ضرور طلوع ہوتے ہیں

وَكَمَا تَكُونُ آلامُ الْكُلُومِ وَانْتِقَاضُ الْمَجْرَاحَاتِ كَذَلِكَ مَنْ قَرِحَتْ كُلُّومُهُ بِفَقْدِ إِخْوَانِهِ بَعْدَ اجْتِمَاعِهِ بِهِمْ.
اور جیسے زخموں کی تکلیف اور زخموں کا بگڑنا ہوتا رہتا ہے اسی طرح دوست ملنے کے بعد ان کی جدائی گم ہونے کی وجہ سے اس کے زخم تازہ ہو گئے ہوں
فَقَالَ الظُّهْمِيُّ وَالْغُرَابُ لِلْجُرَذِ: إِنَّ خَذَرَنَا وَخَذَرَكَ وَكَلَامَكَ، وَإِنْ كَانَ بَلِيغًا، كُلُّ مِنْهَا لَا يُغْنِي عَنِ السُّلْحَفَةِ شَيْئًا.
ہرن اور کوئے نے چوہے سے کہا: ہمارا، تیرا خوف ایک ہی ہے اور تیری باتیں اگرچہ انتہائی بلوغ ہیں، لیکن یہ سب کچھ کوئی فائدہ نہیں دینے والی،

توضیح اللغة:

لَجَّ: از (ض، س) لازم ہونا، دشمنی میں مداومت کرنا۔ جدد: بمعنی ہموار سخت زمین، باریک ریت جمع اجداد۔
مکافاة: از (مفاعله) برابری کرنا، نظیر ہونا، مقابلہ کرنا، از (ف) پھرنا، شکست کھانا، اقل: از (ض، ن، س) بمعنی غائب ہونا،
کما قال تعالیٰ: {فلما اقل قال: لا احب الاقلین}۔ از (مفاعله) تعظیم کرنا، از (تفعیل) بمعنی تکبر کرنا۔ کلوم: کلم کی جمع
بمعنی زخم، از (ض، ن) زخمی کرنا، از (تفعیل) بات کرنا، زخمی کرنا، از (مفاعله) باہم گفتگو کرنا، از (تفعیل) بمعنی گفتگو کرنا۔
انتقاض: از (افتعال) بمعنی خراب ہونا، ٹوٹنا، از (تفاعیل) بمعنی ایک دوسرے کے مخالف ہونا، بیچ کو باہم توڑنا، از (ن) بنا کر
توڑنا۔ کما قال تعالیٰ: {والذین ینقضون عہد اللہ}۔ جراحات: جراحۃ کی جمع بمعنی زخم از (ف) بمعنی زخمی کرنا، از
(س) زخمی ہونا، از (تفعیل) بہت زخمی کرنا، از (افتعال) کمانا۔ قرحت: زخموں کا دکھنا، از (س) جسم پر پھنسیوں یا ہتھیار کے
سبب زخم ظاہر ہونا، کما قال تعالیٰ: {ان یمسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله}۔

وَأَنَّهُ كَمَا يُقَالُ: إِنَّمَا يُخْتَبَرُ النَّاسُ عِنْدَ الْبَلَاءِ، وَذُو الْأَمَانَةِ عِنْدَ الْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ، وَالْأَهْلُ وَالْوَلَدُ عِنْدَ الْفَاقَةِ.
اور جیسے کہا جاتا ہے کہ لوگ مصیب کے وقت آزمائے جاتے ہیں، امانت والا دینے اور لینے کے وقت، اہل عیال فاقہ کشی کے وقت،

كَذَلِكَ يُخْتَبِرُ النَّاسَ عِنْدَ التَّوَائِبِ. قَالَ الْجُرْدُ: أَرَى مِنَ الْحَيْلَةِ أَنْ تَذْهَبَ أَتَيْهَا الظُّبْيُ فَتَقَعُ بِمَنْظَرٍ مِنَ الْقَائِصِ. اسی طرح لوگوں کو مصیبت کے وقت میں بھی آزمائے جاتے ہیں۔ چوہے نے کہا: میری ایک تجویز ہے کہ اے ہرن تو جا کر شکاری کے سامنے ایسے گرجا کالٹک جرجج و یقع الغراب علیک کأنه يأكل منك، وأسعی أنا فأكون قریباً من القایص مراقباً له، گویا تو زخمی ہے اور کو اتیرے اوپر ایسے بیٹھا ہو گیا کہ وہ تیرا گوشت کھا رہا ہے اور میں شکاری کے قریب جاتا ہوں، اس کی نگرانی کرتا ہوں، فَلَعَلَّه أَنْ يَزِيحَ مَا مَعَهُ مِنَ الْآلَةِ، وَيَضَعُ السُّلْحَفَاةَ، وَيَقْضِدَكَ ظَامِعًا فِيكَ، رَاجِيًا تَحْصِيلَكَ، کہ شاید وہ اپنا آلہ پھینک دے اور کچھوے کو رکھ دے، اور تیری لالچ کرتے ہوئے حیرا ارادہ کرے، تجھے حاصل کرنے کی امید رکھے فَإِذَا كُنَّا مِنْكَ فَقَرَّ عَنْهُ رُويْدًا، بِحَيْثُ لَا يَنْقَطِعُ طَمْعُهُ مِنْكَ، وَمَكِينُهُ مِنْ أَخِيكَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ، جب وہ تیرے قریب آئے تو اس سے فوراً بھاگ جانا، اتنا دور کہ تیرے بارے میں اس کی لالچ ختم نہ ہو، اسے بار بار موقع دینا کہ وہ تجھے پکڑ لے حَتَّى يَبْعُدَ عَنَّا، وَأَنْحُ مِنْهُ هَذَا النُّخُو مَا اسْتَطَعْتُ، فَإِنِّي أَرْجُوا أَلَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا یہاں تک کہ وہ ہم سے دور چلا جائے، جتنا ہو سکے اس کو اسی جانب متوجہ رکھنا، مجھے امید ہے کہ اس وقت تک نہیں لوٹے گا کہ جب تک وَقَدْ قَطَعْتُ الْحَبَائِلَ عَنِ السُّلْحَفَاةِ، وَأَتَجَوَّ بِهَا، فَفَعَلَ الْغُرَابُ وَالظُّبْيُ مَا أَمَرَهُمَا بِهِ الْجُرْدُ میں کچھوے کا جال کاٹ چکا ہوں گا، اور اسے رہا کر ادوں گا۔ کوئے اور ہرن نے ایسے ہی کیا جیسا کہ چوہے نے انہیں کہا وَتَبِعَهُمَا الْقَائِصُ، فَاسْتَجَزَّهُ الظُّبْيُ، حَتَّى أَبْعَدَهُ عَنِ الْجُرْدِ وَالسُّلْحَفَاةِ، وَالْجُرْدُ مُقْبِلٌ عَلَى قَطْعِ الْحَبَائِلِ، شکاری ان کے پیچھے لگا رہا، ہرن اس کو کھینچتا رہا یہاں تک کہ اس کو چوہے اور کچھوے سے دور کر دیا۔ چوہے جال کاٹنے میں لگا رہا حَتَّى قَطَعَهَا، وَنَجَّاهَا بِالسُّلْحَفَاةِ، وَعَادَ الْقَائِصُ مَجْهُودًا لَا غِيْبًا فَوَجَدَ حَبَالَتَهُ مُقَطَّعَةً۔ حتی کہ اسے کاٹ دیا اور کچھوے کو چھڑا لیا، شکاری تمکا ہارا واپس لوٹا تو رسیاں کٹی پڑی تھیں، تَوْسِيعُ اللَّفْظَةِ:

تقع: از (ض) بمعنی گرنا، ثابت ہونا، واجب ہونا، از (افعال) گرانا، واجب کرنا، از (تفعیل) امید کرنا۔ فَرَّ: از (ض) بمعنی بھاگنا، از (ن) کھود کرید کرنا، از (افعال) بمعنی پھاڑنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے بھاگنا۔ رَوِيْدًا: بمعنی آہستہ۔ اُرْوِد: بمعنی امہل اسم فعل بھی مستعمل ہے۔ طمع: از (س) لالچ کرنا، از (ی) بہت لالچ کرنا، از (افعال) لالچ میں ڈالنا، از (تفعیل) لالچ پر برا بھختہ کرنا۔ کما قال تعالیٰ: [إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا]۔ فَمَكَّنَ: از (تفعیل) بمعنی قدرت دینا، از

(افعال) آسان ہونا، ممکن ہونا، از (ک) صاحب مرتبہ ہونا۔ مرة: بمعنی ایک بار جمع مرات، مرار، مرور۔ استَجَزَ: از (ن) بمعنی کھینچنا، زیر لگانا، از (تفعیل) سختی سے کھینچنا، از (استفعال) بمعنی کھینچنا۔ مجهوداً: دشمن کے ساتھ لڑنا، کما قال تعالیٰ: {وجاهدوا فی اللہ حق جہادہ}۔ ابعَد: از (س) دور ہونا، از (افعال) دور کرنا، از (تفعیل) بمعنی دور ہونا۔ لاغیا: از (ک، ف، ن) بمعنی بہت ٹھکانا، از (افعال و تفعیل) بمعنی بہت ٹھکا دینا۔ کما قال تعالیٰ: {وما مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ}۔ عاد: از (ن) بمعنی واپس کرنا، ہٹانا، دوبارہ کرنا، از (تفعیل) عادی بنانا، از (افعال) لوٹانا، از (افتعال) عادی ہونا۔

فَفَكَّرَ فِي أَمْرِهِ مَعَ الظَّهْمِيِّ الْمُتَطَلِّعِ، فَظَنَّ أَنَّهُ خُوِلَطَ فِي عَقْلِهِ وَفَكَّرَ فِي أَمْرِ الظَّهْمِيِّ وَالْغُرَابِ الَّذِي
اس نے فکروں میں ہرن کے بارے میں سوچا، تو اسے خیال ہوا کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے، اس نے ہرن اور اس کوئے کے بارے میں سوچا جو

كَأَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَقَرِضَ جِبَالَتَهُ فَاسْتَوْحَشَ مِنَ الْأَرْضِ وَقَالَ: هَذِهِ أَرْضُ جِنٍّ أَوْ سَحَرَةٍ. فَرَجَعَ مُوَلِّيًا
گویا اسے کھا رہا تھا، اور کٹے ہوئے جال کے بارے میں سوچا تو وہ اس جگہ سے گھبرا گیا اور کہا: یہ جنوں یا جادو گروں کی سرزمین ہے وہ واپس لوٹ گیا

لَا يَلْتَمِسُ شَيْئًا وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ. وَاجْتَمَعَ الْغُرَابُ وَالظَّهْمِيُّ وَالْجُرْدُ وَالسُّلْحَفَاءُ إِلَى عَرِيشِهِمْ سَالِمِينَ آمِينَ
نہ کچھ تلاش کرتا اور نہ ادھر ادھر دیکھتا۔ کوا، ہرن، چوہا اور کچھو سلامتی اور امن کے ساتھ اپنی سایہ دار جگہ پر جمع ہوئے

كَأَحْسَنِ مَا كَانُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَانَ هَذَا الْخَلْقُ مَعَ صِغَرِهِ وَضَعْفِهِ قَدْ قَدَّرَ عَلَى التَّغْلُصِ مِنْ مَرَايِبِ الْهَلَكَةِ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى
جیسا کہ وہ پہلے اچھی حالت میں تھے۔ جب یہ مخلوق اپنے چھوٹے پن اور کمزوری کے باوجود یکے بعد دیگرے ہلاکتوں کی بندشوں سے ہمتا رہ پانے پر طاعت رکھتے ہیں

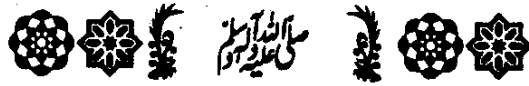
بِمَوَدَّتِهِ وَخُلُوصِهَا وَثَبَاتِ قَلْبِهِ عَلَيْهَا وَاسْتِمْتَاعِهِ مَعَ أَصْحَابِهِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، فَالْإِنْسَانُ الَّذِي قَدْ أُعْطِيَ الْعَقْلَ وَالْفَهْمَ،
اپنی محبت، خلوت، دلی تعلق اور اپنے دوستوں میں سے ایک دوسرے سے نفع اٹھانے کی وجہ سے تو وہ انسان جس کو عقل اور فہم دیا گیا ہے
وَأَلْهَمَهُ الْحَيَرَ وَالسَّرَّ وَمُنِخَ التَّمْيِيزِ. وَالْمَعْرِفَةَ أَوَّلَى وَأُخْرَى بِالتَّوَاصُلِ وَالتَّعَاوُدِ.
خیر اور شر کے بارے میں اسے بتایا گیا ہے، نفع نقصان کی تیز اور پہچان دی گئی ہے، تو یہ آپس میں تعلق اور باہمی تعاون کرنے کا زیادہ حق دار ہے

فَهَذَا مَثَلُ إِخْوَانِ الصَّفَاءِ وَابْتِلَافِهِمْ فِي الصُّحْبَةِ.

یہ ظلم بھائیوں اور ان کی آپس میں مانوس ہونے کی ایک مثال ہے۔

توضیح اللغة:

متطلع: از (تفعیل) جکلف لگڑ بننا، از (ف) بمعنی چلنے میں لگڑانا۔ خولط: جنون، لائق ہونا، دماغ خراب ہونا، از (ض) ملانا، آمیزش کرنا۔ قرض: از (تفعیل) بمعنی کاٹنا، از (ض) قرض دینا، بدلہ دینا، از (افعال) بمعنی قرض دینا، اگر صلہ من ہو بمعنی قرض لینا۔ مولیا: از (تفعیل) پیٹھ پھیر کر بھاگنا، کما قال تعالیٰ: {وَلَا تُولُوا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ}۔ التخلّص: از (تفعیل) نجات پانا، جدا ہونا، از (استفعال) چن لینا، از (افعال) خالص کرنا، چھڑانا، از (ن) نجات پانا، صاف ہونا، از (تفعیل) نجات دینا۔ التواصل: ایک دوسرے سے تعلق رکھنا، از (ض) کسی سے تعلق رکھنا، کما قال تعالیٰ: {وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ}۔ تعاضد: از (تفاعل) بمعنی ایک دوسرے کی مدد کرنا، از (افتعال و تفعیل) بمعنی بغل میں لینا از (ن) بمعنی بازو پر مارنا، مدد کرنا۔



وصف الزاهد زاهد کے اوصاف

لَا بَيْنَ سَمَّاكَ وَطَيْبِ

قَالَ ابْنُ السَّيِّدِ، حِينَ مَاتَ دَاوُدُ الطَّائِي: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا حضرت ابن سہک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر فرمایا: اے لوگو! اہل دنیا نے تَعَجَّلُوا غُمُومَ الْقَلْبِ وَهُمُومَ النَّفْسِ وَتَعَبَ الْأَمْدَانِ مَعَ شِدَّةِ الْحَسَابِ، فَالرَّغْبَةُ حساب کی سختی کے باوجود دلوں کو پریشان کرنے، نفس کو رنجیدہ کرنے اور بدن کو تھکا دینے میں جلدی کی، دنیا کی رغبت مُتَعَبَةٌ لِأَهْلِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَالزَّهَادَةُ رَاحَةٌ لِأَهْلِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رغبت کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں تھکا دینے والی ہے اور دنیا سے بے رغبتی اپنے اہل کے لئے دنیا و آخرت میں راحت کا ذریعہ ہے۔

وَإِنَّ دَاوُدَ الطَّائِي نَظَرَ بِقَلْبِهِ إِلَى مَا بَدَنَ يَدِيهِ فَأَغْشَى بَصَرُ قَلْبِهِ بَصَرُ الْعَيُونِ بے شک داؤد طائی نے اپنے دل کے ذریعے اپنے بعد والی چیزوں کو دیکھ لیا تھا تو غصہ آگے آگے کی آنکھ کا پردہ چڑھا دیا تھا فَكَأَنَّهُ لَمْ يَبْصُرْ مَا إِلَيْهِ تَنْظُرُونَ، وَكَأَنَّكُمْ لَا تَبْصُرُونَ مَا إِلَيْهِ يَنْظُرُ. فَأَنْتُمْ مِنْهُ تَعْجَبُونَ چنانچہ وہ ان چیزوں کو نہیں دیکھتے تھے جن کو تم دیکھتے ہو اور تم ان چیزوں کو نہیں دیکھ سکتے جن کو وہ دیکھتے تھے۔ تمہیں ان پر حیرت ہے وَهُوَ مِنْكُمْ يَتَعَجَّبُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْكُمْ رَاغِبِينَ مَغْرُورِينَ قَدْ ذَهَبَتْ عَلَى الدُّنْيَا عُقُولُكُمْ اور انہیں تم پر افسوس تھا۔ جب وہ تمہیں دیکھتے کہ تم دنیا میں رغبت رکھتے ہو، مغرور ہو، تمہاری عقلیں بھی دنیا کی طرف متوجہ ہیں،

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام داؤد بن نصیر الطائی تھا آپ کا شمار چوٹی کے زاہدوں میں ہوتا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے مگر آپ نے گوشہ نشینی اختیار کرنے کو پسند فرمایا۔ حاکموں اور بادشاہوں اور ان کے عطیات قبول کرنے سے خوب اجتناب فرماتے تھے، ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے چالیس سال تک اس طرح روزے رکھے کہ گھر والوں کو بھی پتہ نہیں چلا۔ آپ کا تقویٰ اور زہد ضرب المثل تھا، چنانچہ ان کے بارے میں محارب بن دثار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر داؤد پچھلی امتوں میں سے ہوتے تو اللہ پاک ان کے قصے کو اپنی کتاب (قرآن) میں ذکر فرماتے، ان کا انتقال ۱۶۰ یا ۱۶۵ھ میں ہوا۔

صاحب مضمون کا تعارف:

ابن سناک رحمہ اللہ کو فہ کے رہنے والے بہت بڑے زاہد، عابد، شیریں گفتار اور واعظ تھے، اتنے اعلیٰ مرتبہ والے شخصیت ہیں کہ ان سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان جیسے بڑے حضرات روایت کرتے ہیں، آپ رحمہ اللہ ہارون الرشید کے زمانے میں بغداد آگئے تھے اور کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد واپس تشریف لے گئے اور ۱۸۳ھ میں کوفہ میں انتقال کر گئے۔

توضیح اللغة:

غموم: غم کی جمع بمعنی حزن، کرب، غم، پریشانی، از (ن) غمگین کرنا، از (افعال) غمگین کرنا، از (مفاعله) ایک دوسرے کو غمگین کرنا، تعب: از (س) تھکنا از (افعال) بمعنی تھکانا، تعب بمعنی تھکاوٹ، مشقت جمع أتعاب۔ ابدان: بدن کی جمع بمعنی جسم از (ن) موٹے بدن والا ہونا۔ الزهادة: از (س) بے رغبت ہونا، اور تھوڑے پر قناعت کرنا، کما قال تعالیٰ: {وكانوا فیه من الزاہدین}۔ راحة: بمعنی آرام جمع راحات۔ بتعجب: ع، ج، ب، از (س) تعجب کرنا، پسند کرنا، مغرورین: از (ن) بمعنی دھوکا دینا، اگر مغرور ہو تو بمعنی شریف ہونا، از (س) خوبصورت ہونا، از (افتعال واستفعال) دھوکا کھانا۔

وَمَاتَتْ مِنْ حُبِّهَا قُلُوبُكُمْ وَعَشِقَتْهَا أَنْفُسُكُمْ وَأَمْتَدَّتْ إِلَيْهَا أَبْصَارُكُمْ
دنیا کی محبت میں تمہارے دل مردہ ہو چکے ہیں، تمہارے نفس اس کے مشتاق ہیں اور تمہاری آنکھیں اسی طرف لگی ہوئی ہیں
إِسْتَوْحَشَ الزَّاهِدُ مِنْكُمْ لِأَنَّهُ كَانَ حَبِيًّا وَسَطَ مَوْتِي. يَا دَاوُدُ! مَا أُعْجِبُ شَأْنَكَ
تو زاہد تم سے وحشت زدہ ہو گئے؛ کیوں کہ وہ مردوں کے درمیان زندہ کی طرح تھے۔ اے داؤد! آپ کی عجیب شان ہے،
أَلَزَمْتُ نَفْسَكَ الصُّنْتَ حَتَّى قَوَّمتَهَا عَلَى الْعَدْلِ، أَهْنَيْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيدُ كَرَامَتَهَا.
آپ نے اپنے آپ پر خاموشی لازم کر لی، حتیٰ کہ اسے انصاف پر لا کھڑا کیا، آپ نے نفس کی توہین کی حالانکہ آپ اس کی عزت چاہتے تھے
وَأَذَلَّتْهَا وَإِنَّمَا تُرِيدُ إِعْزَازَهَا، وَوَضَعْتَهَا وَ إِنَّمَا تُرِيدُ تَشْرِيفَهَا
آپ نے اس کو ذلیل کیا حالانکہ آپ اس کا اعزاز چاہتے تھے، آپ نے اس کو گرایا حالانکہ آپ اس کو شرف دینا چاہتے تھے،
وَأَتَعَبْتَهَا وَ إِنَّمَا تُرِيدُ رَاحَتَهَا، وَأَجْعَلْتَهَا وَ إِنَّمَا تُرِيدُ شَبَعَهَا.
آپ نے اسے تھکا دیا حالانکہ آپ اسے سکون دینا چاہتے تھے، آپ نے اسے بھوکا رکھا حالانکہ آپ اسے سیر کرنا چاہتے تھے،

وَأَظْهَرُهَا وَإِنَّمَا تُرِيدُ رَيْبَهَا، وَخَشَّنتُ الْمَلْبَسَ وَإِنَّمَا تُرِيدُ لَيْعَتَهُ

آپ نے اسے پیاسا رکھا حالانکہ آپ اسے سیراب کرنا چاہتے تھے، آپ نے مونٹا لباس پہنا حالانکہ آپ نرمی لباس چاہتے تھے

وَجَشَّيْتُ الْمَطْعَمَ وَإِنَّمَا تُرِيدُ طَيِّبَتَهُ، وَأَمَتُ نَفْسَكَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ.

آپ نے بے مزہ کھانے کھائے حالانکہ آپ عمدہ غذا پسند کرتے تھے، آپ نے اپنے آپ کو موت سے پہلے ہی مار دیا

وَقَلَّزَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَقْفِرَ، وَعَذَّبَهَا قَبْلَ أَنْ تُعَذَّبَ، وَغَيَّبَتْهَا عَنِ النَّاسِ

آپ نے اسے قبر میں جانے سے پہلے ہی قبر میں اتار دیا، عذاب سے پہلے اسے عذاب میں مبتلا کر دیا، اس کو لوگوں سے چھپایا

حَتَّى لَا تُدْكَرَ، وَغَيَّبَتْ بِنَفْسِكَ عَنِ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ، فَمَا أَظْنُوكَ إِلَّا قَدْ ظَفَرْتَ بِمَا طَلَبْتَ. كَأَنَّ سَيِّمَتَكَ

تاکہ اس کا تذکرہ نہ ہو اور خود بھی دنیا سے آخرت کی طرف چلے گئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اپنی مراد پالی، گویا آپ کا حسن

فِي عَمَلِكَ وَسِرِّكَ وَلَمْ يَكُنْ سَيِّمَتَكَ فِي وَجْهِكَ فَقُهِتْ فِي دِينِكَ ثُمَّ تَرَكْتَ النَّاسَ

آپ کے عمل اور باطن میں تھا، آپ کا حسن آپ کے چہرے میں نہیں تھا، آپ نے دین میں نقاہت حاصل کی پھر لوگوں کو اس حال میں چھوڑا

يُفْتُونَهُ، وَسَمِعْتَ الْأَحَادِيثَ ثُمَّ تَرَكْتَ النَّاسَ يُحَدِّثُونَ وَيَزُودُونَ

کہ وہ فتویٰ دیتے ہیں، آپ نے احادیث سنی پھر لوگوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ احادیث بیان کرتے ہیں، روایت کرتے ہیں۔

توضیح اللغة:

عشقت: از (س) محبت میں حد بڑھ جانا، از (تفعیل) بکھلف عاشق بننا۔ اذللت: از (افعال) ذلیل کرنا، از (ض)

بمعنی ذلیل ہونا، از (تفعیل) بمعنی خاکساری کرنا۔ اذعز از: از (افعال) بمعنی عزیز بننا، محبت کرنا، از (افتعال) قوی ہونا، از

(استفعال) غالب ہونا، از (تفعیل) تعظیم کرنا، معزز بننا، از (ض) عزیز ہونا، از (ن) قوی کرنا، عزت کی کوشش میں غالب

کرنا۔ وضعت: از (ف) اپنے آپ کو ذلیل کرنا، از (ک) کمینہ ہونا، خسیس ہونا، از (تفاعل) ذلیل ہونا، عاجزی کرنا۔

أظمنت: از (افعال و تفعیل) بمعنی پیاسا کرنا، از (تفعیل) پیاس پر مبر کرنا، از (س) بمعنی سخت پاسا ہونا، زحی: از (س)

بمعنی سیراب کرنا، از (افتعال) سیراب ہونا، غور و فکر کرنا۔ خَشَّنتُ: از (ک) سخت ہونا، از (استفعال) بمعنی کھردرا پانا، از

(تفعیل) سخت کھردرا ہونا۔ ظفرت: از (س) کامیاب ہونا، از (تفعیل) کامیابی کی دعا کرنا، کامیاب کرنا، از (ض) چہرہ پر

ناخن مارنا، ناخن توڑنا۔ میماک: حسن، خوبصورتی، علامت، خاص نشان، کما قال تعالیٰ: {سِمَاہِم فِی وَجُوہِہِم مِّنْ أُنْثَرِ

السجود}۔ فقہت: (ک) فقیہ ہونا، شریعت کا ماہر ہونا، کما قال تعالیٰ: {فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا فی الدین}۔ یفتون: از (افعال) فتویٰ دینا، از (استفعال) بمعنی فتویٰ طلب کرنا، از (ن) بمعنی سخاوت میں غالب ہونا، از (س) جوان ہونا۔

وَحَرِصْتُ عَنِ الْقَوْلِ وَتَرَكْتُ النَّاسَ يَنْطِقُونَ. لَا تَحْسِدُ الْأَخْيَارَ وَلَا تُعْتِيبُ الْأَشْرَارَ
آپ بولنے سے گونگے ہوئے اور لوگوں کو بولتا ہوا چھوڑا، آپ نیک لوگوں سے حسد نہیں کرتے تھے، بُروں پر عیب نہیں لگاتے تھے
وَلَا تَقْبَلُ مِنَ السُّلْطَانِ عَطِيَّةً وَلَا مِنَ الْأَخْوَانِ هَدِيَّةً. أَنَسُ مَا تَكُونُ إِذَا كُنْتُ بِاللَّهِ خَالِيًا، وَأَوْحَشُ
بادشاہ کا عطیہ اور بھائیوں کا ہدیہ نہیں لیتے تھے۔ آپ جب اللہ کے ساتھ خلوت میں ہوتے تو زیادہ مانوس ہوتے اور اس وقت وحشت زدہ ہوتے
مَا تَكُونُ إِذَا كُنْتَ مَعَ النَّاسِ جَالِسًا فَأَوْحَشُ مَا تَكُونُ أَنَسُ مَا يَكُونُ النَّاسُ، وَأَنَسُ مَا تَكُونُ
جب آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے۔ اس وقت زیادہ وحشت زدہ ہوتے جب لوگوں مانوس ہوتے اور اس وقت زیادہ مانوس ہوتے جب
أَوْحَشُ مَا يَكُونُ النَّاسُ. جَاوَزْتُ حَدَّ الْمَسَافِرِينَ فِي أَسْفَارِهِمْ، وَجَاوَزْتُ حَدَّ الْمَسْجُورِينَ فِي سُجُودِهِمْ،
لوگ وحشت زدہ ہوتے۔ آپ سفر میں مسافروں کی حد پار کر گئے اور قید خانوں میں قیدیوں کی حد سے آگے بڑھ گئے
فَأَمَّا الْمَسَافِرُونَ فَيَحْمِلُونَ مِنَ الطَّعَامِ وَالْحَلَاوَةِ مَا يَأْكُلُونَ فَأَمَّا أَنْتَ فَاِئْتِمَا هِيَ خُبْرَتُكَ أَوْ خُبْرَتَانِ فِي شَهْرِكَ
باقی مسافر تو کھانے کے لیے کھانے پینے کی مٹھی چیز ساتھ لے جاتے اور آپ پورے مہینے کے لیے ایک یا دو روٹیاں لے جاتے
تَزِمُنِي بِهَا فِي دَنِ عِنْدَكَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ أَخَذْتُ مِنْهُ حَاجَتَكَ فَجَعَلْتَهُ فِي مِظْهَرَتِكَ
جنہیں آپ ایک مٹکے میں ڈال دیتے، جب افطار کا وقت ہوتا تو ضرورت کے مطابق اس سے نکال کر وضو والے برتن میں ڈالتے،
توضیح اللغة:

حریص: از (س) گونگا ہونا از (افعال) گونگا کرنا، از (تفاعل) گونگا بننا۔ حلاوة: از (س، ک، ن) بمعنی میٹھا ہونا،
از (افعال) بیٹھا بنانا، از (استفعال) میٹھا پانا۔ خبزة: روٹی جمع أخیزة، از (ض) بمعنی روٹی پکانا، روٹی کھانا، از (افتعال)
روٹی پکانا۔ دن بمعنی بڑا مٹکا ہے، جمع دنان۔ أفطرت: از (افعال) کھنا، پینا، افطار کے وقت کا قریب ہونا، از (ض، ن) پھاڑنا،
اگر مصدر فطور ہو بمعنی روزہ دار کا روزہ افطار کرنا، از (تفعل وانفعال) بمعنی پھٹنا۔

ثُمَّ صَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ مَا يَكْفِيكَ، ثُمَّ اصْطَبَعْتُ بِهِ مِلْحًا فَهَذَا إِدَامُكَ وَحَلَوَاكَ، فَمَنْ سَمِعَ
 بِمِثْلِكَ صَبَّرَ صَبْرَكَ أَوْ عَزَمَ عَزَمَكَ، وَمَا أَظْلُكَ إِلَّا قَدْ لَحِقْتُ بِالْمَاضِيْنَ
 آپ جیسے کے بارے میں کہ اس نے آپ جیسا مبر کیا ہو یا آپ جیسا اس کا عزم ہو۔ میرا گمان تو یہ ہے کہ آپ گذشتہ لوگوں کے ساتھ مل گئے
 وَمَا أَظْلُكَ إِلَّا قَدْ فَضِلْتَ الْآخِرِينَ وَلَا أَحْسَبُكَ إِلَّا قَدْ اتَّعَبْتَ الْعَابِدِينَ، وَأَمَّا الْمَسْجُونُ فَيَكُونُ مَعَ النَّاسِ
 اور آپ کو بعد والوں لوگوں پر فضیلت حاصل ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ نے عبادت گزاروں کو تھکا دیا۔ قیدی تو لوگوں کے ساتھ
 مَحْبُوسًا فَيَأْتِسُ بِهِمْ وَأَنْتَ فَسَجَنْتَ نَفْسَكَ فِي بَيْتِكَ وَحَدَكَ فَلَا مُحَدِّثَ وَجَلِيسَ مَعَكَ
 قید ہوتا ہے وہ ان سے مانوس ہو جاتا ہے اور آپ تو اپنے گھر میں اکیلے قید رہے، نہ کوئی باتیں کرنے والا اور نہ کوئی آپ کے ساتھ بیٹھنے والا
 وَلَا أُخْرِى أَمْرِي الْأُمُورَ أَشَدُّ عَلَيْكَ، الْخُلُوعُ فِي بَيْتِكَ تَمْرِيكَ الشُّهُورَ وَالسَّلُونَ أَمْرٌ تَرْكُكَ الْمَطَاعِمَ وَالْمَشَارِبَ
 مجھے نہیں معلوم کہ آپ پر کون سا کام زیادہ مشکل رہا، اپنے گھر میں کئی مہینے اور سال تک خلوت نشینی اختیار کرنا یا کھانے پینے کو چھوڑ دینا
 لَا يَسْتَوِي عَلَى تَابِلِكَ، وَلَا فِرَاشَ تَحْتِكَ، وَلَا قُلَّةَ يَبْرُؤُ فِيهَا مَأْوُكَ، وَلَا قَصْعَةَ
 نہ تو آپ کے دروازے پر پردہ تھا اور نہ آپ کے نیچے کوئی نرم بستر، نہ پانی ٹھنڈا رکھنے کے لیے کوئی مٹکا تھا اور نہ پیالہ
 يَكُونُ فِيهَا غَدَاؤُكَ وَعَشَاؤُكَ مِطَهْرَتُكَ قُلْتُكَ وَقَصْعَتُكَ تَوْرُكَ وَكُلُّ أَمْرِكَ يَا دَاوُدَ عَجَبٌ
 جس میں صبح شام کا کھانا رکھا جاتا، آپ کا لونا ہی آپ کا مٹکا تھا اور آپ کا پیالہ ایک چھوٹا سا برتن تھا۔ اے داؤد! آپ کی ہر بات عجیب ہے
 توضیح اللغة:

صبت: از (ن) ڈالنا، از (ض) گرنا، از (س) عاشق ہونا، از (تفعیل) بمعنی پانی بہنا۔ اصطبت: از (افعال) بمعنی
 سالن لگانا، سالن بنانا، رنگین ہونا، از (ض، ن، ف) رنگنا، از (تفعیل) بمعنی گہرا رنگنا۔ ملحا: بمعنی نمک جمع ملاح، از (ف،
 ض) بمعنی نمک ڈالنا، از (ف) مصدر ملوحا بمعنی کھاری ہونا، از (ک) خوبصورت ہونا، از (تفعیل) بمعنی کھانے میں
 بہت نمک ڈالنا۔ ادام: بمعنی سالن جمع آدام۔ اذم: از (ض) سالن لگانا، از (س) گندم گوں ہونا، از (افتعال) بمعنی سالن سے
 روٹی کھانا۔ ستر: پردہ، حیا، خوف، جمع استار ستور، از (ض، ن) بمعنی چھپانا، از (تفعیل، افتعال، انفعال) بمعنی چھپنا،
 از (مفاعله) مخفی بات کرنا۔ قللة: بمعنی پہاڑ کی چوٹی، بڑا گھڑا، جمع قلال، قلل۔ یبرؤ: از (تفعیل، ن) بمعنی ٹھنڈا کرنا، از

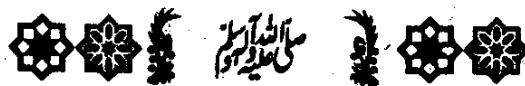
(افعال) ٹھنڈا کرنا، سردی میں داخل ہونا، از (استفعال، تفعیل) بمعنی ٹھنڈک چاہنا۔ قصعة: پیالہ جمع قصاع، قصعات، قصع۔ توڑک: بمعنی چھوٹا برتن۔

أَمَّا كُنْتَ تَشْتَهِي مِنَ الْمَاءِ بَارِدًا وَلَا مِنَ الطَّعَامِ طَيِّبَةً وَلَا مِنَ اللَّبَاسِ لَيِّنَةً بَلَى! وَلَكِنَّكَ زَهَدْتَ فِيهِ
کیا ٹھنڈے پانی، لذیذ کھانے اور نرم لباس کو آپ کا جی نہیں کرتا تھا؟ کیوں ہیں، لیکن آپ نے ان چیزوں سے بے رغبتی اختیار کی
لَمَّا بَدُنْ يَدِيكَ فَمَا أَصْغَرَ مَا بَدَلْتَ، وَمَا أَحْقَرَ مَا تَرَكْتَ، وَمَا أَيْسَرَ مَا
اس لیے کہ آنے والے حالات آپ کے سامنے تھے تو کس قدر چھوٹی چیز آپ نے خرچ کی، کتنی ہلکی چیز کو چھوڑا اور کس قدر آسان چیز ہے
فَعَلْتَ فِي جَنْبِ مَا أَمَلْتَ، أَمَّا أَنْتَ فَقَدْ ظَفَرْتَ بِرُجُوعِ الْعَاجِلِ وَسَعِدْتَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فِي الْآجِلِ۔
جو آپ نے اپنی امید کے سلسلہ میں کی، آپ تو دنیا میں آرام کے ساتھ کامیاب ہو گئے اور آخرت میں ان شاء اللہ خوش بخت ہیں
عَزَلْتَ الشُّهُرَةَ عَنْكَ فِي حَيَاتِكَ لِكَيْ لَا يَدْخُلَكَ حُجُبُهَا وَلَا يَلْحَقَكَ فِتْنَتُهَا۔ فَلَمَّا مَكَ
آپ اپنی زندگی میں شہرت سے دور رہے تاکہ آپ میں خود پندی نہ آجائے اور آپ فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ جب آپ کی وفات ہوئی
شَهْرَكَ رَبُّكَ بِمَوْتِكَ وَالْبَسَكَ رِدَاءَ عَمَلِكَ، فَلَوْ رَأَيْتَ الْيَوْمَ كَثْرَةَ تَتَبَعِكَ
تو آپ کے رب نے آپ کی موت کی خبر مشہور کر دی اور آپ کو عمل کی چادر پہنا دی، اگر آج آپ اپنی فرمانبرداروں کی تعداد دیکھ لیں
عَرَفْتَ أَنَّ رَبَّكَ قَدْ أَكْرَمَكَ۔

تو آپ سمجھ جاتے کہ آپ کے رب نے آپ کی عزت و اکرام کیا ہے۔

توضیح اللغة:

أَمَلْتَ: از (تفعیل، ن) بمعنی امید کرنا، از (تفعیل) بمعنی غور کرنا، آجل: دیر سے ہونے والا، آخرت، از (س) بمعنی
دیر کرنا، پیچھے رہنا، از (تفعیل) مدت متعین کرنا، از (تفعیل) بمعنی مدت مقرر کرنا، مہلت دینا۔



بَيْنَ السَّيِّدَةِ زُبَيْدَةَ وَالْمَأْمُونِ سیدہ زبیدہ اور مامون کے درمیان خط و کتابت

مِنَ السَّيِّدَةِ زُبَيْدَةَ: ط

سیدہ زبیدہ کی طرف سے

كُلُّ ذَنْبٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَإِنْ عَظَمَ صَغِيرٌ فِي جَنْبِ عَفْوِكَ، وَكُلُّ زَلَلٍ وَإِنْ جَلَّ
اے امیر المؤمنین! ہر گناہ اگرچہ وہ بڑا ہو لیکن آپ کے معاف کرنے کے مقابلہ میں چھوٹا ہے اور ہر لغزش اگرچہ بڑی ہو
حَقِيرٌ عِنْدَ صَفْعِكَ، وَذَلِكَ الَّذِي عَوَّدَكَ اللَّهُ فَأَطَالَ مُدَّتَكَ،
آپ کے درگزر کرنے کے مقابلہ میں حقیر ہے اور اسی چیز کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو عادی بنایا ہے اور اللہ آپ کو لمبی زندگی دے
وَمَتَّعَ نِعَمَتَكَ، وَأَذَامَ بِكَ الْخَيْرَ وَزَفَعَ بِكَ الشَّرَّ. هَذِهِ رُقْعَةُ الْوَالِيهِ الْأُمِّي
اور آپ کی نعمت (بادشاہت) کو مکمل کرے، آپ کے لیے خیر کو دوام بخشا اور آپ کو شر سے بچائی رکھے۔ یہ اس غمگین عورت کا خط ہے جو
تَرْجُوكَ فِي الْحَيَاةِ لِتَوَائِبِ الدَّهْرِ، وَفِي الْمَمَاتِ لِجَبَلِ الدَّكْرِ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ
زندگی میں آپ پر زمانے کے مصائب آنے کی اور موت کے وقت ذکر خیر کی امید رکھتی ہے۔ سو اگر آپ مناسب سمجھیں کہ
تَزَحَّمْ صُغْفِي وَاسْتِغْنَانِي وَقِلَّةِ حِيلَتِي وَأَنْ تَصِلَ رَحْمِي وَتَحْتَسِبَ قِيَمًا جَعَلَكَ اللَّهُ لَهُ ظَالِمًا
میری بے بسی، میری عاجزی اور میرے بچاؤ کے ذرائع کی قلت پر رحم کھائیں، مجھ سے صلہ رحمی کرے اور ثواب کی امید رکھیں اس معاملہ میں جس کا اللہ آپ کو طالب
وَفِيهِ رَاغِبًا فَاَفْعَلْ، وَتَذَكَّرْ مَنْ لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ شَفِيعِي إِلَيْكَ.
اور اس میں رغبت کرنے والا بنایا ہے تو ایسا ضرور کریں۔ اور اس شخص کو یاد کیجئے اگر زندہ ہوتا تو آپ سے میری سفارش ضرور کرتا۔

سیدہ زبیدہ موصل میں اس وقت پیدا ہوئی جب اس کے والد جعفر بن منصور موصل کے حاکم تھے، اس کا اصل نام امہ العزیز ہے، اور کنیت ام جعفر ہے، پورا
نام اس طرح ہے: ام جعفر امہ العزیز زبیدہ بنت جعفر بن ابی جعفر المنصور العباس۔ دو تین سال کی عمر میں آپ یتیم ہو گئی تھی، پھر ان کے دادا منصور نے ان
کی پرورش کی۔ زبیدہ کے نام سے دادا ہی پکارتے تھے تو بعد میں اسی نام سے ہی شہرت ہوئی۔ پندرہ سال کی عمر میں ہارون الرشید سے شادی ہوئی جو بعد
میں خلیفہ بنے تھے، آپ نے ایک نہر بنا کر مسلمانوں پر حسان کیا، وہ نہر ”نہر زبیدہ“ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کا انتقال ۲۱۶ھ میں ہوا۔

خط کا پس منظر:

خلافت عباسیہ کے پانچویں خلیفہ ہارون الرشید کے بارہ بیٹوں میں سے چار بیٹے مامون، امین، متسن، اور معتصم اپنے باپ کے ولی عہد بننے کے بالکل قابل تھے، ہارون الرشید نے 186ھ میں حج کے موقع پر اپنے دو بیٹوں (مامون اور امین) کو اپنے ملک کے علیحدہ علیحدہ علاقے کے لئے ولی عہد مقرر کیا لیکن امین کی حکومت انتہائی محدود رقبہ پر تھی، اس ولی عہدی اور تقسیم ملک کی دستاویز پر ایک بڑی جماعت کی موجودگی مین دنوں بھائیوں نے دستخط کئے۔ 3 جمادی الثانی 193ھ میں ہارون کے انتقال کے ساتھ ہی دنوں بھائیوں کے درمیان اقتدار کی رشہ کشی شروع ہو گئی تھی کہ ایک موقع پر امین الرشید نے عبداللہ بن حازم کو کہا: چپ رہ! ”عبدالملک تجھ سے زیادہ عاقل تھا اس کا قول ہے کہ جنگل میں دو شیر نہیں رہ سکتے۔“ چنانچہ امین اور مامون کی فوجوں کے درمیان باضابطہ جنگ ”رے“ کے مقام پر امین کی طرف سے علی بن عیسیٰ کی قیادت میں پچاس ہزار فوج اور مامون کی طرف سے طاہر بن حسین کی قیادت میں چار ہزار فوج کے درمیان لڑی گئی۔

زبیدہ چونکہ امین کی والدہ تھیں اس لئے علی بن عیسیٰ جب مامون کی فوج کے مقابلے کے بغداد سے نکلنے لگے تو زبیدہ نے اس کو ایک چاندی کی زنجیر دی اور کہا ”اگر مامون گرفتار ہو تو اس میں باندھ کر لانا“ اور ساتھ ہی نصیحت بھی کی ”امین اگرچہ میرا نعت جگر ہے تاہم مامون کا بھی مجھ پر بہت حق ہے تم جانتے ہو وہ کس کا بیٹا ہے اور کس کا بھائی ہے“ اس لڑائی میں مامون کی فوج نے کامیابی حاصل کی، امین کی فوج کا سالار علی بن عیسیٰ قتل ہوا طاہر بن حسین فتح کے ساتھ ہی بغداد کی طرف بڑھتا چلا آیا اور ذوالحجہ 196ھ کو باب الانبار پہنچ کر ایک باغ میں قیام کیا اور بغداد کو محاصرہ میں لیا، کافی دنوں تک یہ محاصرہ اور جنگ جاری رہی۔ وہ بغداد جس کی بنیاد ابو جعفر منصور نے 145ھ میں ”إِنِّي الْأَوْضَحُ لِلدَّيْمُورِ لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ“ پڑھ کر رکھی تھی، جب اجڑ گیا تو امین الرشید نے تھک کر ہرثمہ ہاشمی سے امان طلب کی، معاملہ یہ طے پایا کہ ہرثمہ دجلہ کے کنارے کشتی لے کر آئے جس میں سوار ہو کر شام کی طرف بھاگ جائیں گے، اسی ارادہ سے ہفتہ کی شب محرم الحرام 198ھ کو آٹھ بجے امین الرشید نے اپنی کرسی پر بیٹھ کر آخری دربار اس حالت میں لگایا کہ چند خدام اس کے سرہانے گرز لئے کھڑے تھے، اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا سینہ سے لپٹا کر پیار کیا، پیشانی اور رخساروں پر بوسے دیئے، گلے سے لگا کر خوب رو دیا اور نہایت حسرت کے ساتھ یہ کہہ کر رخصت کیا ”جاؤ خدا کو سونپا“ اس کے بعد امین جب دجلہ پر پہنچا تو ہرثمہ کشتی لیکر انتظار کر رہا تھا اس میں سوار ہوئے، ابھی کشتی چلی ہی تھی کہ طاہر بن حسین کی فوج نے ہر طرف سے گھیر لیا اور اس قدر ہتھکڑیاں لگائی کہ کشتی کے تمام تختے ٹوٹ گئے، امین اپنے جسم پر لدے وزنی کپڑے پھاڑ کر ہلکا ہوا اور ڈوبتا تیرتا کنارے آ پہنچا۔ احمد بن سالم کا کہنا ہے کہ کشتی میں امین کے ساتھ ہونے کی وجہ سے مجھے بھی قید خانہ میں ڈالا گیا، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ امین کو وہاں لایا گیا اور اس کی حالت یہ تھی کہ ننگے

بدن پر ایک پانچامہ، سر پر ایک عمامہ اور کندھے پر ایک بوسیدہ چادر تھی، آدمی رات گزری تھی کہ چند اہل عجمنگی تلواریں لے کر آگئے، امین بھی مرنے کے لئے تیار ہوا لیکن نہبتا تھا اس لئے اس نے چاہا کہ حریف کی تلوار چھین کر ہاشمی جرات کے جوہر زندانہ دکھلائے، کیونکہ اسے ایک ایسی موت منظور تھی جو ایک عباسی شہزادہ کے شیان شان تھی، لیکن دفعۃً سارا گردہ اس پر ٹوٹ پڑا اور زبیدہ کا چشم و چراغ جس نے چار برس سات ماہ اٹھارہ دن سریر خلافت کو جلا بخشی، اٹھائیس برس کی عمر میں عین جوانی میں ہمیشہ کے لئے گل کر دیا گیا۔ زبیدہ جو اپنے بیٹے کے محل میں تھی جب اس کو یہ خبر پہنچی تو نہایت غمگین حالت میں ایک خط لکھا جو زبیدہ کی طرف سے مامون کو پہلا خط تھا جس کا کچھ مضمون متن میں موجود ہے، یہ خط زبیدہ کی طرف سے جہاں گہرے غم و اندوہ کا غماز ہے وہیں منصب خلافت کے احترام اور آداب شاہی کی باریکیوں کی معرفت پر بھی مشتمل ہے اور اس جیسے نازک موقف اور اندرونی چپقلش کے بارے میں انشاء و تعبیر کی ایک عمدہ مثال ہے اور مامون کا جواب غم خواری و طاعت کا ایسا مجموعہ ہے جو شابانہ شان و شوکت اور پدری فرما برداری کو جامع ہے، اس میں اظہار تعزیت کی شیرینی بھی ہے اور اظہار ناراضگی کی کچھ تلخی بھی۔ اس کا بقیہ حصہ جو کتب تاریخ میں موجود ہے ذیل میں ہم اس کو نقل کر رہے ہیں۔

إلى الوارث علم الاولين ونهمهم... والملك المأمون من أم جعفر... كسبت وعيني مستهل وموعها... اليك ابن عمي من جفون وحجر... وقد مسني ذل وضر كابة... وارق عيني بابن عمي تفكر... اتى طاهر لا طاهر الله طاهرا... فما طهر... فاخر جنى مكشوفة الوجه حاسر... انهب اموالي واخر ب ادوري... يعز علي هارون ما قد لقيته ومامر بي من ناقص الخلق اعور... فان كان ما ابدى بامرته... صبرت لا من من قدر- ترجمہ: خلیفہ مامون جو انگوں کے علم و فہم کا مدار ہے کے نام ام جعفر کی طرف سے خط ہے، اے ابن عم! میں تجھ کو خط لکھ رہی ہوں جبکہ میری آنکھیں پلکوں سے خون بہا رہی ہے مجھ کو ذلت اور اذیت دو رنج پہنچا ہے اور فکر نے میری آنکھوں کو لا جواب کر دیا ہے، طاہر آیا اللہ طاہر کو طاہر نہ کرے جو کچھ اس نے کیا اس سے پاک نہیں ہو سکتا، اس نے مجھ کو برہنہ اور بے پردہ گھر سے نکالا، میرا مال لوٹ لیا اور مکانات برباد کر دیے، اس ناقص الخلق کا نے کے ہاتھ سے جو مجھ پر گزرا اگر ہارون ہوتا تو اس پر گراں گزرتا۔ طاہر نے جو کچھ کیا تیرے حکم سے کیا ہے تو میں خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ جب یہ خط مامون کو ملا تو پڑھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، بہر حال 26 محرم بروز ہفتہ 198ھ اہل بغداد نے مامون کے لئے عمومی بیعت کی، مامون رجب 202ھ مرد سے روانہ ہوا اور صفر 204ھ کو بغداد پہنچا، روم کے گنام اور قسطنطین کے زمانہ سے مقفل فلسفہ کو جان تازہ بخشنے اور دیگر کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے بعد آخر کار اس شہزادے نے اپنا نائب اپنے بھائی ابواسحاق معصم باللہ کو بنا کر سترہ سو گوارہ بیٹوں کی موجودگی میں 18 رجب 218ھ کو یہ کہہ کر اے وہ! جس کی سلطنت کبھی زائل نہ ہوگی اس پر رحم فرما جس کی سلطنت زائل ہو رہی ہے۔ جان جان آفریں کے سپرد کردی اور حدود روم کے ایک شہر طرس میں ہارون الرشید کے خادم

خاص خاقان کے مکان میں مدفون ہوا (لمعات الذهب)

توضیح اللغة:

عظم: از (ی) بمعنی بڑا ہونا، از (تفعّل) بتکلف بڑا بننا۔ عفو: مستحق سزا سے درگزر کرنا، از (ن) درگزر کرنا، کما قال تعالیٰ: {والعافین عن الناس}۔ زلل: بمعنی گناہ، لغزش از (ض، س) پھسل کر کرنا، از (افعال) پھسلانا، لغزش کرنا۔ کما قال تعالیٰ: {فان زللتهم، فازلهم الشیطان}۔ جَلَّ: از (ض) بمعنی بڑے مرتبہ والا ہونا، حجم میں بڑا ہونا، عمر میں بڑا ہونا، از (ن، ض) مصدر جلول بمعنی اپنے وطن سے دوسرے شہر چلا جانا، از (افعال) تعظیم کرنا، پاک کرنا، از (تفعّل) بڑا ہونا، صفحہ: درگزر، کما قال تعالیٰ: {فاعفوا واصفحوا}۔ والہ: از (ض، س) زیادہ ٹمکن ہونا، زیادہ غم کی وجہ سے متحیر ہونا، از (تفعیل) شدید غم میں ڈالنا۔ استکانتی: عجز و کمزوری، از (ض) ذلیل و تابع ہونا۔ رحمی: رشتہ، قرابت، بچہ دانی، از (س) کسی پر مہربان ہونا، شفقت کرنا، کما قال تعالیٰ: {واقرب رحما}۔ شفیع: از (ف) بمعنی سفارش کرنا، از (تفعیل) جفت بنانا، اگر صلہ فی ہو بمعنی سفارش قبول کرنا، از (استفعال) بمعنی سفارش کرنے کی درخواست کرنا، از (ف) مصدر شفعا بمعنی چوڑا کرنا، دوہرا کرنا۔

وَمِنَ الْمَأْمُونِ:

مامون کی طرف سے جواب

وَصَلَّتْ رُقْعَتُكَ يَا أُمَامَهُ! أَحَاطَ لَكَ اللَّهُ وَتَوَلَّاكَ بِالرِّعَايَةِ وَوَقَّفَتْ عَلَيْهَا

اے میری پیاری امی جان! آپ کا خط پہنچا، اللہ تعالیٰ آپ کی حاضرت فرمائیں اور آپ کو رعایا پر دلایت عطا فرمائے، میں آپ کی تکلیف پر مطلع ہو گیا ہوں

وَسَاءَ فِي هَهَذَا اللَّهُ بِجَمِيعِ مَا أَوْضَحْتَ فِيهَا لَكِنَّ الْأَقْنَارَ كَالْفِلْدِ وَالْأَحْكَامَ جَارِيَةً وَالْأُمُورَ

اور اللہ گواہ ہے کہ مجھے ٹمکن کر دیا ہے ان تمام معاملات نے جن کو آپ نے واضح کیا ہے، لیکن تقدیر تو نافذ ہو کر رہتی ہے اور احکامات جاری ہیں اور معاملات

مامون الرشید ہارون الرشید کے بیٹے ہیں ان کی ولادت ربیع الاول ۱۷۰ھ میں ہوئی، ان کے بارے میں یہ لطیفہ مشہور ہے کہ ایک ہی رات میں ایک خلیفہ (مہدی)

نے ولادت پائی، دوسرے خلیفہ (ہارون الرشید) نے تخت سنبھالا اور اسی رات تیسرے خلیفہ (مامون) کی ولادت ہوئی۔ ان کی ماں ایک کینچی جو ہارون الرشید کے

دربار میں بطور ہدیہ لائی گئی تھی۔ آپ کی کنیت ابو العباس اور پورا نام عبداللہ المامون بن ہارون الرشید تھا، آپ شخصیت ایک جامع شخصیت تھی، آپ دور اندیش، عزم

وہمت، حلم و بردباری، ملی حمایت اور حکمران کے فرائض کے حامل تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ میں احکام کے بارے میں جلد بازی، ان کے نافذ کرنے میں سختی اور

قاسمہ معز کی طرف میلان پایا جاتا تھا، ۲۱۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

مُتَصَرِّفَةً، وَالْمَخْلُوقُونَ فِي قَبْضَتِهَا لَا يَقْدِرُونَ عَلَى دِفَاعِهَا، وَالْدُّنْيَا كُلُّهَا إِلَى شَتَائٍ وَكُلُّ شَيْءٍ إِلَى الْمَمَاتِ،
میں تصرف ہو چکا ہے، اور تمام مخلوق الٰہی ذات کے قبضے میں ہے کہ جس سے دفاع کی طاقت بھی نہیں رکھتی، ساری دنیا تو مختلف حالات کی طرف گامزن ہے، اور ہر زندہ چیز نے مرنا ہے

وَالْغَدْرُ وَالْبَغْيُ كُتِفَ الْإِنْسَانِ وَالْمَكْرُ رَاجِعٌ إِلَى صَاحِبِهِ، وَقَدْ أَمَرْتُ بِرَدِّ جَمِيعِ مَا أُخِذَ لَكَ،
دھوکہ اور جھوٹ انسان کی موت ہے اور کراپے مکر کرنے والے کی طرف واپس پلٹتا ہے، میں واپسی کا حکم سے چکا ہو جو کچھ آپ سے لیا گیا ہے
وَلَمْ تَقْضِ مَعْنَى مَطَى إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ إِلَّا وَجْهَهُ وَأَنَا بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى أَكْثَرِ مِمَّا تَخْتَارِينَ،
اور آپ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے کی ذات کے علاوہ کچھ کم نہیں پائیں گی اور مجھے آپ پہلے سے زیادہ فرمانبردار پائیں گی،

وَالسَّلَامُ!

سدا سلامت رہو!

توضیح اللغة:

رقعة: تحریر کا پرزہ، کپڑے کا پیوند جمع رفاع، رُقْع، از (ف) بمعنی کپڑا پر پیوند لگانا، از (ک) بے حیا ہونا۔
تَوَلَّى: از (تفعّل) مدد کرنا، از (ح) مدد کرنا، نگران دسر پرست، از (تفعّل) پیٹھ پھیرنا، کما قال تعالیٰ: {وَمَنْ تَوَلَّى} بعد ذلك فأولئك هم الفاسقون۔ ساءنی: از (ن) تکلیف پہنچنا، ناگوار لگانا، کما قال تعالیٰ: {إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}۔ الأقدار: قدر کی جمع، فیصلہ خداوندی جو بندوں کے لئے کر دیا گیا ہو، تقدیر الٰہی، از (ض) اللہ کا کسی معاملہ کو کسی کے لئے مقدر کرنا، اور اس کے حق میں فیصلہ کر دینا۔ شتات: بمعنی متفرق، پراگندہ جمع اشتات، از (ض) بمعنی متفرق ہونا، از (افعال) متفرق کرنا، از (تفعّل) متفرق ہونا، غدر: خیانت کرنا، عہد توڑنا، حشف: بمعنی موت جمع حتوف، مکر: بمعنی مکر، دھوکا، فریب، دھوکا فریب کی سزا، از (ن) فریب کرنا، جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو بمعنی فریب کی سزا دینا، از (مفاعله) فریب کرنا، از (س) سرخ ہونا۔ تختارین: از (افتعال) بمعنی چن لینا، انتخاب کرنا۔



بَيْنَ قَاضِي وَقُورٍ وَذُبَابٍ جَسُورٍ باق قاضی اور دلیسر مگھی کے درمیان کشمکش

للجاحظ

كَانَ لَنَا بِالْبَصْرَةِ قَاضٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَّارٍ، لَمْ يَرَ النَّاسُ حَاكِمًا وَلَا رَمِيئًا وَلَا رَكِيئًا وَلَا وَقُورًا حَلِيمًا. بصرہ میں ہمارے ایک قاضی تھے، جن کا نام عبد اللہ بن سوار تھا۔ لوگوں نے اتنا سنجیدہ، ثابت قدم، باوقار اور بردبار حاکم نہیں دیکھا۔

ضَبَطَ مِنْ نَفْسِهِ وَمَلَكَ مِنْ حَرَكَتِهِ مِثْلَ الَّذِي ضَبَطَ وَمَلَكَ. كَانَ يُصَلِّيُ الْغَدَاةَ فِي مَنَازِلِهِ وَهُوَ جِوَانِ نَفْسٍ بِرَقَابِهِ يَسْكُنُ هَوَاؤَ رَأْيِهِ خَرَكَاتٍ كَخَرَكَاتِ الْغَدَاةِ فِي مَنَازِلِهِ. وہ اپنے نفس پر قابو پاسکتا تھا اور اپنی خَرَكَاتِ کا خود مالک ہو جتنا کہ یہ ضبط و قدرت رکھتے تھے۔ وہ صبح کی نماز اپنے گھر (کی مسجد) میں پڑھتے۔

قَرِيبُ الدَّارِ مِنْ مَسْجِدِهِ فَيَأْتِي مَجْلِسَهُ فَيَخْتَبِي وَلَا يَتَكَبَّرُ فَلَا يَزَالُ مُنْتَصِبًا. وہ ان کے مسجد کے قریب تھا، پھر وہ اپنی مجلس میں آتے، بیٹھ اور ہڈیاں کپڑے سے باندھ کر بیٹھ جاتے، تکبر نہیں لگاتے تھے، مسلسل ایک جگہ بیٹھ رہتے۔

لَا يَتَحَرَّكُ لَهُ عَظْمٌ وَلَا يَلْتَفِتُ، وَلَا يَحْمِلُ حَبْوَتَهُ وَلَا يَحْمِلُ رِجْلًا عَلَى أُخْرَى، وَلَا يَعْتَمِدُ عَلَى أَحَدٍ شَقِيئِهِ. اس کا کوئی عضو حرکت نہ کرتا اور نہ وہ ادھر ادھر متوجہ ہوتے، نہ بندھا ہوا کپڑا کھولتے اور نہ ایک ٹانگ دوسری پر رکھتے، نہ پہلو کے بل بیٹھتے۔

حَتَّى كَأَنَّهُ بِنَاءٌ مَبْنِيٌّ أَوْ صَفْرَةٌ مَنْصُوبَةٌ. فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَقُومَ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى مَجْلِسِهِ. ایس لگتا تھا کہ گویا وہ عمارت ہے یا کوئی گاڑی ہوئی چٹان ہیں۔ ہمیشہ اسی حالت میں رہتے، یہاں تک کہ ظہر کی نماز کے لیے اٹھتے، پھر واپس اپنی جگہ پر آ جاتے،

فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَقُومَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ لِمَجْلِسِهِ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَقُومَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ. اسی حالت میں اسی طرح رہتے یہاں تک کہ عصر کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے، پھر اپنی مجلس میں لوٹ آتے، اسی حالت میں رہتے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے اٹھتے،

وَلَمْ رُبَّمَا عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ بَلْ كَثِيرًا مَّا كَانَ يَكُونُ ذَلِكَ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ قِرَاءَةِ الْعُهُودِ وَالشُّرُوطِ وَالْوَقَائِعِ. پھر بسا اوقات تو واپس اپنی جگہ آ جاتے بلکہ اکثر یہی ہوتا تھا خصوصاً جبکہ اس پر کچھ ذمہ داریاں، شرطوں اور معاہدوں کا دیکھنا باقی رہتا،

صاحب مضمون کا تعارف:

جاحظ کا پورا نام ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ ہے، آپ بصرہ میں پیدا ہوئے، وہیں پرورش پائی اور وہیں آپ نے تمام فنون میں مہارت حاصل کی، اس کے بعد تصنیف و تالیف کے لئے کتابوں کو جمع کیا اور مضمون نگاری کی، آپ بد شکل تیز خاطر،

حاضر جواب اور معتزلی عقیدہ والے تھے، اہل زمانہ کے اخلاق و عادات کو بیان کرنے کی وجہ سے دیگر حضرات کی تصنیفات سے ممتاز حیثیت رکھتی ہیں، ان کی مشہور کتب میں ”البيان والتبيين، کتاب البخلاء، الحيوان اور دیوان السائل ہیں“ وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغة:

قاض: از (ض) فیصلہ کرنا، کما قال تعالیٰ: {وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه}۔ وقور: باوقار، بڑا عظیم و بردبار، باعظمت و قابل احترام، از (ن) سنجیدہ و باوقار ہونا۔ ذهاب: بمعنی کبھی جمع ذہان، اذہق۔ جسور: بمعنی دلیر جمع جسور، جسور، از (ن) مصدر جسارۃ ہو تو بمعنی دلیر ہونا، اگر مصدر جسارۃ ہو تو بمعنی ہل بنانا، از (تفعیل) بمعنی بہادر بنانا۔ زمیتا: بمعنی عظیم اور صاحب وقار، از (ک) صاحب وقار ہونا، از (س) گلا گھوٹنا۔ رکین: بمعنی ثابت قدم، باوقار، از (ک) ثابت قدم بنانا، باوقار بنانا، از (ن، س) بمعنی مائل ہونا، اعتماد کرنا۔ اور رکین سے مراد قوت ہوتا ہے، کما قال تعالیٰ: {آوی الی رکن شدید}۔ ضبط: از (ض، ن) بمعنی لازم ہونا، غالب ہونا، قوی ہونا، از (س) بمعنی دونوں ہاتھوں سے کام کرنا، از (تفعیل) زبردستی گرفتار کرنا۔ یحتیی: از (افتعال) بمعنی کپڑے میں لپٹ جانا، از (مفاعله) مدد کرنا، از (تفعیل) منع کرنا، حفاظت کرنا، از (ن) قریب ہونا، چوتڑوں کے بل گھسٹنا۔ یتکئ: از (افعال) سہارا لے کر بیٹھنا، از (تفعیل) بمعنی ٹیک لگانا، از (افعال) کسی کے لئے تکیہ لگانا۔ عضو: جمع أعضاء بمعنی بدن کا حصہ، کسی جماعت یا کمیٹی کا منبر۔ حوۃ: وہ کپڑا جس سے پیٹھ اور پنڈلیوں کو ملا کر باندھا جائے۔ رخل: بمعنی ٹانگ، پاؤں جمع أرجال۔ شقیہ: شق کا تشبیہ بمعنی جانب، کنارہ، ہر چیز کا آدھا۔ صخرۃ: چٹان، ٹھوس، بڑا پتھر، جمع صخرات، صخور۔ منصوبۃ: از (ن) بمعنی گاڑنا، تھکانا، از (س) کوشش کرنا، از (تفعیل) بمعنی رکھنا، بلند کرنا، از (افعال) بمعنی تھکانا، حصہ مقرر کرنا، از (افتعال) بمعنی کھڑا ہونا، بلند ہونا۔ بقی: از (س) بمعنی ثابت رہنا، ہمیشہ رہنا، از (افعال) لازم کرنا، باقی رکھنا، رحم کرنا۔ و لائق: وثیقہ کی جمع بمعنی قابل اعتماد، کام کی مضبوطی۔

ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْأُخْرَى وَيَنْصَرِفُ. فَأَلْحَقَ يُقَالُ: لَمْ يَقُمْ فِي طَوِيلِ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَالْوَلَايَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً إِلَى الْوُضُوءِ بِمَرَعِشَاءِ كِي نَمَاز پڑھتا اور چلا جاتا۔ یہ بات بجا ہوگی اگر کہا جائے: کہ وہ ولایت کے اس طویل مدت میں ایک مرتبہ بھی وضو کے لیے نہیں اٹھے وَلَا اِحْتِاجَ إِلَيْهِ وَلَا شَرِبَ مَاءً وَلَا غَيْرُهُ مِنَ الشَّرَابِ. كَذَلِكَ كَانَ شَأْنُهُ فِي طَوَالِ الْأَيَّامِ وَفِي قِصَارِهَا نَبِي اس کو وضو کی ضرورت پیش آئی، نہ پانی پینے کے لیے اور نہ اس کے علاوہ کوئی مشروب پینے کے لیے اٹھا۔ چھوٹے بڑے دنوں میں بھی ان کا طریقہ تھا

وَفِي صَيْفِهَا وَفِي شَتَائِهَا وَكَانَ مَعَ ذَلِكَ لَا يُحَرِّكُ يَدًا وَلَا عُضْوًا وَلَا يُشِيرُ بِرَأْسِهِ. وَلَيْسَ إِلَّا

گرمیوں اور سردیوں میں بھی اس کی یہی حالت تھی، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ہاتھ، پاکی اور عضو کو حرکت دیتے اور نہ سر سے اشارہ کرتے۔ وہ تو صرف

أَنْ يَتَكَلَّمَ ثُمَّ يُوجِزَ وَيَبْلُغَ بِالنِّسْبِ مِنَ الْكَلَامِ إِلَى الْكِبَرَةِ. فَهَيْئَتَا هُوَ كَذَلِكَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَصْحَابُهُ حَوَالِيَهُ

مختصری بات کرتے اور تھوڑی سی بات سے بڑے معانی ادا کرتی۔ ایک دن وہ اسی طرح بیٹھے تھے اور اس کے احباب اس کے ارد گرد

توضیح اللغة:

وضوء: از (ک) خوبصورت ہونا، پاکیزہ ہونا، از (تفعیل) پاکیزہ کرنا، دھونا، از (مفاعله) پاکیزگی اور خوبصورتی

میں مقابلہ کرنا، از (تفعیل) بمعنی وضو کرنا۔ احتاج: از (افتعال) بمعنی محتاج ہونا، از (تفعیل) حاجت طلب کرنا، از (افعال)

محتاج بنانا، از (ن) محتاج ہونا۔ صیف: بمعنی گرمی جمع اُصیاف، از (ض، تفعیل، تفعیل) بمعنی موسم گرما میں اقامت کرنا، از

(مفاعله) موسم گرما کے لئے معاملہ کرنا، از (افعال) زمانہ گرمی میں داخل ہونا، بڑھاپے میں شادی کرنا۔ شتاء: بمعنی موسم

سرا، جمع اُشتیہ، از (ن، تفعیل، تفعیل) زمانہ سرما میں قیام کرنا، از (مفاعله) سردی کے لئے معاملہ کرنا۔ یوجز: از

(افعال) مختصر کلام کرنا، از (ک) کلام مختصر اور بلیغ ہونا۔

وَفِي السَّمَاطِطِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذْ سَقَطَ عَلَى أَنْفِهِ قُبَابٌ فَأَطَالَ الْمَكْفَ ثُمَّ تَحَوَّلَ إِلَى مُؤَيِّ عَيْنَيْهِ

دو منوں میں اس کے سامنے جمع تھے کہ ایک کسی اس کی ناک پر بیٹھ گئی وہ کافی دیر تک بیٹھی رہی پھر وہ اس کے گوشہ چشم کی طرف پھری،

فَرَامَ الصَّيْرَ عَلَى سُقُوطِهِ عَلَى الْمُؤَيِّ وَصَدَّ عَلَى عَضَّتِهِ وَنَفَاذِ خُرُطُومِهِ. كَمَا

قاضی نے کسی کے گوشہ چشم پر مبر کرنے کا ارادہ کیا، اس کے کانٹے اور سونڈ چھونے کو بھی برداشت کیا جیسا کہ

رَامَ الصَّيْرَ عَلَى سُقُوطِهِ عَلَى أَنْفِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُحَرِّكَ أَرْزَنَتَهُ أَوْ يُغَضِّنَ وَجْهَهُ أَوْ يَذُبَّ بِأَصْبَعِهِ

ناک پر بیٹھنے کو مبر کیا تھا کہ نہ تو ناک کو حرکت دی، نہ اپنے چہرے پر شکن ڈالی اور نہ ہی اسے اپنی انگلی سے ہٹایا،

فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّبَابِ وَشَغَلَهُ وَأَوْجَعَهُ وَأَحْرَقَهُ وَقَصَدَ إِلَى مَكَانٍ لَا يَحْتَمِلُ التَّغَافُلَ

جب کسی کو بیٹھے کافی دیر ہوئی اور انہیں معروف رکھا تو انہیں تکلیف پہنچائی اور جلا یا اور اب اس نے ایسی جگہ کا ارادہ کیا جس سے غفلت نہیں برتی جاسکتی،

أَطْبَقَ جَفْنَهُ الْأَعْلَى عَلَى جَفْنِهِ الْأَسْفَلِ فَلَمْ يَنْهَضْ فَدَعَاهُ ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُلَاقِيَ بَيْنَ الْإِطْبَاقِ وَالْفَتْحِ. فَتَنَحَّى رَيْنَمَا

تو اس نے اوپر کی پلکوں کو نیچے کی پلکوں کے ساتھ ملا دیا، لیکن اس طرح بھی وہ نہیں اٹھی، اس وجہ سے وہ بار بار پلکیں ملانے اور کھولنے پر مجبور ہو گئے وہ تھوڑا سا اڑتی

سَكَنَ جَفْنُهُ ثُمَّ عَادَ إِلَى مُوقِهِ بِأَشَدِّ مِنْ مَرَّتِهِ الْأُولَى فَغَمَسَ خُرْطُومَهُ فِي مَكَانٍ كَانَ قَدْ أَذَاهُ فِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ، جب اس کی پلکیں رکتی وہ پہلے سے سختی کے ساتھ اس کے گوشہ چشم کی طرف لوٹی، پھر اس نے اس جگہ سونڈ چھوئی جہاں اس سے پہلے تکلیف پہنچا چکی تھی

فَكَانَ احْتِمَالُهُ أَقْلَ وَعَجْزُهُ عَنِ الصَّبْرِ فِي الْعَايَةِ أَقْوَى فَحَرَّكَ أَجْفَانَهُ وَزَادَ فِي شِدَّةِ الْحَرَكَةِ جبکہ اب مہر کا احتمال کم تھا اور دوسری مرتبہ اس تکلیف پر مہر کرنے سے عاجز آنا زیادہ قوی تھا، انہوں نے اپنی پلکوں کو حرکت دی اور تیزی سے حرکت دینا رہا،

وَأَلْحَ فِي فَتْحِ الْعَيْنِ وَفِي تَتَابُعِ الْفَتْحِ وَالْإِطْبَاقِ فَتَنَنَحَى عَنْهُ بِقَدْرِ مَا سَكَنَتْ حَرَكَتُهُ، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَوْضِعِهِ اور وہ بار بار اپنی آنکھیں کھولنے اور بند کرنے میں لگا رہا، وہ اتنی دیر اس سے دور ہو جاتی تھی دیر میں اس کی حرکت بن ہو جاتی، وہ پھر لوٹ اپنی جگہ لوٹ کر آ جاتی،

توضیح اللغة:

سماطین: بمعنی صف بستہ چیزیں، سماط کی جمع۔ موق: بمعنی گوشہ چشم موٹا موزہ، بے وقوفی، غبار، جمع أمواق۔
خُرْطُومُه: ناک کا اگلا حصہ، اس کی جمع خراطیم آتی ہے بمعنی ذلیل کرنا، کما قال تعالیٰ: {سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرُطُومِ}۔
رام: از (ن) بمعنی ارادہ کرنا، از (تفعیل) بمعنی خواہش دلانا۔ ارنبة: بمعنی ناک کا بانسہ جمع ارنب، وأرانبد یغضن: از (تفعیل) سلوٹیں ڈالنا، شکن ڈالنا، از (س) پیشانی کی شکنیں ظاہر ہونا۔ یدب: از (ن) دفع کرنا، از (تفعیل) بہت دفع کرنا، از (افعال) نکھیں والا ہونا، از (ض) بمعنی لاغر ہونا، گرمی یا پیاس سے خشک ہونا۔ أصبع: بمعنی انگلی جمع أصابع۔
التغافل: از (تفاعل) خود کو بے خبر اور قائل ظاہر کرنا، از (ن) عدم توجہ اور قلت احتیاط کی بناء بھول جانا، کما قال تعالیٰ: {وَبِمَنْ دَعَانِهِمْ غَافِلُونَ}۔ اطبق: ایک پلک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر برابر کرنا، از (س) ہاتھ کا بندہ ہونا، کما قال تعالیٰ: {الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا}۔ جفن: آنکھ کے اوپر نیچے کا پیوڑ، جمع أجفان، جفون، جفن۔ الفتح: از (ف) بمعنی کھولنا، غالب ہونا، مالک ہونا، فتح کرنا، از (تفعیل) بمعنی کھلنا، از (مفاعله) بمعنی فیصلہ کے لئے جانا، از (افتعال) بمعنی فتح کرنا۔ غمس: از (ن) غوطہ دینا، غروب ہونا، از (مفاعله) ایک دوسرے کو غوطہ دینا، از (تفعیل) بمعنی سختی سے ڈوبنا، از (انفعال و افتعال) بمعنی داخل ہونا، گھستا، غوطہ لگانا۔ خرطوم: بمعنی سونڈ جمع خراطیم، اذی: از (افعال) بمعنی تکلیف پہنچانا، از (تفعیل) تکلیف اٹھانا، از (س) تکلیف پانا۔ کما قال تعالیٰ: {فَاذْهَبْ مَا}۔ ألح: از (افعال) بمعنی اصرار کرنا، لگا تار کرنا، از (س) کیچڑ سے پلکوں کا چپکنا، از (ض، ن) بمعنی رشتہ داری نزدیک ہونا۔ لتابع: لگا تار ہونا، از (مفاعله) لگا تار کرنا، از (س) پیچھے چلنا، کما قال تعالیٰ: {وَلَا تَوَمَّنُوا لَا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ}۔ وقال تعالیٰ: {وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ}

حنیفاً}۔ سکنت: از (ن) بمعنی آرام لینا، ٹھہرنا، اگر صلہ عن ہو بمعنی دور ہونا، از (ک، ن) مسکین ہونا، از (تفعیل) ٹھہرنا، حرف پر جزم دینا، از (تفاعل) باہم مل کر رہنا، از (تفعل) بمعنی مسکین ہونا۔

فَمَا زَالَ يُلْحِقُ عَلَيْهِ حَتَّى اسْتَفْرَغَ صَمْرَهُ وَبَلَغَ تَجْهُؤْكَ فَلَمْ يَجِدْ بُدًّا مِنْ أَنْ يَذُتْ عَنْ عَيْنَيْهِ بِيَدِهِ

وہ اس طرز پر اصرار کرتی رہی، یہاں تک کہ ان کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور تکلیف کی آخری حد کو پہنچے، تو انہوں نے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں پایا کہ اس کو اپنی آنکھ سے ہاتھ کے ذریعے دور کرے

فَفَعَلَ وَعَيُّونُ الْقَوْمِ تَرْمُقُهُ وَكَأَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَهُ فَتَنَحَّى عَنْهُ بِقَدْرِ مَا رَدَّ يَدَهُ

آخر انہوں نے یہ بھی کیا تو قوم کی آنکھیں اس کو اس طرح ٹکنے لگیں گویا کہ وہ اس کو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ کمی اتنی دیر تک دور رہی جب تک ان کا ہاتھ واپس نہیں لوٹا

وَسَكَنَتْ حَرَكَتَهُ ثُمَّ عَادَ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ أَلْجَأَهُ إِلَى أَنْ ذَبَّ عَنْ وَجْهِهِ بِظَرْفٍ كُنْتُهُ

جب اس کی حرکت رکی تو وہ پھر دوبارہ اپنی جگہ واپس آگئی، پھر انہیں اتنا مجبور کر دیا کہ وہ اسے کپڑے کی آستین کے ساتھ چہرے سے دور کرے

ثُمَّ أَلْجَأَهُ إِلَى أَنْ تَابَعَ بَنِي ذَلِكَ وَعَلِمَ أَنَّ فِعْلَهُ كُلَّهُ بِعَيْنٍ مِنْ حَضْرَةِ مِنْ أَمْنَائِهِ وَجُلَسَائِهِ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ

پھر اس کو مجبور کیا کہ وہ یہ عمل پے درپے کرے۔ اور مطون تھا کہ ان کا یہ سارا عمل ان کے منصفیوں اور امینوں کے سامنے ہوا۔ جب لوگوں نے ان کی طرف دیکھا

قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ الذُّبَابَ أَلَجَّ مِنَ الْخُنْفَسَاءِ وَأَزْهَى مِنَ الْغُرَابِ قَالَ: وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

تو قاضیہ کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کمی گبریلا سے زیادہ خدی اور کوئے سے زیادہ منکبر ہے، اس نے کہا: میں اللہ سے معافی طلب کرتا ہوں

فَمَا أَكْثَرَ مَنْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَرِّفَهُ مِنْ ضَعْفِهِ مَا كَانَ عَنْهُ مَسْتُورًا۔

کتنے زیادہ ہیں وہ لوگ جو خود پسندی میں مبتلا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انہیں ان کی کمزوری بتائیں جو ان سے چھپی ہوئی ہے۔

توضیح اللغة:

استفرغ: پوری کوشش کرنا، خالی ہونا، از (ن) فارغ ہونا، کما قال تعالیٰ: {سنفرغ لكم أيها الثقلان}۔ عيون: عین

کی جمع، بمعنی آنکھ، چشمہ، کما قال تعالیٰ: {فبهما عینان تجربان}۔ اور جاسوس کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ترمق: از (ن) دیر

تک دیکھنا۔ تنحی: از (تفعل) جدا ہونا، از (ن) پیروی کرنا، قصد کرنا، جھکانا، از (افعال) اعتماد کرنا، از (افتعال) قصد کرنا۔

الجبأ: از (افعال) بمعنی مجبور کرنا، سپرد کرنا، از (فہ افتعال) پناہ پکڑنا۔ طرف: بمعنی گوشہ، کنارہ جمع أطراف خنفساء: بمعنی

گبریلا جمع خنافس۔ ازہی: از (ن) تکبر کرنا، روشن ہونا، بڑھنا، از (افعال) تکبر کرنا، لمبا ہونا، رنگ اختیار کرنا۔

وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي عِنْدَ نَفْسِي وَعِنْدَ النَّاسِ مِنْ أَرْزَنِ النَّاسِ، فَقَدْ غَلَبَنِي وَفَضَحَنِي أَضْعَفُ خَلْقِهِ،
اور یقیناً تم جانتے ہو کہ میں اپنے اور لوگوں کے نزدیک بہت سنجیدہ ہوں، لیکن مجھ پر اللہ کی کمزور ترین مخلوق غالب آگئی اور اس نے مجھے رسوا کر دیا

ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى {وَإِنْ يَسْأَلُكُمُ الدُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَفْهِدُوا مِنْهُ ضَعْفَ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ}
پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) اور اگر کسی ان سے کوئی چیز چھین لیے تو یہ اس کو چھڑا نہیں سکتے اور طالب اور مطلوب دونوں ہی کمزور ہے

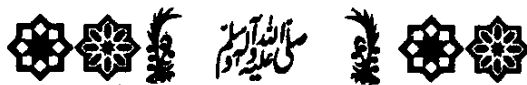
وَكَانَ بَيْنَ اللِّسَانِ قَلِيلٌ فَضُولِ الْكَلَامِ وَكَانَ مَهِيئًا فِي أَصْحَابِهِ وَكَانَ أَحَدُ مَنْ لَمْ يُطْعَنَ عَلَيْهِ فِي نَفْسِهِ
وہ صاف گو، فضول گوئی کم کرنے والا اور ساتھیوں میں بارعب شخصیت رکھتے تھے۔ وہ ان لوگوں میں ایک تھا جن پر کسی نے کوئی طعن و تشنیع کی تھی

وَلَا فِي تَعْرِضِ أَصْحَابِهِ لِلْمَتَالَةِ

اور نہ وہ اپنے مطلب کے لیے ساتھیوں کی تعریفیں کرتے۔

توضیح اللغة:

أَرْزَنُ: از (ک) باوقار ہونا، سنجیدہ ہونا، بوجھل ہونا، از (ن) اقامت کرنا، ہاتھ میں اٹھا کر وزن کا اندازہ کرنا، از
(مفاعله) دوست ہونا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ فضح: از (ف) برائیاں ظاہر کرنا، رسوا کرنا، از
(مفاعله) ایک دوسرے کو رسوا کرنا، از (افتعال) بمعنی رسوا ہونا۔ لَا يَسْتَفْهِدُوا: از (استفعال) بمعنی چھڑانا، نجات دینا، از
(س) نجات پانا۔ قَلِيلٌ بِمَعْنَى كَمٍ، لَاغَرٌ، جَمْعُ أَقْلَاءٍ، قَلِيلُونَ۔ از (ض) بمعنی کم ہونا، کم مال والا ہونا، از (تفعیل) بمعنی کم کرنا،
از (افعال) بمعنی کم کرنا، کم لانا، از (تفعل) کم سمجھنا، از (استفعال) بمعنی اٹھانا، بلند کرنا۔ فَضُولٌ بِمَعْنَى دِهْ جِزْ جَوْفٌ جَائِءٌ،
اور زائد ہو، از (ن، س) باقی رہنا، زائد ہونا، فضل میں غالب ہونا، از (ک) صاحب فضل ہونا، از (افعال) بمعنی بھلائی کرنا،
مہربانی کرنا، از (تفعیل) بمعنی فضل کا حکم لگانا، ترجیح دینا، از (تفعل) مہربانی کرنا، فضل کا دعویٰ کرنا۔



الْقَمِيصُ الْأَحْمَرُ

سرخ قمیض

لابن عبد ربہ

بَيْنَمَا الْمَنْصُورُ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ لَيْلًا إِذْ سَمِعَ قَائِلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْكُوْ اِلَيْكَ

ایک مرتبہ خلیفہ منصور رات کے وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو اچانک انہوں نے سنا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا: ”اے اللہ میں آپ سے شکایت کرتا ہوں

ظُهُوْرَ الْبَغْيِ وَالْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ، وَمَا يَحْوُلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَاَهْلِهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَجَزَعَ الْمَنْصُورُ

زمین میں ظلم و فساد پھیلنے کی اور اس لالچ کی جو حق اور اہل حق کے درمیان مائل ہے۔“ یہ سن کر منصور گہرا گئے

فَجَلَسَ بِتَاجِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ وَاُرْسَلَ اِلَى الرَّجُلِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ وَاَقْبَلَ مَعَ الرَّسُوْلِ

پھر مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گئے اور اس آدمی کو بلانے کے لئے قاصد بھیجا، چنانچہ اس نے دو رکعتیں پڑھیں، حجر اسود کا بوسہ لیا اور قاصد کے ساتھ آ گیا

فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ، فَقَالَ الْمَنْصُورُ: مَا الَّذِي سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ مِنْ ظُهُوْرِ الْفَسَادِ وَالْبَغْيِ فِي الْاَرْضِ؟

اس نے خلیفہ کو سلامتی کی دعا کے ساتھ سلام کیا، تو منصور نے پوچھا: ”وہ کیا بات ہے جو میں نے سنی کہ تم زمین میں ظلم و فساد پھیل جانے کا تذکرہ کر رہے تھے؟

وَمَا الَّذِي يَحْوُلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَاَهْلِهِ مِنَ الظُّلْمِ؟ فَوَ اللّٰهُ لَقَدْ حَشَوْتُ مَسَامِعِيْ مَا اَمْرَ هَٰؤُلَاءِ

اور کون سا لالچ حق اور اہل حق کے درمیان مائل ہو گیا؟ اللہ کی قسم! تو نے میرے کانوں کو اتنا بھر دیا کہ میں بیمار پڑ گیا ہوں“

فَقَالَ اِنْ اَمْنْتَنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْلَمْتُكَ بِالْاُمُوْرِ مِنْ اَصُوْلِهَا، وَاِلَّا اِحْتَجَزْتُ مِنْكَ

اس نے کہا: ”اے امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے جان کی امان دے دیں تو میں آپ کو چند حقائق بتاؤں گا، ورنہ نہیں بتاؤں گا

وَاَقْتَصَرْتُ عَلَى نَفْسِيْ فَلَئِنْ شَاغِلٌ قَالَ: فَانْتَ اَمِنْ عَلَى نَفْسِكَ فَقُلْ! فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ!

اور اپنے اوپر اکتفاء کروں گا، مجھے اور بھی کام ہیں۔ خلیفہ نے کہا: ”تم امان میں ہو“ تو اس نے کہا: ”اے امیر المؤمنین!

صاحب منسوں کا تعارف:

پورا نام ابو عمر احمد بن محمد بن عبد ربہ ہے، ان کا سلسلہ نسب اموی خاندان سے جاملتا ہے، ان کا شمار اندلس کے کبار کاہنوں

اور عرب کے مشہور مؤلفین میں ہوتا ہے، ان کا یہ مضمون ان کی مشہور تصنیف ”العقد الفريد“ سے ماخوذ ہے، اور آپ کی ایک تالیف ”الجليلة المتعة“ کے نام سے ہے جس میں بہت سارے علوم جمع کئے ہیں، آپ کی پیدائش ۲۳۶ھ میں اور وفات ۳۲۸ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغة:

قميص: بمعنی کرتا، دل کا غلاف جمع قمص۔... أحمر: بمعنی سرخ جمع أحامر، از (افعال) بمعنی سرخ ہونا، از (افعیال) بہت سرخ ہونا۔... البغی: از (ض) ظلم و زیادتی کرتا، کما قال تعالى: {ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فی الأرض}۔... والفساد: ضرر رسانی، کما قال تعالى: {ويسعون فی الأرض فساداً}۔... جزع: از (س) بمعنی ڈرنا، بے صبری کرتا، از (تفعیل) بمعنی تسلی دینا، ٹکڑے ٹکڑے کرتا، از (تفعیل) ٹکڑے ٹکڑے ہونا، از (ف) پار کرنا، ایک حصہ دینا۔... استسلم: ہاتھ سے چھوٹا اور بوسہ دینا۔... يشكو: از (ن) بمعنی شکایت کرتا، اگر مصدر شکوی ہو بمعنی دردمند بنانا، از (تفعیل وافتعال) بیمار ہونا، از (تفعیل) شکایت قبول کرتا۔... استسلام: از (افتعال) بمعنی بوسہ دینا، چھوٹا، از (س) نجات پانا، بری ہونا، از (تفعیل) سلام کرنا، محفوظ رکھنا، از (افعال) فرماں بردار ہونا، سپرد کرنا، دین اسلام اختیار کرنا۔... يحول: از (ن) پھرنا، منتقل ہونا، گزرتا، رکاوٹ بننا، از (تفعیل) بمعنی زائل کرنا، پھیرنا، از (تفعیل) پھر جانا، از (افتعال) بمعنی حیلہ کرنا۔... حشوت: از (ن) بمعنی بھرنا، از (افتعال) بمعنی بھر جانا۔... أمرض: از (افعال) مریض بنانا، مریض ہونا، از (س) بیمار ہونا، از (تفعیل) علاج کرنا، تیمارداری کرنا، مریض کر دینا۔... أفتنی: از (تفعیل) امان دینا، از (س) مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔... أصول: اصل کی جمع بمعنی بنیاد، جڑ، قانون از (ی) شریف الاصل ہونا، جڑ پکڑنا، از (تفعیل) جڑ والا بنانا، از (استفعال) جڑ سے اکھیڑنا۔... احتجذت: از (افتعال) بمعنی باز رہنا، از (ض، ن) روکنا، از (انفعال) رکنا، از (افعال) روکنا، ملک حجاز میں آنا، از (مفاعله) بمعنی ایک دوسرے کو روکنا۔ کما قال تعالى: {وجعل بین البحرین حاجزاً}۔... اقتصرث: کسی چیز پر انحصار کرنا، از (ن) کسی چیز کو کسی شے تک محدود کرنا۔

إِنَّ الَّذِي دَخَلَهُ الظَّمْعُ وَحَالَ بَيْتُهُ وَبَيْنَ مَا ظَهَرَ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ وَالْبَغْيِ لَأَنْتَ فَقَالَ:

بلاشبہ جس شخص میں لالچ آئی ہے اور اس کے اور زمین میں ظلم و فساد پھیلنے کے درمیان حائل ہوئی ہے وہ آپ ہیں۔ خلیفہ نے پوچھا؟

فَكَيْفَ ذَلِكَ؟ وَنَحْكَ! يَدْخُلْنِي الظَّمْعُ وَالصَّفَرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ فِي قَبْضَتِي وَالْحُلُوءُ وَالْحَامِضُ عِنْدِي؟

تیرا اس ہو، لالچ میرے اندر کیے داخل ہو سکتی ہے حالانکہ میرے پاس سونا چاندی ہے، میٹھا اور تلخ میرے قبضہ میں ہے؟

قَالَ: وَهَلْ دَخَلَ أَحَدًا مِنَ الظَّنَجِ مَا دَخَلَكَ، إِنَّ اللَّهَ اسْتَرْعَاكَ أَمْرَ عِبَادِهِ وَأَمْوَالِهِمْ.

اس نے کہا: جولانچ آپ میں داخل ہوئی وہ کسی میں داخل نہیں ہو سکتی، کیوں کہ اللہ نے آپ کو اپنے بندوں اور ان کے مال کا ذمہ دار بنایا

فَأَغْفَلْتُ أُمُورَهُمْ، وَاهْتَمَمْتُ بِجَمْعِ أَمْوَالِهِمْ، وَجَعَلْتُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ حِجَابًا مِّنَ الْحِصْنِ وَالْأَجْرِ.

آپ نے ان کے معاملات سے غفلت برتی، ان کا مال جمع کرنے کا انتظام کیا، اپنے اور ان کے درمیان کچی اور پکی اینٹوں کی رکاوٹ کھڑی کر دی

وَأَبْوَابًا مِّنَ الْحَدِيدِ وَخُرَّاسًا مَّعَهُمُ السِّلَاحُ ثُمَّ سَخَنْتُ نَفْسَكَ عَنْهُمْ فِيهَا وَبَعَثْتُ عَمَّا لَكَ فِي جِهَاتِ الْأَمْوَالِ وَجَمَعُهَا.

لوہے کے دروازے اور اسلحہ سے لیس پہریدار مقرر کر دیے، پھر آپ نے خود کو ان سے دور رکھا اور اپنے کارندوں کو وصولیاں اور مال جمع کرنے کے لیے بھیجا

توضیح اللغة:

صفراء: أصفر کی مؤنث بمعنی سونا، بیتل... بیضاء: أبيض کی مؤنث، چاندی، سفید تلوار... قبضة: قبض کا اسم ہے بمعنی مٹھی، ملکیت از (ض) پکڑنا، تنگ کرنا، وفات دینا، از (تفعیل) بمعنی جمع کرنا، سکیڑنا، از (مفاعله) بمعنی ہاتھ میں ہاتھ دینا، از (تفاعل) ہاتھوں ہاتھ قبض کرنا... استرعی: از (استفعال) بمعنی رکھوالی کرنا، چرانے کے لئے کہنا، ذمہ دار بنانا۔ جانور کو چرانا... اغفلت: از (افعال) بمعنی غافل ہونا، چھوڑ دینا... حصص: بمعنی چونہ، گج، از (تفعیل) چونہ کرنا۔ آجز: پکی اینٹ، آجزۃ کی جمع ہے... حديد: بمعنی لوہا، جمع حداد، أحدات... خراسا: حارس کی جمع بمعنی محافظ، چوکیدار، کما قال تعالى: {فوجدناها ملئت خرساً شديداً} از (ض، ن) حفاظت کرنا، از (ض) مصدر خرساً واز (افتعال) بمعنی رات کو چوری کرنا، از (س) زمانہ دراز تک زندہ رہنا، از (تفعیل) محفوظ رہنا... سبخنت: از (ف) بمعنی غائب ہونا، دور ہونا، محفوظ کرنا، از (مفاعله) ملاقات کرنا۔ جہایات: جمع جہایۃ، از (ن) خراج وصول کرنا، مال اکٹھا کرنا، ٹیکس یا خراج وصول کرنے والا۔

وَأَمَرْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ إِلَّا فَلَانٌ وَفَلَانٌ تَفَرَّاسَكُمُ، وَلَمْ تَأْمُرْ بِإِصْصَالِ الْمَظْلُومِ

اور آپ نے حکم دے دیا کہ آپ کے پاس فلاں فلاں کے علاوہ کوئی آدمی نہ آئے، آپ نے نہیں حکم دیا کہ کوئی مظلوم

وَلَا الْمَلْهُوفِ وَلَا الْجَائِعِ الْعَارِي إِلَيْكَ، وَلَا أَحَدٌ إِلَّا وَلَهُ فِي هَذَا الْمَالِ حَقٌّ فَلَمَّا رَأَى هَؤُلَاءِ الْفَقْرَ

معیشت زدہ، بھوکا اور غنا محسوس آپ کے پاس آئے اور حالانکہ ان میں سے نہیں ہے کوئی ایک مگر اس کا بھی اس مال میں حق ہے۔ لہذا جب اس گروہ نے آپ کو دیکھا

الَّذِينَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَأَثَرْتَهُمْ عَلَى رَعِيَّتِكَ وَأَمَرْتَ أَنْ لَا يُجْعَبُوا دُونَكَ.

جنہیں آپ نے اپنا خاص بنا رکھا ہے، اور اپنی رعایا پر ترجیح دی ہے اور ان سے متعلق آپ نے حکم دیا کہ انہیں آپ کے پاس آنے سے نہ روکا جائے

تَجْبَى الْأَمْوَالَ وَتَجْمَعُهَا. قَالُوا: هَذَا قَدْ خَانَ اللَّهُ فَمَا لَنَا لَا نُخَوِّنُهُ.

کہ تو مال کا ٹکس وصول کرتا ہے اور جمع کرتا ہے، تو انہوں نے سوچا کہ اس آدمی نے اللہ کے ساتھ خیانت کی ہے تو ہم اس کے ساتھ خیانت کیوں نہ کریں

فَأَمَرُوا أَنْ لَا يَصِلَ إِلَيْكَ مِنْ عِلْمِ أَخْبَارِ النَّاسِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَرَادُوا. وَلَا يَخْرُجَ لَكَ عَامِلٌ إِلَّا

چنانچہ انہوں نے آپ میں مشورہ کیا کہ آپ تک لوگوں سے متعلق صرف وہی بات پہنچے جسے وہ چاہیں گے اور آپ کا کوئی خیر خواہ نہیں نکلا کر

خَوِّنُوهُ عِنْدَكَ وَتَقْوَهُ حَتَّى تَسْقُطَ مَنَازِلُهُ عِنْدَكَ. فَلَمَّا

یہ کہ وہ لوگ اس عامل کو آپ کے نزدیک خائن بنا دیں اور اسے عہدہ سے ہٹا دیں یہاں تک کہ اس کا مرتبہ آپ کے ہاں گر جائے۔ پس جب

انْتَشَرَ ذَلِكَ عَنْكَ وَعَنْهُمْ أَعْظَمَهُمُ النَّاسُ وَهَابُوهُمْ وَصَانَعُوهُمْ

ان سے متعلق یہ معاملہ لوگوں میں پھیلا تو لوگوں نے انہیں بڑا سبھا، ان سے ڈرنے لگے اور انہیں رشوت دینے لگے،

توضیح اللغة:

نفراً: تین سے دس تک مردوں کی جماعت جمع أنفصار۔... ملہوف: بمعنی غمگین، وہ شخص جس کا مال ضائع ہو گیا ہو، یا کوئی

قریبی فوت ہو گیا، از (س) غمگین ہونا، افسوس کرنا۔... خان: از (ن) دھوکہ کرنا، خیانت کرنا، کما قال تعالیٰ: {وَلَا تَخُونُوا اللَّهَ

وَالرَّسُولَ}۔... انعمروا: از (افتعال واستفعال وتفعیل) بمعنی مشورہ کرنا، از (تفاعل) باہم مشورہ کرنا، از (ن) حکم دینا، از

(س) حاکم ہونا، از (تفعیل) بمعنی امیر بنانا۔ کما قال تعالیٰ: {إِنَّ الْمَلَائِئِیَآءَ یُتَمَرَّرُونَ بِکَ}۔... نفوا: از (ض) دور کرنا، ہٹانا، از

(افتعال) بمعنی دور ہونا، از (مفاعله) ایک دوسرے کو دور کرنا۔... خوّنوا: از (تفعیل) بمعنی خیانت کی طرف نسبت کرنا، از

(ن) امانت میں خیانت کرنا، از (استفعال) بمعنی خیانت کرنے کا ارادہ کرنا، از (افتعال) خیانت کرنا۔... العشر: از (افتعال)

بمعنی پھیلانا، از (تفعیل) بمعنی پھیلانا، از (ض) بمعنی پھیلانا، اگر مصدر نشور آہو تو بمعنی زندہ کرنا۔... ہابوا: از (س) بمعنی ڈرنا،

خوف کرنا، از (تفعیل) بمعنی رعب دار بنانا، از (افعال) بیت ناک کرنا، از (تفعیل) بمعنی خوف کرنا، خوف دلانا۔

فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ صَابِعِهِمْ عَمَّا لَكَ بِالْهَدَايَا وَالْأَمْوَالَ

چنانچہ (اموال اور ہدایا) کے ذریعے رشوت دینے والوں میں سب سے پہلے رشوت دینے والے آپ کے عمال ہیں

لِيَقْبُضُوا بِهَا عَلَى ظُلْمِ رَعِيَّتِكَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ذُو الْمَقْدَرَةِ وَالْكَرْوَةِ مِنْ رَعِيَّتِكَ لِيَتَنَاوُوا ظُلْمَ مَنْ ذُوهُمْ،
 تاکہ ان (اموال و ہدایا) کے ذریعے آپ کی رعیت پر ظلم کی حالت حاصل کریں، پھر یہی (رشوت والا) کام عوام میں سے دو ہتھندوں نے کیا تاکہ وہ اپنے سے کم تر لوگوں پر ظلم کریں
 فَأَمْتَلَاثُ بِلَادِ اللَّهِ بِالظَّمِجِ ظُلْمًا وَبَغْيًا وَفَسَادًا، وَصَارَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ شُرَكَاءَكَ فِي سُلْطَانِكَ وَأَنْتَ غَافِلٌ۔
 چنانچہ اللہ کی زمین لالچ کی وجہ سے ظلم، زیادتی اور فساد سے بھر گئی۔ یہ سارے لوگ بادشاہت میں آپ کے شریک ہو گئے اور آپ کو یہ ہی نہ چلا
 فَإِنْ جَاءَ مُتَظَلِّمٌ حَيْلَ بَيْنِكَ وَبَيْنَتِهِ فَإِنْ أَرَادَ رَفْعَ قِصَّتِهِ إِلَيْكَ عِنْدَ ظُهُورِكَ
 جب کوئی مظلوم آتا تو یہ لوگ آپ کے اور اس کے درمیان حائل ہو جاتے، اگر کوئی شخص اپنا معاملہ آپ کے باہر نکلنے کے وقت آپ کے پاس پہنچانا چاہتا تو
 وَجَدَكَ قَدْ تَهَيَّيْتَ عَنْ ذَلِكَ، وَأَوْقَفْتَ لِلنَّاسِ رَجُلًا يَنْظُرُ فِي مَظَالِمِهِمْ۔ فَإِنْ جَاءَ ذَلِكَ الْمُتَظَلِّمُ
 آپ کو پاتا کہ آپ نے پہلے ہی اس سے منع کر رکھا ہے، اور آپ نے ایک ایسے آدمی کو لوگوں کی فریاد سننے کے لئے مقرر کر دیا ہے جو ان کے مظالم پہلے سے دیکھتا چلا آ رہا ہے، پھر بھی اگر وہ مظلوم آ جاتا
 فَبَلَغَ بِطَانَتِكَ خَبْرَهُ سَأَلُوا صَاحِبَ الْمَظَالِمِ أَنْ لَا يَرْفَعَ مَظْمَتَهُ إِلَيْكَ، فَلَا يَزَالُ الْمَظْلُومُ
 اور آپ کے خواص کو اس کی خبر ہو جاتی تو وہ مظلوم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مظالم کی خبر آپ تک نہ پہنچائے، چنانچہ وہ مظلوم ہمیشہ
 يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَيَلُودُ بِهِ وَيَشْكُو وَيَسْتَعِينُ وَهُوَ يَنْدَعُهُ فَإِذَا أَجْهَدَ وَأَخْرَجَ
 آتا جاتا رہتا اور پناہ مانگا رہتا ہے، شکایت کرتا رہتا ہے، ظلم کے خلاف مدد مانگا رہتا ہے اور وہ (تمہارا مقرر کردہ) اسے دھکارتے رہتے۔ جب وہ بڑی کوشش کرتا ہے اور پھر دھکارتا جاتا ہے

توضیح اللغة:

كروة: بمعنی دولت، مالداري، از (س) خشک ہونے کے بعد نرم و تر ہونا، از (تفعیل) بمعنی ترک کرنا۔۔۔ بطانة: بمعنی اہل

وعیال، خاص لوگ، راز، بھید، راز دان، جمع بطانن۔۔۔ یلود: از (ن) بمعنی پناہ پکڑنا، از (مفاعلة) بمعنی پناہ میں آنا۔

ثُمَّ ظَهَرَتْ صَوَاحُ بَيْنِ يَدَيْكَ فَيُطْرَبُ صَوْرَتَا مُلْوَاحَا يَكُونُ نَكَالًا لِيُغَيِّرَهُ
 پھر آپ کے سامنے اس کی چیخ نکل جاتی ہے تو اسے آپ کے سامنے اس طرح مارا جاتا ہے کہ وہ مار دوسروں کے لیے عبرت بن جاتی ہے
 وَأَنْتَ تَنْظُرُ فَمَا تُنْكِرُ، فَمَا بَقَاءُ الْإِسْلَامِ؟ وَقَدْ كُنْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَسَافِرُ إِلَى الصُّلَيْبِ
 آپ یہ سب دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اسے برا نہیں سمجھتے۔ تو بتائیے اسلام کہاں باقی رہا؟ اے امیر المؤمنین! میں چین کی طرف سفر کر چکا ہوں،

فَقَدِمْتُهَا مَرَّةً وَقَدْ أَصِيبَ مَلِكُهُمْ بِسُجْعِهِ فَبَكَى يَوْمًا بَكَاءً شَدِيداً فَحُفَّتْهُ جَلَسَاؤُهُ عَلَى الصَّبْرِ، فَقَالَ:
 ایک مرتبہ میں وہاں گیا، وہاں کے بادشاہ کے کان میں کوئی بیماری لگ گئی، (جس سے وہ بہرہ ہو گیا) تو ایک دن وہ بہت رویا تو ہم نشینوں نے مہر کرنے کا کہا تو بادشاہ نے کہا:
 أَمَا أُبَيُّ لَسْتُ أَبَيُّ لِلْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَلَكِنِّي أَبَيُّ لِمَظْلُومٍ يَصْرُخُ بِالْبَابِ فَلَا أَسْمَعُ صَوْتَهُ.
 میں اس بیماری کی وجہ سے نہیں روتا، میں تو مظلوم کی وجہ سے روتا ہوں کہ جب وہ میرا دروازہ کھٹکٹائے گا تو میں اس کی آواز نہیں سُن سکوں گا
 ثُمَّ قَالَ: أَمَّا إِذَا قَدْ ذَهَبَ سَمْعِي فَإِنَّ بَصَرِي لَمْ يَذْهَبْ. تَأْكُلُوا فِي الدَّائِسِ أَنْ لَا يَلْبَسُ ثَوْباً أَحْمَرَ إِلَّا مَتَظَلِّمٌ.
 پھر کہا: میری شنوائی تو چلی گئی لیکن بینائی تو نہیں گئی، لوگوں میں اعلان کروادو کہ صرف مظلوم آدمی سرخ لباس پہنے
 ثُمَّ كَانَ يَرَى كَبَّ الْفِيلِ طَرَفِي النَّهَارِ وَيَنْظُرُ هَلْ يَرَى مَظْلُوماً. فَهَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مُشْرِكٌ بَلَغَتْ رَأْفَتُهُ
 بِالْمَشْرُكِينَ

پھر وہ صبح شام ہاتھی پر سوار ہو کر باہر نکلتا اور دیکھتا کہ کوئی مظلوم تو نہیں ہے۔ اے امیر المؤمنین! یہ ایک مشرک ہے اس کی مہربانی مشرکین کے ساتھ
 هَذَا الْمَبْلَغُ وَأَنْتَ مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ لَا تَغْلِبُكَ رَأْفَتُكَ بِالْمُسْلِمِينَ عَلَى شَيْخِ نَفْسِكَ.
 اس حد تک پہنچی ہوئی ہے اور آپ تو اللہ پر ایمان لانے والے، اہل بیت میں سے ہیں، آپ کی مسلمانوں کے ساتھ مہربانی بخل پر غالب نہیں آسکتی۔

توضیح اللغة:

مہر حا: اسم مفعول بمعنی ایسی بار جس کا اثر باقی رہ جائے، از (افعال) تکلیف دور کرنا، تعظیم کرنا، از (ن) غضبناک ہونا، از
 (تفعیل)، سخت تکلیف دینا، تھکانا، از (س) بمعنی جدا ہونا۔۔۔ نکالنا بمعنی سزا، عبرت ناک سزا، از (س) بمعنی بزدلی کرنا، از (ن)
 مصدر نکلنا، بمعنی عبرت ناک سزا دینا، از (تفعیل) بمعنی مصیبت میں ڈالنا، عبرت ناک سزا دینا۔ کما قال تعالیٰ: {فَجَعَلْنَاهَا
 نِكَالاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا}۔۔۔ بلیہ: بمعنی مصیبت جمع ہلایا۔۔۔ فیل: بمعنی ہاتھی، جمع أفيال، فيول، فيلند۔۔۔
 رآفة: از (ف، س، ک، تفعیل) بمعنی بہت مہربانی کرنا، از (تفعیل واستفعال) مہربان بنانا، از (مفاعله) آپس میں مہربانی کرنا۔
 ... شخ: بخل، خود غرضی، کما قال تعالیٰ: {وَأُخْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ}۔ از (ض) بخوی کرنا۔

لَنْ كُنْتَ إِذَا تَجَمَّعَ الْمَالُ لِوَلَدِكَ فَقَدْ أَرَاكَ اللَّهُ عِبْرًا فِي الطِّفْلِ يَسْقُطُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ

چنانچہ اگر آپ مال اپنا اولاد کے لیے جمع کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس بچہ کی صورت میں عبرت دکھا چکا ہے جو ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے

مَا لَهُ عَلَى الْأَرْضِ مَالٌ وَمَا مِنْ مَالٍ إِلَّا وَدُونَهُ يَدٌ شَحِيحَةٌ تَحْوِيهِ فَمَا يَزَالُ اللَّهُ يَلْطَفُ بِذَلِكَ الطِّفْلِ

تو اس کے پاس زمین پر کوئی مال نہیں ہوتا۔ حالانکہ دنیا میں کوئی مال نہیں جس کو بخیل ہاتھ نے نہ گھیرا ہو، تو اللہ ہمیشہ اس بچے پر مہربانی فرماتے ہیں

حَتَّى تَعْظُمَ رَغْبَةُ النَّاسِ لَهُ وَلَسْتَ الَّذِي تُعْطَى بِهِ اللَّهُ تَعَالَى يُعْطَى مَنْ يَشَاءُ مَا يَشَاءُ

یہاں تک کہ لوگوں کی رغبت اس کی طرف بڑھتی ہے اور وہ ذات آپ نہیں جو لوگوں کو مال عطا کرتا ہے بلکہ اللہ جس کو چاہیں جتنا چاہیں دیتے ہیں۔

فَإِنْ قُلْتَ: إِنَّمَا تَجْمَعُ الْمَالَ لِشَدِيدِ السُّلْطَانِ فَقَدْ أَرَاكَ اللَّهُ عِزًّا فِي بَنِي أُمَيَّةَ مَا أَغْلَى عَنْهُمْ

اگر آپ کہیں کہ سلطنت کی مقبوضی کے لیے مال جمع کیا جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بنو امیہ میں عبرت دکھا چکے ہیں کہ کچھ بھی ان کے کام نہ آیا

جَعَهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَمَا أَعْتَدُوا مِنَ الرِّجَالِ وَالسِّلَاحِ وَالْكَوْاعِ حَتَّى أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ مَا أَرَادَ

جو انہوں نے سونا جمع کیا تھا اور جو لکھ، اسلحہ اور گھوڑے وغیرہ انہوں نے تیار کیے تھے جس وقت اللہ نے ان کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو اللہ نے چاہا

وَأَنْ قُلْتَ: إِنَّمَا تَجْمَعُ الْمَالَ لَطَلِبِ غَايَةٍ هِيَ أَجْسَمُ مِنَ الْغَايَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا فَوَاللَّهِ مَا فَوْقَ

اور اگر آپ کہیں کہ مال ایسے مرتبہ کے حصول کے لیے جمع کر رہے ہیں جو اس مرتبہ (خلافت) سے بڑھ کر ہے، تو اللہ کی قسم! اس سے بڑا مرتبہ کوئی نہیں

مَا أَنْتَ فِيهِ إِلَّا مَنَازِلَةٌ لَا تُنْذِرُكَ إِلَّا بِخِلَافٍ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ!

جس پر آپ ہیں، مگر ایک مرتبہ ہے (آخرت کی بھلائی) جس کو آپ اس کے برعکس طریقے سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اے امیر المؤمنین!

هَلْ تُعَاقِبُ مَنْ عَصَاكَ بِأَشَدِّ مِنَ الْقَتْلِ؟ فَقَالَ الْمَنْصُورُ: لَا، فَقَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِالْمَلِكِ الَّذِي

جو آدمی آپ کی نافرمانی کرے اس کو قتل سے بڑی سزا دی جاسکتی ہے؟ خلیفہ منصور نے کہا: نہیں، اس نے کہا: پھر آپ اس بادشاہ کے ساتھ کیا کر سکتے ہیں

خَوَّلَكَ مُلْكَ الدُّنْيَا وَهُوَ لَا يُعَاقِبُ مَنْ عَصَاهُ بِالْقَتْلِ، وَلَكِنْ بِالْخُلُودِ فِي الْعَذَابِ الْأَلِيمِ؟

جس نے آپ کو دنیا کی بادشاہت دی ہے، حالانکہ وہ اپنے نافرمان کو قتل کی سزا نہیں دیتا بلکہ ہمیشہ دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔

ترسیج اللغة:

نحوی: از (ض) بستی جمع کرنا، از (س) سبزی مائل یا سرخی مائل سیاہ ہونا۔۔۔ بلطف: از (ن) رحم کرنا، مہربانی کرنا،

کما قال تعالیٰ: {اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ}۔۔۔ سلطان: دلیل، قبضہ، قدرت، بادشاہ جمع سلاطین، از (فعللہ) بادشاہ بنانا۔
از (تفعّل) بمعنی بادشاہ بنانا۔۔۔ کراع: اس کا اطلاق گھوڑے، فخر اور گدھے پر ہوتا ہے۔۔۔ غایۃ: بمعنی انتہاء، مدت،
جھنڈا، مقصد جمع غایات۔۔۔ غصاک: از (ض) نافرمانی کرنا، حکم کی خلاف ورزی کرنا، کما قال تعالیٰ: {وعصى آدم
رَبَّهُ، ومن يعص الله ورسوله}۔۔۔ خَوَّل: از (تفعیل) عطا کرنا، بخشش کرنا، مالک بنانا، از (ن) نگہبانی کرنا، از (س) بمعنی
تنہائی کے بعد غلاموں والا ہونا۔

قَدْ رَأَى مَا عَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُكَ، وَعَمِلَتْهُ جَوَارِحُكَ، وَنَظَرَ إِلَيْهِ بَصْرُكَ، وَاجْتَرَحَتْهُ يَدَاكَ،
تحقیق جاتا ہے جو آپ کے دل میں خیال آیا، اور جو آپ کے اعضاء نے کیا، جس کی طرف آپ کی آنکھ نے دیکھا، جو آپ کے ہاتھوں نے کیا،
وَمَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلَاكَ، هَلْ يُغْنِي عَنْكَ مَا شَحَّصَتْ عَلَيْهِ مِنْ مُلْكِ الدُّنْيَا إِذَا انْتَزَعَهُ مِنْ يَدِكَ
اور جس طرف کی آپ کے قدم چلے، کیا آپ کو بخل کچھ فائدہ دے گا، جب دنیا کا بادشاہ اس بادشاہت کو آپ سے چھین لے گا
وَدَعَاكَ إِلَى الْحِسَابِ؟ قَالَ: قَبْلِي الْمَنْصُورُ، ثُمَّ قَالَ: لِيَتَنَّى لَمْ أُخْلَقْ. وَيَحْكُ! فَكَيْفَ
اور آپ کو حساب کے لیے بلائے گا؟ راوی کہتے ہیں کہ منصور رو پڑے، پھر کہا: کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا۔ اللہ تیرا بھلا کرے! میں کیسے
أَحْتَالُ لِنَفْسِي؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ لِلنَّاسِ أَعْلَامًا يَفْرَعُونَ إِلَيْهِمْ فِي دِينِهِمْ،
اپنے لیے عذر بناؤں؟ کہا: اے امیر المؤمنین! لوگوں کے کچھ پیشوا ہیں جن کی طرف وہ اپنے دینی معاملات لے جاتے ہیں
وَيَرْضَوْنَ بِهِمْ فِي دُنْيَاهُمْ، فَاجْعَلُهُمْ بِطَانَتِكَ يُزِيدُوكَ، وَشَاوِرُهُمْ فِي أَمْرِكَ
اور دنیا کے معاملے میں ان کے فیصلے پر راضی رہتے ہیں، آپ بھی ان کو اپنا پیشوا بنائیں وہ آپ کی رہنمائی کریں گے، آپ ان سے مشورہ کریں
يُسَدِّدُوكَ. قَالَ: قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْهِمْ فَهَرَبُوا مِنِّي. قَالَ: خَافُوكَ
وہ آپ کو اچھا مشورہ دیں گے۔ خلیفہ نے کہا: میں نے ان کو بلایا مگر وہ مجھ سے دور بھاگ گئے۔ کہا: وہ آپ سے ڈر گئے کہ
أَنْ تَحْمِلَهُمْ عَلَى طَرِيقَتِكَ، وَلَكِنْ افْتَحْ بَابَكَ، وَسَهِّلْ حِجَابَكَ، وَانْصُرِ الْمَظْلُومَ، وَاقْبَحِ الظَّالِمَ،
آپ انہیں اپنے طریقے پر لگادیں گے۔ بلکہ آپ اپنا دروازہ کھول دیں، پردے ہٹادیں، مظلوم کی مدد کریں، ظالم کو مزادیں
وَحُذِ الْقِيَمَ وَالصَّدَقَاتِ عَلَى جِلْهَافِهَا، وَاقْسِنَهَا بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ عَلَى أَهْلِهَا، وَأَنَا ضَامِنٌ عَنْهُمْ أَنْ
مال قیمت و صدقات جائز طریقہ سے لیں، اور جائز طریقے سے مستحقین پر خرچ کریں، میں ان کی طرف سے ضمانت دیتا ہوں کہ

يَا تُكُونُ وَيُسَاعِدُكَ عَلَى صَلَاحِ الْأُمَّةِ وَجَاءَ - الْمُؤَذِّنُونَ فَأَذِّنُوا بِالصَّلَاةِ

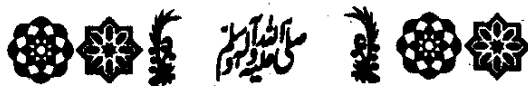
وہ آپ کے پاس آئیں گے اور امت کی فلاح و بہبود کے لیے آپ کا ساتھ دیں گے۔ مؤذن آئے اور انہوں نے نماز کے لیے اذان دیں

فَصَلُّ وَعَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ وَطَلَبَ الرَّجُلَ فَلَمْ يَوْجَدْ.

خلیفہ نے نماز پڑھی اور اپنی جگہ پر پہنچ کر اس آدمی کو بلوایا، لیکن وہ نہیں ملا۔

توضیح اللغة:

جوارح: جارحہ کی جمع بمعنی انسانی اعضاء، شکاری درندہ یا پرندہ۔... اعلاماً: علم کی جمع بمعنی قوم کا سردار، کپڑے کا نقش، جھنڈا، راستہ کا نشان۔... يَسْتَدُوا: از (تفعیل) بمعنی سیدھا کرنا، از (س، ض) سیدھا ہونا، از (ن) بند کرنا، از (تفعیل) بمعنی سیدھا ہونا، از (افعال) بمعنی بند ہونا۔ کما قال تعالیٰ: {وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا}۔ فهِرُوا: از (ن) ڈر کر بھاگنا، تیز چلنا۔... سهل: از (تفعیل) بمعنی آسان کرنا، نرم کرنا، از (ک) بمعنی آسان ہونا، نرم ہونا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا، از (استفعال) بمعنی آسان سمجھنا۔... اِثْمَع: از (ف) ارادہ سے ہٹانا، سزا دینا، ذلیل کرنا، از (افعال) بمعنی ذلیل کرنا، دفع کرنا، از (تفعیل) متحیر ہونا، ذلیل ہونا۔... الفقي: بلا جنگ حاصل ہونے والا مال غنیمت، کما قال تعالیٰ: {وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ}۔... أَلَسَمَ: از (ض) بمعنی تقسیم کرنا۔... ضامن: از (س) بمعنی ضامن ہونا، از (تفعیل) بمعنی ذمہ دار بنانا، از (تفعیل) بمعنی مشتمل ہونا۔... صلاح: از (ک، ف، ن) بمعنی درست ہونا، نیک ہونا، از (مفاعله) بمعنی صلح کرنا، موافق ہونا، از (افعال) درست کرنا، از (افتعال و تفاعل) بمعنی رضا مند ہونا، از (استفعال) درستی چاہنا۔... أَمَّ: بمعنی جماعت، لوگوں کا گروہ، طریقہ جمع اُمت۔... طلب: از (ن) بمعنی تلاش کرنا، راغب ہونا، از (مفاعله) اپنا حق مانگنا، از (تفعیل) بمعنی بار بار ڈھونڈنا۔



کیف کان معاویہ رضی اللہ عنہ یقضی یومہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنا دن کیسے گزارتے تھے

لِلْمَسْغُودِی

كَانَ مِنْ أَخْلَاقِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْذُنُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ مَرَّاتٍ. كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ دن رات میں پانچ مرتبہ لوگوں کو (اپنے پاس آنے کی) اجازت دیتے تھے۔ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو
جَلَسَ لِلْقَاصِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ قِصَصِهِ. ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُؤْتِي بِمُصْحَفِهِ فَيَقْرَأُ جُزْأَهُ
داعی کے پاس بیٹھ جاتے، یہاں تک کہ وہ اپنے وعظ سے فارغ ہو جاتا۔ پھر کمر تشریف لے جاتے تو ان کا قرآن کریم لایا جاتا تو اس میں سے ایک پارہ تلاوت فرماتے
ثُمَّ يَدْخُلُ مَنَزَلَهُ فَيَأْمُرُ وَيَنْهَى. ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى مَجْلِسِهِ.
دوبارہ پھر اپنے کمر تشریف لے جاتے اور انہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرماتے، پھر چار رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنے بیٹھنے کی جگہ تشریف لے جاتے
فَيَأْذُنُ لِخَاصَّةٍ الْخَاصَّةِ. فَيَحْدِثُهُمْ وَيُحْدِثُونَهُ. وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ وَزَرَاؤُهُ
خاص خاص لوگوں کو آنے کی اجازت دیتے، چنانچہ آپس میں گفتگو کرتے، پھر آپ کے پاس آپ کے وزراء حاضر ہوتے،
فَيَكَلِّمُونَهُ فَيَأْمُرُونَ مِنْ يَوْمِهِمْ إِلَى الْعَشِيِّ. ثُمَّ يُؤْتِي بِالْغَدَاءِ الْأَصْغَرِ. وَهُوَ فَضْلَةُ عَشَائِهِ
اس دن سے متعلق جس معاملہ میں چاہتے چاشت تک ان سے گفتگو فرماتے۔ پھر ناشتہ لایا جاتا جو رات کے کھانے میں سے بچا ہوا ہوتا تھا
مِنْ جَدِي بَارِدٍ أَوْ فَرَجٍ أَوْ مَا يُشْبِهُهُ. ثُمَّ يَتَحَدَّثُ طَوِيلًا. ثُمَّ يَدْخُلُ مَنَزَلَهُ لَمَّا أَرَادَ
یعنی بکری کا ٹھنڈا گوشت، یا چوزہ یا ان جیسی چیزوں کا باقی ماندہ ہوتا۔ پھر آپ کافی دیر تک گفتگو فرماتے رہتے۔ پھر آپ جب چاہتے کمر جاتے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار کاتبین وحی میں ہوتا ہے
آپ رضی اللہ عنہ انتہائی باوقار، عظیم، مدبر، عالم تھے آپ رضی اللہ عنہ کی سخاوت بہت مشہور تھی، آپ رضی اللہ عنہ دولت امویہ کے بانی اور مؤسس ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کا شمار فن
سیاست میں ان کا مل ماہرین میں کیا جاتا ہے جو جزیرہ عرب کی سرزمین میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے
کہ یہ عرب کے کسری ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت تقریباً بیس سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات 60ھ میں ہوئی، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صاحب مضمون کا تعارف:

نام ابو الحسن علی بن الحسین بن علی السعودی ہے، آپ شہر بغداد میں پیدا ہوئے، آپ بہت مشہور مؤرخ بھی گزرے ہیں، سیر و سیاحت کا بہت شوق تھا جس کی وجہ سے ہندستان، چین اور مدغاسکر کی سیر کی، آپ کی وفات ۱۳۴۵ھ یا ۱۳۶۱ھ میں ہوئی۔

ترسیح اللغة:

القاص: از (ن) بمعنی بیان کرنا، پیروی کرنا، کما قال تعالیٰ: {فلما جاءه وقص عليه القصص} از (مفاعله) بدلہ لینا، قصاص لینا، از (تفعّل) پیروی کرنا، از (ن) مصدر قصا بمعنی کاٹنا۔۔۔ مصحف: بمعنی مجلد کتاب، جمع مصاحف، از (تفعیل) بمعنی پڑھنے میں غلطی کرنا، از (افعال) بمعنی محیفوں کو جمع کرنا۔۔۔ ینہی: از (ن، س) بمعنی منع کرنا، از (ی) کامل العقل ہونا، از (تفاعل) بمعنی رکنا۔۔۔ وزراء: وزیر کی جمع بمعنی امور سلطنت میں بادشاہ کا مددگار از (ح) وزیر بننا، از (ض) بمعنی بوجھ اٹھانا، از (افعال) محفوظ کرنا، چھپانا، از (استفعال) بمعنی وزیر بنانا۔۔۔ فضلة: فضل کا اسم مرۃ ہے بمعنی بقیہ چیز جمع فضال، فضلات۔۔۔ جدی: پہلے سال کا بکری کا بچہ جمع جداء، جدیان۔۔۔ فرخ: پرندہ کا بچہ جمع أفراخ، فراح، فرخان، أفرخت۔

ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَقُولُ: يَا غُلَامُ! أَخْرِجِ الْكُرْسِيَّ، فَيَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُوضَعُ فَيُسْتَدُّ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَقْصُورَةِ

پھر باہر آتے ہی فرماتے: کہ اے لڑکے! کرسی باہر لاؤ وہ نکال کر مسجد میں رکھ دی جاتی اور اسے اس انداز میں رکھا جاتا کہ اس کی پشت کا رخ محراب کی طرف ہوتا تھا

وَيَجْلِسُ عَلَى الْكُرْسِيِّ، وَيَقُومُ الْأَخْدَاسُ فَيَتَقَدَّمُ إِلَيْهِ الضَّعِيفُ وَالْأَعْرَابِيُّ وَالصَّبِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَمَنْ لَا أَحَدَ لَهُ

آپ کرسی پر تشریف فرما ہوتے اور شکایتیں کرنے والے کمزے ہو جاتے۔ چنانچہ کمزور، دیہاتی، بچے اور عورتیں، جس کا کوئی بھی نہ ہو درخواست پیش کرتا۔

فَيَقُولُ: أَعِزُّوهُ، وَيَقُولُ: عِدِّيْ عَلَيَّ، فَيَقُولُ: اِبْعَثُوا مَعَهُ، وَيَقُولُ:

تو آپ ﷺ اس کے بارے میں فرماتے کہ اس کی مدد کرو۔ کوئی کہتا: مجھ پر ظلم ہوا ہے، آپ فرماتے اس کے ساتھ کسی کو بھیجو، کوئی کہتا:

صَنَعَ بِي، فَيَقُولُ: اَنْظَرُوا فِيْ أَمْرِهِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ دَخَلَ

میرے ساتھ یہ معاملہ ہو چکا ہے، آپ ﷺ فرماتے: اس کے معاملہ میں غور کرو۔ یہاں تک کہ جب کوئی باقی نہ رہتا تو آپ ﷺ اندر جا کر

فَجَلَسَ عَلَى السَّرِيرِ، ثُمَّ يَقُولُ: اِئْتِنَا لِلْعَاسِ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ، وَلَا يُشْغِلُنِي أَحَدٌ عَنِ رَدِّ السَّلَامِ،

اور تخت پر بیٹھ جاتے، پھر فرماتے: لوگوں کو ان کے مرتبہ کے مطابق آنے کی اجازت دے دو، کوئی مجھے سلام کا جواب دینے سے نہ روکے

فَيَقَالُ: كَيْفَ أَصْبَحَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَطَالَ اللَّهُ بَقَاءَهُ؟ فَيَقُولُ: بِبِعَمَةٍ مِنَ اللَّهِ، فَإِذَا اسْتَوَوْا جُلُوسًا
 پھر کہا جاتا کہ امیر المؤمنین! آپ نے صبح کس حال میں فرمائی؟ اللہ ان کی زندگی لمبی کریں! تو آپ ﷺ فرماتے: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ۔ جب وہ سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے
 قَالَ: يَا هَؤُلَاءِ! إِنَّمَا سُمِّيْتُمْ أَشْرَافًا لِأَنَّكُمْ شَرَفْتُمْ مِنْ خُورِكُمْ هَذَا الْمَجْلِسِ،
 تو آپ ﷺ فرماتے: اے لوگو! یہاں تمہیں شرفاء کا نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ تمہیں دوسروں پر اس مجلس کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے،
 اِرْقَعُوا إِلَيْنَا حَوَاجِجَ مَنْ لَا يَصِلُ إِلَيْنَا، فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: أَسْتُشْهِدُ فَلَانَ، فَيَقُولُ:
 اس لئے ہم تک ان لوگوں کی ضروریات پہنچاؤ جو خود ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ ایک آدمی کھڑا ہوتا اور کہتا: فلاں شہید ہو گیا ہے، آپ ﷺ فرماتے:

توضیح اللغة:

... المقصورة: بمعنى مضبوط كشادة مكان، حويلي، دہن کا مزین کمرہ، مطلق کمرہ، جمع مقاصیر۔... أحداث:
 حدث بمعنى جوان، نئی چیز، واقعات۔... صبی: بمعنى بچہ، آنکھ کی پتلی جمع صبیان، صبیہ، أصبیہ۔... أعزوه: مضبوط
 وطاقور بنانا، اعزاز و اکرام کرنا، کما قال تعالیٰ: {تعز من تشاء وتذل من تشاء}۔ از (ض) طاقور ہونا، عزت والا ہونا۔
 ... سریر: بمعنى تخت، خوابگاہ، نعمت، جمع سرور، أیسرۃ۔... اذلوا: از (س) اجازت دینا، کما قال تعالیٰ: {ولا تنفع
 الشفاعة عنده إلا لمن أذن له}۔... رذ: از (ن) بمعنى سلام کا جواب دینا، واپس کرنا، لوٹانا، از (مفاعله) واپس کر دینا،
 بحث کرنا، از (تفعل) بمعنى شک و شبہ میں پڑنا، از (افتعال) واپس کرنا، مرتد ہونا۔... أشراف: شریف کی جمع بمعنى شرف
 اور عزت والا۔... لا یصل: از (ض) بمعنى جوڑنا، ملانا، جمع کرنا، پہنچنا، از (مفاعله) تعلق رکھنا، کسی کام پر بیٹھنے کی کرنا، از
 (افتعال) بمعنى جڑنا، پہنچنا، از (استفعال) بمعنى میل ملاپ ڈھونڈنا۔

اِفْرِضُوا لِوَلَدِهِ، وَيَقُولُ آخَرُ: غَابَ فَلَانٌ عَنْ أَهْلِهِ، فَيَقُولُ: تَعَاهَدُواهُمْ، أَعْظَوْهُمْ،

اس کے بیٹے کے لیے وعیفہ مقرر کر دو۔ دوسرا کہتا: فلاں اپنے گھر والوں سے غائب ہے، آپ ﷺ فرماتے: ان کی دیکھ بھال کر دو، ان کو کچھ عطیہ دو،

اِقْضُوا حَوَاجَتَهُمْ، اِخْدِمُوهُمْ، ثُمَّ يُؤْتِي بِالْغَدَاءِ وَيَخْطُرُ الْكَاتِبُ فَيَقُومُ عِنْدَ رَأْسِهِ

ان کی ضروریات پوری کر دو اور ان کی خدمت کر دو۔ پھر ان کے پاس دو پہر کا کھانا لایا جاتا اور کاتب حاضر ہوتا، وہ آپ ﷺ کے سر کے پاس کھڑا ہو جاتا،

وَيَقْدُمُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَهُ: اجْلِسْ عَلَى الْمَائِدَةِ فَيَجْلِسُ. فَيَمُدُّ يَدَهُ فَيَأْكُلُ لُقْمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَالْكَاتِبُ يَقْرَأُ كِتَابَهُ

اس وقت میں اگر کوئی آدمی آجاتا تو آپ اسے کہتے: دسترخوان پر بیٹھو، وہ بیٹھ جاتا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر دو تین لقمے کھاتا، اس دوران کاتب اپنا لکھا ہوا سنا

فَيَأْمُرُ فِيهِ بِأَمْرِهِ. فَيَقَالُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اعْقِبْ. فَيَقُومُ وَيَتَقَدَّمُ آخِرُ، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَصْحَابِ الْحَوَائِجِ كُلِّهِمْ.

تو آپ اس کے بارے میں کچھ ہدایت (کلمہ) دیتے۔ پھر اس آدمی کو کہا جاتا: اللہ کے بندے! اکیں دوسرے کو بھیج دو ایک اٹھا، دوسرا آ جاتا، یہاں تک کہ سارے ضرورت مند آ جاتے

وَرُبَّمَا قَدِمَ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِ الْحَوَائِجِ أَرْبَعُونَ أَوْ نَحْوَهُمْ عَلَى قَنْدِرِ الْغَدَاءِ، ثُمَّ يُزْفَعُ الْغَدَاءُ وَيُقَالُ لِلنَّاسِ:

بِاسَادَاتِ تَوْجَالِيسِ كَقَرِيبِ ضَرُورَتِ مَنْدُودِ پَهْرِ كَكَمَانِ كِ دُورَانِ آتِ۔ پھر کھانا اٹھا لیا جاتا اور لوگوں سے کہا جاتا:

أَجِزُوا. فَيَنْصَرِفُونَ. فَيَدْخُلُ مَنْزِلُهُ. فَلَا يَطْمَعُ فِيهِ طَامِعٌ. حَتَّى يُنَادِيَ بِالظُّهْرِ.

واپس لوٹ جاؤ، وہ چلے جاتے، پھر آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے جاتے تو کسی کو امید نہ رہتی یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہو جاتی،

فَيَخْرُجُ فَيَصَلِّي ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَأْذَنُ لِحَاضَةِ الْخَاصَّةِ.

چنانچہ آپ باہر نکلتے، نماز پڑھتے پھر گھر میں آ کر چار رکعتیں پڑھتے، پھر مجلس میں بیٹھ جاتے اور خاص لوگوں کو آنے کی اجازت دی جاتی،

توضیح اللغة:

المرضوا: از (ض) مصدر فرضا بمعنی فرض کرنا، معین کرنا، واجب کرنا، اگر مصدر فروضا بمعنی گائے کا عمر رسیدہ ہونا، از (ی) علم فرائض کا عالم ہونا۔ ... اخذوا: از (ض، ن) بمعنی خدمت کرنا، از (افعال) خادم دینا، از (افعال) خادم مانگنا، از (تفعیل) بمعنی خدمت لینا۔ ... يحضر: از (ن) موجود ہونا، شہر میں مقیم ہونا، از (س) حاضر ہونا، از (افعال وتفعیل) حاضر کرنا، از (مفاعله) مقابلہ کرنا، از (استفعال) حاضر ہونے کا کہنا۔ ... رأس: بمعنی سر جمع رؤوس، آراس، أرؤش۔ ... مائدة: بمعنی دسترخوان جس پر کھانا ہو جمع موائد، مائدات۔ ... فيمده: از (ن) پھیلا نا، بڑھانا، کما قال تعالیٰ: {وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ}۔ ... أعقب: از (افعال) بمعنی جانشین ہونا، اچھا بدلہ دینا، از (تفعیل) پیچھے لانا، پیچھے آنا، از (تفعیل) تلاش کرنا، از (ض، ن) ایڑی مارنا۔ الے پاؤں فوراً لوٹنا، کما قال تعالیٰ: {وَأَنْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ، وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ}۔ ... أجيزوا: از (افعال) بمعنی آگے بڑھ جانا، جائز کرنا، اجازت دینا، انعام دینا، پیچھے کرنا، از (مفاعله) آگے بڑھ جانا، از (تفعیل) بمعنی چشم پوشی کرنا، اختصار کرنا، برداشت کرنا، از (ن) جائز ہونا، چلنا، از (استفعال) بمعنی اجازت طلب کرنا، از (افتعال) بمعنی گزرنا۔

فَإِنْ كَانَ الْوَقْتُ وَقْتُ شِتَاءٍ أَتَاهُمْ بِزَادِ الْحَاجِّ مِنَ الْأَخْيَصَةِ الْيَابِسَةِ وَالْخَشْكَنَانَجِ وَالْأَقْرَاصِ۔
 اگر سردیوں کا موسم ہوتا تو آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا جاتا حاجیوں کے زائرہ میں سے خشک حلوہ، خشک نان، نکلیاں جو
 الْمَعْجُونَةُ بِاللَّيْنِ وَالشُّكْرِ مِنْ دَقِيقِ السَّيْمِيدِ وَالْكَعْكِ الْمُنْظَّدِ وَالْفَوَاكِهِ الْيَابِسَةِ، وَإِنْ كَانَ وَقْتُ صَيْفِ
 جو دودھ شکر اور سفید آٹے سے بنائی گئی ہوئی، تہہ جہہ رکھے یک اور خشک میوے وغیرہ۔ اور اگر گرمیوں کا موسم ہوتا تو
 أَتَاهُمْ بِالْفَوَاكِهِ الرُّطَبَةِ، وَيَدْخُلُ إِلَيْهِ وَزَرَاؤُهُ فَيُؤَامِرُونَهُ فَيَمَّا احْتَأَجُّوا إِلَيْهِ بَعِثَ يَوْمَهُمْ، وَيَجْلِسُ إِلَى الْعَصْرِ،
 تو ان کے سامنے تردد تازہ پھل لائے جاتے۔ آپ کے وزراء آتے اور بقدر ضرورت اپنے بقیدن کے کاموں کے بارے میں مشورہ کرتے، عصر تک تشریف فرما رہتے

ترسیح اللغة:

أخيصة: خبيصة کی جمع، بمعنی کھجور اور کھی کا حلوہ، از (ض) بمعنی ملانا، از (تفعیل) حلوہ بنانا۔... یابسة: از (س) خشک ہونا، از (افعال و تفعیل) بمعنی خشک کرنا۔... الخشكندانج: خشک نان۔... أقراص: قرص کی جمع بمعنی نکلیاں۔... معجونة: از (ض، ن، افتعال) بمعنی آٹا گوندھنا، از (تفعیل) بمعنی گندھ جانا۔... دقيق: بمعنی باریک آٹا، مشکل معاملہ، تھوڑا، جمع أدقاء، أدقة، از (ض) بمعنی باریک ہونا، دشوار ہونا، از (ن) بمعنی توڑنا، دردازہ کھٹکنا، از (تفعیل) بمعنی بہت باریک کرنا۔... سميد: بمعنی سفید آٹا۔ از (ن) غافل ہونا۔... منضد: از (ن، تفعیل) بمعنی سامان کو ترتیب سے رکھنا، سامان کا ڈھیر کرنا، سامان کو تہہ بہ تہہ رکھنا۔ کما قال تعالى: {وطلح منضود}۔... فواکھ: فاکھہ کی جمع بمعنی وہ پھل جس کو کھا کر لذت حاصل کی جائے۔... الرطبة: بمعنی تازہ اور پختہ چیز یا کھجور، از (ن) بمعنی پختہ ہونا، از (س) بمعنی تر ہونا، از (افعال و تفعیل) بمعنی تر کرنا، پختہ ہونا۔

ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ فَلَا يَطْمَعُ فِيهِ طَامِعٌ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ أَوْقَاتِ الْعَصْرِ
 پھر آپ ﷺ باہر نکلتے اور عصر کی نماز پڑھتے، پھر اپنے گھر تشریف لے جاتے تو کسی کو امید نہ رہتی، یہاں تک کہ جب عصر کا آخری وقت ہوتا
 خَرَجَ فَجَلَسَ عَلَى سَرِيرِهِ وَيُؤَدِّنُ لِلنَّاسِ عَلَى مَنَازِلِهِمْ، فَيُؤْتِي بِالْعِشَاءِ
 آپ باہر نکلتے اور تخت پر تشریف فرما ہو جاتے اور لوگوں کو ان کے مرتبہ کے مطابق آنے کی اجازت دی جاتی، پھر رات کا کھانا لایا جاتا،

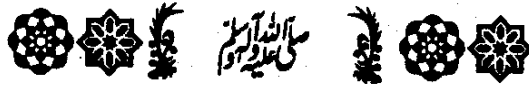
فَيَقْرَعُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يُنَادَى بِالتَّغْرِبِ، وَلَا يُنَادَى لَهُ بِأَصْحَابِ الْحَوَاجِ ثُمَّ يَرْفَعُ الْعِشَاءَ فَيُنَادَى بِالتَّغْرِبِ
مغرب کی اذان تک آپ اس سے فارغ ہو جائے، اس دوران ضرورت مندوں کو نہیں بلایا جاتا تھا، پھر کھانا اٹھا لیا جاتا، اور مغرب کی اذان ہوتی
فَيَخْرُجُ فَيُصَلِّيْهَا. ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ خَمْسِينَ آيَةً يَنْهَرُ تَارَةً
آپ مسجد میں جا کر نماز پڑھتے، پھر فرض نماز کے بعد چار رکعتیں اس طرح پڑھتے کہ ہر رکعت میں پچاس آیات تلاوت کرتے، کبھی بلند آواز سے
وَيُخَافِتُ أُخْرَى. ثُمَّ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ فَلَا يَطْمَعُ فِيهِ طَامِعٌ حَتَّى يُنَادَى بِالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے۔ پھر آپ اپنے گھر تشریف لے جاتے تو کسی امیدوار کو واپسی لوٹنے کی امید نہ رہتی، عشاء کی اذان دیے جانے تک،
فَيَخْرُجُ فَيُصَلِّي. ثُمَّ يُؤَذِّنُ لِلْغَاصَةِ وَخَاصَّةِ الْخَاصَّةِ وَالْوُزَرَاءِ وَالْحَاشِيَةِ. فَيُؤَمِّرُهُ الْوُزَرَاءُ فَيَمَّا
آپ نکلے اور نماز پڑھتے، پھر خواص اور خاص الخاص لوگوں، وزیروں اور درباریوں کو بلایا جاتا اور وزراء ان سے مشورہ کرتے اس معاملے میں جو
أَرَادَ وَأَصْلَحَ مِنْ لَيْلَتِهِمْ. وَيَسْتَبِيرُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فِي أَخْبَارِ الْعَرَبِ وَأَيَّامِهَا
آپ اس رات میں ارادہ فرما چکے ہوتے۔ یہ مجلس رات کے تہائی حصہ تک جاری رہتی، اس میں عرب کے حالات و ان کی تاریخ
وَالْعَجَمِ وَمُلُوكِهَا وَسِيَاسَتِهَا لِرَعِيَّتِهَا، وَسَائِرِ مُلُوكِ الْأُمَمِ وَخُرُوفِهَا وَمَكَائِدِهَا، وَسِيَاسَتِهَا لِرَعِيَّتِهَا.
عجم کے حالات اور ان کے بادشاہ اور ان کی اپنی عوام کے ساتھ سیاست اور تمام قوموں کے بادشاہوں کے حالات، لڑائیاں، غریب کاریاں، اپنے عوام کے ساتھ سیاست کا ذکر ہوتا،
وغير ذلك من أخبار الأمم السالفة، ثُمَّ تَأْتِيهِ الظُّرْفُ الْغَرِيبَةُ مِنْ عِنْدِ نِسَائِهِ مِنَ الْخُلُوصِ وَغَيْرِهَا مِنَ التَّأْكِلِ اللَّطِيفَةِ
اور اس کے علاوہ سابقہ امتوں کے واقعات کا ذکر ہوتا۔ پھر آپ ﷺ کی بیویوں کی طرف سے نئے نئے اور عمدہ قسم کے بیٹھے اور کھین کمانے پیش کیے جاتے،
ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَتَأَمَّرُ ثُلُثَ اللَّيْلِ. ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْعُدُ فَيَحْضُرُ الدَّعَايِرَ فِيهَا
پھر آپ ﷺ تشریف لے جاتے اور ایک تہائی رات تک آرام فرماتے، پھر آپ بیدار ہوتے، بیٹھ جاتے اور وہ رجسٹر لا حاضر کئے جاتے جن میں
سَيَرُ الْمُلُوكَ وَأَخْبَارَهَا وَالْحُرُوبَ وَالْمَكَائِدَ فَيَقْرَأُ ذَلِكَ عَلَيْهِ غُلَامَانُ لَهُ مُرْتَبُونَ وَقَدْ وَجَّهُوا بِحِفْظِهَا
بادشاہوں کے حالات، ان کے واقعات، لڑائیاں اور جنگی تدبیروں کا ذکر ہوتا، یہ ان کے سامنے ترتیب وار کھڑے لڑکے پڑھتے۔ جنہیں ذمہ داری دی گئی تھی ان کے یاد کرنے
وَقَرَأَتِهَا، فَتَمُرُّ بِسَمْعِهِ كُلُّ لَيْلَةٍ بِجَمَلٍ مِنَ الْأَخْبَارِ وَالسِّيَرِ وَالْأَكْبَارِ وَأَنْوَاعِ السِّيَاسَاتِ. ثُمَّ يَخْرُجُ
اور ان کے پڑھنے کی، چنانچہ بقیہ رات ان جملہ خبروں، سیر و آثار اور سیاسیات کی انواع کو سنتے سنتے گزر جاتی تھی، پھر آپ ﷺ نکلے

فَيُصَلِّي الصُّبْحَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَفْعَلُ مَا وَصَفْنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ.

اور صبح کی نماز پڑھتے، پھر لوٹ آتے اور ہر روز اسی طرح کرتے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

توضیح اللغة:

یَجْهَرُ: از (ف) بمعنی اعلان کرنا، آواز بلند کرنا، از (ک) بلند ہونا، از (مفاعله) بمعنی بلند آواز سے پڑھنا، کھلم کھلا ظاہر کرنا، از (افعال) اعلان کرنا، بلند آواز سے پڑھنا، ... یخافت: از (مفاعله) بمعنی آہستہ پڑھنا، پوشیدہ رکھنا، از (ن) بمعنی پست ہونا۔ ... أصدرو: از (افعال) بمعنی واپس کرنا، ظاہر کرنا، جاری کرنا، از (تفعیل) بمعنی واپس کرنا، آگے بڑھنا، صدر مجلس میں بٹھانا، از (ض، ن) واپس ہونا، متوجہ ہونا۔ ... حروب: حرب کی جمع بمعنی لڑائی۔ ... مکائد: مکیدہ کی جمع بمعنی دھوکا، فریب، چال بازی، خباثت، از (ض) بمعنی مکر کرنا، فریب کرنا، برا ارادہ کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے ساتھ فریب کرنا، از (افتعال) بمعنی حیلہ کرنا، مکر کرنا، فریب کرنا، برا ارادہ کرنا۔ ... طوف: بمعنی عمدہ اور طبع بات طرفہ کی جمع ہے۔



سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

استقامۃ الإمام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ وکرمہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی استقامت اور کرم کا بیان

لابن حبان البستی

حکي ابْنُ حَبَّانٍ الْبُسْتِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَحْمَدَ الْقَطَّانِ الْبَغْدَادِيِّ بِتَسْوِئَةٍ قَالَ: كَانَ لَنَا جَارٌ بِبَغْدَادَ
ابن حبان بستی نے اسحاق بن احمد القطان البغدادی سے تشر کے مقام پر حکایت کی ہے فرماتے ہیں کہ بغداد میں ہمارا ایک پڑوسی تھا

كُنَّا نُسَمِّيهِ طَبِيبَ الْقُرَاءِ كَانَ يَتَفَقَّدُ الصَّالِحِينَ وَيَتَعَاهَدُهُمْ فَقَالَ لِي:
ہم اسے طبیب القراء کے نام سے بلایا کرتے تھے وہ نیک لوگوں کی تلاش میں رہتا تھا اور ان کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ:

دَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَإِذَا هُوَ مَغْمُومٌ مَكْرُوبٌ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟

میں ایک دن احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا، جبکہ وہ بہت غم زدہ اور تکلیف میں تھے، میں نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟

قَالَ: خَيْرٌ، قُلْتُ: وَمَا الْخَيْرُ؟ قَالَ: أُمْتُحِنْتُ بِتِلْكَ الْبَحْثَةِ حَتَّى ضَرَبْتُ ثُمَّ عَالَجُونِي

انہوں نے کہا: خیریت ہے، میں نے کہا: خیریت کیسے ہے؟ فرمایا کہ: اس امتحان کے ذریعہ مجھے آزمائش میں ڈالا گیا، یہاں تک کہ مجھے مارا گیا، پھر انہوں نے میرا علاج کیا

وَبَرَأْتُ، إِلَّا أَنَّهُ بَقِيَ فِي صَلْبِي مَوْضِعٌ يُوجَعُنِي، هُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الطَّرِبِ. قَالَ قُلْتُ: اكْشِفْ لِي عَنْ صَلْبِكَ

اور میں ٹھیک ہو گیا، مگر میری پشت میں ایک جگہ رہ گئی ہے جو مجھے تکلیف دیتی ہے یہ درد مجھ پر اس بار سے بھی زیادہ سخت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے کہا: ذرا مجھے اپنی پشت دکھائیں

فَكَشَفَ لِي فَلَمْ أَرْ فِيهِ إِلَّا أَكْثَرَ الطَّرِبِ فَقَط. فَقُلْتُ لَيْسَ لِي بِذِي مَعْرِفَةٍ وَلَكِنْ سَأَسْتَخِيرُ عَنْ هَذَا.

انہوں نے اپنی پشت سے کپڑا ہٹا دیا، مجھے وہاں سوائے مار کے نشان کے کچھ بھی دکھائی نہ دیا۔ میں نے کہا: مجھے اس بارے میں زیادہ علم نہیں، لیکن میں اس بارے میں معلومات کروں گا

مطہ پورا نام امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال شیبانی زہلی ہے، آپ احمد اربعہ میں سے ایک امام، اہل دین اور ان کے شعار سے محبت کرنے والے اور دین کا
دفاع کرنے والوں میں سے شمار کئے جاتے ہیں، ۱۶۳ھ میں ربیع الاول کے مہینے میں شہر بغداد میں پیدا ہوئے، آپ شروع سے ہی قانع اور صابر تھے، بچپن میں حفظ
قرآن مکمل کر کے حدیث کی طرف توجہ فرمائی اور اس کے لئے بہت سارے ممالک کا سفر کیا، آپ کی مشہور کتابوں میں سے ”مسند امام احمد بن حنبل“ ہے۔ ۲۴۱ھ میں
آپ کا انتقال ہوا، آپ کے جنازہ میں بہت بڑے مجمع نے شرکت کی یہاں تک کہ عبدالوہاب الوراق کا کہنا ہے کہ جاہلیت اور اسلام کے دور میں ہمیں اتنے بڑے مجمع
کی خبر نہیں پہنچی۔

صاحب مضمون کا تعارف:

ابن حبان رحمہ اللہ کا پورا نام ابو حاتم محمد بن حبان البستی ہے آپ رحمہ اللہ نسلا خالص عرب ہیں آپ رحمہ اللہ نے بہت سارے شیوخ سے علم حدیث حاصل کیا اور ہزاروں اساتذہ سے حدیثیں لکھیں، آپ شرف قد کا قاضی بنائے گئے پھر نسا کے قاضی بنائے گئے لیکن کسی تہمت کی وجہ سے خلیفہ نے آپ کو اسی سال کی عمر میں قتل کر دیا، ایک قول کے مطابق ۳۵۴ھ میں طبعی موت آپ کا انتقال ہوا ہے۔ متون اور اسانید کے عالم، وعظ، حدیث، فقہ اور لغت کا سمندر تھے اسی طرح علم نجوم اور علم کلام کے بھی ماہر جانے جاتے تھے آپ کی تصانیف میں سے ”روضة العفلاء“ و ”نزهة الفضلاء“ مشہور ہے۔

توضیح اللغة:

استقامۃ: از (استفعال) بمعنی ثابت قدم رہنا، سیدھا ہونا، از (ن) بمعنی کھڑا ہونا، از (تفعیل) بمعنی سیدھا کرنا، از (مفاعلہ) بمعنی ساتھ کھڑا ہونا، مخالفت کرنا، از (افعال) بمعنی کھڑا کرنا۔ ... طیب: صفت مشبہ بمعنی طب کو جاننے والا، فن طب کا ماہر، جمع أطباء، أطبۃ، از (ض، ن) بمعنی علاج کرنا، نرمی کرنا، جلد بازی نہ کرنا، از (تفعیل) علاج کرنا، از (تفعیل) بمعنی طیب بننا، از (استفعال) بمعنی دوا تجویز کرنا۔ ... یفتقد: کم شدہ کو تلاش کرنا، کما قال تعالیٰ: {و تفقد الطیر}۔ ... وجعہ دم: از (تفاعل) دیکھ بھال کرنا، حفاظت کرنا باب (س) سے بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ واز (مفاعلہ) معاہدہ کرنا، حلیف بنانا، از (افعال) امین بنانا، بری کرنا، از (تفعل وافتعال) بمعنی اپنے اہلاک کی حفاظت و اصلاح کرنا اور عہد (س) سے وعدہ، وفا، ضمان، امان، ذمہ، دوستی، وصیت، شہادی فرمان اور قسم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مکروب: از (ض) کسی معاملہ یا غم کا پریشان کرنا۔ ... امٹعٹ: از (افتعال) آزمانا، کما قال تعالیٰ: {أولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقویٰ}۔ ... عاجونی، از (مفاعلہ) ماضی معلوم بمعنی علاج کرنا، از (س) مضبوط ہونا، از (ن) معالجے میں غالب آنا، از (تفعل) ریت جمع کرنا، از (افتعال) آپس میں لڑائی کرنا۔ براٹ: از (س) بیماری سے شفا پانا، از (ف) عدم سے وجود میں لانا، کما قال تعالیٰ: {الخالق الباری}۔ واز (تفعل) بیزار ہونا۔ صلب: بمعنی پیٹھ، ریڑھ کی ہڈی، کما قال تعالیٰ: {یخرج من بین الصلب والترائب} سخت ہونا، جمع أصلاب، أصلب، از (تفعیل) بمعنی سخت کرنا، از (ک، س) سخت ہونا، از (ن) سولی پہ لٹکانا۔ یوجع: از (افعال) تکلیف پہنچانا، دکھ دینا، از (ف) بیمار ہونا، درد مند

ہونا، از (تفعل) شکایت کرنا، غم ظاہر کرنا اور اگر اس کا صلہ "لام" کے ساتھ ہو تو بمعنی نرم دل ہونا۔ اکشف: فعل امر از (ض) بمعنی کھولنا، ظاہر کرنا از (س) شکست کھانا، کھلی پیشانی والا ہونا، از (افعال) ہنسنے میں مسوڑھوں کو ظاہر کرنا۔

قَالَ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى أَتَيْتُ صَاحِبَ الْحَنْسِ وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَضْلٌ مَعْرِفَةٍ، فَقُلْتُ لَهُ: كَيْتَ هِيَ فِي مِثْلِهَا؟ قَالَ: أَدْخُلْ، فَدَخَلْتُ وَجَمَعْتُ فُتَيَانَهُمْ وَكَانَ مَعِيَ خُرَيْبَاتٌ فِي جِلٍّ فِيهِ إِحْدَاهُمَا وَكَانَ مَعِيَ خُرَيْبَاتٌ فِي جِلٍّ فِيهِ إِحْدَاهُمَا؟ اس نے کہا: چلے جاؤ، میں اندر گیا، اور وہاں کے نوجوانوں کو جمع کیا، اس حال میں کہ میرے پاس کچھ دراہم تھے

فَرَفَقْتُهُمَا عَلَيْهِمْ وَجَعَلْتُ أَحَدَهُمَا حَتَّى أَنْسُوا فِي ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ مِنْكُمْ دَهِينٌ فِي مِثْلِهَا؟ اس نے کہا: چلے جاؤ، میں اندر گیا، اور وہاں کے نوجوانوں کو جمع کیا، اس حال میں کہ میرے پاس کچھ دراہم تھے

قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ، قَالَ: هَاتِي، فَقُلْتُ: شَيْءٌ ضَعِيفٌ لَيْسَ صَنَاعَتُهُ كَصَنَاعَتِكُمْ، تَوَيْسَ اس نے کہا: میں تم سے ایک بات پوچھوں؟ اس نے کہا: ہاں ہاں پوچھو! میں نے کہا: ایک کمزور بوڑھا، جس کا کام تمہاری طرح کا نہیں

قَالَ: الَّذِي عَالَجَهُ كَانَ حَائِكًا، قُلْتُ: أَيْتَشِ الْخَبَرُ؟ قَالَ: تَرَكَ فِي صَلْبِهِ قِطْعَةً لَحْمٍ مَيْتَةٍ، تَوَيْسَ اس نے کہا: جس نے اس کا علاج کیا تھا وہ ایک جولا تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا: اصل میں بات یہ ہے کہ اس نے مردار گوشت کا ٹکڑا اس کی پیٹھ میں چھوڑ دیا تھا،

لَمْ يَهْلَعْهَا، قُلْتُ: فَمَا الْحَيْلَةُ؟ قَالَ: يَبْطُ صَلْبُهُ وَتُؤْخَذُ بِكَ الْقِطْعَةُ وَيُزَلُّ بِهَا وَإِنْ تُرِكَتْ، تَوَيْسَ اس نے کہا: اب کیا کیا جائے؟ اس نے کہا: اس کی پیٹھ کو چھرا جائے اور وہ ٹکڑا نکال کر پیچک دیا جائے، کیونکہ اگر وہ چھوڑ دیا گیا

بَلَغْتُ إِلَى فُؤَادِهِ فَقَتَلْتُهُ قَالَ: فَخَرَجْتُ مِنَ الْحَبْسِ فَدَخَلْتُ عَلَى أَحْمَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ فَوَجَدْتُهُ عَلَى حَالَتِهِ. تُوَدِّعُ اسَ كَ دِل بَک بَیجَ جَانِے گا اور اسے مار دے گا۔ کہتے ہیں کہ (پین کر) میں جیل سے نکل آیا، میں احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو ان کو اسی حالت پر پایا

توضیح اللغة:

فتیان: فتی کی جمع بمعنی نو جوان، سخی، غلام، خادم، ... درہمات: دراہم کی تصغیر ہے۔ ... انسواہ جمع مذکر غائب از (ض، ن، ک) بمعنی مانوس ہونا، دل لگنا، از (مفاعله) لطف و مہربانی کرنا، تسلی دینا۔ يتفاخرون: از (تفاعل) بعض کا بعض پر فخر کرنا، از (استفعال) بمعنی فخر کے قابل بنانا، از (ف) بمعنی فخر کرنا، از (مفاعله) فخر کرنے میں غالب ہونا۔ ... هاب: اسم فعل بمعنی امر، لا و اور یہ حکم اجابت کے طور پر استعمال ہوتا ہے چنانچہ برائے اجابت مستعمل ہے کما قال تعالیٰ قل هاتوا بکتاہکم ان کنتم صادقین۔ سیاط: سوط کی جمع بمعنی کوڑا، چابک، از (ن) بمعنی کوڑے مارنا، مخلوط کرنا، جنگ برپا کرنا، از (انتعال) پیچیدہ ہونا۔ ... ضحک: از (س) بمعنی ہنسا، از (مفاعله) ایک دوسرے کے ساتھ ہنسا، از (افعال) بمعنی ہنسا، ... حائکا: بمعنی جو لا ہا جمع حوکت، حاکتہ، از (ن) بمعنی کپڑا ہنسا۔ ... ایش: یہ لفظ ای شئی سے مخفف ہے۔۔۔ لحم: بمعنی گوشت جمع لحوم۔ ... یقلع: از (ف) بمعنی جڑ سے اکھیڑنا، نکالنا، معزول کرنا، از (افعال) باز رہنا، از (تفعل) جڑ سے اکھیڑنا، از (مفاعله) بمعنی ایک دوسرے کو اکھیڑنا۔ ... یبط: مضارع مجہول، مضاعف، از (ن) بمعنی زخم کو چیرنا، شکاف کرنا۔

فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ. قَالَ: وَمَنْ يَبْطُلُهُ؟ قُلْتُ: أَنَا. قَالَ: أَوْ تَفْعَلُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَقَامَ
میں نے سارا قصہ بتایا، انہوں نے پوچھا: کون اس زخم کو چیرے گا؟ میں نے کہا کہ: میں، انہوں نے کہا: کیا تو یہ کام کر لے گا، میں نے کہا: جی ہاں، چنانچہ وہ اٹھے
وَدَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَبِيَدِهِ مِخْطَلَانِ وَعَلَى كَتِفِهِ قُوْطَةُ. فَوَضَعَ إِحْدَاهُمَا فِي الْأُخْرَى لَهُ
اور گھر چلے گئے، واپس لوٹے تو ان کے ہاتھ میں دو نیچے اور کندھے پر ایک رد مال تھا، ان میں سے ایک میرے لیے رکھا اور دوسرا اپنے لیے
ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا. وَقَالَ: اسْتَغْفِرِ اللَّهَ فَكَشَفْتُ الْقُوْطَةَ عَنْ صُلْبِهِ وَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَوْضِعَ الْوُجَعِ. فَقَالَ:
پھر وہ اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو، پھر میں نے ان کے پیٹھ سے کپڑا ہٹایا اور کہا مجھے درد والی جگہ بتائیں، انہوں نے کہا:

ضَعُ إِصْبَعَكَ عَلَيْهِ فَإِنِّي أَخْبِرُكَ بِهِ، فَوَضَعْتُ إِصْبِعِي وَقُلْتُ: هَهُنَا مَوْضِعُ الْوَجْعِ؛ قَالَ: هَهُنَا، أَحْمَدُ اللَّهُ عَلَى الْعَافِيَةِ.

تم اپنی رکھتے چلے جاؤ، درد والی جگہ کے بارے میں تمہیں بتا دوں گا، میں نے انگلی رکھی اور پوچھا: یہاں درد ہے؟ فرمایا: اس جگہ کی عافیت پر میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں

فَقُلْتُ: هَهُنَا؛ قَالَ: هَهُنَا أَحْمَدُ اللَّهُ عَلَى الْعَافِيَةِ، فَقُلْتُ: هَهُنَا؛ قَالَ: هَهُنَا أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

پھر میں نے پوچھا: یہاں؟ کہا: اس جگہ کی عافیت پر میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں، پھر میں نے پوچھا: یہاں؟ کہا: میں اللہ سے اس جگہ عافیت مانگتا ہوں

قَالَ: فَعَلِمْتُ أَنَّهُ مَوْضِعُ الْوَجْعِ، قَالَ: فَوَضَعْتُ الْبِضْطَعَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَحَسَّ بِحَرَارَةِ الْبِضْطَعِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ

کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہی درد کی جگہ ہے۔ پھر میں نے اس جگہ نشتر رکھا، جب انہیں نشتر کی حرارت محسوس ہوئی تو انہوں نے ہاتھ سر پر رکھا

توضیح اللغة:

القصة: از (ن) پوری بات کرنا، بتدریج اتباع کرنا کڑے کڑے کرنا۔ معقدتان: معقدة کا تثنیہ ہے، بمعنی تکیہ،

سر حانا، تل کا پھار۔... کشف: بمعنی کندھا، جمع اکتاف، کشف۔... فوطه: بمعنی وہ چادر جس کو خادم استعمال کرتے ہیں، جمع

فوط۔... استعجز: فعل امر از (استفعال) بمعنی استخارہ کرنا۔ اسئل: واحد شکلم، مضارع از (ف) بمعنی مانگنا، طلب کرنا،

درخواست کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے پوچھنا۔... مبضع: بمعنی چیرنے کا آلہ، نشتر، جمع مباضع، از (ف) جب

مصدر مضوعاً ہو تو آپریشن کرنا، بمعنی واضح ہونا، تنگ دل ہونا، اکتا جانا، از (افعال) واضح طور پر بیان کرنا، از (ف) جب مصدر

بضعا ہو، از (تفعیل) بمعنی چیرنا، کاٹنا۔

وَجَعَلَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُعْتَصِمِ، حَتَّى يَبْطِئَتْهُ فَأَخَذْتُ الْقِطْعَةَ الْمَيْتَةَ وَرَمَيْتُ بِهَا وَشَدَدْتُ الْعِصَابَةَ عَلَيْهِ

اور کہنے لگے: ”اے اللہ! معصوم کی مغفرت فرما“ یہاں تک کہ میں نے چیرا دیا اور مردار کے گوشت کا ٹکڑا نکال کر اسے پھینک دیا اور اوپر ہٹی باندھ دی

وَهُوَ لَا يَزِيدُ عَلَى قَوْلِهِ: ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُعْتَصِمِ“ قَالَ: ثُمَّ هِنَا وَسَكَنَ، ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي

اور ان کا حال یہ تھا کہ انہوں نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا: ”اے اللہ! معصوم کی مغفرت فرما“ پھر بالآخر درد ختم ہو گیا اور وہ پرسکون ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ: گویا

كُنْتُ مُعَلَّقًا فَأُخِذْتُ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ! إِنَّ النَّاسَ إِذَا امْتَحِنُوا مَحْنَةً دَعَوْا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُمْ

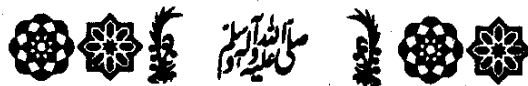
میں پہلے لٹکا ہوا تھا اور اب اتار دیا گیا ہوں، میں نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! جب لوگوں کو تکلیف میں ڈالا جاتا ہے تو ظلم کرنے والوں کو بدعادیتے ہیں

وَرَأَيْتُكَ تَدْعُو لِلْمُعْتَصِمِ؟ قَالَ: إِنِّي فَكَّرْتُ قِيَمًا تَقُولُ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور میں نے دیکھا کہ آپ معتمد کو دعا میں دے رہے تھے؟ فرمایا: جیسا کہ تو کہہ رہا میں نے بھی اس بارے میں غور کیا تھا، لیکن وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا کا بیٹا ہے

فَكَرِهْتُ أَنْ آتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنْ قَرَابَتِهِ خَصُومَةٌ، وَهُوَ مِنِّي فِي حِلٍّ.
تو میں نے یہ بات نا پسند کی کہ قیامت کے دن میں اس حال میں پیش ہوں کہ میرے اور ان کے کسی رشتہ دار کے درمیان جھگڑا ہو، اسی وجہ سے وہ میری طرف سے بڑی ہیں۔

توضیح اللغة:

شَدَّدْتُ: واحد متکلم، ماضی، از (ض، ن) باندھنا مضبوط کرنا جملہ کرنا از (انفعال) سمجھداری یا عمر کی پختگی کو پہنچنا۔ عَصَابَةٌ: بمعنی پٹی، جماعت، علامتہ جمع عصائب۔ ... هذا: از (ف) بمعنی سکون والا ہونا، آرام حاصل کرنا، از (تفعیل) بمعنی سکون دینا، چپ کرنا، از (افعال) تسکین دینا، از (س) بمعنی کبڑا ہونا۔ ... أهدرت: واحد متکلم ماضی مجہول، از (افعال) بمعنی نیچے اتارنا اور اتارنا جھکانا کھال کو متورم کرنا، از (ن، ض) بمعنی اترنا، از (تفاعل و تفاعل) بمعنی اترنا۔ ... دَعَا بِجَمْعٍ مَذْكَرٍ غَائِبٍ، ماضی معلوم از (ن) بلانا، دعا کرنا، جب اس کا صلہ لام کے ساتھ ہو تو بمعنی اس کے حق میں دعا کرنا اور جب علی ہو تو بمعنی بد دعا کرنا، از (مفاعله) جھگڑا کرنا، از (تفاعل) متوجہ ہونا، از (انفعال) پکار کا جواب دینا، قبول کرنا۔ فَكَرِهْتُ: از (س) نا پسند سمجھنا، نا گوار ہونا۔ ان الی: واحد متکلم، مضارع، از (ض) حاضر ہونا۔ خصومة: بمعنی جھگڑا جمع خصومات، از (مفاعله) بمعنی جھگڑا کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا کرنا، از (ض) جھگڑے میں غالب آنا۔ ... حلّ: از (ن، ض) مباح کرنا، کما قال تعالیٰ: {وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا}۔ وکما قال تعالیٰ: {هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ}۔



أشعب والبخيل

اشعب اور بخیل

لابن الفرج الأصبهانی

حَدَّثَ أَشْعَبُ ۞ قَالَ: وَلِيَ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَامِرِ بْنِ لُؤْمَى وَكَانَ آمَنَ الْغَائِسَ وَ أَنْكَدَهُمْ
اشعب کا بیان ہے کہ عامر بن لؤی کے خاندان میں سے ایک شخص مدینہ کا حاکم بنا دیا گیا، اور وہ سب سے زیادہ بخیل اور منحوس تھا،
وَأَعْرَاهُ اللَّهُ فِي يَطْلُبُنِي فِي لَيْلِهِ وَ نَهَارِهِ. فَإِنْ هَرَبْتُ مِنْهُ هَجَمَ عَلَى مَنْزِلِي بِالْمُحَرِّطِ
اللہ نے اس کو مجھ پر فریفتہ کر دیا تھا، وہ رات دن میری تلاش میں رہتا، اگر میں اس سے بھاگ جاتا تو میرے گھر پر پولیس لے آتا
وَ إِنْ كُنْتُ فِي مَوْضِعٍ بَعَفَ إِلَيَّ مَنْ أَكُونُ مَعَهُ أَوْ عِنْدَهُ يَطْلُبُنِي مِنْهُ فَيُطَالِبُنِي
اور اگر میں کسی اور جگہ ہوتا تو جس کے ساتھ یا جس کے پاس ہوتا وہاں کسی کو بھیج کر مجھے بلا لیتا، چنانچہ وہ مجھ سے مطالبہ کرتا
بِأَن أُحْدِثَهُ وَأُطْعِمَهُ. ثُمَّ لَا أَسْكُتُ. وَلَا أَكَلَمُ وَلَا يُطْعِمُنِي وَلَا يُعْطِينِي شَيْئًا. فَلَقِيتُ مِنْهُ جَهْدًا عَظِيمًا
میں اس سے باتیں کر کے اسے ہنساؤں، پھر توند میں خاموش ہو سکتا، نہ سو سکتا، اور نہ کھانا اور نہ کوئی اور چیز دیتا۔ اس لئے مجھے اس سے بہت مشقت لاحق ہوتی
وَبَلَاءَ شَدِيدًا. وَ حَضَرَ الْحُجَّ فَقَالَ لِي: يَا أَشْعَبُ كُنْ مَعِيَ فَقُلْتُ: يَا أَبْنَى أَنْتَ وَ أَقْنَى
اور سخت پریشانی۔ حج کا موسم آیا تو اس نے مجھے کہا کہ اے اشعب! میرے ساتھ چلو، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان
أَنَا عَلِيلٌ وَ لَمْ أَكُنْ فِي رِيَّةٍ فِي الْحُجِّ. فَقَالَ: عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ وَ قَالَ: إِنَّ الْكُفَّةَ بَيْنَكَ وَالْغَارَ
میں بیمار ہوں اور میرا حج کرنے کا ارادہ بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا: نہیں نہیں لازم ہے لازم ہے اور مزید کہا: ورنہ کعبہ تیرے لیے آگ کا گھر ہے،
صاحب مضمون کا تعارف:

آپ کا نام ابو الفرج علی بن الحسین الأموی الشیبی ہے، آپ بیک وقت علامہ، قلمکار، تاریخ دان، علم الانساب
کے ماہر اور شاعر اور ان جیسی کئی صفات کے حامل تھے اور اس کے علاوہ ”کتاب الاغانی“ کے مصنف بھی ہیں، یہ کتاب ادب

۱۔ اشعب کا پورا نام ابو الطام اشعب بن زبیر ہے آپ کی تاریخ پیدائش ۹۰ھ ہے آپ نہایت خوبصورت اور بہترین قاری تھے آپ کو اللہ پاک نے خوبصورتی اور
حسن آواز سے نوازا تھا۔ آپ کی شدت طبع اور کثرت طلب کی مثالیں دی جاتی ہیں اور آپ کی بہت سی عجیب و غریب حکایات مشہور ہیں۔

عربی کے ذخائر میں سے ایک اہم ذخیرہ کی حیثیت رکھتی ہے، اگر یہ کتاب نہ ہوتی تو یقیناً ادب عربی کا ایک کثیر حصہ ضائع ہو جاتا، اور عربی زبان کے کشادہ اطراف اپنے ہی حال پر لیٹے رہ جاتے (یعنی زبان عربی میں کوئی ترقی نہ ہوتی) اور آپ کی وفات بغداد میں ۳۵۶ ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغة:

بخیل: جمع بخلاء بمعنی کنجوس، از (س، ک) بخیل ہونا، از (افعال) بخیل پانا، از (تفعیل) بمعنی بخل کی طرف منسوب کرنا۔ ... أنکذ: اسم تفضیل بمعنی دشوار طبیعت، از (ن) محروم کرنا، از (س) تنگ گزران والا ہونا، از (تفعیل) زندگی تنگ بنانا۔ ... أغری: از (افعال) بمعنی دشمنی ڈالنا، برا بیخونہ کرنا، اور جب صلہ باء کے ساتھ ہو تو بمعنی فریفتہ کرنا، از (ن) تعجب کرنا، جوڑنا، از (س) بہت رغبت کرنا۔ ... هربث: از (ن) بھاگنا، از (تفعیل) بھاگنا، از (تفاعل) بمعنی باہم مل کر بھاگنا، از (س) بمعنی بوڑھا ہونا۔ ... هجم: از (ن) حملہ کرنا، غیر اجازت آنا، غفلت کی حالت میں اچانک آنا، از (تفعیل) بمعنی اچانک لانا، از (مفاعله) اچانک ایک دوسرے پر آنا۔ ... الشَّرط: شرطہ کی جمع بمعنی پولیس، فوج۔ ... احذت: از (تفعیل) بمعنی باتیں کرنا، ہپ شپ کرنا۔ اضحکھ: واحد متکلم مضارع از (افعال) بمعنی ہنسانا۔ اسکت: واحد متکلم، از (ن) خاموش ہونا۔ ولا الہام: لانا فیہ، انا م: از (ف) نیند کرنا، سونا، آرام کرنا، از (ن) سونے میں غالب آنا۔ جھدا: مشقت برداشت کرنا، از (ف) بہت کوشش کرنا، از (س) مشکل گزران، زندگی کا مکدر ہونا۔ ہلاء: مصیبت، پریشانی، تنگی۔ شدیداً: سخت مشکل ہونا۔ علیل: بمعنی مریض جمع أعلاء، علیلون۔ ... لہ: ارادہ، قصد، دل کا عزم، جمع نیات۔

لَئِنْ لَمْ تَخْرُجْ مَعِيَ لَأَوْدِعَنَّكَ الْخَبَسَ حَتَّى أَقْدَمَ. فَخَرَجْتُ مَعَهُ مُكْرَهًا. فَلَمَّا كَرَلْنَا مَأْوِلًا

البتہ اگر تو میرے ساتھ نہ چلا تو، میں واپسی تک تجھے جیل میں ڈال دوں گا، چنانچہ میں مجبور اس کے ساتھ چل پڑا، جب ہم ایک جگہ اترے

أَظْهَرَ أَنَّهُ صَائِمٌ وَكَأَمَ حَتَّى تَسْأَلَ عَنْهُ ثُمَّ أَكَلْ مَا فِي سَفَرَتِهِ

اس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ روزے سے ہے اور سو گیا، یہاں تک کہ میں کسی کام میں مصروف ہو گیا پھر اس نے جو کچھ توشہ دان میں تھا کھالیا

وَأَمَرَ غُلَامَهُ أَنْ يُطْعِمَنِي رَغِيفَتَيْنِ يَمْلَحُ لِحْمُكُ وَعِنْدِي أَنَّهُ صَائِمٌ وَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ الْمَغْرِبَ

اور غلام سے کہا کہ مجھے دو روٹیاں تک کے ساتھ کھلا دے، چنانچہ جب میں واپس آیا اور میرا خیال تھا کہ وہ روزے سے ہے تو میں مغرب کا انتظار کرتا رہا

أَتَوَقَّعُ إِفْطَارَهُ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ قُلْتُ لِغُلَامِيهِ: مَا يَنْتَظِرُ بِالْأَكْلِ؟ قَالَ قَدْ أَكَلْتُ مُنْذُ زَمَانٍ.

اور اس کے افطار کی امید لگائے رکھی، تو جب مغرب کی نماز پڑھ لی تو میں نے غلام سے پوچھا: کھانے میں کس چیز کا انتظار ہے، اس نے کہا: وہ تو کب سے کھا چکا ہے

قُلْتُ: أَوْ لَمْ يَكُنْ صَائِمًا؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: أَفَأَطْوَى أَنَا؟ قَالَ: قَدْ أُعِدَّ لَكَ كَمَا تَأْكُلُهُ فَكُنْ.

میں نے پوچھا: کیا اس کا روزہ نہیں تھا؟ کہا: نہیں، میں نے کہا: تو کیا میں بھوکا رہوں گا؟ کہا: آپ کے لئے کھانا تیار کر دیا ہے جب آپ چاہیں کھا لیجئے،

وَأَخْرَجَ إِلَيْنَا الرِّغِيْفَيْنِ وَالْبَلَّحَ فَأَكَلْنَاهُمَا وَبِثْ مَيْتًا جُوعًا. وَأَصْبَحْتُ فَيَزِنَا حَتَّى نَزَلْنَا الْبَلْوَلِ.

چنانچہ اس نے میرے لیے دو روٹیاں اور نمک نکالا، جو میں نے کھالیا اور رات بھوک کی حالت میں گزاری اور صبح ہوئی تو بھریم آگے چلے یہاں تک کہ ہم ایک جگہ اترے

فَقَالَ لِغُلَامِيهِ: اِتَّبِعْ لَنَا لَحْمًا يَدِيْهِمْ. فَاتَّبَاعَهُ فَقَالَ: كَيْتَبُ لِي قِطْعًا فَفَعَلَ. فَأَكَلَهُ

تو اس نے اپنے غلام سے کہا کہ ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت خرید لاؤ، وہ خرید لایا، پھر اس نے کہا: اس میں سے تھوڑے سے گوشت کا میرے لیے کباب بناؤ، اس نے بنا دیا تو وہ کھا گیا،

وَنُصِبَ الْقِدْرُ. فَلَمَّا نَغَرْتُ قَالَ: اِغْرِفْ لِي مِنْهَا قِطْعًا. فَفَعَلَ فَأَكَلَهَا ثُمَّ قَالَ:

اس کے بعد دھنچکی کو چوسے پر رکھا گیا، جب وہ جوش مارنے لگی تو کہا: اس میں سے میرے لیے تھوڑا سا گوشت لاؤ، وہ نکال لایا، اسے کھا گیا پھر کہا:

توضیح اللغة:

لَاؤُذَعْنُ: از (تفعیل) بمعنی چھوڑنا، مسافر کو رخصت کرنے کے لئے جانا، از (ف) بمعنی چھوڑنا، از (مفاعله) صلح

کرنا، از (تفاعل) بمعنی باہم صلح کرنا۔... مکروہا: اسم مفعول، از (الفعال) بمعنی مجبور ہونا۔ صائم: روزہ رکھنا، کسی کام سے

بے روز (تفعیل) بمعنی روزہ کھلوانا۔... منفرة: جمعہ سفر بمعنی مسافر کا کھانا، دسترخوان۔ رَغِيْفَيْنِ: رغیف کا حثنیہ

بمعنی روٹی، جمع اُرَغِفَة۔... اتوقع: واحد شکم از (تفعیل) بمعنی امید لگانا، از (تفاعل) آپس میں لڑ پڑنا، از (مفاعله) لڑائی

کرنا، از (افعال) واقع کرنا۔... أطوی: از (س) بھوکا ہونا، از (ض، إفعال) بمعنی لپیٹنا۔... أَعِدَّ: واحد شکم از

(افعال) تیار کرنا۔... بِثْ: از بات بیز سے واحد شکم، ماضی (ض) بمعنی رات گزارنا۔ کما قال تعالیٰ: ﴿وَالَّذِينَ

يَبْتَغُونَ لِرَبِّهِمْ سُبْحًا وَقِيَامًا﴾۔... مَيْتًا: مجبوری اور بے حسی کی حالت فسرونا جمع شکم ماضی از (ض) بمعنی ہیدل

چلنا، سفر کرنا۔ نزلنا: از (ض) اترنا، از (س) زکام ہونا کھیتی باڑی کا بڑھنا۔ منزل: اترنے کی جگہ کجب: از (تفعیل)

کباب بنانا، از (ن) بمعنی برتن اونڈھے کرنا، از (افعال) بچھاڑنا۔... نغرت: بمعنی ہانڈی کو جوش مارنا، اُبلنا، از (س) بہت

پانی پیتا۔۔۔ اغرف: از (ض) چلو بھرنا، چچ کے ذریعے سالن ڈالنا، کاٹنا۔

إِظْرَحْ فِيهَا دُقَّةً وَ أَطْعِنِي مِنْهَا، فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: أَلَيْ تَوَابِلَهَا وَأَطْعِنِي مِنْهَا، فَفَعَلَ وَأَنَا جَالِسٌ

اب اس میں نمک اور مصالحہ ڈال دو پھر مجھے اس میں سے کلاؤ، اس نے ایسا ہی کیا، پھر کہا: اس میں گرم مصالحہ ڈال دو پھر مجھے اس میں سے کلاؤ، اس نے ایسا ہی کیا اور میں بیٹھا

أَنْظُرُ إِلَيْهِ لَا يَدْعُونِي، فَلَمَّا اسْتَوَى اللَّحْمَ كُلَّهُ قَالَ: يَا غُلَامُ! أَطْعِمُ أَشْعَبَ وَرَمِي إِلَيَّ بِرَغِيْفَيْنِ

اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے مجھے دعوت نہیں دی، جب سارا گوشت کھا گیا تو کہا: اے غلام! اشعب کو بھی کلاؤ اور اس نے میری طرف دو روٹیاں پھینک دیں

فَجُمْتُ إِلَى الْقِدْرِ وَإِذَا لَيْسَ فِيهَا إِلَّا مَرَقٌ وَعِظَامٌ، فَأَكَلْتُ الرِّغِيْفَيْنِ وَأَخْرَجَ لَهُ جِرَابًا فِيهِ فَاكِهَةٌ يَابِسَةٌ،

میں دھبے کے پاس آیا اس میں شوربے اور ہڈیوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا، میں نے دونوں روٹیاں کھائیں۔ پھر غلام نے اس کے لئے چڑے کا نمیا ٹکڑا جس میں خشک میوہ جات تھے

فَأَخَذَ مِنْهَا حَفْنَةً فَأَكَلَهَا وَبَقِيَ فِي كِفِّهِ كَفٌّ لَوْزٍ بِقَشِيرَةٍ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ حَبْلَةٌ.

اس نے ایک لپ بھری اور اسے کھانے لگا، اس کے ہاتھ میں کچھ بادام چھلکے سمیت رہ گئے، جنہیں پھینکنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا،

فَرَفَعِي بِهِ إِلَيْكَ وَقَالَ: كُلْ هَذَا يَا أَشْعَبَ، فَذَهَبْتُ أَكْثَرُ وَاحِدَةً مِنْهَا، فَإِذَا بِطَوْرٍ سَيِّئٍ قَدِ انْكَسَرَتْ مِنْهُ قِطْعَةٌ

تو اس نے وہ میری طرف پھینکتے ہوئے کہا: اے اشعب یہ کھاؤ، میں ان میں سے ایک کو توڑنے لگا تو میری ڈاڑھ کا ایک حصہ ٹوٹ گیا

فَسَقَطَتْ بَيْنَ يَدَيَّ وَ تَبَاعَدْتُ أَطْلُبُ حَجَرًا أَكْثَرُ بِهِ فَوَجَدْتُهُ فَطَرَبْتُ بِهِ لَوْزَةً فَطَفَرَتْ يَعْلَمُ اللَّهُ

اور میرے سامنے گر پڑا، میں تھوڑا دور جا کر اس کو توڑنے کے لئے پتھر تلاش کرنے لگا، پتھر مل گیا، میں نے پتھر سے اسے توڑا تو وہ اچھل کر اللہ جاننا ہے

مِقْدَارَ رَمِيَةٍ حَجَرٍ. وَعَدَوْتُ فِي ظَلَمَتِهَا، فَبَيِّنَا أَنَا فِي ذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ بَنُو مُضْعَبٍ (يَعْنِي ابْنُ ثَابِتٍ وَ إِخْوَتُهُ)

وہ (بادام اچھل کر) پتھر پھینکنے کی مقدار دور جا کر، میں اسے اٹھانے کے لیے دوڑا۔ ابھی میں بھیجا کام کر رہا تھا کہ چاک بنو مضعب یعنی ابن ثابت اور ان کے بھائی وغیرہ سامنے سے آ گئے

يَلْبَثُونَ بِبَيْتِكَ الْخَلْقَ الْجَهْلِيَّةَ، فَصَحَّتْ بِهِمْ. الْغَوْتُ الْغَوْتُ أَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَبِكُمْ يَا آلَ الزُّبَيْرِ الْحَقُّونِي وَأَخِرُ كُونِي

وہ بلند آواز سے تلبیہ پڑھ رہے تھے، میں نے اونچی آواز میں ان کو پکارا: ”مدد، مدد اے آل زبیر! میں اللہ کی اور تمہاری پناہ میں آتا ہوں، مجھے ساتھ لے جاؤ اور سنہال لو“

ترجیح اللغة:

دُقَّة: بمعنی مصالحہ، نمک، دھنیاں۔۔۔ توابل: گرم مصالحہ۔۔۔ بدعوئی: واحد شکلم، مذکر غائب، از (ن) دعوت

دینا، بلانا... استوفی: پورا پورا لینا، کما قال تعالیٰ: {قُلْ يَتُوفَاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ}۔ از (ض) پورا کرنا، کما قال تعالیٰ: {أَوْفُوا بَعْدَیْ أَوْفَ بَعْدَکُمْ}۔... مرق: بمعنی شوربا، از (ض، ن) شوربہ زیادہ کرنا۔... عظام: عظم کی جمع، بمعنی ہڈیاں۔... جراباً جیم کے کسرہ کے ساتھ بمعنی چڑھ کا تھیلا۔... حنفۃ: بمعنی لپ بھرنے کی مقدار، ایک مٹھی، جمع حُفْن۔... کف: بمعنی ہتھیلی جمع کفوف، اُکُف۔... لوز: بادام لوزۃ کی جمع از (تفعیل) بمعنی چھوارے میں بادام بھرتا۔... قشر: بمعنی چھلکا، لباس، جمع قشور، از (ن، ضو) چھلکا اتارنا، از (تفعیل و انفعال) بمعنی چھل جانا۔... اکسر: از (ض) بمعنی توڑنا، اور تفعیل سے مبالغے کے لئے آتا ہے بمعنی کڑے کڑے کرنا از (س) کامل اور ست ہونا از (انفعال) ٹوٹنا۔... ضبرس: بمعنی داڑھ جمع أضراس۔... حَجَزَا: بمعنی پتھر جمع أحجار۔... یَلْثُون: از (ن) قیام کرنا، برقرار رہنا۔... الحلق: طلق کی جمع بمعنی گلا الجھوریۃ: جہر سے بمعنی بلند آواز صیحت: از (ض) بمعنی چلانا، چیخنا، آواز دینا۔... الحقونی: از (انفعال) بمعنی ملا لینا۔... ادر کونی: از (انفعال) بمعنی پالینا، سنبھال لینا بچا لینا۔

فَرَكَضُوا إِلَيْكَ فَلَمَّا رَأَوْنِي قَالُوا: أَشْعَبُ مَا لَكَ وَيْلَكَ، قُلْتُ: خُذُونِي مَعَكُمْ

وہ میری طرف دوڑے، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے: اشعب!، تجھے کیا ہوا؟ تیرا ناس ہو، میں نے کہا: مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ،

فَخَلَصُونِي مِنَ الْمَوْتِ، فَخَمَلُونِي مَعَهُمْ فَجَعَلْتُ أَرْفُفَ بِيَدَيْ كَمَا يَفْعَلُ الْفَرَّخُ إِذَا طَلَبَ الزَّقَّ مِنْ أَبِيهِ،

مجھے موت سے بچاؤ، انہوں نے مجھے ساتھ بٹھالیا اور میں ہاتھوں کو ایسے حرکت دینے لگا جیسے پرندے کا بچہ اپنے والدین سے چوگا مانگتے وقت حرکت دیتا ہے

فَقَالُوا: مَا لَكَ وَيْلَكَ؟ قُلْتُ: لَيْسَ هَذَا وَقْتُ الْحَدِيثِ زَقُونِي بِمَا مَعَكُمْ قَدِمْتُ حَزًّا وَجُوعًا مُنْذُ ثَلَاثِ

انہوں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا تھا؟ میں نے کہا، یہ باتوں کا وقت نہیں، اپنے پاس سے مجھے کچھ کھلاؤ، میں تین دن سے بھوک اور تکلیف میں ہوں

قَالَ: فَأَطْعَمُونِي حَتَّى تَرَا جَعْتُ نَفْسِي وَخَمَلُونِي مَعَهُمْ فِي مَحْبِلٍ، ثُمَّ قَالُوا: أَخْبِرْنَا بِقِصَّتِكَ

اشعب کہتے ہیں کہ: انہوں نے مجھے کھانا کھلایا، یہاں تک کہ میں میری سانس بحال ہو گئی اور انہوں نے مجھے کباوہ میں بٹھالیا، پھر پوچھا: اب اپنا قصہ سنا

فَخَدَّيْنَهُمَا وَأَرْيَتُهُمُ ضَرْبِي الْمَكْسُورَةَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُصَفِّقُونَ وَقَالُوا: وَيْلَكَ مِنْ أَيْنَ وَقَعْتَ عَلَى هَذَا؟

میں نے انہیں سارا واقعہ سنایا اور اپنی ٹوٹی ہوئی داڑھ دکھائی تو وہ ہنسے لگے اور تالیاں بجانے لگے، کہنے لگے: تیرا ناس ہوا تو اس مصیبت میں کہاں سے آپڑا

هَذَا مِنْ أَتَمَّلِ خَلْقِ اللَّهِ وَأَذَنِيهِمْ نَفْسًا. فَخَلَفْتُ بِالْظَّلَايِ أَيْ لَا أَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

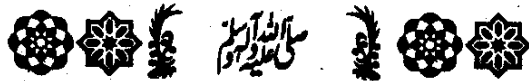
یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے سب بڑا بخیل اور کمینہ آدمی ہے۔ تو میں نے بیوی کی طلاق کی قسم کھائی کہ میں اس وقت تک مدینہ نہیں جاؤں گا

مَا دَامَ لَهُ بِهَا سُلْطَانٌ فَلَمْ أَدْخُلْهَا حَتَّى عَزَلُ.

جب تک یہ وہاں کا حاکم ہے۔ چنانچہ میں مدینہ نہیں گیا یہاں تک کہ وہ معزول ہو گیا۔

توضیح اللغة:

ر كَضُوا: از (ن) دوڑنا، قال تعالى لا تتركضوا وارجعوا الى ما اترفتم ويليک: تیرا ناس ہو، یہ حکم شروہ برای اور ہلاکت کے لئے بولا جاتا ہے، مگر بعد میں تکیہ کلام اور رحم کے لیے بھی استعمال ہونے لگا۔۔۔ تخلصونی: از (تفعیل) بمعنی چھٹکارا دلانا، از (تفعیل) خلاصی پانا، از (ن) خالص ہونا، نجات پانا۔ اَزْلَوْف: واحد شکم مضارع، از (فعللہ) بمعنی پرندہ کا پھڑ پھڑانا، آواز نکالنا۔۔۔ الفرخ: بمعنی پرندے کا بچہ، جمع فراخ، افراخ، افرخ الذق: از (ن) بمعنی چوزہ کو چوگا دینا۔۔۔ وقت: زمانہ کی مقدار، جمع أوقات۔۔۔ زَقُونِي: مجھے کچھ کھلاؤ۔ ضراً: از (ن) تکلیف، مشقت اور تنگی میں ہونا۔۔۔ تراجعت: از (تفاعل) واپس لوٹنا، بحال ہونا۔ اریتم: از (افعال) دکھانا، مطلع کرنا۔ یصفقون: از (تفعیل) بمعنی تالی بجانا، از (ض، ن) بمعنی تھپکی دینا، تالی بجانا، از (افعال) باز رکھنا، روکنا۔ اَدْنَا: اسم تفضیل بمعنی زیادہ گھٹیا اور کمینہ ترین۔ حلفی: قسم کھانا۔ عَزَل: از (ض) معزول کرنا، ماضی مجہول سے بمعنی معزول ہونے کے ہوگا۔



رسالة عتاب

ناراضگی کا خط

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

كِتَابِي وَقَدْ خَرَجْتُ مِنَ الْبَلَاءِ خُرُوجَ السَّيْفِ مِنَ الْجَلَاءِ وَبُرُوزَ الْبَدْرِ
 میں نے خط اس حال میں لکھا کہ جب میں مصیبت سے ایسے نکلا جیسے تلوار رنگ سے نکلتی ہے اور چودھویں کا چاند
 مِنَ الظُّلُمَاتِ وَقَدْ فَارَقْتَنِي الْبُحْنَةُ وَ هِيَ مُفَارِقُ لَا يُشْتَأَى إِلَيْهِ
 تاریکیوں سے، آزمائش مجھ سے ایسے دور ہوئی اور وہ ایسی جدا ہونے والی ہے کہ اس کی طرف اشتیاق نہیں ہوتا
 وَ دَعَوْتَنِي وَ هِيَ مُوَدِّعٌ لَا يُبْكِي عَلَيْهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى مِحْنَةٍ يُجَلِّئُهَا
 اور اس (آزمائش) نے مجھے الوداع کہا اور وہ ایسی الوداع کہنے والی ہے جس پر رو یا نہیں جاتا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ایسی آزمائش پر جس نے اسے دور کیا
 وَ نَعَمَتْهُ يُدِيلُهَا وَيُوَلِّيْهَا كُنْتُ أَتَوَقَّعُ أَمْسِ كِتَابِ سَيِّدِي بِالتَّسْلِيَةِ وَالْيَوْمَ بِالتَّهْنِيَةِ
 اور ایسی نعمت پر جو اس نے عطا کی اور اس کا متولی بنادیا۔ گزشتہ کل آنجناب کے پر تسلی خط کا خطر تھا، اور آج مبارک بادی کے خط کا منتظر ہوں،
 فَلَمْ يُكَاتِبْنِي فِي أَيَّامِ الْبُؤْسَاءِ بِأَيُّهَا غَمَّتْهُ وَلَا فِي أَيَّامِ الرِّخَاءِ بِأَيُّهَا سَرَّتْهُ وَقَدْ اعْتَدْتُ عَنْهُ إِلَى نَفْسِي
 پس اس نے مجھے غمی کے دنوں میں خط نہیں لکھا (شاید) اس لیے کہ اسے شہدائے احاب یا ہلاکتوں کے دنوں میں (شاید) اس لیے کہ راحت و سرور میں قائل میں نے اس کی طرف سے اپنے نفس کو غور نہیں کیا
 وَجَادَلْتُ عَنْهُ قَلْبِي فَقُلْتُ: أَمَّا إِخْلَالُهُ بِالْأَوَّلِ فَلَأَنَّهُ شَغَلَهُ الْإِهْتِمَامُ بِهَا عَنِ الْكَلَامِ فِيهَا
 اور اس کی طرف سے اپنے دل سے جھگڑا کیا، میں نے کہا: پہلی صورت میں (شاید) ان کی کوتاہی اس وجہ سے غمی کہ ان کو غموں نے اس بارے میں بات کرنے سے مشغول رکھا ہو

صاحب مضمون کا تعارف:

ان کا نام ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی ہے، آپ اصلاً طبرستانی ہیں، خوارزم میں ۳۲۳ھ میں پیدا ہوئے، اور وہیں
 پرورش پائی۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے ادب کو اپنی کمائی کا ذریعہ بنایا۔ آپ ادب کے سمندر تھے،
 اشعار العرب، کلام عرب، روایت تاریخ، اخبار الناس اور لغت کی تراکیب کے بڑے ماہر جانے جاتے تھے، آپ کی وفات
 ۳۸۳ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغة:

عتاب: از (ض، ن) خُلق ظاہر کرنا، سرزنش کرنا ملامت کرنا۔۔ الجلاء: از (ن) تلوار کو صیقل کر کے زنگ سے صاف کرنا بروز: از (ن، س) بمعنی ظاہر ہونا، مشہور ہونا، از (ن) بمعنی میدان کی طرف نکلنا، از (ی) فضل میں اپنے ہمسروں سے بڑھ جانا، از (افعال) بمعنی نکالنا، از (مفاعله) مقابلہ کرنا۔۔۔ بدر: بمعنی چودہویں کا چاند جمع بدور۔۔۔ الظلّماء: از ظلم کی جمع بمعنی اندمیر۔ فارق: از (مفاعلة) جدا ہونا، چھوڑنا۔ لایشتاق: از (افتعال) بمعنی بہت شوق کرنا، از (افعال) شائق پانا، از (ن) شوق دلانا۔۔۔ ودعتی: از (تفعیل، ن) چھوڑنا، الوداع کہنا، از (افعال) امانت رکھونا۔۔۔ یحلیہا: از (تفعیل) کھولنا، ظاہر کرنا، دور کرنا، قال تعالیٰ "لا یحلیہا لوقتہا الا هو" ینیہا: از (افعال) عطا کرنا، دینا، نعمت سے نوازنا۔۔۔ یولیہا: بھلائی کرنا، احسان کرنا، اس کی جمع ولّاء۔۔۔ التہنیۃ: از (تفعیل) بمعنی مبارک باد دینا، از (س) خوش ہونا، از (افتعال) درست کرنا۔ جاذلث: از (مفاعله) جھگڑا کرنا، از (تفاعل) ایک دوسرے سے جھگڑا کرنا، از (س) سخت جھگڑا لہونا۔۔۔ إخلال: از (افعال) بمعنی کوتاہی کرنا، چھوڑ دینا، پورا حق نہ دینا۔

وَأَمَّا تَغَافُلُهُ عَنِ الْأُخْرَىٰ فَلِلَّائِي أَحَبُّ أَنْ يُؤَقِّرَ عَلَىٰ مَرْتَبَةِ السَّابِقِ إِلَى الْإِبْتِدَاءِ

اور دوسری صورت میں غفلت (شاید) اس وجہ تھی کہ وہ چاہتے ہیں کہ میرا مرتبہ زیادہ کر دے یعنی سبقت بالابتداء کی فضیلت مجھے حاصل ہو

وَيَقْتَصِرُ بِنَفْسِهِ عَلَىٰ مَحَلِّ الْإِقْتِدَاءِ لِتَكُونَ بَعْمَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ مَوْقُوفَةٌ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ عَلَىٰ وَمَحْفُوفَةٌ مِنْ كُلِّ رُتْبَةٍ

اور اپنے لئے محل اقتداء پر اکتفاء کیا تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہر طرف سے مجھ پر برسیں اور یہ نعمتیں ہر جگہ سے میرا احاطہ کر لیں

فَإِنْ كُنْتُ أَحْسَنْتُ الْإِعْتِدَارَ عَنْ سَيِّدِي فَلْيَعْرِفْ لِي حَقِّي الْإِحْسَانِ وَلْيَكْتُبْ لِي بِالْإِسْتِحْسَانِ

سو اگر میں نے اپنے آقا کی طرف سے اچھا عذر بیان کیا ہے تو اسے چاہیے کہ اسے احسان سمجھے اور مجھے استحقاق لکھے

وَإِنْ كُنْتُ أَسَأْتُ فَلْيُخَيِّرْ بَيْنِي بَعْدِي فَإِنَّهُ أَعْرِفُ مِثْلِي بِسَوِيْرِهِ وَلِيَرِضَ مِثْلِي بِأَيِّ

اور اگر میں نے کوئی غلطی کی ہے تو مجھے اپنے عذر سے آگاہ کرے کیوں کہ وہ اپنا راز مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور چاہیے کہ مجھ سے راضی رہے کیوں کہ میں نے

حَارَبْتُ عَنْهُ قَلْبِي، وَاعْتَذَرْتُ عَنْ ذَنْبِهِ حَتَّى كَانَتْهُ ذَنْبِي وَقُلْتُ: يَا نَفْسُ!

اس کی وجہ سے اپنے دل سے لڑائی کی ہے اور اس کے خطا سے اس طرح معذرت کی ہے گویا وہ میری خطا تھی۔ اور میں نے کہا: اے نفس!

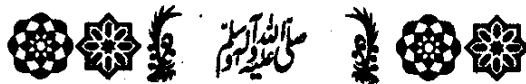
إِعْذِرِي أَخَاكَ وَخُذِي مِنْهُ مَا أَعْطَاكَ فَتَمَحَّ الْيَوْمَ غَدًا وَالْعَوْدُ أَحْمَدُ.

اپنے بھائی کی معذرت قبول کر اور وہ جو کچھ دے تو اسے لے لے۔ آج کا دن ہے تو اس کے ساتھ کل بھی ہے اور اچھا کام دوبارہ کرنا زیادہ

قابل تعریف ہے۔ ع

توضیح اللغة:

تغافلہ: مصدر از (تفاعل) بمعنی غافل اور بے خبر رہنا، توجہ نہ کرنا۔ مرتبہ: فضیلت، السابق الی الابتداء: ابتداء کی طرف سبقت کرنا۔ ویقتصر: از (افتعال) اکتفاء کرنا، اضافہ کرنا۔... یوفر: از (تفعیل) بمعنی زیادہ کرنا، پورا حق دینا، از (ض) زیادہ کرنا، پورا کرنا، از (تفاعل) زیادہ ہونا۔... اقتداء: از (افتعال) بمعنی پیروی کرنا، از (ن) بمعنی قریب ہونا، سفر سے واپس آنا۔... محفوفة: از (ن) بمعنی گھیرنا، از (تفعیل) احاطہ کرنا، گھیرنا۔ الاستحسان: از (استفعال) بمعنی اچھا گمان کرنا، بھلائی کی امید رکھنا۔ اسات: از (افعال) برابر کرنا، غلطی کر بیٹھنا۔ ولیرض: امر غائب معلوم، از (س) چاہئے کہ راضی ہو جائے۔ حاربت: از (مفاعلة) باہم لڑائی کرنا، جھگڑا کرنا۔ اعذری: از (ض) بری کرنا، عذر قبول کرنا۔ احمد: اسم تفضیل، بمعنی زیادہ قابل تعریف۔



ع یعنی اچھا کام کرنا قابل تعریف ہے تو اس اچھے کام کو دوبارہ کرنا اور بھی زیادہ قابل تعریف ہے۔

حدیث الناس

لوگوں کی باتیں

لابی حیان التوحیدی

حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ الصُّوفِيَّةِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ قَالَ: كُنْتُ بِبَيْسَابُورَ سَنَةَ سَبْعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ، وَقَدْ اشْتَعَلَتْ خُرَّاسَانُ بِالْفِتْنَةِ. صوفیاء کے ایک بزرگ نے ان دنوں مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ میں ۷۳۶ھ میں بیساپور میں تھا، کہ جب خراسان فتنوں کی آگ سے بھڑک رہا تھا۔ وَتَبَلَّلَتْ كَوْلَةُ آلِ سَامَانَ بِالْجُورِ وَطُولِ الْمُدَّةِ، فَلَجَأَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ صَاحِبُ الْجَيْشِ إِلَى قَائِدِينَ، اور آل سامان کی حکومت ظلم اور طویل مدت کی وجہ سے برباد ہو چکی تھی لشکر کے امیر محمد بن ابراہیم نے قائین میں جا کر پناہ لی وَهِيَ حِصْنُهُ وَمَعْقِلُهُ، وَوَرَدَ أَبُو الْعَبَّاسِ صَاحِبُ جَيْشِ آلِ سَامَانَ بِبَيْسَابُورَ بِعِدَّةٍ عَظِيمَةٍ وَعِدَّةٍ عَمِيمَةٍ وَزِينَةٍ فَاخْرَجَتْ وَهِيَ ان کا قلعہ اور پناہ گاہ تھی۔ اور داخل ہوئے آل سامان کے لشکر کے امیر ابو العباس ایک بڑی جماعت اور طاقتور گروہ کو لے کر بیساپور میں قاخرانہ زینت وَهَيْئَةً بَاهِرَةً وَغَلَا السَّعْرُ وَأَخِيفَتِ السُّبُلُ وَكَثُرَ الْإِرْجَافُ وَسَاءَتِ الظُّنُونُ وَظَهَبَتِ الْعَامَّةُ اور غالب حالت کے ساتھ (جس کی وجہ سے) نرغ بڑھ گئے، راستے خطرناک ہو گئے، افواہیں پھیل گئیں، گمان فاسد ہو گئے، عوام اودم چانے لگے، وَالْتَبَسَ الرُّأْيَى وَانْقَطَعَ الْأَمَلُ وَنَبَحَ كُلُّ كَلْبٍ مِنْ كُلِّ زَاوِيَةٍ وَزَارَ كُلُّ أَسَدٍ مِنْ كُلِّ أَيْمَةٍ وَضَبَحَ كُلُّ ثَغْلٍ مِنْ كُلِّ ثَلْعَةٍ۔ آراء خلط ملط ہو گئیں، امیدیں ختم ہونے لگی، ہر کونے سے کتے بھونکنے لگے، ہر جھاڑی سے شیر دھاڑنے لگے اور ہر ٹیلے سے لومڑی چیخنے لگی

صاحب مضمون کا تعارف:

نام علی بن محمد العباس توحیدی ہے، غالباً قرن رابع کے دوسرے عقد کے اواخر میں پیدا ہوئے، بغداد میں پرورش ہوئی، نحو، لغت، شعر، ادب، فقہ اور معتزلہ کی رائے کے مطابق کلام کے علوم میں ماہر بن ہو کر ابھرے، رزق کی تنگی کی وجہ سے بغداد میں کتابیں لکھ کر اور بیچ کر مدت طویلہ تک زندگی گزاری، آپ کی تصانیف میں: کتاب البصائر والذخائر، کتاب المسابقات، کتاب الامتاع والمونستار، کتاب الصداقة والصديق بھی شامل ہیں۔ آپ کا انتقال ۴۱۳ھ میں شیراز میں ہوا۔

توضیح اللغة:

اشتعلت: از (افتعال) آگ بھڑکنا، چمک کا ظاہر ہونا، کما فی کلام الحمید: واشتعل الراس شیئا از (ف، تفعیل) آگ بھڑکانا، ... قبلت: از (تفعیل) بمعنی ختم ہونا، برباد ہونا، بھڑکنا، غم میں مبتلا کرنا، گڑ بڑ کرنا۔ از (فعلة) بھڑکانا، غم میں مبتلا کرنا۔ ... الجور: مصدر از (ن) ظلم کرنا، راہ راست سے ہٹ جانا، از (تفعیل) ظلم کی طرف منسوب کرنا حصن: بمعنی قلعہ جمع حصون۔ ... معقل: بمعنی جائے پناہ، بلند پہاڑ، اونٹ باندھنے کی جگہ جمع معاقل۔ ... ورد: آنا، داخل ہونا، وارد ہونا۔ ... عدة: اس کی جمع عدد، از (ن) گنتا، شمار کرنا، کما قال تعالیٰ: {وإن یوماً عند ربک کألف سنة مما تعدون}۔ از (افعال) لڑائی کے لئے تیاری کرنا، کما قال تعالیٰ: واعدوا لہم ما استطعتم من قوة، از (مفاعله) مقابلہ کرنا۔ ... عمیمة: مضبوط، طویل القامتہ، جمع غم۔ ... ہیئة: حالت، کیفیت، شکل و صورت از (ض) خوش شکل ہونا، جمع ہیئات۔ ... باہرة: از (ف) بمعنی غالب ہونا۔ فضیلت میں بڑھ جانا، از (مفاعله) فخر کرنے میں مقابلہ کرنا۔ ... غلا: از (ن) بمعنی زرخ بڑھ جانا، مہنگائی، مصدر غلوا بمعنی بلند ہونا، زیادہ ہونا، از (افعال) بمعنی گراں پانا، بھاؤ گراں کرنا۔ ... اخیفٹ: ماضی مجہول، از (الفعال) بمعنی پرخطر ہونا، خطرہ محسوس کرنا۔ ... الارجاف: مصدر از (الفعال) لوگوں کو بھڑکانے کے لئے بری خبروں کو پھیلاتا، از (ن) سخت بے چین ہونا، زور سے حرکت دینا۔ ... التبس: از (الفعال) خلط ملط ہونا، گڈ بڈ ہونا، اچھی پری کی تمیز باقی نہ رہنا۔ ... الامل: امید، جمع آمال۔ ... زاویة: بمعنی کنارہ جمع زواہا۔ زار: از (ف، ض، س) بمعنی شیر کا چنگھاڑنا۔ ... اسد: بمعنی شیر جمع آساد، أسود، أسد۔ ... أجمۃ: بمعنی گنجان درخت، جھاڑی، شیر کے رہنے کی جگہ جمع آجم، أجم، أجمات۔ ... ثعلب: بمعنی لومڑی جمع ثعالب۔ ... ثلعة: بمعنی بلند زمین، ٹیلہ جمع تلاع، ثلعات

قَالَ: وَكُنَّا جَمَاعَةً غُرَبَاءَ نَأْوِي إِلَى كُوَيْبَرَةِ الصُّوفِيَّةِ لَا نَكْرَهُهَا، فَتَارَةً نَقْرَأُ وَتَارَةً نُصَلِّي وَتَارَةً نَعَامُ

کہتے ہیں کہ ہم مسافر لوگ تھے صوفیاء کی خانقاہوں میں جا ٹھہرتے، ان سے باہر نہیں نکلتے تھے، کبھی تلاوت کرتے تو کبھی نماز، کبھی سو جاتے

وَتَارَةً نُهْدِي وَالْجُوعُ يَعْمَلُ عَمَلَهُ وَنَحْوُضُ فِي حَدِيثِ آلِ سَامَانَ وَالْوَارِدِ مِنْ جِهَتِهِمْ إِلَى هَذَا الْمَكَانِ

اور کبھی کپ شب لگاتے، بھوک اپنا کام کرتی تھی اور ہم آل سامان کی باتوں میں گھمتے تھے (نہرے کرتے تھے) اور ان کی طرف سے اس جگہ آنے والے آدمی کے بارے میں غور کرتے

وَلَا قُدْرَةَ لَنَا عَلَى التَّيَاحَةِ لِإِسْدَادِ الظُّرَى وَتَخَطُّفِ النَّاسِ لِلنَّاسِ وَشُمُولِ الْخَوْفِ وَغَلَبَةِ الرُّعْبِ
اور یہ وقرن کے لئے ہم چلے پھرنے پر قادر نہ تھے راستوں کے بند ہونے اور لوگ کے ایک دوسرے کو اغوا کرنے، ہر طرف خوف ماری ہونے اور رعب و دہشت کے پھیلنے کی وجہ سے۔

وَكَانَ الْبَلَدُ يَتَّقِدُ نَارًا بِالسُّوَالِ وَالتَّعْرِفِ وَالْإِزْجَافِ بِالضُّدِيِّ وَالْكَذِبِ وَمَا يُقَالُ بِالْهَوَى وَالْعَصَبِيَّةِ
پورا شہر آگ میں جل رہا تھا، پوچھ گچھ، جان پہچان، سچی جھوٹی باتوں اور ہوائے نفس و عصیت سے کی گئی گفتگو کی (آگ میں جل رہا تھا)

فَصَاقَتْ صُدُورُنَا وَخَبَثَتْ سَرَائِرُنَا وَاسْتَوَلَى عَلَيْنَا الْوُسُوءُاسُ. وَقُلْنَا لَيْلَةً: مَا تَرَوْنَ يَا أَصْحَابَنَا
ہمارے دل تنگ ہو گئے، نیتیں فاسد ہو گئیں اور دوسوے ہم پر غالب آ گئے۔ ایک رات ہم نے آپس میں کہا: اے ساتھیو! تمہارا کیا خیال ہے

مَا دَفَعْنَا إِلَيْهِ مِنْ هَذِهِ الْأَحْوَالِ الْكَرِيمَةِ، كَمَا وَاللَّهِ أَصْحَابُ نَعِيمٍ وَأَزْبَابُ ضِيَاعٍ نَخَافُ عَلَيْهَا الْغَارَةَ وَالنَّهْبَ.
ان نا پسندیدہ حالات کی طرف ہمیں کس چیز نے دھکیل دیا، اللہ کی قسم! ایسے لگتا کہ ہم مالدار ہیں اور ہمیں ان نعمتوں پر لوٹ مار اور غارت گری کا اندیشہ ہے

وَمَا عَلَيْنَا مِنْ وِلَايَةِ زَيْدٍ وَعَزْلِ عَمْرٍو وَهَلَاكِ بَكْرِ وَنَجَاةِ بَشِيرٍ، نَحْنُ قَوْمٌ
حالانکہ ہمیں زید کے بادشاہ بننے، عمرو کے معزول ہونے، بکر کے ہلاک ہونے اور بشر کے نجات پانے سے کیا سروکار؟ ہم تو ایسی قوم ہیں

رَضِينَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا الْعَسِيرَةِ وَهَذِهِ الْحَيَاةِ الْقَصِيرَةِ بِكَسْرَةِ يَابَسَةٍ وَخِرْقَةٍ بَالِيَةٍ وَزَاوِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ
جو اس تنگ دنیا اور جھوٹی سی مختصر زندگی میں خشک روٹی کے کڑے، بوسیدہ کپڑے کے ساتھ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ جانے پر راضی ہیں

مَعَ الْعَافِيَةِ مِنْ بَلَايَا ظُلُوبِ الدُّنْيَا. فَمَا هَذَا الَّذِي يُعْتَرِئُنَا مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي لَيْسَ لَنَا فِيهَا نَاقَةٌ وَلَا حِمْلٌ
ساتھ ساتھ دنیا داروں پر آنے والی مصیبتوں سے عافیت پر راضی ہیں۔ ہمیں یہ کیسی باتیں پیش آ رہی ہیں جن میں ہمارے لئے اونٹنی ہے اور نہ کوئی اونٹ

توضیح اللغة:

نہدی: از (ض) غیر مقول باتیں کرنا، بکواس کرنا، مزاق کرنا، گپ شپ کرنا، از (مفاعله) باہم بکواس کرنا۔

...نخوض: از (ف) بمعنی گھسنا، داخل ہونا، قال تعالیٰ: وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ نَخْطِفُ: از (تفعّل) بمعنی اچک لینا،

چھین لینا، نکال لینا، از (س) بمعنی اچک لینا، از (س، ض) جلدی چلنا، تیز چلنا، از (افعال) خطا کرنا۔ ... رعب: از (ف) بمعنی

خوف کرنا، خوف دلانا۔ ... رغب: بمعنی گمراہی جمع رغبته۔ ... يتقلد: از (افتعال، ض) یہ ہفت اقسام میں مثال ہوتا ہے، بمعنی

روشن ہونا، آگ بجھ کرنا، از (افعال و تفعیل) بمعنی آگ بجھ کرنا۔ ... خبثت: از (ن) فاسد ہونا، خراب ہونا، از (افعال) خراب

کرنا، برائی کی طرف منسوب کرنا... صرائو: جمع سریرہ، بمعنی نیت، مجید، راز، خفیہ معاملہ... وسواس: جو بات دل میں گزرے، جمع وسواس... الکریہۃ: مونث کیریہ، بمعنی مصیبت، برائی کی شدت ضیاع: بمعنی جائیداد، زمین، ضبیعة کی جمع... الغارۃ: مصدر، از (الفعال) بمعنی لوٹ مار ڈالنا... النہب: ڈاکہ ڈالنا... عسیر: از (س، ک) بمعنی دشوار ہونا، از (تفعیل) دشوار کرنا، تنگ کرنا، از (إفعال) بمعنی تنگ دست ہونا، از (تفعیل) بمعنی دشوار ہونا... کسیرۃ: بمعنی ٹوٹی ہوئی چیز کا ٹکڑا، روٹی کا ٹکڑا، جمع کسرات، کستر... خرقۃ: کپڑے کا ٹکڑا جمع خرق... بالیۃ: بمعنی پھیرانا اور بوسیدہ ہونا... زاویۃ: گوشہ، کونہ، طرف، کنارہ... ناقة: بمعنی اونٹنی جمع أنواق، نیاق، ناق، نوق، أنوق... جمل: بمعنی اونٹ جمع جمالۃ، جمال، أجمال... یعترینا: واحد مذکر، مضارع معوم، از (الفعال) بمعنی پیش آنا، لاحق ہونا۔

وَلَا حَظَّ وَلَا أَمَلٌ۔ قَوْمُوا بِنَا غَدًا حَتَّى تَزُورَ أَبَا زَكْرِيَّا الزَّاهِدَ، وَنُظِلَّ نَهَارًا عِنْدَهُ لَاهِنِينَ عَمَّا نَحْنُ فِيهِ،
نہ کوئی حصہ اور نہ کوئی امید ہے۔ چلو! کل ہمارے ساتھ چلو تاکہ ابو زکریا کی زیارت کو ملیں، اپنا دن وہیں ان کے پاس گزاریں ان حالات سے غافل ہو کر

سَاكِنِينَ مَعَهُ مُقْتَدِينَ بِهِ۔ فَاتَّفَقَ رَأْيُنَا عَلَى ذَلِكَ، فَغَدَوْنَا وَصِرْنَا إِلَى أَبِي زَكْرِيَّا الزَّاهِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا
انہیں کے ساتھ رہ کر ان کا اتباع کریں۔ ہمارا اس پر اتفاق ہو گیا، دوسرے دن صبح ہم شیخ ابو زکریا کی طرف چلے، جب وہاں پہنچے
رَحَبَ بِنَا وَفَرَحَ بِبِزَارَتِنَا وَقَالَ: مَا أَشَوْقَنِي إِلَيْكُمْ وَمَا أَهْفَوْنِي عَلَيْكُمْ! الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا اور ہماری زیارت سے بہت خوش ہوئے اور کہا: میں کس قدر آپ لوگوں کا مشاق تھا اور کس قدر آپ پر حریص تھا، تمام تر نہیں اللہ کے لئے ہیں جس نے

بَحْتَنِي وَإِيَّاكُمْ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ، حَدِّثُونِي مَا الَّذِي سَمِعْتُمْ، وَمَاذَا بَلَغَكُمْ مِنْ حَدِيثِ النَّاسِ
مجھے اور تمہیں ایک ہی جگہ میں جمع کر دیا، مجھے ان باتوں کے بارے میں بتاؤ، جو تم نے سنی ہیں اور جو تم تک لوگوں کی خبریں پہنچی ہیں
وَأَمَرَ هَؤُلَاءِ السَّلَاطِينِ؛ فَرَجُّوا عَلَيَّ وَقُولُوا لِي مَا عِنْدَكُمْ، فَلَا تَكْتُمُونِي شَيْئًا فَمَالِي وَاللَّهِ!
اور ان بادشاہوں کے بارے میں بھی بتاؤ۔ میری پریشانی کو دور کرو، جو کچھ تمہیں معلوم ہے سب بتاؤ، مجھ سے کچھ بھی نہ چھپانا، کیونکہ اللہ کی قسم! میری کوئی

مَرْغَى فِي هَذِهِ الْأَكْيَامِ إِلَّا مَا اتَّصَلَ بِحَدِيثِهِمْ، وَافْتَرَنَ بِخَلْقِهِمْ۔ فَلَمَّا وَرَدَ عَلَيْنَا مِنْ هَذَا الزَّاهِدِ الْعَابِدِ مَا وَرَدَ
چرا گاہ نہیں ان دونوں میں مگر وہ کچھ جو ان کی بات اور حالات سے جڑی ہوئی ہے۔ جب ہم پر اس زاہد، عابد کی طرف سے وہ بات پیش آئی

، كِهْمُنَا وَاسْتَوْحَشْنَا۔ وَقُلْنَا فِي أَنْفُسِنَا: أَنْظَرُوا مِنْ أَتِي شَيْءٍ هَرَبْنَا وَبَأْتِي شَيْءٍ عَلَقْنَا وَبَأْتِي دَاهِيَةً،
تو ہم دہشت زدہ اور متوحش (خوف میں مبتلا) ہو گئے۔ ہم نے دل میں کہا: دیکھو! ہم کس چیز سے بھاگے؟ کس چیز میں پڑ گئے اور کس مصیبت میں

دُهَيْنَا. قَالَ: فَخَفَّفْنَا الْحَدِيثَ وَانْسَلَلْنَا. فَلَبَّا خَرَجْنَا. قُلْنَا: أَرَأَيْتُمْ مَا
 گرفتار ہو گئے؟ اس بزرگ نے کہا: ہم نے گفتگو کو مختصر کیا اور اور وہاں سے کھسک گئے جب ہم وہاں سے نکلے تو ہم نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے
 بُلَيْنَا بِهِ. وَمَا وَقَعْنَا عَلَيْهِ؟ "إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ" مِيلُوا بِنَا إِلَى أَبِي عَمْرٍو الزَّاهِدِ فَلَهُ فَضْلٌ
 کس چیز میں ہم مبتلا کئے گئے اور کیسی مصیبت میں پڑ گئے "یہ تو مکمل آزمائش ہے" چلو شیخ ابو عمرو زاہد کی طرف چلتے ہیں، وہ صاحب فضل
 وَعِبَادَةٌ وَعِلْمٌ وَتَفَرَّدَ فِي صَوْمَعَتِهِ حَتَّى نُقِيمَ عِنْدَهُ إِلَى آخِرِ الثَّهَارِ. فَقَدْ نَبَأَ بِنَا الْمَكَانُ الْأَوَّلُ.
 عبادت گزار اور صاحب علم ہیں، عبادت خانہ میں اکیلے رہنے والے ہیں، تاکہ ہم دن کے آخری حصے تک ان کے پاس ٹھہریں۔ کیوں کہ پہلی جگہ ہم سے دور رہ گئی ہے

توضیح اللغة:

خط: حصہ، اس کی جمع حظوظ۔ ... أمل: از (ن) امید کرنا، کما قال تعالیٰ: {وَلِيْلَهُمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ
 يعلمون}۔ ... لزور: از (ن) زیارت کرنا، ملاقات کرنا۔ ... نطل: از (س) دن بھر ٹھہرنا، ہمیشہ رہنا، از (تفعیل) سائے
 میں بیٹھنا۔ ... لاهین: جمع مذکر سالم، اسم فاعل، از (ن، ف) بمعنی غافل ہونا۔ ... رغب: فعل ماضی، از (تفعیل) مرحبا، خوش
 آمدید کہنا۔ ... فرح: از (س) بمعنی خوش ہونا، اکڑنا، از (تفعیل و افعال) خوش کرنا۔ ... ما ألهفنی: از (س) فوت شدہ چیز
 کے ملنے پر حریص ہونا، فوت شدہ چیز پر رنجیدہ ہونا، کف افسوس ملنا۔ ... فزجوا عنی: از (تفعیل) غم کو دور کرنا، زائل
 کرنا، از (ض) کھولنا۔ ... لا تکتسوا: نہی مخاطب، از (افتعال، ن) بمعنی پوشیدہ کرنا، چھپانا۔ ... دهشنا: از (س) بمعنی
 متحیر ہونا، از (افعال و تفعیل) بمعنی مدہوش کرنا۔ ... داهية: بمعنی مصیبت، بڑا معاملہ، بری بات، جمع دواو۔
 ... ذهینا: از (ف) مصیبت پہنچانا، عیب لگانا۔ ... مخففنا: جمع مشکلم، ماضی معلوم، از (تفعیل) بمعنی بات کو مختصر کرنا۔ ...
 انسللنا: از (انفعال) بمعنی بھیڑ میں چپکے سے کھسک جانا، نکل جانا۔ کما قال تعالیٰ: {يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا}۔ ...
 بلینا: ماضی مجہول، از (ن) آزمائش میں آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا۔ ... صومعة: بمعنی گرجا، پہاڑ کی چوٹی جمع صوامع۔ ...
 نبا: از (ن) ناموافق ہونا، دور ہونا، نگاہ کا دھندلا جانا۔ ... نبا: ہمیں وہ جگہ راس نہیں آئی۔

وَبَطَّلَ قَصْدُنَا قِيمًا عَزَمْنَا عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ. فَتَشَيْنَا إِلَى أَبِي عَمْرٍو الزَّاهِدِ وَاسْتَأْذَنَّا. فَأَذِنَ لَنَا
 اور جس کام کا ہم نے عزم و ارادہ کیا تھا وہ ضائع ہو گیا۔ پھر ہم شیخ ابو عمرو زاہد کی طرف چلے، چنانچہ ہم نے ان سے اجازت مانگی، تو انہوں نے ہمیں اجازت دی

وَوَصَلْنَا إِلَيْهِ فَسَرَّ بِحُضُورِنَا وَهَشَّ لِرُؤُوسِنَا وَابْتَهَجَ بِقُصْدِنَا وَأَعْظَمَ زِيَارَتَنَا.

ہم ان کے پاس پہنچے، وہ ہماری حاضری سے خوش ہوئے، ہمیں دیکھ کر کھل اٹھے، ہمارے ارادے سے خوش ہوئے اور ہماری زیارت کو اہمیت دی

ثُمَّ قَالَ: يَا أَصْحَابَنَا مَا عِنْدَكُمْ مِنْ حَدِيثِ النَّاسِ؟ فَقَدْ وَاللَّهِ! طَالَ عَظِيمِي إِلَى شَيْءٍ أَسْتَمِعُهُ.

پھر کہا: دوستو! تمہارے پاس لوگوں کی باتوں کے بارے میں کیا معلومات ہیں؟ اللہ کی قسم! میری ایسی باتوں کو سننے کی پیاس بڑھ گئی ہے،

وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَى الْيَوْمِ أَحَدٌ فَأَسْتَعِيدُهُ. وَإِنْ أُذِّنِيَ لَدَى الْبَابِ لَأَسْمَعَ قَرْعَةً أَوْ أَعْرِفَ حَادِثَةً.

آج میرے پاس کوئی نہیں آیا جس سے میں خبریں پوچھوں، میرے کان دروازے پر لگے ہوئے تھے تاکہ دستک سنوں یا کسی واقعہ کے بارے میں جان سکوں

فَهَاتُوا مَا مَعَكُمْ وَمَا عِنْدَكُمْ وَقُضُّوا عَلَى الْقِصَّةِ بِفَضْلِهَا وَنَظْمِهَا. وَدَعُّوا التَّوْرِيَّةَ وَالْكِتَابِيَّةَ وَادْكُرُوا الْغَفَّ وَالشَّيْئَانَ.

ہاں مجھے پیش کرو جو تمہارے پاس اور تمہارے ساتھ ہے مجھ پر، اصل معاملے اور درست طریقے سے بیان کرو، چھوڑ دو توریے اور کتابیہ کو اور ہر باہیک اور واضح بات کو ذکر کرو؛

فَإِنَّ الْحَدِيثَ هَكَذَا يَطِيبُ. وَلَوْلَا الْعَظْمُ مَا طَابَ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا التَّوَى مَا حَلَا الثَّمَرُ. وَلَوْلَا الْقِشْرُ

کیوں کہ بات اسی طرح اچھی لگتی ہے، اگر ہڈی نہ ہوتی تو گوشت مزیدار نہ ہوتا، اگر کھلی نہ ہوتی تو کھجور میٹھی نہ ہوتی اور اگر چمکانہ ہوتا

لَمْ يُوَجِدِ اللَّبَّ. فَعَجَبْنَا مِنْ هَذَا الزَّاهِدِ الثَّقَالِيِّ أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِنَا مِنَ الزَّاهِدِ الْأَوَّلِ. وَخَاطَفْنَاهُ الْحَدِيثَ وَوَدَّعْنَاهُ

تو منفز بھی نہ ہوتا۔ ہم اس دوسرے بزرگ پر پہلے بزرگ کے بہ نسبت زیادہ تعجب کرنے لگے، ہم نے اس سے بات اچک لی (چھوڑ دی)، اور انہیں الوداع کہا

توضیح اللغة:

لَمَشِينَا: از (ض) پیدل چلنا... فَسَرَّ: از (س) مصدر سرور آہو تو بمعنی خوش ہونا... هَشَّ: از (س، ض) مصدر

هشاشہ ہو تو بمعنی مسکرانا، بھلائی پر خوشی کا اظہار کرنا... ابتهج: از (الفعال) پُر رونق ہونا، کھل اٹھنا، ہشاش بشاش ہو

جانا... اذنی، اذن: بمعنی کان جمع آذان... قرعة: از (ف) بمعنی کھکھٹانا، از (ن) قرعہ میں غالب آنا، از (تفعیل) جھڑکی

دینا، رنجیدہ کرنا... هاتوا: اسم فعل بمعنی امر حاضر، لے آؤ، پیش کرو... فُضُّوا: فعل امر، از (ن) بیان کرو، بتلاؤ، قصہ سناؤ...

لفص: بمعنی گلینہ جمع فصوص، فصاص، أَفْصُ - از (جہ) زخم کا کچھ مواد نکلنا... نص: بمعنی مصرع کلام، انجام، انتہاء جمع

نصوص... غث: لاغر، دبلا، ردی کلام۔ از (ض) دبلا اور کمزور ہونا... سمین: بمعنی موٹا، باموقع گفتگو از (س) موٹا

(تفعّل) جھکف کند ذہن بننا، از (ک) ست ہونا، کند ذہن ہونا، از (تفعیل) بمعنی کمزور رائے والا ہونا۔۔۔ الضریو: از بمعنی اندھا، لاغر، مریض ہونا، جمع أضرا، أضراء۔۔۔ نظف: جمع منکلم، مضارع معلوم از (س) مقصد میں کامیاب ہونا، غالب ہونا۔۔۔ زمانہ: بمعنی لہجہ ہونا، جسمانی قوی کا بچہ ہونا، از (افعال) لہجے پن میں مبتلا کرنا، کسی چیز کا زیادہ زمانہ تک باقی رہنا۔۔۔ طوینا: از (ض) طے کرنا، لپیٹنا، کما قال تعالیٰ: {یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب}۔۔۔ یلمسه: از (ض) ہاتھ سے چھونا۔۔۔ أحزنت: از (افعال) جمع کرنا، حفاظت کرنا، ذخیرہ کرنا، از (ف) اکٹھا کرنا، جمع کرنا، از (س) پرہیز کار ہونا۔

قُولُوا لِي غَيْرَ مُحْتَشِمِينَ مَا عِنْدَكُمْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّاسِ، وَمَا عَوَّمَهُ عَلَيْهِ هَذَا الْوَارِدُ؟ وَمَا يُقَالُ فِي أَمْرِ
 تم مجھ سے شرمائے بغیر جو کچھ لوگوں کی باتیں تمہیں معلوم ہیں بتاؤ، اس آنے والے شخص کے حاکم کے کیا ارادے ہیں؟ اور اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے
 ذَلِكَ الْهَارِبِ إِلَى قَائِلِينَ، وَمَا الشَّائِعُ مِنَ الْأَخْبَارِ؟ وَمَا الَّذِي يَتَهَامَسُ بِهِ نَاسٌ خُوفَ نَاسٍ؟
 جو قاتلین کی طرف بھاگ گیا ہے؟ اور لوگوں میں کیا باتیں پھیلی ہوئی ہیں؟ وہ کیا باتیں ہیں جنہیں کچھ لوگ چپکے چپکے کرتے ہیں؟
 وَمَا يَقْعُ فِي هَوَاجِسِكُمْ وَ يَسْتَقْبِي إِلَى نُفُوسِكُمْ؟ فَإِنَّكُمْ بُرُذُ الْأَفَاقِ وَجَوَالَةِ الْأَرْضِ
 اور تمہارے باطن میں کیا بات آ رہی ہے اور تمہارے نفوس کی طرف کیا چیز بڑھ رہی ہے؟ کیوں کہ تم اطراف عالم کی چادریں، زمین میں گھومنے پھرنے والے
 وَلَقَاظَةُ الْكَلَامِ وَتَسَاكُطُ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَقْطَارِ مَا يَتَعَلَّدُ عَلَى عُظَمَاءِ الْمُلُوكِ وَكَثَرَاءِ النَّاسِ.
 اور باتیں اچک لینے والے ہو، تمہیں اطراف سے ایسی باتیں بھی معلوم ہوتی ہیں جو بڑے بڑے بادشاہوں اور بڑے لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہوتیں۔
 فَوَرَدَ عَلَيْنَا مِنْ هَذَا الْإِنْسَانِ مَا أُنْسَى الْأَوَّلَ وَالثَّانِي، وَبِمَا زَادَ فِي حَبِينَا أَكَّا كُنَّا نَعُدُّهُ فِي طَبَقَةِ
 اس آدمی کی طرف سے ہمیں ایسی بات پہنچی جس نے ہمیں پہلے دو بزرگ بھلا دیے، اور ہمارے تعجب میں جو بات اضافہ کر رہی تھی (دو یہ تھی) کہ ہم اسے ایسے طبقہ میں شمار کرتے تھے
 فَوْقَ طَبَقَاتٍ بِجَمِيعِ النَّاسِ فَخَفَّفْنَا الْحَدِيثَ مَعَهُ وَوَدَّعْنَاهُ وَخَلَسْنَا مِنْ عِنْدِهِ
 جو لوگوں کے تمام طبقات سے بلند تھا، چنانچہ ہم نے بات مختصر کی اور انہیں الوداع کہا اور وہاں سے چھپ کر کھسک آئے
 توضیح اللغة:

محتشمین: از (افتعال) بمعنی، منقبض ہونا، غضبناک ہونا، از (تفعّل) شرم کرنا، مذمت سے بچنا، از (افعال)
 وتفعیل) شرمندہ کرنا، از (ض، ن) شرمندہ کرنا، تکلیف پہنچانا۔۔۔ يتهامس: از (تفاعّل) بمعنی سرگوشی کرنا، باہم چپکے چپکے

باتیں کرنا، از (ض) آواز کو پست کرنا، آہستہ آہستہ باتیں کرنا، کما قال تعالیٰ: {فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا}۔۔۔ ہوا جس: ہاجس کی جمع بمعنی اندیشہ، وسوسہ، از (ض، ن) بمعنی وسوسہ گزرتا۔۔۔ بُود: ہرید کی جمع بمعنی قاصد، ڈاکا۔۔۔ جوالہ: بہت گھمونے والے، از (ن) پھرنا، چکر لگانا، از (مفاعله) ایک دوسرے کو دھتکارنا، ہٹانا۔۔۔ لقاطہ: لقطہ سے بمعنی ہراچھی اور ردی چیز کو پانے والے، باتیں اچک لینے والے۔۔۔ لعد: از (ن) شمار کرنا، گننا۔۔۔ خنسنا: از (ض، ن) بمعنی چھپنا، پیچھے ہونا، علیحدہ ہونا، سکڑنا، از (افعال) بمعنی پیچھے کرنا، روکنا۔

وَطَفِقْنَا تَتْلَاوُمَ عَلَى زِيَارَتِنَا لِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِنَّمَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ، وَظَهَرَ لَنَا مِنْ حَالِهِمْ
اور ہم ایسے لوگوں کی زیارت کرنے پر خود سے ملامت کرتے رہے اس وجہ سے جو ان میں ہم دیکھ چکے تھے ہمیں ان کی حالت معلوم ہو چکی تھی
وَأَزْدَرَيْنَاهُمْ، وَانْقَلَبْنَا مُتَوَجِّهِينَ إِلَى دُوَيْرَتِنَا الَّتِي عَدَوْنَا مِنْهَا مُسْتَظَرِّقِينَ كَالَّذِينَ، فَلَقَيْنَا فِي الظَّرِيقِ
ہم نے انہیں حقیر سمجھا، اور اپنے اس چہرے کے گرد کی طرف جس سے ہم لڑے تھے اس حالت میں لڑے کہ ہم راستہ تلاش کر رہے تھے اور ٹھک چکے تھے۔ چنانچہ راستہ میں ہماری ملاقات
شَيْخًا مِنَ الْحَكَمَاءِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْحَسَنِ الْعَامِرِيُّ، وَلَهُ كِتَابٌ فِي التَّصَوُّفِ
حکماء میں سے ایک شیخ سے ہوئی جنکو ابوالحسن العامری کہا جاتا ہے، تصوف کے موضوع پر ان کی ایک کتاب بھی ہے
قَدْ شَهِدَهُ بِعِلْمِنَا وَ إِيَّازَتِنَا وَكَانَ مِنَ الْجَوَالِينَ الَّذِينَ تَقَبَّهُوا فِي الْبِلَادِ
جسے انہوں نے ہمارے علوم و اشارات سے بھر دیا ہے۔ وہ ان گھومنے والوں میں سے ہیں جنہوں نے شہروں کی سیر کی
وَاطَّلَعُوا عَلَى أَشْرَارِ اللَّهِ فِي الْعِبَادِ، فَقَالَ لَنَا: مِنْ أَيْنَ كَرَجْتُمْ وَمَنْ قَصَدْتُمْ؟
اور لوگوں میں چھپے اللہ تعالیٰ کے رازوں پر مطلع ہوئے۔ انہوں نے ہمیں کہا: تم کہاں سے آرہے ہو اور کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟
فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مَسْجِدٍ وَعَصَبْنَا حَوْلَهُ وَقَصَصْنَا عَلَيْهِ قِصَّتَنَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، وَلَمْ نَخْذِفْ مِنْهَا حَرْفًا.
ہم نے انہیں مسجد میں بٹھایا اور خود ان کے گرد بیٹھ گئے اور شروع سے آخر تک سارا واقعہ کہہ سنایا، ایک حرف بھی نہ چھوڑا۔
فَقَالَ لَنَا فِي ظَنِّ هَذِهِ الْحَالِ الظَّارِئَةِ: غَيْبٌ لَا تَقْفُونَ عَلَيْهِ، وَسِرٌّ لَا تَعْلَمُونَ إِلَيْهِ،
انہوں نے ان مصیبت زدہ حالات کو لپیٹتے ہوئے ہمیں بتایا یہ کہ ایک پوشیدہ بات ہے جسے تم نہیں جان سکتے، ایک راز ہے جس کو تم نہیں پاسکتے
توضیح اللغة:

طَفِقْنَا: از (س، ض) شروع فی الفعل کے لئے آتا ہے۔۔۔ تَتْلَاوُمَ: جمع متکلم مضارع، از (تفاعل) ایک دوسرے کو

لامت کرتا... اذدرینا: از (الفعال) بمعنی حقیر سمجھا، قال تعالیٰ: "ولا اقول للذین تزدری اعینکم" مستطرقین: از (استفعال) بمعنی راستہ بنانا، راستہ تلاش کرنا، مفوں کے درمیان چلنا، از (تفعیل) راستہ بنانا، از (تفعیل) بمعنی چلنا... کالین: از (ض) بمعنی ٹھکنا، فحوی ترکیب میں حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے... شحن: از (ف) بمعنی بھرنا، لادنا، از (س) کینز رکھنا، از (إفعال) بمعنی بھرنا، از (مفاعله) بغض رکھنا... نقبوا: از (ن) بمعنی جانا، خبر دینا، کھود کرید کرنا، دیوار میں سوراخ کرنا، از (ک، س) قوم کا سردار ہونا... درجتم: از (ض، ن) بمعنی چلنا، بیڑی پر چلنا، از (س) اپنے راستہ پر چلنا، از (استفعال) قریب کرنا، از (تفعیل) آہستہ آہستہ آگے بڑھنا... عصبنا: از (ض) بمعنی باندھنا، اقامت کرنا، جمع ہونا، کٹا یہ ہے دائرے کی شکل میں بیٹھنے سے، از (س) گوشت کا زیادہ پٹھے والا ہونا، از (تفعیل) پٹی باندھنا، ہلاک کرنا، کما قال تعالیٰ: {لَتَنوُوا بِالْعَصَةِ وَنَحْنُ عَصَةٌ}... طی: مصدر از (طوی بطوی) بمعنی لپیٹنا... الطارئة: نئے پیش آنے والے حالات... تقفون: از (ض) مطلع ہونا، باخبر ہونا، گہرائی تک پہنچنا... تہتدون: جمع مذکر مخاطب، از (الفعال) بمعنی راہ پانا، معلوم کرنا۔

وَأَمَّا عَزَّكُمْ ظَنُّكُمْ بِالزُّهَادِ وَقُلْتُمْ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْخَيْرُ عَنْهُمْ كَالْخَيْرِ عَنِ الْعَامَّةِ،

اور پرہیزگاروں کے بارے میں تمہارے خیال نے تمہیں دعوے میں جلا کر دیا کہ تم یہ سمجھ بیٹھے کہ ان کے حالات عام لوگوں کی طرح ہونا مناسب نہیں

لَا لَهُمُ الْخَاصَّةُ وَمِنْ الْخَاصَّةِ الْخَاصَّةُ، لَا لَهُمْ بِاللَّهِ يُلَوُّوْنَ وَ إِيَّاهُ يَعْبُدُونَ وَعَلَيْهِ يَتَوَكَّلُونَ

اس لیے کہ وہ خاص لوگ ہیں اور خواص میں بھی انھیں الخاص ہیں، اس لیے وہ اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی پر ہمسرہ کرتے ہیں،

وَالْيَهُ يَرْجِعُونَ وَمِنْ أَجْلِهِ يَتَهَالَكُونَ وَبِهِ يَتَمَالَكُونَ قُلْنَا لَهُ: فَإِنْ رَأَيْتَ يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ!

اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، اسی کے لیے کسی چیز کی طلب میں گرتے ہیں اور اسی کے لیے اپنے آپ کو قابو میں رکھتے ہیں۔ ہم نے ان سے کہا: اے خیر کے معلم! اگر آپ مناسب سمجھیں

أَنْ عَنَّا هَذَا الْغِطَاءَ وَتَرْفَعْ هَذَا السِّتْرَ وَتُعَرِّفْنَا مِنْهُ مَا وَهَبَ اللَّهُ لَكَ مِنْ هَذَا الْغَيْبِ لَتَكُونَ

تو ہم سے یہ پردہ ہٹا دیں اور اس راز سے حجاب دور کر دیں اور ہمیں بھی وہ پہچان بتا دیں جو اللہ نے اپنے غیب سے آپ کو بخشی ہے تاکہ ہم

شَاكِرِينَ وَتَكُونَ مِنَ الْمَشْكُورِينَ فَقَالَ: نَعَمْ! أَمَّا الْعَامَّةُ فَإِنَّهَا تَلْهَجُ بِمَدْيَنِي كَثِيرًا مِنْهَا وَسَاسَتُهَا،

شکر گزاروں میں سے اور آپ مشکور لوگوں میں سے ہو جائیں۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! عام لوگ تو اپنے بڑوں اور سرداروں کی باتوں کے شہدا ہیں

لِيَا تَرْجُو مِنْ رَحَاءِ الْعَبِيْثِ وَطَيْبِ الْحَيَاةِ وَسِعَةِ الْمَالِ وَكَثْرَةِ الْمَنَافِعِ وَاتِّصَالِ الْجَلْبِ وَيَقَابِي الشُّوْبِ

اس لیے کہ وہ اس سے امیدیں باندھ لیتے ہیں آرام و زندگی، اچھی حیات، مال کی وسعت، منافع کی ہیر پھیر، فوائد کا حصول، گرم بازاری

وَتَضَاعِفَ الزَّيْجَ فَأَمَّا هَذِهِ الطَّائِفَةُ الْعَارِفَةُ بِاللَّهِ الْعَامِلَةُ بِهِ فَإِنَّهَا مُؤَلَّعَةٌ أَيْضًا بِحَدِيثِ الْأَمْرَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ الْعُظَمَاءِ

اور نفع کے بڑھنے کی۔ لیکن یہ جماعت جو کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے معمور ہے اور محض اللہ کی رضا کی خاطر کام کرتی ہے کیونکہ وہ بھی بالداروں اور جابروں کی باتوں سے شیفہ اور گرویدہ ہوتے ہیں

لِتَقِفَ عَلَى تَصَارُيفِ قُدْرَةِ اللَّهِ فِيهِمْ وَجَرَائِنِ أَحْكَامِهِ عَلَيْهِمْ

تاکہ لیکن (ان سے ان کا مقصود یہ ہوتا ہے) کہ وہ ان امراء میں اللہ کی قدرت کے مظاہر اور ان پر اللہ کے احکام کے جاری ہونے کو جان لیں

وَنُفُودِ مَشِيئَتِهِ فِي حَيَاتِهِمْ وَمَكَارِهِمْ فِي حَالِ التَّعَمُّعِ عَلَيْهِمْ وَالْإِنْتِقَامِ مِنْهُمْ

ان پر نعمت اور ان سے انتقام کی حالت میں ان کی پسند اور ناپسند کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے نافذ ہونے سے باخبر رہیں۔

توضیح الفہم:

غزو: از (ن) دھوکہ دینا، کما قال تعالیٰ "یا ایہا الانسان ما غرک ہربک الکریم" ... یلو ذون: از (ن) پناہ میں آنا، چھپنا ... یتو تکلون: از (تفعیل) بمعنی بھروسہ کرنا، وکیل بننا، از (تفعیل) بمعنی وکیل بنانا، از (ض) بمعنی سپرد کرنا، یتہا لکون: از (تفاعل) ہلاک ہونا، فنا ہوا ... غطاء: بمعنی پردہ، سرپوش، جمع أغطية، از (ض) بمعنی چھپانا، از (تفعیل) وافتعال) بمعنی چھپنا ... تلهج: از (س) بمعنی محبت کرنا، گرویدی ہونا، شیفہ ہونا، چوستا ... مساستہا: بمعنی سردار، از (ن) سیاست کرنا، سردار ہونا ... درود: بہت دودھ دینے والی اونٹنی، از (ض، ن) دودھ کا زیادہ ہونا، فراوانی۔ ... نفاق السوق: گرم بازاری ہونا، از (س، ن) ختم ہونا، کم ہونا ... دنج: بمعنی نفع جمع أرباح، از (س) نفع اٹھانا، از (مفاعله) نفع دینا، از (استفعال) نفع طلب کرنا، از (تفعیل) نفع کرنا ... مولعة: از (الفعال) بمعنی بہت محبت کرنا، شیفہ اور گرویدہ ہونا، از (ف) جھوٹ بولنا، حق تلف کرنا ... لتقف: از (ض) مطلع ہونا، معلوم کرنا ... مجالہم: پسندیدگی ... مکارہم: جمع مکسر اسم مفعول بمعنی غیر پسندیدگی اور مکروہ چیزیں ... الانتقام: از (الفعال) بدلہ لینا۔

أَلَا تَرَوْنَهُ؟ قَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: "حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخْلَدْنَاهُمْ بَغْتَةً

کیا تم نے نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو ان کو ملی تھیں وہ خوب اترانے لگے تو ہم نے ان کو دفعہ پکڑ لیا

فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ" وَهَذَا الْإِعْتِبَارُ يَسْتَنْبِطُونَ خَوَافِي حِكْمَتِهِ وَيَطْلَعُونَ عَلَى تَتَابُعِ نِعْمَتِهِ وَغَرَائِبِ نِقْمَتِهِ

پھر وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے۔ اسی اعتبار سے یہ لوگ اللہ کی حکمت کے اسرار استہاد کرتے ہیں اور پے درپے نعمتوں اور عیب و غریب سزاؤں سے مطلع ہوتے ہیں

وَهَٰهُنَا يَعْلَمُونَ أَنَّ كُلَّ مُلْكٍ سِوَى مُلْكِ اللَّهِ زَائِلٌ، وَكُلُّ نَعِيمٍ غَيْرِ نَعِيمِ الْجَنَّةِ حَائِلٌ۔
 اور یہاں سے وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اللہ کی بادشاہی کے علاوہ ہر بادشاہی ختم ہونے والی ہے، اور جنت کی نعمت کے علاوہ ہر نعمتی ہے
 وَيَصِيرُ هَذَا كُلُّهُ سَبَبًا قَوِيًّا لَهُمْ فِي الطَّرْعِ إِلَى اللَّهِ وَاللِّيَازِ بِاللَّهِ وَالْخُشُوعَ لَهُ وَالتَّوَكُّلَ عَلَى اللَّهِ
 اور یہ سارے کا سارا ان کے لیے اللہ کی طرف عاجزی، اللہ سے پناہ، خشوع اور اللہ پر بھروسہ کرنے کا ایک سبب قوی بنا ہے
 وَيَنْتَبِعُونَ بِهِ مِنْ حِرَاجِ الْإِبَاءِ إِلَى اتِّقْيَادِ الْإِجَابَةِ، وَيَنْتَبِعُونَ مِنْ رَقْدَةِ الْغَفْلَةِ
 اسی کے ذریعہ سے وہ نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت و فرمانبرداری کی طرف آتے ہیں، اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاتے ہیں
 وَيَكْتَحِلُونَ بِالْيَقَظَةِ مِنْ سُئَةِ السَّهْوِ وَالْبَطَالَةِ، وَيَجِدُونَ فِي أَخْذِ الْعَتَادِ وَاتِّسَابِ الزَّادِ إِلَى الْبِعَادِ
 بھول اور بے کار رہنے کے بجائے بیداری کا سرمہ ڈال لیتے ہیں، آخرت کی تیاری اور زادراہ کے کمانے کی کوشش کرتے ہیں
 وَيَعْمَلُونَ فِي الْخَلَاصِ مِنْ هَذَا الْمَكَانِ الْخُرْجَ بِالتَّكَاثُرِ التَّخْشُوفِ بِالرَّزَايَا الَّتِي
 اس ننگ جگہ سے نجات پانے کے لیے اعمال کرتے ہیں، جو کتنا ہوں سے پڑے، مصائب سے گھری ہوئی ہوتی ہے، ایسی کہ
 لَهُ يَفْلَحُ فِيهِ أَحَدٌ إِلَّا بَعْدَ أَنْ هَدَمَهُ وَثَلَمَهُ وَهَرَبَ مِنْهُ، وَرَحَلَ عَنْهُ إِلَى مَحَلٍّ لَا دَاءَ فِيهِ
 اس میں کوئی بھی کامیاب نہیں ہوا مگر وہ جس نے اسے گرایا، اس میں شگاف ڈالا، اور اس سے دور بھاگ گیا اور ایسی جگہ کی طرف روانہ ہوا جہاں کوئی بیماری نہیں
 وَلَا غَائِلَةٌ، سَاكِنُهُ خَالِدٌ وَمُقِيمُهُ مُظْمِلٌ وَالْفَائِزُ بِهِ مُنْعَمٌ وَالْوَاصِلُ إِلَيْهِ مُكْرَمٌ۔
 نہ ہی کوئی پریشانی ہے، وہاں رہنے والا ہمیشہ رہے گا، وہاں کا مقیم مطمئن، کامیاب ہونے والا انعام یافتہ، وہاں پہنچنے والا معزز قرار دیا جائے گا

توضیح اللغة:

بغثة: اچانک... مبلسون: اسم فاعل، از (الفعال) مایوس، غمگین، پشیمان، متحیر... يستبطون: از (استفعال) استباط
 کرنا... خوالی: خالی کی جمع، بمعنی پوشیدہ ہونا، چھپا ہوا ہونا... نعمت: سزا، از (ض، س) سزا دینا، ملامت کرنا، عیب لگانا...
 اللیاذ: مصدر، از (ن) بمعنی پناہ پکڑنا، قلعہ بند ہونا، پہاڑ میں چھپنا... حران: از (ن، ک) مصدر ہے بمعنی اڑ جانا، از (ک) مصدر
 حرونة ہو تو بمعنی نہ بننا... ینبعثون: از (انفعال) بمعنی جلدی کرنا، بھیجا جانا، از (ف) بھیجنا... ینتہون: از (الفعال، س) بمعنی
 نیند سے بیدار ہونا، از (ن، ک، س) مصدر، نہاۃ بشریف ہونا، مشہور ہونا، از (تفعیل) بیدار کرنا... رقدة: نیند، اونگھ، از (ن)

بمعنی سونا، از (افعال) بمعنی سلانا۔ ... یکتھلون: از (افتعال) آنکھوں میں سرمہ لگانا، از (ف، ن) سرمہ لگانا۔
 ... البطالة: مصدر از (ن) بیکار ہونا اور براء کے فتح کے ساتھ ہوتا از (ک) سے مصدر بمعنی دلیر اور بہادر کے ہوگا۔ ... العتاد: مصدر
 از (ک) وہ سامان جو کسی مقصد کے لئے تیار کیا جائے۔ ... الخلاص: چھٹکارا پانا۔ ... المحفوف: ڈھانپا ہوا ہونا، کمافی ورد فی
 الحدیث: وحقت النار بالمکارہ۔ ... الرزایا: رزق کی جمع بمعنی مصیبت۔ ... لثم: از (ض) رخنہ ڈالنا، از (س) رخنہ
 پڑنا، شکاف پڑنا۔ ... داء: بیماری جمع ادواء۔ ... غائلة: بمعنی مصیبت، فساد، خرابی، جمع غوائل، از (افتعال) بمعنی ہلاک کرنا،
 اچانک پکڑ لینا، شراب کے نشے میں مدھوش ہونا۔

وَبَيْنَ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ فِي هَذِهِ الْحَالِ وَفِي غَيْرِهَا فَرْقٌ يَبْضَحُ لِمَنْ رَفَعَ اللَّهُ طَرَفَهُ إِلَيْهِ
 عوام اور خواص کے درمیان اس حالت میں اور دیگر حالتوں میں فرق ہے جو اس شخص پر واضح ہو سکتا ہے جس کی نگاہ کو اللہ نے اس طرف اٹھایا (متوجہ کیا) ہو

وَفَتْحَ بَابِ التَّوْبِ فِيهِ عَلَيْهِ وَقَدْ يَتَشَابَهُ الرَّجُلَانِ فِي فِعْلٍ وَأَحَدُهُمَا مَذْمُومٌ وَالْآخَرُ مَحْمُودٌ
 اور راز کا دروازہ اس پر کھولا ہو۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو آدمی ایک جیسا کام کرتے ہیں، لیکن ایک کا کام مذموم ہوتا ہے اور دوسرے کا محمود،

وَقَدْ رَأَيْنَا مُصَلِّيًا إِلَى الْقِبْلَةِ وَقَلْبُهُ فِي ظَرْفِ مَا فِي كُفِّ الْآخِرِ، فَلَا تَنْظُرُوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَى ظَاهِرِهِ
 ہم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے آدمی کو دیکھا کہ اس کا دل دوسرے کی آستین میں موجود شئی کو چوری کرنے میں لگا ہوا ہے، ہر چیز کا ظاہر تب دیکھا کرو

إِلَّا بَعْدَ أَنْ تَصْلُوا بِنَظَرِكُمْ إِلَى بَاطِنِهِ، فَإِنَّ الْبَاطِنَ إِذَا أَوْطَأَ الظَّاهِرَ كَانَ تَوَحُّدًا وَإِذَا خَالَفَهُ إِلَى الْحَقِّ كَانَ وَحْدَةً
 جب تم اس کی باطن کو پرکھ چکے ہو؛ کیوں کہ باطن جب ظاہر کے موافق ہو تو یہ ”رحمت“ ہے اور اگر وہ حق کے لیے مخالف ہوں تو یہ ”توحید“ ہے

وَإِذَا خَالَفَهُ إِلَى الْبَاطِلِ كَانَ ضَلَالَةً. وَهَذِهِ الْمَقَامَاتُ مُرْتَبَةٌ لِأَصْنَافِهَا، وَمَوْقُوفَةٌ عَلَى أَرْبَابِهَا، لَيْسَ لِغَيْرِ أَهْلِهَا
 اور جب باطل کے لیے مخالف ہو تو یہ ”گمراہی“ ہے۔ اور یہ مقامات ان کے اہل کے لیے مرتب اور موقوف ہیں، کسی نااہل کے لیے

لَيْسَ لَهَا نَفْسٌ وَلَا لِغَيْرِ مُسْتَحِقِّهَا مِنْهَا قَبْسٌ. قَالَ الشَّيْخُ الصُّوفِيُّ: قَوْلُ اللَّهِ مَا زَالَ ذَلِكَ الْحَكِيمُ يَحْشُوْهُ أَذَانَا بِهَذِهِ وَمَا أَشْبَهَهَا،
 اس میں کوئی حصہ نہیں اور غیر مستحق کے لیے کوئی منجائش نہیں۔ شیخ صوفی کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! وہ دانا ان جیسی باتوں سے ہمارے کان بھرتا رہا

وَيَمْلَأُ صُدُورَنَا بِمَا عِنْدَهُ حَتَّى سُرَرْنَا وَانْصَرَفْنَا إِلَى مُتَعَشَاتِنَا
 اور جو کچھ اس کے پاس تھا اس سے ہمارے سینے بھرتا رہا یہاں تک کہ ہم خوش ہو گئے اور اپنے آرام گاہ کی طرف اس حال میں لوٹے گا

وَقَدْ اسْتَفْذَنَّا عَلَى يَأْسٍ مِّثْنًا فَابْدَتْ عَظِيمَةً لَوْ تَمَتَّنَا بِالْغُرْمِ الثَّقِيلِ وَالسَّعْيِ الطَّوِيلِ لَكَانَ الرِّجْحُ مَعَنَا

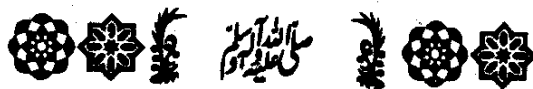
کہ ہم ناامیدی کے باوجود بہت سافائدہ حاصل کر چکے تھے، اب اگر ہم بھاری مشقت اور لمبی کوشش کا ارادہ کرتے تو نفع ہمارے پاس

وَالزِّيَادَةُ فِي أَيْدِينَا۔

اور زیادتی ہمارے ہاتھوں میں تھی۔

توضیح اللغة:

یضع: از (ف) واضح ہونا، ظاہر ہونا، از (س) برص کے داغوں والا ہونا... طرفہ: بمعنی آنکھ، توجہ، کنارہ... طَرَف: بمعنی کنارہ جیب کا ٹٹا، جمع اطراف۔... کُتْم: آسین... واطأ: از (مفاعلة) بمعنی موافقت کرنا، از (س) بمعنی پاؤں سے روندنا، جماع کرنا، از (ف) آسان کرنا، از (ک) نرم ہونا، از (افعال) روندنا۔... توخذ: بھربانی کرنا، اکیلا ہونا... قَبَس: بمعنی آگ کا شعلہ از (ض) شعلہ لینا، اقتباس کرنا، از (ک) آگ جلانا، علم سیکھنا، از (افتعال) بمعنی استفادہ کرنا، کسی سے آگ لینا۔... یَحْشُو: از (ن) بھرنا، از (افتعال) بھر جانا، از (مفاعلة) خارج کرنا، استثناء کرنا... یَمْلَأ: از (ف) بھرنا... مَسْرُودًا: ماضی مجہول، از (ن) خوش کرنا... متعشانا: اسم ظرف بمعنی رات گزارنے کی جگہ آرام گاہ... اسْتَفْذَنَّا: جمع متکلم ماضی معلوم، از (استفعال) بمعنی فائدہ حاصل کرنا... یَأْس: بمعنی ناامیدی از (س، ح) بمعنی ناامید ہونا، از (افعال و مفاعلة) بمعنی ناامید کرنا۔... تَمَتَّنَا: جمع متکلم ماضی معلوم، از (تفعّل) بمعنی تمنا کرنا، اور اگر ماضی مجہول ہو تو بمعنی اگر ہم سے تاوان کا مطالبہ کیا جاتا تب بھی ہمارا کوئی نقصان نہ ہوتا، کیونکہ ہم تو نفع حاصل کر چکے تھے... بِالْغُرْمِ: بمعنی چٹی، تاوان، وہ مال جس کا ادا کرنا ضروری ہو، کما قال تعالیٰ: [إِنَّا الْمَغْرُمُونَ]۔



فی سبیل السَّعَادَةِ وَالْيَقِينِ سعادت اور یقین کی راہ میں

لإمام الغزالی رحمه الله

كَانَ قَدْ ظَهَرَ عِنْدِي أَنَّهُ لَا مَطْمَئِنَ لِي فِي سَعَادَةِ الْآخِرَةِ إِلَّا بِالتَّقْوَى، وَكَفِّ النَّفْسِ عَنِ الْهَوَى،
مجھ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ آخرت کی سعادت دیک بختی کو حاصل کرنا میرے لئے ممکن نہیں سوائے تقویٰ کے اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکنے کے،
وَأَنَّ رَأْسَ ذَلِكَ كُلِّهِ قَطْعُ عِلَاقَةِ الْقَلْبِ عَنِ الدُّنْيَا بِالتَّجَانِّي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ وَالْإِتَابَةِ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ
اور ان تمام کی بنیاد دنیا سے دلی تعلقات ختم کر کے دھوکے کے گھر سے دوری اختیار کرنے، ہمیشہ کے گھر کی طرف رجوع کرنے
وَالْإِقْبَالِ بِكُنْهِهِ إِلَهُهُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَأَنَّ ذَلِكَ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِالْإِعْرَاضِ عَنِ الْحَاجَةِ وَالْمَالِ
اور مکمل طریقہ ہے اللہ کی طرف متوجہ ہونے میں ہے۔ اور یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی کہ ان سب کو بطریق کمال حاصل کرنا ممکن نہیں مگر مال و جاہ سے اعراض کر کے
وَالْهَرَبِ مِنَ الشَّوَاغِلِ وَالْعَلَائِقِ. ثُمَّ لَاحَظْتُ أَحْوَالِي فَإِذَا أَنَا مُنْغَبِسٌ فِي الْعَلَائِقِ
اور مشاغل و تعلقات سے دور بھاگنے سے ہے۔ پھر میں نے اپنے حالات میں غور کیا تو دیکھا کہ میں تو تعلقات میں پھنسا ہوا ہوں
وَقَدْ أَحَدَقْتُ فِي مِنَ الْجَوَابِ، وَلَاحَظْتُ أَعْمَالِي وَأَحْسَنْتُهَا التَّدْرِيسَ وَالتَّعْلِيمَ، فَإِذَا أَنَا فِيهَا
اور چاروں طرف سے اس میں کھرا ہوا ہوں۔ میں نے اپنے اعمال دیکھے تو ان میں سب سے اچھا عمل درس و تدریس معلوم ہوا مگر میں تو اس میں
مُقْبِلٌ عَلَى عُلُومٍ غَيْرِ مُهِمَّةٍ وَلَا نَافِعَةٍ فِي طَرِيقِ الْآخِرَةِ، ثُمَّ تَفَكَّرْتُ فِي يَتِيمِي فِي التَّدْرِيسِ، فَإِذَا هِيَ
مجھ میں غیر اہم علوم کی طرف متوجہ ہوں، جن کا آخرت میں کوئی فائدہ نہیں۔ پھر میں نے تدریس میں اپنی نیت ٹٹولی تو پتہ چلا کہ وہ بھی
غَيْرُ خَالِصَةٍ لِرُؤْضَةِ اللَّهِ تَعَالَى، بَلْ بَاعَتْهَا وَمَحَرَّكَهَا طَلَبُ الْحَاجَةِ وَالنِّشَارُ الصِّبْيِ، فَتَيَقَّنْتُ أَنِّي عَلَى شَفَا جُرْفٍ هَارٍ،
خالص اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کا سبب اور محرک جاہ و شہرت کا حصول ہے، تو مجھے یقین ہو گیا کہ میں ہلاکت کے کنارے پر ہوں

صاحب مضمون کا تعارف:

یہ مشہور زمانہ اللہ کے ولی ۴۵۰ھ میں ایران کے مشہور شہر تہران یا غزالہ میں پیدا ہوئے، آپ کا اسم گرامی ابو حامد محمد
بن محمد بن احمد غزالی ہے، آپ کا لقب حجت الاسلام اور زین الدین ہے، ابتدائی تعلیم شیخ احمد بن محمد رافقانی سے حاصل کرنے کے

بعد امام غزالی نے قریب کا شہر ہونے کی وجہ سے نیشاپور کا رخ کیا، وہاں مدرسہ نظامیہ میں امام الحرمین ضیاء الدین عبد الملک جو مدرسہ بہیقیہ کے قابل ترین فضلاء میں سے تھے، سے شرف تلمذ حاصل کیا اور بہت ہی کم وقت میں اس بلند مرتبہ پر فائز ہو گئے، آپ کا انتقال ۵۰۵ھ میں تہران میں صبح کی نماز پڑھنے کے بعد ہوا۔

توضیح اللغة:

سبیل: واضح راستہ جمع سبول، سُبُل، أُسْبُلَة، أُسْبُل۔... التجافی: از (تفاعل) بمعنی دور ہونا، از (افعال) سخت محنت لینا، از (ن) مصدر جفاء، بمعنی ایک جگہ نہ ٹھہرنا۔ کما قال تعالیٰ: {تتجافى جنوبهم عن المضاجع}۔... خلود: از (ن) بمعنی ہمیشہ رہنا، از (افعال و تفعیل) بمعنی صاحب مرتبہ بنانا، از (تفعیل) بمعنی بڑا بنانا، از (ن) ناپسند طریقہ سے پیش آنا،... العلائق: علائقہ کی جمع، دوستی، تعلق از (س) انکنا، چشنا، کما قال تعالیٰ: {خلق الإنسان من علق}۔... أحذقت: از (افعال) بمعنی گھیر لینا، از (ض) بمعنی کسی کی طرف دیکھنا، گھیرنا، از (تفعیل) بمعنی گھورنا۔... شفا: بمعنی کنارہ جمع أشفاء۔... جوف: دریا کے کنارہ کا وہ حصہ جس کو پانی نے کھوکھلا کر دیا ہو جمع أجراف۔... ہار: از (ن) گرنا، اندازہ کرنا، پھٹ جانا، از (تفعیل) بمعنی گرنا، از (انفعال) گرنا، ویران ہونا، از (تفعیل) ہلاکت میں ڈالنا۔

وَأَنِّي أَشْفَيْتُ عَلَى النَّارِ، إِنْ لَمْ أَشْتَغِلْ بِتَلَاوِي الْأَحْوَالِ، فَلَمْ أَرُلْ أَتَفَكَّرْ فِيهِ مُدَّةً،
اور جہنم کے کنارے آگوں کا اگر میں اپنے حالات کی تلاوی میں مشغول نہ ہوں۔ میں ایک عرصہ تک اسی بارے میں غور کرتا رہا
وَأَنَا بَعْدُ عَلَى مَقَامِ الْإِخْتِيَارِ، أَصَوِّمُ الْعَزْمَ عَلَى الْخُرُوجِ مِنْ بَعْدَادَ وَمُفَارَقَةِ تِلْكَ الْأَحْوَالِ يَوْمًا، وَأُجِلُّ الْعَزْمَ يَوْمًا،
سوچ و بچار کے بعد میں اختیار کے اس مرحلے پر پہنچا کہ ایک دن میں اس احوال سے جدائی اور بغداد سے روٹی کا پکا ارادہ کرتا اور دوسرے دن ارادہ توڑ دیتا
وَأَقْلِمُ فِيهِ رِجْلًا، وَأُخْرِ عَنْهُ أُخْرَى، لَا تَصْفُوْنِي رَغْبَةً فِي طَلَبِ الْآخِرَةِ بُكْرَةً، إِلَّا وَيَحْبِلُ عَلَيْهِ جُنْدُ الشَّهْوَةِ حَمْلَةً
چنانچہ گویا ایک پاؤں آگے بڑھاتا تو دوسرا اس سے پیچھے ہٹا لیتا، صبح تک طلب آخرت میں میری رغبت خالص نہ رہتی، مگر شہوات کا لشکر اس پر حملہ کر دیتا
فَيَفْتُرُهَا عَشِيَّةً، فَصَارَتْ شَهَوَاتُ الدُّنْيَا تُجَادِلُنِي بِسِلَاسِلِهَا إِلَى الْمَقَامِ، وَمُنَادِي الْإِيمَانِ يُنَادِي: الرَّجِيْلُ الرَّجِيْلُ،
اور شام تک اسے ست کر دیتا، لہذا خواہشات دنیا اپنے بیڑیوں کے ذریعے مجھے ایک جگہ کی طرف کھینچتیں اور ایمان کا منادی کوچ کا اعلان کرتا

لَمْ يَبْقَ مِنَ الْعُمْرِ إِلَّا قَلِيلٌ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ السَّفَرُ الطَّوِيلُ، وَجَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ رِيَاءٌ وَتَحْيِيلٌ، چنانچہ عمر کا تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے اور تیرے سامنے سفر لمبا ہے اور جن چیزوں میں تو لگا ہوا ہے علم و عمل وغیرہ سب ریا اور دھوکا ہیں، فَإِنْ لَمْ تَسْتَعِدَّ الْآنَ لِلْآخِرَةِ، فَمَتَى تَسْتَعِدُّ؟ وَإِنْ لَمْ تَقْطَعْ الْآنَ هَذِهِ الْعَوَائِقَ، فَمَتَى تَقْطَعُ؟ فَبَعْدَ ذَلِكَ تَذْبَعُ الدَّاعِيَةَ، اگر اب بھی تو نے آخرت کے لیے تیاری نہ تو کب کرے گا؟ اگر اب یہ تعلقات ختم نہ کیے تو کب ختم کرے گا؟ اس کے بعد شوق بڑھتا وَتَنْجِزُهُمُ الْعُزْمَ عَلَى الْهَرَبِ وَالْفِرَارِ، ثُمَّ يَعُودُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ: هَذِهِ حَالَةُ عَارِضَةٍ، وَإِنَّكَ أَنْ تَطَاوَعَهَا، فَإِنَّهَا سَرِيعَةُ الزَّوَالِ، اور بھاگنے اور دور چلے جانے کا ارادہ پختہ ہو جاتا، پھر شیطان آتا اور کہتا: یہ حالت عارضی ہے، اسے قبول نہ کر، یہ کیفیت جلد زائل ہو جائے گی، فَإِنْ أَدْعَيْتَ لَهَا وَتَرَكْتَ هَذَا الْجَاهُ الْعَرِیْضَ وَالشَّأْنَ الْمُنْظُومَ الْحَالِيَّ عَنِ التَّكْدِيرِ وَالتَّغْيِیْصِ، اگر تو نے اس کا یقین کر لیا اور چھوڑ دیا اس لیے چوڑے رتبے کو، کدورت اور بد مزگی سے پاک شان کو، وَالْأَمْرَ الْمُسْلَمَ الصَّافِيَ عَنِ مُنَازَعَةِ الْخُصُومِ، رُبَّمَا انْتَفَتَحَتْ إِلَيْكَ نَفْسُكَ وَلَا يَتَيَسَّرُ لَكَ الْمَعَاوَدَةُ، جگڑوں سے پاک صاف تسلیم و اطاعت کو، پھر شاید اس کی طرف طبیعت متوجہ ہوگی لیکن واپسی آسان نہ ہوگی

توضیح اللغة:

أَشْفِيتُ: از (افعال) بمعنی کنارہ پر آگنا، شفا مانگنا۔... أَصْبَحْتُ: از (تفعیل) بمعنی کرگزرتا، منع کرنے والے کی بات کو نہ سنا، بہرہ کر دینا۔ کما قال تعالیٰ: {وَحَسْبُوا أَنْ لَا تَكُونَ فِتْنَةً فَاقْتُلُوا وَاصْطَبُوا}۔... جند: جمع جنود، اُجناد۔ کما قال تعالیٰ: {وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ}۔ بمعنی لشکر، کما قال تعالیٰ: {وَأِنْ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ}۔... یفتر: از (افعال) بمعنی کمزور کر دینا، از (تفعیل) سختی کے بعد نرم پڑنا، از (ن، ض) کوتاہی کرنا، نرم پڑنا۔ کما قال تعالیٰ: {إِنَّ الْمَجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ لَا يَفْتَرُّ عَنْهُمْ}۔... أَذْعَنْتُ: از (افعال، س) مطیع ہونا، فروتنی کرنا، فرماں بردار ہونا۔ کما قال تعالیٰ: {وَأِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ}۔... التَّكْدِيرُ: از (تفعیل) گدلا کرنا، زندگی کا مزا کرنا کرنا، از (س، ض، ک) گدلا، صاف کی ضد۔... تَنْغِیْصُ: از (تفعیل و افعال) بمعنی زندگی کد کر دینا، از (تفعیل) زندگی کا کد کرنا، از (س) مراد پوری نہ ہونا، سیراب نہ ہونا۔

فَلَمْ أَزَلْ أَكْرَدُ بَيْنَ تَجَادِبِ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا وَكَوَاعِي الْآخِرَةِ قَرِيبًا مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، أَوَّلُهَا رَجَبُ سَنَةِ ثَمَانٍ وَتَمَّائِينَ وَأَرْبَعِيْنَ، تقریباً مسلسل چھ ماہ تک میں دنیا کی خواہشات کے کھینچاؤ اور آخرت کے اسباب کے درمیان متردد رہا، اس کا پہلا مہینہ رجب ۸۸ھ تھا

وَفِي هَذَا الشَّهْرِ جَاوَزَ الْأَمْرُ حَدَّ الْإِخْتِيَارِ إِلَى الْإِضْطِرَارِ، إِذْ أَقْفَلَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِي حَتَّى أُعْثِلَ عَنِ التَّنْدِيسِ،
اور اس مہینہ میں تو معاملہ اختیار کی حد سے بڑھ گیا؛ اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر تالا لگا دیا حتیٰ کہ وہ تدریس سے عاجز آگئی
فَكُنْتُ أَجَاهِدُ نَفْسِي أَنْ أَكْرِسَ يَوْمًا وَاحِدًا تَطْيِيبًا لِقُلُوبِ مُخْتَلِفَةٍ وَكَانَ لَا يَنْطِقُ لِسَانِي بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ،
میں بہت کوشش کرتا کہ ایک دن مختلف دلوں کو خوش کرنے کے لیے پڑھاؤں، لیکن میری زبان ایک لفظ نہ بول سکتی
وَلَا أَسْتَطِيعُهَا الْبَيْتَةَ، ثُمَّ أَوْرَثْتُ هَذِهِ الْعَقْلَةَ فِي اللِّسَانِ حُزْنَ فِي الْقَلْبِ بَطَلَتْ مَعَهُ قُوَّةُ الْهَضْمِ وَمَرَأَةُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
اور میں اس کی طاقت بالکل نہیں رکھتا تھا۔ پھر اس بندش نے ایسا دلی غم پہنچایا کہ اس کے ساتھ قوتِ ہاضمہ اور کھانے پینے کا مزاج ختم ہو گیا
فَكَانَ لَا يَنْسَاغُ لِي شَرْبَةٌ وَلَا تَنْهَضُمُ لِي لُقْمَةٌ، وَتَعَدَّى إِلَى ضَعْفِ الْقُوَى حَتَّى قَطَعَ الْأَطِبَاءُ طَعْمَهُمْ عَنِ الْعِلَاجِ
پھر پینے کی کوئی چیز بھلی نہ لگتی اور نہ کوئی لقمہ ہضم ہوتا، اور یہ معاملہ قویٰ کی کمزوری تک پہنچ گیا یہاں تک کہ طبیبوں نے علاج سے امیدیں ختم کر دیں
وَقَالُوا: هَذَا أَمْرٌ قَوَلَ بِالْقَلْبِ وَمِنْهُ سَرَى إِلَى الْمِزَاجِ فَلَا سَبِيلَ إِلَيْهِ بِالْعِلَاجِ إِلَّا بِأَنْ
اور کہا کہ یہ ایسا معاملہ ہے جو دل تک اتر گیا ہے اور وہاں سے مزاج تک سرایت کر گیا ہے، اس کے علاج کا کوئی طریقہ نہیں، مگر یہ کہ مریض
يَتَزَوَّجَ النِّسَاءَ عَنِ الْهَمِّ الْبَلِيمِ، ثُمَّ لَمَّا أَحْسَسْتُ بِعَجْزِي وَسَقَطَ بِالْكَلِمَةِ اخْتِيَارِي، انْتَجَأْتُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
جہیں ہوئی چیز (دل) غم و تکلیف سے راحت پالے۔ پھر جب مجھے اپنی کمزوری کا احساس ہوا اور میرا اختیار بالکل ختم ہو گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف التجاء کی
الْتِجَاءُ الْمُضْطَرِّ الدِّينِيِّ لِأَحْيِلَةٍ لَهُ فَأَجَانِبِي الدِّينِيِّ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَا
اس مجبور آدمی کی طرح جس کے پاس کوئی حیلہ نہ ہو، تو مجھے اس ذات نے جواب دیا جو مجبور کو جواب دیتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے
وَسَهَّلَ عَلَى قَلْبِي الْإِعْرَاضَ عَنِ الْجَاهِ وَالْمَالِ وَالْأَوْلَادِ وَالْأَصْحَابِ، وَأَظْهَرْتُ عَزَمَ الْخُرُوجِ إِلَى مَكَّةَ
تو میرے دل کے لیے جاہ و مال، اولاد اور دوستوں سے دور ہونا آسان ہو گیا اور اس طرح میں نے مکہ کی طرف نکلنے کے عزم کو ظاہر کیا

توضیح اللغة:

الْهَضْمُ: از (ن) بمعنی غذا کو جزو بدن ہونے کے قابل بنانا، توڑنا۔ ... مرأۃ: از (س، ک) بمعنی خوشگوار ہونا، از

(ف) کھانے کا مفید ہونا۔ کما قال تعالیٰ: {فَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ}۔ مزاج: بمعنی طبیعت، مزاج جمع أمزجة، از (ن)

بمعنی ملانا، از (تفاعل) با ہم ملنا۔۔۔ ملتم: از (افعال) بمعنی آ کر اتر پڑنا، قریب ہونا، گناہ کرنا، از (ن) جمع کرنا، کما قال تعالیٰ: {وَنَاكِلُونَ التُّرَابَ أَكَلًا كَلًّا}۔

وَأَنَا أُورِثُ فِي نَفْسِي سَفَرُ الشَّامِ، حَدًّا مِنْ أَنْ يَطْلُعَ الْخَلِيفَةُ وَبِحِلَّةِ الْأَصْحَابِ عَلَى عَزْمِي فِي الْمَقَامِ بِالشَّامِ،
جبکہ میں اپنے دل میں شام کے سفر کے لئے توریہ سے کام لے رہا تھا، اس ڈر سے کہ خلیفہ اور دوسرے اصحاب میرے شام میں ٹھہرنے کے ارادے سے واقف نہ ہوں
فَتَكَلَّفْتُ بِطَائِفِ الْحَيْلِ فِي الْخُرُوجِ مِنْ بَغْدَادَ عَلَى عَزْمٍ أَنْ لَا أَعَاوِدَهَا أَبَدًا،
لہذا میں بغداد سے نکلنے میں مختلف طرح کے حیلے اختیار کیے اس عزم کے ساتھ کہ دوبارہ کبھی بغداد واپس نہیں آؤں گا،
وَاسْتَهْدَفْتُ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ كَافَّةً، إِذْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مِنْ يُجَوِّزُ أَنْ يَكُونَ الْإِعْرَاضُ عَنَّا
میں تمام اہل عراق کے ائمہ کے نشانے پر تھا؛ کیوں کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جو اس بات کو درست قرار دیتا کہ اس مرتبہ سے اعراض کرنا
كُنْتُ فِيهِ سَبَبًا دِينِيًّا، إِذْ ظَنُّوا أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْمَنْصِبُ الْأَعْلَى فِي الدِّينِ وَكَانَ ذَلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ۔
جس پر میں تھا، یہ کوئی دینی سبب ہے، کیوں کہ ان کا خیال تھا کہ یہی دین کا اعلیٰ منصب ہے، اور یہی ان کے علم کی انتہاء تھی۔
ثُمَّ ارْتَبَكَ النَّاسُ فِي الْأَسْتِنْبَاطِ، وَظَنَّ مَنْ بَعْدَ عَنِ الْعِرَاقِ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لَا سُبْحَانَ مِنْ جِهَةِ الْوَلَاةِ۔
پھر لوگ میرے بارے میں قیاس آرائیوں میں مختلف ہو گئے، جو عراق سے دور تھے ان کا گمان تھا کہ یہ حاکموں کی طرف سے مختلف القاب اور خاص علامات کی بناء پر ہوا
وَأَمَّا مَنْ قَرَّبَ مِنَ الْوَلَاةِ، فَكَانَ يُشَاهِدُ إِنْخَافَهُمْ فِي التَّعَلُّقِ بِي وَالْإِنْكَارِ عَلَيَّ وَاعْرَاضِي عَنْهُمْ
اور جو حاکموں کے قریب رہتے تھے وہ حاکموں کا میرے ساتھ تعلق رکھنے اور قریب ہونے کا اصرار اور میرا ان سے اعراض کرنے
وَعَنِ الْإِلْتِفَاتِ إِلَى قَوْلِهِمْ فَيَقُولُونَ: هَذَا أَمْرٌ سَمَاقِي وَلَيْسَ لَهُ سَبَبٌ إِلَّا عَلَيْنِ أَصَابَتْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَزُورَ مَرَّةَ الْعِلْمِ۔
اور ان کی باتوں پر توجہ نہ دینے سے واقف تھے، وہ کہتے یہ آسانی آفت ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ اہل اسلام و اہل علم جماعت کو نظر لگ گئی ہے
توضیح اللغة:

تَلَطَّفْتُ: از (تفعل) بمعنی نرمی برتنا، حیلہ کر کے راز معلوم کرنا، از (ک) باریک ہونا، نرم ہونا، از (تفعیل) بمعنی
باریک کرنا، نرم بنانا، از (مفاعله) بمعنی بھلائی کرنا، نرم گفتگو کرنا۔۔۔ استهدفت: از (استفعال) بمعنی نشانہ بنانا، بلند ہونا،

سیدھا کھڑا ہونا، از (ف) کمزور ہونا، جلدی کرنا، از (ن) قریب پہنچنا، ... ائمتہ: امام کی جمع بمعنی پیشوا، نمونہ، واضح راستہ، قرآن، خلیفہ، امیر لشکر، پیش امام، از (ن) امام بننا، ارادہ کرنا، از (افتعال) بمعنی اقتداء کرنا، از (استفعال) امام بنانا۔ ... ارتبک: از (افتعال) پھنس کے رہ جانا، کیچڑ میں گرنا، معاملہ کا پیچیدہ ہونا، از (ن) ملانا، از (س) دشوار معاملہ میں پھنسنا۔ ... استشعار: از (استفعال) جنگ میں خاص علامتوں سے ایک دوسرے کو پکارنا۔ ... الحاحہم: از (افعال) اقرار کرنا، از (ض) نزدیک ہونا، قریبی رشتہ دار ہونا۔ ... انکباب: از (انفعال) بمعنی لازم ہونا۔ ... زمرة: بمعنی جماعت، گروہ، جمع زمر، کما قال تعالیٰ: {وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا}۔

فَفَارَقْتُ بَغْدَادَ، وَفَرَّقْتُ مَا كَانَ مَعِيَ مِنَ الْمَالِ، وَلَمْ أَذْخِرْ إِلَّا قَلِيلَ الْكَفَافِ، وَ قُوْتُ الْأَطْفَالِ، چنانچہ میں بغداد سے رخصت ہوا اور میرے پاس جو مال تھا، بقدر ضرورت اور بچوں کی غذا کے لئے میں نے مال رکھ کر باقی کو تقسیم کر دیا تَرَحُّصًا بِأَنَّ مَالَ الْعِرَاقِ مُرَصَّدٌ لِلْمَصَالِحِ، لِكُؤَيْهِ وَقَفًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَلَمْ أَرِ فِي الْعَالَمِ مَالًا اس بات کو جواز بناتے ہوئے کہ عراق کا مال مصلحتوں کے لیے ہے، کیوں کہ وہ مسلمانوں پر وقف ہے، میں نے دنیا میں اس سے اچھا مال نہیں دیکھا يَأْخُذُهُ الْعَالِمُ لِعِيَالِهِ أَصْلَحَ مِنْهُ، ثُمَّ دَخَلْتُ الشَّامَ وَأَقَمْتُ بِهِ قَرِيبًا مِنْ سَلْتَنِ لَا شُغْلَ لِي إِلَّا الْعُزْلَةُ جسے ایک عالم اپنے عیال کے لیے حاصل کرے۔ پھر میں شام پہنچا، وہاں تقریباً دو سال تک ٹھہرا، وہاں کوئی کام نہیں تھا سوائے خلوت کے وَالْحُلُوءَ وَالزِّيَاظَةَ وَالْمُجَاهَدَةَ إِشْتِغَالًا بِتَرْكِيَةِ النَّفْسِ وَتَهْدِيَةِ الْأَخْلَاقِ وَتَضْفِيَةِ الْقَلْبِ لِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى تنہائی، محنت اور مجاہدہ کے۔ نفس کی اصلاح، اخلاق کی درستگی کے، اور دل کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے خالی کرنے میں مصروف رہتا كُنَّا كُنْتُ حَصْلَتُهُ مِنْ عِلْمِ الصُّوفِيَّةِ، فَكُنْتُ أَعْتَكِفُ مَدَّةً فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ أَضْعَادَ مَنَارَةِ الْمَسْجِدِ طَوْلَ الْفَهَارِ جیسا کہ علم تصوف میں پڑھا تھا، میں ایک عرصہ تک جامع دمشق میں اعتکاف کرتا رہا، میں سارا دن مسجد کے مینار پر چڑھا رہتا وَأَغْلِقُ بَابَهَا عَلَى نَفْسِي، ثُمَّ دَخَلْتُ مِنْهَا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ أَدْخُلُ كُلَّ يَوْمٍ الصُّغْرَةَ وَأَغْلِقُ بَابَهَا عَلَى نَفْسِي۔ اور اس کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جاتا۔ پھر میں بیت المقدس گیا، ہر روز مقام صغره میں جا کر دروازہ بند کر لیتا ثُمَّ تَحَرَّكْتُ فِي دَاعِيَةِ فَرِيضَةِ الْحَجِّ وَالْإِسْتِمْدَادِ مِنْ بَرَكَاتِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَزِيَارَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ پھر دل میں فریضہ حج کی ادائیگی اور مکہ و مدینہ کی برکات حاصل کرنے کا شوق بیدار ہوا، اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کروں

بَعْدَ الْفِرَاقِ مِنْ زِيَارَةِ الْخَلِيلِ صَلَّوْا اللَّهُ عَلَيْهِ فَبَسُرْتُ إِلَى الْحَجَّارِ ثُمَّ جَلَبَتْنِي إِلَيْهِمْ وَدَعَوَاتِ الْأَطْفَالِ إِلَى الْوَطَنِ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کر لینے کے بعد، چنانچہ میں نے حجاز کی طرف سفر کیا، پھر مجھے آرزوؤں اور بچوں کی یاد نے وطن کی طرف کھینچا

توضیح اللغة:

۱۱

مرصد: بمعنی گھات، جمع مراصد، مراصید، از (ن) بمعنی انتظار کرنا، گھات میں بیٹھنا، از (مفاعله) نگہبانی کرنا،
از (افتعال و تفعیل) بمعنی امید لگانا، کما قال تعالیٰ: {وَأَقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ}۔۔۔ تزکیہ: از (تفعیل) پاک کرنا،
زکوۃ لینا، بڑھنا، نیک بنانا، از (ن، س) بمعنی بڑھنا، عمدہ ہونا، نیک ہونا، از (تفعیل) صدقہ ادا کرنا، بڑھنا۔۔۔ الاستعداد:
مدد طلب کرنا، از (ن، إفعال) مدد کرنا، کما قال تعالیٰ: {يَعِدُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ}۔۔۔ وطن: اقامت گاہ، جائے
سکونت، جمع أوطان، از (ض، إفعال) بمعنی اقامت کرنا، از (تفعیل و استفعال) وطن بنانا۔

فَعَاوَدْتُهُ بَعْدَ أَنْ كُنْتُ أَبْعَدُ الْخُلُقِي عَنِ الرُّجُوعِ إِلَيْهِ. وَأَثَرْتُ الْعُزْلَةَ بِهِ أَيْضًا، حِرْصًا

پھر میں واپس آ گیا بعد اس کے کہ میں اس وطن کی طرف واپس آنے کی نیت سے غلوں میں سب سے دور تھا، یہاں بھی میں نے غلوں (شیئیں) کو ترجیح دی لایع کرتے ہوئے
عَلَى الْخُلُوةِ وَتَضْفِئَةِ الْقَلْبِ لِلدَّخْرِ، وَكَانَتْ حَوَائِثُ الزَّمَانِ وَمُهَيِّئَاتُ الْعِيَالِ، وَحَرُورَاتُ الْبَعَاشِ
اللہ کی یاد کے لئے غلوں اور دل کی صفائی پر۔ حوادثِ زمانہ، بچوں کے مسائل اور ضروری معاش کی فکر

تُغَيِّرُ فِي وَجْهِ الْمُرَادِ وَتُشَوِّشُ صَفْوَةَ الْخُلُوةِ وَكَانَ لَا يَصْفُو لِي الْحَالُ إِلَّا فِي أَوْقَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ لَكِنِّي مَعَ ذَلِكَ
متقدم کے حصول کو بدل دیتی اور غلوں کی صفائی کو تشویش میں ڈال دیتی۔ میری حالت مختلف اوقات میں صاف ہوتی لیکن اس کے باوجود

لَا أَقْطَعُ ظَمْعِي مِنْهَا، فَتَدْفَعُنِي عَنْهَا الْعَوَائِقُ، وَأَعُوذُ إِلَيْهَا. وَدُمْتُ عَلَى ذَلِكَ بِمِقْدَارِ عَشْرِ سِنِينَ
میں اس سے اپنی لالچ ختم نہ کر پاتا، چنانچہ مجھے رکاوٹیں ان سے دور کرتیں لیکن میں پھر واپس لوٹ آتا۔ میں تقریباً دس سال تک اسی حالت پر رہا

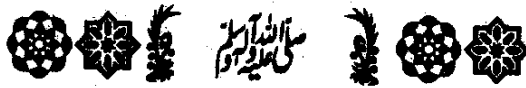
وَأَنكَشَفْتُ لِي فِي أَثْنَاءِ هَذِهِ الْخُلُوتِ أُمُورٌ لَا يُمَكِّنُ إِحْصَاؤُهَا وَاسْتِغْصَاؤُهَا، وَالْقَنْدُ الَّذِي أَذْكُرُهُ
ان غلوں کے دوران مجھ پر ایسے امور واضح ہوئے کہ ان کو گنتا اور شمار کرنا ناممکن ہے اور وہ مقدار جو میں بتا رہا ہوں

لِيَنْتَفِعَ بِهِ أَنِّي عَلِمْتُ يَقِينًا أَنَّ الصُّوفِيَّةَ هُمْ السَّالِكُونَ لِطَرِيقِ اللَّهِ تَعَالَى خَاصَّةً، وَأَنَّ سِيَرَتَهُمْ
تا کہ اس سے نفع حاصل کیا جائے، میں نے یقین سے جان لیا کہ صرف صوفیاء کرام ہی اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنے والے ہیں، ان کی سیرت

أَحْسَنُ السَّيْرِ، وَطَرِيقَهُمْ أَضْوَبُ الطَّرِيقِ، وَأَخْلَاقُهُمْ أَزْكَى الْأَخْلَاقِ، بَلْ لَوْ جَمَعَ عَقْلُ الْعُقَلَاءِ وَحِكْمَةُ الْحُكَمَاءِ
 ہی بہترین سیرت ہے، انہی کا راستہ ہی بہترین راستہ ہے، اور ان کے اخلاق عمدہ ہیں، بلکہ اگر عقل مندوں کی عقل، حکماء کی حکمت
 وَعِلْمُ الْوَاقِعِينَ عَلَى أَسْرَارِ الشَّرْعِ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِيُغَيِّرُوا شَيْئًا مِنْ سَيْرِهِمْ وَأَخْلَاقِهِمْ،
 اسرار شریعت پر واقفیت رکھنے والے علماء کے علم کو جمع کر لیا جائے تاکہ اس کے ذریعہ وہ ان کی سیرت و اخلاق میں کوئی تبدیلی کر دیں
 وَيُبَدِّلُوهُ بِمَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ لَمْ يَجِدُوا إِلَيْهِ سَبِيلًا، فَإِنَّ جَمِيعَ حَرَكَاتِهِمْ وَسَكَنَاتِهِمْ فِي ظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ
 اور اس چیز سے بدل دیں جو اس سے بہتر ہے تو وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ ان کی ظاہری و باطنی حرکات و سکنات
 مُقْتَبَسَةٌ مِنْ نُورٍ مَشْكَاةٍ الثُّبُوتِ وَلَيْسَ وَرَاءَ نُورِ الثُّبُوتِ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ نُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ.
 مشکوۃ نبوت سے لی ہوئی ہیں، اور نور نبوت کے علاوہ روئے زمین پر کوئی ایسا نور نہیں جس سے روشنی حاصل کی جاسکے۔

توضیح اللغة:

نُشُوشُ: از (تفعیل) گڑبڑ کرنا، گڈمڈ کرنا، زخموں کی پٹی میں کام آنے والا باریک کپڑا۔... صفوة: از (ن) گدلے
 سے خالص ہونا۔... السالكون: سالک کی جمع بمعنی چلنے والا یا جانے والا راستے میں، از (ن) چلنا، داخل ہونا، کما قال
 تعالى: {مَاسِلُكُمْ فِي سَفَرٍ}۔



وفاة السلطان صلاح الدين الأيوبي سلطان صلاح الدين الأيوبي رحمہ اللہ کی وفات

للقاضی بهاء الدین المعروف بابن شداد

وَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ السَّنَةِ وَجَدَ كَسَلًا عَظِيمًا فَمَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ حَتَّى غَشِيَتْهُ حُمَّى صَفَرًاوَيْتَةً
راوی کہتے ہیں کہ جب ہفتہ کی رات آئی تو انہوں نے بہت کمزوری محسوس کی، ابھی رات آدمی نہیں ہوئی کہ آپ کو صفرادی بخار نے گھیر لیا
كَانَتْ فِي بَاطِنِهِ أَكْثَرُ مِنْ ظَاهِرِهِ. وَأَصْبَحَ فِي يَوْمِ السَّنَةِ سَادِسَ عَشَرَ صَفَرٍ سَنَةِ تِسْعٍ وَتَمَائِينَ مُتَكَسِّلًا عَلَيْهِ أَكْرُ الْحُمَى
جوابہر کی نسبت اندر زیادہ تھا۔ اور ۱۶ صفر ۵۸۹ھ ہفتے کی صبح وہ نڈھال تھے اس حال میں کہ ابن پر بخار کا اثر تھا
وَلَمْ يَظْهَرْ ذَلِكَ لِلنَّاسِ لَكِنْ حَضَرَتْ أَنَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ. وَدَخَلَ وَلَدُهُ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ
یہ بات لوگوں پر تو ظاہر نہ کیا لیکن میں اور قاضی فاضلؒ وہاں موجود تھے۔ اور آپ کے صاحبزادے ملک الافضلؒ بھی آئے
وَطَالَ جُلُوسُنَا عِنْدَهُ وَأَخَذَ يَشْكُو مِنْ قَلْقَوِهِ فِي اللَّيْلِ وَطَالَ بِهِ الْحَدِيثُ إِلَى قَرِيبِ الظُّهْرِ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا
اور ہم کافی دیر وہیں بیٹھے رہے اور وہ رات کی پریشانی اور بے چینی کی شکایت کرتے رہے، ظہر تک یہ باتیں ہوتی رہیں، پھر ہم واپس لوٹ آئے
وَالْقُلُوبُ عِنْدَهُ فَتَقَدَّمُوا إِلَيْنَا بِالْحُضُورِ عَلَى الطَّعَامِ فِي خِدْمَةِ الْمَلِكِ الْأَفْضَلِ وَلَمْ يَكُنِ الْقَاضِي عَادَتُهُ ذَلِكَ
اس حال میں کہ ہمارے دل انہیں کے پاس تھے۔ ملک الافضلؒ کی طرف سے کھانے پر حاضر ہونے کا پیغام آیا، اور قاضی فاضلؒ کی یہ عادت نہ تھی

۱۔ آپؒ کا نام یوسف بن ایوب بن شادی تھا آپؒ کی کنیت ابوالمظفر، لقب الملک الناصر تھا۔ آپؒ دہلی کی پیدائش ۵۳۷ھ میں ہوئی۔ آپؒ دہلی کے
سلطان ہیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسلام اور مسلمانوں کی مدد و نصرت فرمائی۔ آپؒ دہلی نے مسیحیوں کو تاریخی شکست دی اور بیت المقدس کو ان کے
ہاتھوں سے ۹۰ سال بعد آزاد کرایا، اسی طرح مصر کو بھی جو کہ عبیدین محمد بن کے زیر قبضہ تھا ان سے چھین کر ایک مسلم حکومت کا مرکز بنایا۔ آپؒ دہلی کی وفات
۲۷ صفر ۵۸۹ھ میں ہوئی جس کی تفصیل مضمون میں آ رہی ہے۔

۲۔ آپؒ کا نام ابوعلی عبدالرحیم الہیسانی الحسقلانی ہے۔ آپؒ سلطان کے وزیر اور امور مملکت میں صاحب تدبیر ہونے کے ساتھ ساتھ سلطان کے رازدار
بھی تھے آپؒ کی وفات ۵۹۶ھ میں ہوئی۔

۳۔ آپؒ سلطان کے سب سے بڑے بیٹے تھے آپؒ کا نام نورالدین علی الملک الافضلؒ تھا، آپؒ کی رہائش دمشق میں رہی اور اپنے والد کے وفات کے بعد دمشق اور وہ
ممالک جو ان کی طرف منسوب تھے ان کے ولی عہد مقرر ہوئے۔

فَانْصَرَفَ، وَدَخَلَ أَتَا إِلَى الْإِيْوَانِ وَقَدْ مُدَّ الطَّعَامُ وَالْمَلِكُ الْأَفْضَلُ قَدْ جَلَسَ فِي مَوْضِعِهِ فَانْصَرَفَتْ
چنانچہ وہ چلے گئے اور میں محل میں چلا گیا، اس حال میں کہ کھانا لگایا گیا تھا اور ملک الافضل سلطان کی جگہ بیٹھے ہوئے تھے، تو میں واپس آ گیا
وَمَا كَانَ لِي قُوَّةٌ عَلَى الْجُلُوسِ اسْتَيْحَاشًا وَبِكِي جَمَاعَةٍ تَفَاوُلًا بِجُلُوسِ وَلَدِهِ فِي مَوْضِعِهِ،
گھبراہٹ کی وجہ سے مجھ میں وہاں بیٹھنے کی طاقت نہیں تھی، ان کے بیٹے کے ان کی جگہ بیٹھنے سے شکون پکڑتے ہوئے کچھ لوگ رو پڑے
صاحب مضمون کا تعارف:

آپ رحمہ اللہ کا نام یوسف بن رافع، آپ کی کنیت ابو الحسن ہے آپ کی تاریخ پیدائش ۵۳۹ھ ہے آپ ایک مضبوط
عالم دین تھے، خصوصاً علم حدیث، تفسیر اور علم ادب میں خوب ملکہ حاصل تھا۔ آپ رحمہ اللہ سلطان کے ہم مجلس اور خواص میں سے
تھے اور سلطان نے سماعت حدیث آپ ہی سے کی تھی سلطان نے آپ کو امیر العسا کر اور بیت المقدس (فلسطین) کا گورنر بنایا
تھا، سلطان کے بعد الملک الظاہر نے بھی آپ کو وزارت کے رتبے سے نوازا اور اس کے علاوہ آپ کی دینی خدمات قابل داد
ہیں، کہ حلب میں جتنے بھی مدارس تھے سب ان کی وجہ سے بنے تھے، آپ نے سلطان کی زندگی پر ایک کتاب لکھی جو
”النوادر السلطانیة والمحاسن اليوسفيہ“ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی وفات ۵۹۶ھ میں ہوئی۔
توضیح اللغة:

السبت: ہفتہ کا دن، جمع سہوت، اُسبت، از (ن) بمعنی ہفتہ کے دن میں داخل ہونا، آرام کرنا، کاٹنا، از (افتعال)
بمعنی ہفتہ کے دن کو عزت و احترام سے منانا۔ ... کسلا: از (س، تفاعل) بمعنی کاٹل ہونا، سستی کرنا، از (افعال) سستی میں
النا۔ ... غشية: از (س) ڈھانپ لینا، چھا جانا، گھیر لینا۔ ... خُمى: بمعنی بخار جمع حمیات۔ ... الصفراوى: صفراء کی
طرف نسبت ہے، بمعنی زرد رنگ، پیلیا، یرقان کی بیماری۔ ... فَلَقَ: بمعنی بے قراری از (س) بمعنی بے قرار ہونا، مضطرب ہونا،
از (افعال) بے قرار کرنا، از (ن) حرکت دینا۔ ... ایوان: بمعنی محل جمع ایوانات، اواین۔ ... استیحاشاً: مصدر
از (استفعال) بمعنی وحشت زدہ، خوف زدہ ہونا۔ ... تَفَاوُلَ: از (تفاعل و تفعّل) اچھا شکون لینا، از (ض) کمزور رائے والا
ہونا، غلط ہونا، از (تفعیل) بمعنی غلط اور برا کہنا، قال لینا۔

لَمْ أَخَذَ الْمَرْضَ فِي تَزَايُدٍ مِنْ جَيْلَيْنِ وَنَحْنُ لِنَلْزِمُ التَّوَكُّدَ طَرَفِي النَّهَارِ، وَلَنَدْخُلَ إِلَيْهِ أَتَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ فِي النَّهَارِ مِرَارًا
پھر اس وقت سے مرض میں اضافہ ہوتا گیا اور ہم نے صبح و شام آنے کو لازم کر لیا، میں اور قاضی فاضل دن میں کئی مرتبہ آتے

وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ يَقُولُ لِي: أَبْصِرْ هَذِهِ الْأَخْلَاقَ الَّتِي قَدْ أَشْرَفَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى مَفَارِقَتِهَا، وَاللَّوَلَوُ أَنَّ

قاضی فاضل نے مجھے کہا: دیکھو! یہ وہ اخلاق ہیں جن کے ترک کی وجہ سے مسلمان ہلاکت کے قریب ہو چکے ہیں، اللہ کی قسم! اگر

هَذَا بَعْضُ النَّاسِ لَطَرَبَ بِالْقَدَاحِ رَأْسُ مَنْ أَحْضَرَهُ. وَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فِي السَّادِسِ وَالسَّابِعِ وَالْقَامِسِ

یہ واقعہ کسی اور آدمی کے ساتھ پیش آتا تو وہ پانی لانے والے کے سر میں پیالہ مار دیتا۔ ان کا مرض چھٹے، ساتویں اور آٹھویں دن مزید بڑھ گیا

وَلَمْ يَزَلْ يَتَزَايِدُ وَيَغْيِبُ ذِهْنُهُ. وَلَمَّا كَانَ النَّاسِيعُ حَدَّثَ عَلَيْهِ غَشِيَّةٌ وَامْتَنَعَ مِنْ تَنَاوُلِ الْمَشْرُوبِ

اور مسلسل بڑھتا ہی چلا گیا اور ان کا ذہن بھٹکنے لگا۔ جب نواں دن ہوا تو آپ پر غشی طاری ہوئی اور پینے سے بھی رُک گئے

فَاشْتَدَّ الْخَوْفُ فِي الْبَلَدِ وَخَافَ النَّاسُ وَنَقَلُوا الْأَثْمَةَ مِنَ الْأَسْوَاقِ وَغَشِيَ النَّاسُ مِنَ الْكَأَبِ وَالْحُزَنِ مَا لَا يُمْكِنُ حِكَايَتُهُ.

چنانچہ شہر میں خوف پھیل گیا اور لوگ ڈر گئے، بازاروں سے تاجروں نے سامان منتقل کر لیا اور لوگوں پر اتنا غم و پریشانی چھا گئی جسے بیان کرنا ناممکن ہے

وَلَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ نَقْعُدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى أَنْ يَمْضِيَ مِنَ اللَّيْلِ ثُلُثُهُ أَوْ قَرِيبُ مِنْهُ ثُمَّ

میں اور قاضی فاضل ہر رات وہیں بیٹھے رہتے یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ یا اس کے قریب وقت گزر جاتا، پھر

نَحْضُرُ فِي بَابِ الدَّارِ فَإِنْ وَجَدْنَا طَرِيقًا دَخَلْنَا وَشَاهَدْنَاكَ وَأَنْصَرَفْنَا. وَإِلَّا عَرَفُوْنَا أَحْوَالَهُ

گھر کے دروازے کے پاس جاتے اگر راستہ مل جاتا تو اندر چلے جاتے اور انہیں دیکھ کر واپس آ جاتے، ورنہ گھر کے اندر کے لوگ ہمیں احوال بتا دیتے

وَكُنَّا نَجِدُ النَّاسَ يَتَرَقَّبُونَ خُرُوجَنَا إِلَى أَنْ يُلَاقُوا حَتَّى يَعْرِفُوا أَحْوَالَهُ مِنْ صَفَحَاتٍ وَجُوهَاتٍ.

اور ہم لوگوں کو اس حال میں دیکھتے کہ وہ ہمارے نکلنے کے منتظر رہتے یہاں تک کہ ہم سے ملنے اور ہمارے چہروں کی حالت سے سلطان کے احوال جان لیجے تھے۔

وَلَمَّا كَانَ الْعَاشِرُ مِنْ مَرَضِهِ حُفِنَ دَفْعَتَيْنِ وَحَصَلَ مِنَ الْحَفْنِ رَاحَةٌ وَحَصَلَ بَعْضُ خِفَةٍ وَتَنَاوَلَ مِنْ مَاءِ الشُّعْبَرِ

اور جب ان کے مرض کا دسواں دن ہوا تو انہیں دو مرتبہ حقنہ کیا گیا، حقنہ سے آپ کو کچھ راحت اور سکون ملا، اور آپ نے جو کا پانی پیا

مِقْدَارًا صَالِحًا وَقَرِحَ النَّاسُ فَرَحًا شَدِيدًا فَأَثْمَنَّا عَلَى الْعَادَةِ إِلَى أَنْ مَطَى مِنَ اللَّيْلِ هَرْنِيعٌ.

ابھی خاصی مقدار میں اور لوگ بھی بہت خوش ہو گئے۔ ہم حسبِ عادت وہیں رُکے رہے یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا

ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى الدَّارِ فَوَجَدْنَا بِحَالِ الدُّوَلَةِ إِقْبَالًا فَالْتَمَسْنَا مِنْهُ تَعْرِيفَ الْحَالِ الْمُسْتَعْجِدِ فَدَخَلَ

پھر ہم دروازے کی طرف آئے تو سامنے سے جمال الدولہ کو آتے ہوئے پایا، ہم نے ان سے تازہ صورت حال پوچھی تو وہ اندر چلے گئے

توضیح اللغة:

اشرف: از (افعال) ہلاک ہونا، چڑھنا، بلند ہونا... قدح: پیالا، پینے کا برتن، جمع أقداح۔ ... ذہن: عقلی قوت، سمجھ، حافظہ، جمع أذہان، از (ف) بمعنی سمجھنا، تیزی خاطر میں غالب آنا۔ ... أقمشة: سامان تجارت، گھر کا سامان رذیل لوگ، گھٹیا چیز تلاش کی جمع ہے۔ ... کاتبہ: از (س) ٹھگین ہونا، شکستہ دل ہونا۔ ... غشیة: از (ف) بے ہوش ہو جانا۔ ... تناول: از (تفاعل) نوش فرمانا، پینا، حاصل کرنا۔ ... یترقبون: از (تفعل) انتظار کرنا۔ ... ان یلاقونا: جمع مذکر غائب، مضارع معلوم، از (مفاعله) ملاقات کرنا۔ ... صفحات: صفحہ کی جمع، بمعنی چہرے کے سامنے کا حصہ، والصفح: ترک التشریب، یعنی سرزنش نہ کرنا، درگزر کرنا، کما قال تعالیٰ: {فاعفوا واصفحوا حتی یأتی اللہ بأمرہ}۔ ... حقن: حقنہ، ہر وہ دوا جو پیٹ صاف کرنے کے لئے مریض کی مقعد سے چڑھائی جائے، از (ض، ن) حقنہ سے علاج کرنا، روک لینا، از (افتعال) بمعنی رکنا، حقنہ کا استعمال کرنا۔ ... شعیر: بمعنی جو جمع شعیرات۔ ... هزیح: رات کا ایک حصہ جمع ہزیح۔ ... المتسنا: از (الفتعال) بمعنی درخواست کرنا، عرض کرنا، التماس کرنا۔ ... المستجذ: از (ض) تازہ ترین، وجود میں آنا، نیا ہونا،

وَأَنْفَذَ إِلَيْنَا مَعَ الْمَلِكِ الْمُعْظَمِ تُوْرَانَ شَاهُ جَبَرَةُ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّ الْعَرَقِيَّ قَدْ أَخَذَ فِي سَاقِيهِ فَشَكَرْنَا لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ
اور ملک المعظم توران شاہ (اللہ تعالیٰ ان کو مستحکم کرے) کے ساتھ واپس آئے اور بتایا کہ پسینہ پنڈلیوں تک آ رہا ہے، چنانچہ ہم نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا

وَالْتَمَسْنَا مِنْهُ أَنْ يَمْسُ بِبَقِيَّةِ قَدَمِهِ وَيُخْبِرَنَا بِحَالِهِ فِي الْعَرَقِيَّ فَتَفَقَّدَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَذَكَرَ أَنَّ
اور ہم نے درخواست کی کہ ان کے پاؤں چھو کر پسینہ کے بارے میں ہمیں بتائیں، تو انہوں نے جائزہ لیا، پھر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ

الْعَرَقِيَّ سَابِغٌ وَأَنْصَرَفْنَا طَيِّبَةً قُلُوبُنَا. ثُمَّ أَصْبَحْنَا فِي الْحَادِي عَشَرَ مِنْ مَرَضِهِ وَهُوَ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ مِنْ صَفَرٍ.
پسینہ بہت بہہ رہا ہے، پھر ہم دلی اطمینان کے ساتھ واپس آ گئے۔ پھر ان کی بیماری کے گیارہویں دن جو کہ چھبیس صفر ہی ہے

فَحَضَرْنَا بِالبَابِ وَسَأَلْنَا عَنِ الْأَحْوَالِ فَأَخْبَرَنَا بِأَنَّ الْعَرَقِيَّ أَفْرَطَ حَتَّى نَفَذَ فِي الْفِرَاشِ ثُمَّ فِي الْحَصِيرِ
ہم دروازے کے پاس گئے اور احوال دریافت کیا، تو ہمیں بتایا گیا کہ پسینہ اتنا بہہ رہا ہے کہ بستر سے ہوتا ہوا چٹائی تک پہنچ گیا ہے

وَتَاكْرُثُ بِهِ الْأَرْضُ وَأَنَّ الْيَهُسَّ قَدْ تَزَايَدَ تَزَايِدًا عَظِيمًا وَحَارَتْ فِي الْقُوَّةِ الْأَطْبَاءُ وَلَكِنَّا
اور زمین بھی متاثر ہوئی ہے اور جسم کی رطوبت بہت حد تک خشک ہو گئی ہے (اس قدر خشکی کے باوجود) سلطان کے جسم کی توانائی اور قوت پر اطباء حیران تھے، اور جب

كَانَتْ لَيْلَةُ الْأَرْبَعَاءِ السَّابِعِ وَالْعَشْرِينَ مِنْ صَفَرٍ وَهِيَ الثَّانِيَةُ عَشْرَةَ مِنْ مَرَضِهِ اشْتَدَّ مَرَضُهُ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهُ
 ستائیس صفر بدھ کی رات آئی، جو ان کی بیماری کا بارہواں دن تھا تو مرض بہت بڑھ گیا اور ان کی قوت کمزور ہو گئی
 وَوَقَعَ مِنَ الْأَمْرِ فِي أَوَّلِهِ وَحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ النِّسَاءُ وَاسْتَخْضَرْتُ أَنَا وَالْقَاضِي الْفَاضِلُ بِلَكَ اللَّيْلَةَ وَابْنُ الزُّكِّي
 معاملہ اپنی پہلی حالت پر آ گیا، ہمارے اور ان کے درمیان عورتیں حائل ہو گئیں، میں، قاضی فاضل اور ابن ذکی نے اس رات حاضر ہونا چاہا،
 وَلَمْ يَكُنْ عَادَتُهُ الْحُضُورَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ وَحَصَرَ بَيْنَنَا الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ وَأَمَرَ أَنْ تُبَيَّنَ عِنْدَهُ
 حالانکہ ان کی عادت اس وقت آنے کی نہیں تھی، ملک افضل ہمارے پاس آئے اور ہمیں حکم دیا کہ ہم آج رات ان کے پاس گزاریں
 توسیع اللغة:

انفذ: واحد مذکر غائب، ماضی معلوم از (افعال) باہر نکلنا... العرق: بفتح العين بمعنی پسینہ وکسرہ بمعنی رگ...
 ساق: پٹلی... تفقد: از (تفعل) تلاش کرنا، جانچنا، اچھی طرح معلوم کرنا... جبرہ اللہ: ضروریات پوری کر دینا، غنی کر
 دینا... سابغ: از (ن) وسیع ہونا، پورا ہونا، از (افعال) بمعنی پورا کرنا... طیب: معنی خوش ہونا، اچھا ہونا...
 الحرط: از (افعال) پھیلنا، بڑھ جانا... الحصر: بمعنی چٹائی، بوریاء، جمع خصر اور أحصرہ... فراش: بمعنی بچھونا،
 کشادہ زمین، جمع فرش... حارت: از (ن) بمعنی حیران ہونا، از (تفعیل) بمعنی حیران کرنا۔

فَلَمْ يَرَ الْقَاضِي الْفَاضِلُ ذَلِكَ رَأْيًا، فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْتَظِرُونَ نُزُولَنَا مِنَ الْقَلْعَةِ فَخَافَ أَنْ لَمْ نَنْزِلْ أَنْ
 قاضی فاضل نے اس رائے کو مناسب نہ سمجھا اس لئے کہ لوگ ہمارے قلعے سے اترنے کے انتظار میں تھے اور یہ ڈرتے تھے کہ اگر ہم نہ نکلے تو
 يَقَعُ الصَّوْتُ فِي الْبَلَدِ وَرُبَّمَا نَهَبَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فُرَأَى الْمَضْلَعَةُ فِي نُزُولِنَا
 شہر میں آوازیں بلند ہو جائیں گی اور خطرہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو لوٹے لگ جائیں۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے لوٹ جانے میں ہی مصلحت دیکھی
 وَاسْتَخْضَرَ الشَّيْخَ أَبِي جَعْفَرٍ إِمَامَ الْكَلَّاسَةِ وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ لِيَبَيِّنَ بِالْقَلْعَةِ، حَتَّى إِذَا احْتَضَرَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِاللَّيْلِ
 اور کلاسہ کے امام شیخ ابو جعفر کو بلا لیا جائے اور وہ بہت نیک آدمی تھے تاکہ وہ قلعہ پر رات گزاریں۔ یہاں تک کہ جب نزع کا وقت رات میں آجائے
 حَصَرَ عِنْدَهُ وَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النِّسَاءِ وَذَكَرَهُ الشَّهَادَةَ وَذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فَفَعَلَ ذَلِكَ وَنَزَلْنَا
 تو وہاں موجود ہوں تاکہ سلطان اور عورتوں کے درمیان حائل ہو جائے، اور ان کو کلمہ شہادت کی تلقین کرے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کرائے، چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔ ہم نیچے اتر آئے

وَكُلُّ مِمَّا يَوْذُ فِدَائِهِ بِنَفْسِهِ. وَبَاتَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ عَلَى حَالِ الْمُتَحَقِّلِينَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى. وَالشَّيْخُ
 اس حال میں کہ ہم میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ میرا اس سلطان کی جان کے بدلے فدیہ بن جائے۔ یہ رات انہوں نے اللہ کی طرف منتقل ہونے والوں کی حالت پر گزاری اور شیخ
 أَبُو جَعْفَرٍ يَقْرَأُ عِنْدَهُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَكَانَ ذِيهِ غَائِبًا مِنْ لَيْلَةِ الثَّاسِعِ لَا يَكْلُ يُفِيضُ إِلَّا فِي أَحْيَانٍ.
 ابو جعفر ان کے پاس بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے اور ان کو اللہ کی یاد دلاتے رہے، مگر ان کا ذہن نویں رات سے غائب تھا، کبھی کبھی ہوش آتا،
 وَذَكَرَ الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ لَمَّا انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: "هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ"
 شیخ ابو جعفر بتاتے ہیں کہ جب وہ تلاوت کرتے ہوئے "هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة" تک پہنچے
 سَمِعَهُ وَهُوَ يَقُولُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ: "صَحِيحٌ". وَهَذِهِ يَفْقَظُهُ فِي وَقْتِ الْحَاجَةِ وَعِنَايَةٍ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى بِهِ
 تو انہوں نے سنا کہ سلطان کہہ رہے تھے "یہ بات صحیح ہے"۔ یہ ضرورت کے وقت تھوڑی سی بیداری اللہ تعالیٰ کی عنایت و مہربانی تھی
 فَلِلَّهِ الْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ. وَكَانَتْ وَقَاتُهُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ صَفَرٍ
 اس پر اللہ کا شکر ہے۔ ان کی وفات ستائیس صفر بدھ کے دن نماز فجر کے بعد
 سَنَةِ تِسْعَةِ وَتَمَائِينَ وَتَمْسِيَّاتِهِ. وَبَازَدَ الْقَاضِي الْفَاضِلُ بَعْدَ طُلُوعِ الصُّبْحِ فِي وَقْتِ وَقَاتِهِ. وَوَصَلَتْ وَقَدْ مَاتَ
 ۵۸۹ھ میں ہوئی۔ قاضی فاضل جلدی سے طلوع صبح کے بعد وفات کے وقت پہنچ چکے تھے، اور جب میں پہنچا تو سلطان وفات پا چکے تھے

توضیح اللغة:

بقع الصوت: کنایہ ہے اس سے کہ لوگوں میں سلطان کی وفات کی خبر پھیل جائے گی... قلعة: بڑا ٹیلہ، قلعہ، پناہ گاہ، جمع
 قلاع، قلعو۔ از (ف) اکھاڑنا۔... نہب: از (ف، س، ن) بمعنی لوٹ مار کرنا، مال غنیمت لوٹنا، از (مفاعله) بمعنی دوڑنے میں
 مقابلہ کرنا۔... استحضار: از (استفعال) بمعنی بلانا، حاضری چاہنا، حاضر ہونا۔... لیبیت: واحد مذکر غائب مضارع معاوم
 از (ض) رات گزارنا۔... احتضرو: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، از (الفعال) بمعنی قریب المرگ ہونا۔... یوذ: از (س) محبت
 کرنا، چاہنا، پسند کرنا۔... فداء: مصدر، از (ض) قربان کرنا، فدیہ دینا، مال دے کر قید سے چھڑانا۔... یفیع: از (افعال) ہوش
 میں آنا۔... بقطة: بمعنی بیدارنی، از (س) بیدار ہونا، از (افعال) بیدار کرنا، چوکنا کرنا، از (تفعّل) بمعنی بیدار ہونا۔
 ... عنایة: مہربانی، خاص توجہ، فکر مند ہونا۔... ہادو: از (ن، مفاعلة، تفاعل) جلدی کرنا،

وَأَتَقَلَّ إِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ وَتَحَلَّى كَرَمِهِ وَجَزِيلِ قَوَائِمِهِ. وَلَقَدْ حُكِيَ لِي أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَ الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: **وَأَتَقَلَّ إِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ وَتَحَلَّى كَرَمِهِ وَجَزِيلِ قَوَائِمِهِ**۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا، ان کے کرم کی جگہ اور بڑے ثواب کی طرف منتقل ہو چکے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ جب شیخ ابو جعفر اس آیت پر پہنچے **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، تَبَسَّمَ وَتَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَسَلَّمَ إِلَيْ رَبِّهِ، وَكَانَ يَوْمًا لَمْ يُصَبِّ إِلَّا سَلَامًا**۔ ”لا الہ الا هو علیہ توکلت“ تو آپ مسکرائے، چہرہ چمک اٹھا اور جان اپنے پروردگار کے سپرد کر دی۔ یہ ایسا (بڑا مصیبت) دن تھا کہ اسلام **وَالْمُسْلِمُونَ بِمِثْلِهِ مُنْتَدُونَ فَفَقَدُوا الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِينَ، وَغَشِيَ الْقَلْعَةَ وَالْبَلَدَ وَالْدُّنْيَا مِنَ الْوَحْشَةِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى. وَبِاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ أَنَّهُمْ يَحْتَمُونَ فِدَائَهُ بِنَفْسِهِمْ** اور مسلمانوں کو خلفاء راشدینؓ کی وفات کے بعد اس جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ اور حال یہ تھا کہ قلعہ، شہر اور پوری دنیا کو ایسی وحشت نے گھیر لیا جسے **لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى. وَبِاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ أَنَّهُمْ يَحْتَمُونَ فِدَائَهُ بِنَفْسِهِمْ** اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کی قسم! میں نے بعض لوگوں کو یہ تمنا کرتے ہوئے سنا کہ ہم ان کے بدلے اپنی جان کا فدیہ دیتے ہیں **وَمَا سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عَلَى صَرْبٍ مِنَ الشَّجَرِ وَالْزُّخْصِ إِلَّا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فَإِنِّي** اور ایسی باتیں اس دن سے پہلے میں صرف مجازی طور پر اور جان چھڑانے کے لیے سنا کرتا تھا؛ کیوں کہ میں **عَلِمْتُ مِنْ نَفْسِي وَمِنْ غَيْرِي أَنَّهُ لَوْ قُبِلَ الْفِدَاءُ لَفَدَى بِالنَّفْسِ. ثُمَّ جَلَسَ وَلَدَهُ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ** اپنے اور دوسروں کے بارے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر فدیہ قبول کیا جاتا تو وہ جان کا فدیہ دے دیتے۔ پھر ان کے بیٹے ملک افضل **لِلْعَزَاءِ فِي الْإِيوَانِ الشِّمَالِيِّ وَحَفِظَ بَابَ الْقَلْعَةِ إِلَّا عَنِ الْخَوَاصِّ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالْمُعْتَمِلِينَ** تعزیت کے لیے محل کی شمالی جانب بیٹھ گئے اور قلعے کا دروازہ امراء اور دستار بند لوگوں کے علاوہ کے لیے بند کر دیا گیا **وَكَانَ يَوْمًا عَظِيمًا وَقَدْ شَغَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْحُزَنِ وَالْأَسْفِ وَالْهَكَّةِ وَالْإِسْتِغَاثَةِ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى غَيْرِهِ** وہ دن بہت سخت تھا کہ ہر آدمی غم، رنج، افسوس رونے اور آہ و بکا میں اتنا مشغول تھا کہ وہ دوسرے کی طرف دیکھنے سے بھی غافل رہا

توضیح اللغة:

اتقل: از (افتعال) رحلت کرنا، کوچ کرنا،... حکمی: واحد مذکر غائب ماضی مجہول از (ض) حکایت کرنا، نقل کرنا... تبسم: از (تفعل) بمعنی مسکراہٹ ظاہر کرنا، ہنسا... قال تعالیٰ: "فتبسم ضاحکا من قولها".... جزیل: بمعنی

بہت بڑی، وافر مقدار، از (ک) بڑا ہونا، موٹا ہونا، از (ض) دو کڑے کرنا، از (افعال) بمعنی بہت دینا۔۔۔ تھل: از (ن) خوش ہونا، کما قال تعالیٰ: {وَمَا أَهْلُ بَدْلَغٍ لِّلَّهِ} از (تفعیل) لا الہ الا اللہ کہنا، از (تفعیل) بمعنی چک اٹھنا، از (افعال) بمعنی نیا چاند لکنا۔۔۔ لم یصب: محمد مجہول، از (افعال) بمعنی مصیبت پہنچنا۔۔۔ لفقوا: از (ض) گم پانا، معدوم ہونا۔۔۔ الراشدین: راشد کی جمع، حق کے راستے پر چلنے والا،۔۔۔ فداء: جو مال چھڑانے کے لئے دیا جائے، کسی کو یوں کہنا کہ میں تجھ پر قربان ہوں۔ کما قال تعالیٰ: {فَمَا مَنَّا بَعْدَ مَا فَدَا} از (ض) فدیہ دینا، کما قال تعالیٰ: {وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ}۔۔۔ التجوز: مصدر، از (تفعیل) مجاز مراد لینا۔۔۔ الترخص: گنجائش، جان چھڑانا۔۔۔ المعتمین: از (تفعیل) اسم مفعول بمعنی وہ سردار جس کو قوم نے سردار اور مقتدی مان لیا ہو۔۔۔ الحزن: برنج، غمگین، جمع احزان۔۔۔

وَحَفِظَ الْمَجْلِسَ عَنْ أَنْ يَنْشُدَ فِيهِ شَاعِرٌ أَوْ يَتَكَلَّمَ فِيهِ فَاضِلٌ وَوَاعِظٌ. وَكَانَ أَوْلَادُهُ يَخْرُجُونَ مُسْتَعِينِينَ إِلَى النَّاسِ
اور مجلس کو اس سے محفوظ رکھا گیا کہ اس میں کوئی شاعر شعر پڑھے، کوئی عالم اور واعظ گفتگو کرے۔ ان کی بیٹے لوگوں کی طرف روتے ہوئے نکلے
فَتَكَادُ النُّفُوسُ تَزْهَقُ لِهَوْلِ مَنَظَرِهِمْ. وَدَامَ الْحَالُ عَلَى هَذَا إِلَى مَا بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ
تو اس ہولناک منظر کو دیکھ کر نفوس نکلنے کے قریب ہو گئے۔ ظہر کے بعد تک یہی صورت حال باقی رہی۔ پھر
اِسْتَعْلَ بِتَغْسِيلِهِ وَتَكْفِينِهِ فَمَا أَمَكَّنَا أَنْ نَدْخُلَ فِي تَجْهِيزِهِ مَا قِيمَتُهُ حَبَّةً وَاحِدَةً إِلَّا بِالْقَرْضِ
غسل دینے اور کفن پہنانے میں مصروف ہو گئے، ہمارے لیے ممکن نہ ہوا کہ قرض لئے بغیر ان کی تجہیز میں کوئی چیز شامل کریں
حَتَّى فِي ثَمَنِ الثَّيْنِ الذِّي بَلَّتِ الظِّينَ، وَغَسَلَهُ الدُّوْلَعِيُّ الْفَقِيهَ. وَنَهَضْتُ إِلَى الْوُقُوفِ عَلَى غُسْلِهِ فَلَمْ تَكُنْ لِي قُوَّةٌ
حتی کہ اس بھوسہ کی قیمت بھی جس کے ساتھ مٹی ٹرکی گئی ہو۔ اور انہیں فقیر الدولعی نے غسل دیا۔ میں غسل کے لیے اٹھا لیکن اتنی طاقت نہ تھی
تَحْمِيلُ ذَلِكَ الْمَنْظَرِ وَأَخْرَجَ بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي تَابُوتٍ مُسْتَبَى بِثَوْبٍ قَوِظٍ.
کہ اس منظر کو برداشت کر سکوں، اور نماز ظہر کے بعد میت کو ایک تابوت میں لایا گیا جسے معمولی کپڑوں سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔
وَكَانَ ذَلِكَ وَجْهٌ مَا احْتِاجَ إِلَيْهِ مِنَ الثِّيَابِ فِي تَكْفِينِهِ قَدْ أَحْضَرَهُ الْقَاضِي الْفَاضِلُ مِنْ وَجْهِ جِلِّ عَرَفَةٍ.
یہ سب کچھ اور کفن کے دوران جن کپڑوں کی ضرورت تھی سارے قاضی فاضل نے حلال طریقہ کی کمائی سے مہیا کیے تھے،
وَأَزْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَ مُشَاهَدَتِهِ وَعَظَمَ مِنَ الضَّجِيجِ وَالْعَوِيلِ مَا شَغَلَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّاسُ أَرْسَالًا.
انہیں دیکھ کر شور بلند ہوا اور اتنی چیخ و پکار ہوئی جس نے لوگوں کو نماز جنازہ سے مشغول کر دیا، چنانچہ لوگوں نے گروہ درگروہ نماز جنازہ ادا کی

www.besturdubbooks.net

وَقَرَأْنَا وَجَدْنَا حَالًا مِنَ الْحُزْنِ. وَاشْتَغَلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ بِكِتَابَةِ الْكُتُبِ إِلَى عَمِّهِ وَإِخْوَتِهِ

تلاوت کی اور غم تازہ ہو گیا۔ اس دن ملک افضل اپنے چچا اور بھائیوں کی طرف خط لکھنے میں مصروف رہے

يُخَيِّرُهُمْ بِهَذَا الْحَادِثِ. وَفِي الْيَوْمِ الثَّانِي جَلَسَ لِلْعَزَاءِ جُلُوسًا عَامًّا وَطَلَّقَ بَابَ الْقَلْعَةِ لِلْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ

تاکہ انہیں بھی اس حادثہ کی اطلاع دیں۔ اگلے دن وہ تعزیت کرنے والوں کے لیے عمومی مجلس میں بیٹھے اور فقہاء و علماء کے لیے قلعہ کے دروازہ کھول دیا

وَتَكَلَّمَ الْمُتَكَلِّمُونَ وَلَمْ يَنْشُدْ شَاعِرٌ، ثُمَّ انْقَضَ الْجُلُوسُ فِي ظَهْرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاسْتَبْرَأَ الْحَالُ فِي حُضُورِ النَّاسِ بُكْرَةً وَعَمِيَّةً

واعظمین نے بیان کیے اور کسی شاعر نے شعر نہیں پڑھا، پھر ظہر کے قریب تعزیتی مجلس برخاست ہوئی اور صبح و شام لوگوں کی آمد برقرار رہی

وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالِدُعَاءِ لَهُ رَحْمَةً اللَّهُ عَلَيْهِ

قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے اور ان کے لیے دعاء رحمت کرتے رہے۔ اللہ ان پر رحم فرمائیں۔

وَاشْتَغَلَ الْمَلِكُ الْأَفْضَلُ بِتَدْبِيرِ أَمْرِهِ وَمُرَاسَلَةِ إِخْوَتِهِ وَعَمِّهِ.

ملک افضل حکومت کے معاملات اور چچا اور بھائیوں کو خطوط لکھنے میں مشغول ہو گئے۔

ثُمَّ انْقَضَتْ تِلْكَ السَّنُونَ وَأَهْلُهَا فَكَانَتْهَا وَكَانَتْهُمْ أَحْلَامُ

پھر گزر گئے وہ سال اور ان کے لوگ گویا کہ وہ سال اور وہ لوگ خواب تھے

توضیح اللغة:

بستان: بمعنی باغ جمع بساتین۔ ... حفرة: بمعنی گڑھا، قبر، جمع حفر۔ ... ضریحہ: از (ف) بمعنی قبر

کھودنا، از (ن) کساد بازاری کرنا۔ ... عزی: از (تفعیل) مصیبت پر مبر دلانا، تعزیت کرنا۔ ... سکن: از (تفعیل) اطمینان

دلانا۔ ... لم بعد: تجد معلوم، از (ن) واپس لوٹنا۔ ... طلق: از (ض) کھولنا۔ ... انقض: از (انفعال) مٹی کا ٹوٹنا، متفرق

ہونا، ختم ہونا، مجلس کا برخاست ہونا، کما قال تعالیٰ: {ولو كنت فضا غليظ القلب لنفضوا من حولك}۔

... انقضت: از (انفعال) بمعنی گزر جانا۔ ... أحلام: حلم کی جمع بمعنی خواب، جھوٹی آرزو۔



عَلَوُ الْهَمَّةِ بلند ہمتی

لعبد الرحمن بن الجوزی

مَا ابْتُلِيَ الْإِنْسَانُ قَطُّ بِأَعْظَمَ مِنْ عَلَوِ هِمَّتِهِ فَإِنَّ مَنْ عَلَتْ هِمَّتُهُ يُخْتَارُ الْمَعَالِي
انسان اپنی بلند ہمتی سے بڑھ کر اور کسی چیز سے نہیں آزمایا گیا؛ اس لیے کہ جس کی ہمت بلند ہوگی وہ بلند مراتب اختیار کرتا ہے،
وَقَدْ لَا يُسَاعِدُ الزَّمَانُ. وَقَدْ تَضَعُفُ الْأَلَّةُ. فَيَبْغَى فِي عَذَابٍ. وَإِلَى أُعْطِيَتْ مِنْ عَلَوِ الْهَمَّةِ طَرَفًا
پھر کبھی تو زمانہ (احوال) مدد نہیں کرتا اور کبھی ذریعہ کمزور ہوتا ہے اور وہ تکلیف میں پڑا رہ جاتا۔ مجھے بھی بلند ہمتی میں سے تھوڑا سا حصہ ملا ہے،
فَأَنَا بِهِ فِي عَذَابٍ. وَلَا أَقُولُ لَيْتَهُ لَمْ يَكُنْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَخْلُو الْعَيْشُ بِقَدْرِ عَدَمِ الْعَقْلِ
جس کی وجہ میں آزمائش میں رہتا ہوں، میں یہ نہیں کہتا کاش ایسا نہ ہوتا؛ اس لیے کہ جتنی عقل کم ہو زندگی اتنی مزیدار ہوتی ہے
وَالْعَاقِلُ لَا يُخْتَارُ رِيَادَةَ اللَّذَّةِ بِنُقْصَانِ الْعَقْلِ. وَلَقَدْ رَأَيْتُ أَقْوَامًا يَصِفُونَ عَلَوُ هِمَّتِهِمْ
عقل مند آدمی عقل کی کمی کے بدلے لذت کی زیادتی اختیار نہیں کرتا۔ میں نے بہت ساری اقوام کو دیکھا کہ وہ بلند ہمتی کی تعریفیں کرتے ہیں،
فَتَأَمَّلْتُهَا فَإِذَا بِهَا فِي قِنٍ وَاحِدٍ. وَلَا يَبَالُونَ بِالنُّقْصَانِ قِيمًا هُوَ أَهْمٌ. قَالَ الرَّضِيُّ:
لیکن جب میں نے اس میں غور کیا تو وہ صرف ایک ہی فن (حال) میں ہے۔ کہ وہ لوگ اہم امور میں نقصان کی پروا نہیں کرتے۔ رضی نے کہا:

وَلِكُلِّ جِسْمٍ فِي التَّحْوِيلِ بَلِيَّةٌ وَبَلَاءٌ جَسَدِيٌّ مِنْ تَفَاوُتِ هِمَّتَيْنِ

ہر جسم کے لیے لاغری میں مصیبت ہے اور میرے جسم کی مصیبت میری ہمت کا عطف ہوتا ہے

فَنَظَرْتُ فَإِذَا غَايَةُ أَمَلِهِ الْإِمَارَةُ. وَكَانَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخُرَاسَانِي فِي حَالِ شَيْبَتِهِ لَا يَكَادُ يَنَامُ.
پھر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس کی آرزو کی انتہاء حکومت ہے۔ ابو مسلم خراسانی اپنے زمانہ نوجوانی میں سوتے نہیں تھے

صاحب مضمون کا تعارف:

ابوالفرج عبد الرحمن بن ابوالحسن الجوزی اپنے زمانہ میں علم حدیث، تاریخ اور فن خطابت کے علامہ اور امام تھے، ابن

جوزی کے نام سے مشہور ہوئے، آپ نے متعدد علوم میں تصنیفات لکھیں، آپ کی ولادت ایک قول کے مطابق تقریباً ۵۰۸ھ

اور ایک قول کے مطابق ۵۱۰ھ میں ہوئی، ۱۲ رمضان المبارک ۵۹۷ھ کی شب جمعہ کو بغداد میں آپ کا انتقال ہوا۔

توضیح اللغة:

اہتلی: ماضی مجہول، از (افتعال) آزمایا جانا، ... قط: یہ طرف زمان ہے اور یہ منفی کے لئے خاص ہے، زمانہ ماضی میں نفی کی عموم کے لئے آتا ہے ... یختار: از (افتعال) پسند کرنا ... المعالی: جمع ہے معلا ہے، بمعنی شرافت و بلندی ... لا یساعد: لانا فیہ ہے اور یساعد فعل مضارع، از (مفاعله) بمعنی مددگار ہونا ... الة: بمعنی ذرائع، اسباب، اوزار، جمع آلات، آل ... عدم: بمعنی فقدان، نیستی، عدم وجود ... نقصان: بمعنی کمی، از (ن) بمعنی کم ہونا، گھٹنا، از (تفعیل) بمعنی کم کرنا، از (تفعیل) مذمت کرنا، عیب گوئی کرنا ... طرفاً: جمع اطراف بمعنی کنارہ، حصہ ... یحلوا: از (ن) بیٹھا ہونا، خوشگوار ہونا ... یصفون: از (ض) صفت بیان کرنا، تعریف کرنا ... فن: بمعنی قسم، حال، جمع فنون، أفنان، از (ن) مزین کرنا، مشقت میں ڈالنا، از (تفعیل) بمعنی جدا جدا کرنا ... نحول: بمعنی کمزوری، دبلا ہونا، از (ن، س، ک) بمعنی کمزور ہونا، از (ف) مصدر نحلاً: بمعنی دینا، غلط بات منسوب کرنا، از (افعال و تفعیل) بمعنی دینا، از (افتعال) منسوب ہونا ... تفاوت: از (تفاعل) بمعنی مختلف ہونا، دور ہونا، از (ن) تجاوز کرنا، گزرنا، وقت کا جاتا رہنا۔ کما قال تعالیٰ: {ماتری فی خلق الرحمن من تفاوت} ... امل: جمع امال بمعنی امید۔

فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: ذَهْنٌ صَافٍ، وَهَمٌّ بَعِيدٌ، وَنَفْسٌ تَتَوَقَّى إِلَى مَعَالَى الْأُمُورِ، مَعَ عَيْنٍ

ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ذہن صاف ہے، دور کا ارادہ ہے اور نفس بلند یوں کا شوق رکھتا ہے، ایسی زندگی کے ساتھ

كَعَيْنٍ الْهَمِّجِ الرُّعَاةِ. قِيلَ: فَمَا الَّذِي يُبَيِّدُ غَلِيلَكَ؟ قَالَ: الظُّفْرُ بِالْمَلِكِ.

جو احمقوں اور گھٹیا لوگوں کی زندگی کی طرح ہے؟ پوچھا گیا: کون سی چیز آپ کی آگ کو ٹھنڈا کر سکتی ہے؟ فرمایا: حکومت پر کامیابی۔

قِيلَ: فَاطْلُبْهُ. قَالَ: لَا يُطْلَبُ إِلَّا بِالْأَهْوَالِ، قِيلَ: فَارْكَبِ الْأَهْوَالَ، قَالَ: الْعَقْلُ مَانِعٌ.

کہا گیا: پھر اسے طلب کریں، فرمایا: وہ صرف مصیبتوں کے ساتھ طلب کی جاسکتی ہے۔ کہا گیا: کہ آپ بھی مشقت برداشت کریں، فرمایا: عقل روکتی ہے

قِيلَ: فَمَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: سَأَجْعَلُ مِنْ عَقْلِي جَهْلًا، وَأُحَاوِلُ بِهِ خَطَرًا لَا يُتَنَالُ إِلَّا بِالْجَهْلِ.

پوچھا گیا: پھر آپ کیا کریں گے؟ فرمایا: میں عقل سے جہالت برتوں گا اور اس کے ذریعے ایسے خطرے کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا جو جہالت سے ہی حاصل ہوتا ہے

وَأَدَبُ بِالْعَقْلِ مَا لَا يُحْفَظُ إِلَّا بِهِ. فَإِنَّ الْأُخْمُولَ أُنْجُو الْعَدَمِ. فَتَنْظَرُتُ إِلَى حَالِ هَذَا الْمُسْكِينِ
اور عقل کے ذریعے ایسی تدبیر کروں گا جس کی حفاظت صرف عقل کے ذریعے ہوتی ہو، اس لئے کہ کمزوری عقلی کا بھائی ہے، چنانچہ میں نے اس مسکین کے حالات پر غور کیا
فَإِذَا هُوَ قَدْ ضَيَّعَ أَهْمَهُ الْبُهْمَاتِ وَهُوَ جَانِبُ الْآخِرَةِ. وَانْتَصَبَ فِي طَلَبِ الْوَلَايَاتِ. فَكَمْ فَتَاكَ وَقَتْلَ؟
تو اچانک اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے اہم معاملات کو ضائع کر دیا، جو آخرت کا حصہ ہیں اور حکومتوں کی تلاش میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ کتنوں کو غفلت میں پکڑا اور قتل کیا!
حَتَّى تَأَلَ بَعْضُ مُرَاجِهِ مِنْ لَذَائِ الدُّنْيَا. ثُمَّ لَمْ يَتَنَعَّمْ فِي ذَلِكَ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَانِ سِنِينَ.
یہاں تک کہ اس نے حاصل کر لیا دنیا کی لذتوں میں سے کچھ لذتوں کو، لیکن پھر اس میں وہ آٹھ سال سے زیادہ یہ ناز و نعمت والی زندگی نہ گزار سکا
ثُمَّ اغْتِيثِلَ. وَنَبِي تَدْبِيرِ الْعَقْلِ. فَقَتِلَ وَمَطَى إِلَى الْآخِرَةِ عَلَى أَقْبَحِ حَالٍ. وَكَانَ الْمُنْتَخَبِي يَقُولُ:
پھر وہ پکڑا گیا، اور عقل کی ساری تدابیر بھول گیا، چنانچہ مارا گیا اور بہت بُری حالت میں آخرت کی طرف چل پڑا۔ منتخبی کہتا تھا کہ:
تَوْسِيعُ اللِّغَةِ:

ہم: از (ن) قصد کرنا، ارادہ کرنا... تَتَّقُ: از (تفعیل) بمعنى شائق ہونا، آرزو مند ہونا، از (ن) شائق ہونا، جلدی
کرنا... اَلْهَمَجُ: ہمسجہ کی جمع بمعنى بے وقوف لوگ، نا کارہ لوگ، جمع اُہماج... دُعَاعُ: بمعنى کینہ اور رذیل لوگ...
یَبُزِدُ: از (تفعیل) بمعنى ٹھنڈا کرنا... غَلِيلُ: بمعنى سخت پیاسا، سخت پیاس، سوز و محبت، از (ض) کینہ سے سینے کا پڑ ہونا قال
تعالیٰ "وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍ"... انظفرو: کامیاب ہونا... خطراً: قریب ہلاکت چیز، خطرے میں
پڑنا... جمع أخطار، از (ن) خوف پیش آنا، از (ک) عالی مرتبہ ہونا، از (افعال) بمعنى خطرہ میں ہونا... احوال: واحد حکم
مضارع، از (مفاعله) حاصل کرنا... خَمُولُ: از (ن) پوشیدہ ہونا، گنہگار ہونا، از (افعال) گنہگار کرنا، بے قدر کرنا...
جانب: بمعنى پہلو، گوشہ، جمع جوانب... فَتَكُ: از (ن، ض) غفلت میں قتل کرنا، یا پکڑنا، دلیر ہونا، از (مفاعله) بمعنى
کھلم کھلا قتل کرنا... نَسِي: از (س) بھولنا، از (افعال و تفعیل) بمعنى بھلانا، فراموش کرنا۔

وَفِي النَّاسِ مَنْ يَزْطِي بِمَيْسُورِ عَيْشِهِ وَمَزْكُوبُهُ رِجْلَاهُ وَالْقُوبُ جِلْدُهُ

بعض لوگ اس زندگی کی سہولت پر راضی ہوتے ہیں ان کے پاؤں ان کی سواری، اور ان کی جلد ان کے کپڑے ہوتے ہیں

وَلَكِنْ قَلْبًا بَلَّتْ جَنِينِي مَا لَهُ مَدَى يَنْتَهِي بِي فِي مُرَاجٍ أَحَدُهُ

لیکن میرے پہلو میں ایسا دل ہے جس کی، کوئی انتہاء نہیں کہ جو مجھے ایسی مراد تک پہنچا دے جس کو میں متین کرتا ہوں

تَرَىٰ جَسْمَهُ يَكْسِي شَفُوفًا تَرَبُّهُ فَيَخْتَارُ أَنْ يَكْسِي كُرُوعًا تَهْدُهُ

تو اس کے جسم کو دیکھا گا کہ باریک پکڑے پہنا ہے جو اس کے پرورش کرنے میں وہ ایسی زرہوں کو پہننا پسند کرے گا جو اس کو منہدم کر دے

فَتَأَمَّلْتَ هَذَا الْآخِرَ فَإِذَا نَهْمَتُهُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالدُّنْيَا فَحَسْبُ. وَنَظَرْتُ إِلَىٰ غُلُوِّ هَيْئَتِي فَرَأَيْتُهَا عَجَبًا.

پھر میں نے اس آخری فقرے پر غور کیا تو اس مقصود تک پہنچ گیا کہ اس کو صرف اس چیز کی حاجت ہے جس کا تعلق دنیا سے ہے۔ اور میں نے اپنی بلند ہمتی کی طرف دیکھا تو وہ مجھے عجب لگی

وَذَلِكَ أَتَيْنِي أَرْوَمُ مِنَ الْعِلْمِ مَا أَتَيْتُنَّ إِلَىٰ لَا أَصِلُ إِلَيْهِ لِأَتَيْنِي أَحِبُّ

اور وہ یوں کہ میں علم میں سے وہ چاہتا ہوں جس کا مجھے یقین ہے کہ میں وہ حاصل نہیں کر سکتا، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ

تَيْلَ كُلِّ الْعُلُومِ عَلَىٰ اخْتِلَافِ فُنُونِهَا. وَأُرِيدُ اسْتِقْصَاءَ كُلِّ قَرْدٍ. هَذَا أَمْرٌ يَعْجِزُ الْعُمُرُ عَنْ بَعْضِهِ.

مختلف علوم میں سے ہر علم حاصل کروں، اور ہر ایک میں انتہاء تک پہنچوں اور یہ ایسا کام ہے کہ اس کے کچھ حصے سے بھی عمر عاجز ہے

فَإِنْ عُرِضَ لِي ذُو هَيْئَةٍ فِي فَنٍ قَدْ بَلَغَ مُنْتَهَاهَا رَأَيْتُهُ نَاقِصًا فِي غَيْرِهِ. فَلَا أَعُدُّ هَيْئَتَهُ تَامَةً. مِثْلُ الْمُحَدِّثِ

اگر میرے سامنے کوئی بلند ہمت آجائے جو کہ فن کی انتہاء تک پہنچا ہوا ہو تو میں یہ دیکھتا ہوں کہ اس کے علاوہ میں وہ ناقص ہے، چنانچہ میں اس کی ہمت کو ہمت نامہ نہیں کہتا مثلاً: محدث ہو

فَاتَهُ الْفِقْهُ وَالْفَقِيْهِ فَاتَهُ عِلْمُ الْحَدِيثِ. فَلَا أَرَىٰ الرِّطَاطِيَّ يَنْقُصَانِ مِنَ الْعُلُومِ إِلَّا حَادِثًا عَنْ نَقْصِهِ الْهَيْئَةِ.

تو فقہ اس سے فوت ہوتی ہے۔ فقیر ہو تو علم حدیث اس سے فوت ہوتا ہے۔ چنانچہ میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھتا جو علوم میں سے کسی علم کی کمی پر راضی ہو مگر یہ نقصان اس کی کم ہمتی میں سے ہے

توضیح اللغة:

یسوز: اسم مفعول، از (ض) نرم ہونا، آسان ہونا... أحذہ: واحد متکلم مضارع، از (ن) حد مقرر کرنا...

یکسی: کپڑے پہننا از (ض) کپڑے پہننا، شریف ہونا... جلد: بمعنی کمال، جمع جلود، أجلاذ۔ ...

تربہ: از (ن) پرورش کرنا، تربیت کرنا۔ ... دروعا: ذرع کی جمع بمعنی زرہ۔ ... تَهْدُ: از (ن) بمعنی دھماکے سے گرانا، از

(س، ض) کمزور ہونا، بوڑھا ہونا، از (تفعیل) بمعنی ڈرانا۔ ... نَهْمَتُهُ: مقصود، انتہاء، حرص، شوق، از (س) حریریں ہونا...

أَرْوَمُ: از (ن) ارادہ کرنا، طلب کرنا، روم را کے فتح کے ساتھ بمعنی کان کی لو، اور روم شہر کا نام ہے کما قال تعالیٰ: {الْم،

غُلِبَتِ الرُّومُ}۔ ... تَيْلَ: مقصود، از (ض، س) بمعنی مطلوب کو حاصل کرنا، پانا، از (افعال) حاصل کرنا۔ ...

استقصاء: از (استفعال) بمعنی مسئلہ کی تہہ تک جانا، اول تا آخر کوئی چیز وصول کرنا۔

ثُمَّ إِلَىٰ أَرْوَمٍ نِّهَايَةِ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ. فَأَتَوْنِي إِلَىٰ وَرَعٍ بِشِيرٍ. وَزَهَادَةٍ مَعْرُوفٍ. وَهَذَا مَعَ مَطَالَعَةِ التَّصَانِيفِ
 پھر میں چاہتا ہوں کہ علم پر عمل کروں، تو مجھے (ابولھر) بشر (بن مارت) کے فتویٰ اور (ابو محفوظ) معروف (بن فردز کرخی) کے زہد کی طرف اشتیاق ہو اور یہ کتابوں کے مطالعہ

وَأَفَادَةِ الْخَلْقِ وَمُعَاشَرَتِهِمْ بَعِيدٌ. ثُمَّ إِلَىٰ أَرْوَمٍ الْغُلِيِّ عَنِ الْخَلْقِ
 لوگوں کو فائدہ پہنچانے اور ان کے ساتھ حسن معاشرت کرنے کے ساتھ ساتھ بہت دور کی بات ہے۔ پھر میں مخلوق سے استفادہ کا خواہشمند ہوں

وَأَسْتَشِيرُ الْإِفْضَالَ عَلَيْهِمْ. وَالِإِسْتِغَالَ بِالْعِلْمِ مَا نَعِيَ مِنَ الْكَسْبِ. وَقَبُولُ الْيَتَمِ عِنَّا تَأْتِيهِ الْهَيْئَةُ الْعَالِيَةُ.
 اور ان پر احسان کرنے کو اچھا سمجھتا ہوں، مگر علمی کاموں میں معروف ہونا مال کمانے سے ہوتا ہے اور بلند ہمتی احسان قبول کرنے سے انکار کرتی ہے

ثُمَّ إِلَىٰ أَتَوْنِي إِلَىٰ طَلَبِ الْأَوْلَادِ. كَمَا أَتَوْنِي إِلَىٰ تَحْقِيقِ التَّصَانِيفِ. لِبَقَاءِ الْخَلْقَانِ تَائِبِينَ عَلَيَّ بَعْدَ التَّلَفِ.
 پھر مجھے طلب اولاد کا بھی شوق ہے، جیسا کہ مجھے تصانیف کا شوق ہے؛ تاکہ میری وفات کے بعد دونوں (کتب، اولاد) میرے نائب ہوں

توضیح اللغة:

اروم: واحد شكلم: از (ن) ارادہ کرنا، خواہشمند ہونا... زهاده: مصدر، از (ک) بمعنی کسی چیز کو بے رغبتی سے ترک کر دینا... استشرف: واحد شكلم، از (استفعال) قابل شرف، بلندی و برتری کا ذریعہ سمجھنا...
 الفضل: مصدر، از (الفعال) فضل کرنا، احسان کرنا... قاباه: واحد موش غائبہ مضارع معلوم، از (ابی، یابی) بمعنی انکار کرنا... التلف: ضائع ہونا، فنا ہونا، برباد ہونا یہاں اس سے مراد موت ہے... ورع: از (ح، س، ک) بمعنی گناہ سے دور ہونا، پرہیزگار ہونا، از (تفعیل) پرہیز کرنا، از (افعال وتفعیل) بمعنی روکنا... معاشرتهم: از (مفاعله) آدمی کے اہل، جماعت، قبیلہ، ملانہ، ساتھی بنانا، کما قال تعالیٰ: {لبئس المولى ولبئس العشير}۔ اور عشیرہ بمعنی مرد کے اہل کما قال تعالیٰ: {وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ}۔ مِنَن: مِنَّة کی جمع بمعنی احسان... التلف: از (س) ضائع ہونا، برباد ہونا، از (افعال) ضائع کرنا، برباد کرنا، فنا کرنا۔

وَفِي طَلَبِ ذَلِكَ مَا فِيهِ مِنْ شُغْلِ الْقَلْبِ الْمُحِبِّ لِلتَّفَرُّدِ. ثُمَّ إِلَىٰ أَرْوَمٍ الْإِسْتِغَالَ بِالْمُسْتَحْسَنَاتِ. وَفِي ذَلِكَ

لیکن اس کی طلب میں یسوی کے چاہنے والے دل کو مشغول رکھنا پڑتا ہے۔ پھر میں حسین عورتوں سے انتفاع چاہتا ہوں اور اس میں

إِمْتِنَاعٌ مِنْ جِهَةِ قَلَّةِ الْمَالِ. ثُمَّ لَوْ حَصَلَ فَرَقٌ بَيْنَ الْهَيْئَةِ. وَكَذَلِكَ أَطْلُبُ لِيَتَنِي

مال کی کمی رکاوٹ بنتی ہے۔ پھر اگر مال حاصل بھی ہو جائے تو جمع کردہ ہمت کو تقسیم کر دے گی۔ اسی طرح میں اپنے بدن کے لئے ایسی غذا کا طلبگار ہوں

مَا يُصْلِحُهُ مِنَ الْمَطَاعِمِ وَالْمَشَارِبِ، فَإِنَّهُ مُتَعَوِّذٌ لِلتَّوَكُّفِ وَاللُّطْفِ، وَفِي قَلَّةِ الْمَالِ مَا يَجِبُ
جو کمانے پینے کی چیزوں میں سے جو اس کے لئے فائدہ مند ہوں؛ کیوں کہ بدن ناز و نعمت کا عادی ہے اور اس میں بھی مال کی کمی رکاوٹ بنتی ہے۔

وَكُلُّ ذَلِكَ يَجْمَعُ بَيْنَ أَضْدَادٍ. فَأَيْنَ أَنَا وَمَا وَصَفْتُهُ مِنْ حَالٍ مَنْ كَانَتْ غَايَةُ هِمَّتِهِ الدُّنْيَا.
یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو دو متضاد چیزوں کو جمع کرنا ہے، پس کہاں میں اور کہاں یہ صفات جو میں نے اس شخص کی بیان کی ہیں جس کی ہمت کی انتہا صرف دنیا ہے

وَأَنَا لَا أَحِبُّ أَنْ يُجَدِّشَ حُصُولَ شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا وَجَهَ دِينِي بِسَبَبٍ. وَلَا أَنْ يُؤَخَّرَ فِي عَلَيَّ وَلَا فِي عَمَلِي.
اور میں یہ بھی نہیں چاہتا ہوں کہ دنیا کا حاصل کرنا میری کسی دینی مرتبے و سبب کو خدوش کر دے، اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے علم و عمل پر اثر انداز ہو۔

فَوَا قَلْبِي مِنْ طَلَبِ قِيَامِ اللَّيْلِ، وَتَحْقِيقِ الْوَزْعِ مَعَ إِعَادَةِ الْعِلْمِ، وَشُغْلِ الْقَلْبِ بِالتَّصَانِيفِ،
ہائے! میرا تہجد کے لیے بے چین ہونا، علم کے اعادے کے ساتھ ساتھ تقویٰ کو لازم پکڑنا، دل کا تصانیف میں مشغول ہونا

وَتَحْصِيلِ مَا يُلَاحِظُهُ الْبَدَنُ مِنَ الْمَطَاعِمِ. وَوَا أَسْفَى عَلَى مَا يُفَوِّتُنِي مِنَ الْمُنَاجَاةِ فِي الْخُلُوةِ مَعَ مُلَاقَاةِ النَّاسِ وَتَغْلِيْبِهِمْ.
اور بدن کے لئے مناسب کمانے کی چیزیں حاصل کرنا۔ افسوس! لوگوں کے ساتھ ملاقات اور ان کی تعلیم کی وجہ سے مناجات کے چھوٹ جانے پر

وَيَا كَنْدَ الْوَزْعِ مَعَ طَلَبِ مَا لَا يَدُّ مِنْهُ لِلْعَائِلَةِ غَيْرَ أَتَى قَدْ اسْتَسْلَمْتُ لِتَغْلِيْبِي،
ہائے افسوس! اہل و عیال کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے میری پرہیزگاری کے مکدر ہونے پر، علاوہ ازیں میں نے خود کو تکلیف کے سپرد کر دیا

وَلَعَلَّ عَزْلِي فِي تَغْلِيْبِي، لِأَنَّ عُلَيَانَ الْهَمَّةِ تَطْلُبُ الْمَعَالِيَ الْمُقَرَّبَةَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ.
شاید میری اصلاح تکلیف میں ہی ہے؛ اس لیے کہ بلند ہمتی ایسی بلند یوں کو طلب کرتی ہے جو حق تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہیں۔

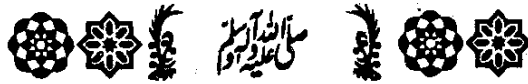
وَرُبَّمَا كَانَتْ الْخَيْرَةُ فِي الطَّلَبِ كَلِيلًا إِلَى الْمَقْصُودِ. وَهَذَا أَنَا أَحْفَظُ أَنْفَاسِي
بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ طلب میں بہتری مقصد کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور سنو! میں تو ایک ایک سانس کی حفاظت کرتا ہوں

مَنْ أَنْ يُضَيِّعَ مِنْهَا نَفْسٌ فِي غَيْرِ قَائِدَةٍ. وَإِنْ بَلَغَ هَمِّي مَرَادَهُ، وَإِلَّا فَنِيَّةُ الْمُؤْمِنِ أَبْلَغُ مِنْ عَمَلِهِ.
کہ کہیں کوئی لمحہ بے فائدہ ضائع نہ ہو جائے۔ اور اگر میری ہمت اپنی مراد کو پہنچ گئی تو ٹھیک و گرنہ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بڑھ کر پہنچنے والی ہے

توضیح اللغة:

الْبُغْزُ: از (تفعل وانفعال واستفعال) بمعنی اکیلا کام کرنا، از (افعال) بمعنی اکیلا کرنا، از (ن، س، ی) بمعنی اکیلا ہونا۔

... الترفه: بمعنی نعمت، آسائش، خوش ذائقہ کھانا، از (س) بمعنی خوشحال ہونا۔ کما قال تعالیٰ: {أترفناهم فی الحیاة الدنیا}۔
 ... اضداد: ضد کی جمع بمعنی مخالف، دشمن، مثل نظیر۔... یخشد: از (ض، تفعیل) بمعنی عیب لگانا، خراش لگانا۔ فوا: تدبر کے
 لئے استعمال ہوتی ہے۔... قلقی: از (س) بے چینی، بے قراری۔... تحقیق الودع: تقویٰ اور پرہیزگاری کو لازم پکڑنا۔...
 یلائم: از (مفاعله) بمعنی موافقت کرنا، جمع کرنا، درست کرنا۔... اسفی: افسوس کرنا۔... یفوتنی: واحد مذکر غائب مضارع
 ، از (ن) ضائع ہونا۔... المناجات: مصدر، از (مفاعله) بارگاہ الہی میں گڑ گڑانا۔ دلیل: از (ن) راستہ دکھانا، راہنمائی کرنا، از
 (ض، س) نخرے دکھانا، از (انفعال) بمعنی راستہ پانا، از (استفعال) راستہ دکھانے کو کہنا۔... انفاس: نفس کی جمع ہے بمعنی سانس
 ، لہجہ، جھونکا۔



سَيِّدُ التَّابِعِينَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

سید التابعین حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ

لابن خلکان

كَانَ سَعِيدٌ سَيِّدَ التَّابِعِينَ مِنَ الطَّرَازِ الْأَوَّلِ، يَجْمَعُ بَيْنَ الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَالزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ وَالْوَرَعِ. سید التابعین حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ پہلے طبقے میں سے ہیں، علم حدیث، فقہ، زہد، عبادت گزاری اور پرہیزگاری کے جامع تھے۔

سَمِعَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَابْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَابْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث سنیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لِرَجُلٍ سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ: إِنْ ذَاكَ فَسَلَهُ، يَغْنِي سَعِيدًا، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَى فَأَخْبِرْنِي، فَفَعَلَ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ. مسئلہ پوچھنے والے ایک آدمی سے کہ یہ مسئلہ سعید سے پوچھو اور پھر مجھے آکر بتاؤ، اس نے ایسا ہی کیا اور آکر خبر دی۔

فَقَالَ: أَلَمْ أُخْبِرْكُمْ أَنَّهُ أَحَدُ الْعُلَمَاءِ. وَقَالَ أَيُّضًا فِي حَقِّهِ لِأَصْحَابِهِ: تَوَّأَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَفْسُهُ فِي مَسْأَلَةٍ: إِنْ ذَاكَ فَسَلَهُ، يَغْنِي سَعِيدًا، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَى فَأَخْبِرْنِي، فَفَعَلَ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ. تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ وہ بھی علماء میں سے ایک ہیں اور اپنے شاگردوں سے ان کے بارے میں فرمایا کہ:

لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَرَّهُ. وَكَانَ قَدْ لَقِيَ جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ لیتے تو بہت خوش ہوتے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے ملاقات کی

وَسَمِعَ مِنْهُمْ، وَدَخَلَ عَلَى أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ عَنْهُمْ، وَأَكْثَرَ رَوَايَتُهُ. اور ان سے سماع کیا، آپ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس چلے جاتے اور ان سے احادیث سنتے۔ آپ کی اکثر روایات

الْمُسْنَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ زَوْجَ ابْنَتِهِ. وَسُئِلَ الزُّهْرِيُّ وَمَكْحُولٌ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور آپ ان کے داماد بھی تھے۔ حضرت امام زہری اور مکحول رحمہما اللہ سے پوچھا گیا کہ:

مَنْ أَفْقَهُ مِنْ أَذْكَمَا، فَقَالَا: سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: تَحَبَّبْتُ أَزْبَعَيْنِ حَكَّةً. آپ نے سب سے بڑھ کر فقہ کس کو پایا؟ فرمایا: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ۔ منقول ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے چالیس حج کیے ہیں،

صاحب مضمون کا تعارف:

آپ کا نام احمد الأربلی ہے، لقب شمس الدین ہے، لیکن ابن خلکان کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی پیدائش ۶۰۸ھ میں ہوئی، آپ ایک امام، عالم، فقیہ، ادیب، شاعر، اور تصنیف میں ماہر تھے، دمشق کے منصب قضاء پر دو مرتبہ فائز ہوئے۔ ۶۸۱ھ میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

توضیح اللغة:

طوازا: بمعنی طریقہ، کپڑے کا نقش و نگار، جمع طُرُوز۔... لسترہ: لام برائے تاکید مسر: واحد مذکر غائب ماضی معروف از (ن) بمعنی خوش ہونا، خوش کرنا قفا: بمعنی گدی جمع اقفاء، اقفیہ... أفقة: اسم تفضیل از (ک) فقیہ ہونا، علم میں غالب ہونا اُقْضِیَہ... اُلف: از (ن) بمعنی پیروی کرنا، گدی پر مارنا، از (تفعیل) پیچھے چلانا۔ من ادر کتما: من موصولہ ہے بمعنی جب لوگوں کو تم نے پایا ان میں سب سے زیادہ فقیہ کون ہے؟۔ حجبت: واحد مکمل ماضی معروف از (ن) حج کرنا۔

وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَا قَاتَنِي التَّكْبِيرَةُ الْأُولَى مُنْذُ تَحْسِينِ سَنَةٍ. وَمَا نَظَرْتُ إِلَى قَفَا رَجُلٍ فِي الصَّلَاةِ مُنْذُ تَحْسِينِ سَنَةٍ. اور انہی سے مروی ہے فرمایا: کہ مجھ سے پچاس سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور میں نے پچاس سال تک نماز میں کسی آدمی کی گدی نہیں دیکھی۔

لِمَحَافَظَتِهِ عَلَى الصَّوْفِ الْأَوَّلِ. وَقِيلَ: إِنَّهُ صَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَ طُؤُءِ الْعِشَاءِ تَحْسِينِ سَنَةٍ وَكَانَ يَقُولُ: کیوں کہ پہلی صف کی پابندی کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پچاس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ اور خود فرمایا کرتے تھے کہ

مَا أَعَزَّتِ الْعِبَادُ نَفْسَهَا بِمِثْلِ طَاعَةِ اللَّهِ وَلَا أَهَانَتْ نَفْسَهَا بِمِثْلِ مَعْصِيَةِ اللَّهِ. بندے اپنے آپ کو عزت نہیں دے سکتے اللہ کی اطاعت سے بڑھ کر کسی اور چیز سے، اور اپنے آپ کو اللہ کی نافرمانی سے بڑھ کر کسی چیز سے ذلیل نہیں کر سکتے،

وَدَعَى إِلَى تَكْيِيفٍ وَثَلَاثِينَ أَلْفًا لِيَأْخُذَهَا. فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا وَلَا فِي بَنِي مَرْوَانَ آپ کو تیس ہزار سے زائد مال کی پیش کش کی گئی کہ آپ قبول فرمائیں، لیکن آپ نے فرمایا: مجھے کوئی ضرورت نہیں مال کی اور نہ بنی مروان کی

حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ فَيَحْكُمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ. وَقَالَ أَبُو وَدَاعَةَ: كُنْتُ أَجَالِسُ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَتَّى كُنْتُ أَسْمَعُ مِنْهُ يَتَكَلَّمُ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ. اور ان کے مابین فیصلہ کریں گے۔ ابووداعہ کہتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب کی مجلس میں شریک ہوا کرتا تھا،

فَقَلَدَنِي أَيَّامًا فَلَمَّا جِئْتُهُ قَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ قُلْتُ: تَوَقَّيْتُ أَهْلِي

چند دن تک انہوں نے مجھے گم پایا، جب میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: کہاں تھے؟ میں نے بتایا کہ میری بیوی فوت ہو گئی تھی

فَاسْتَعْلَتْ بِهَا، فَقَالَ: هَلَّا أَخْبَرْتَنَا فَشَهَدْنَاهَا، قَالَ: ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَتُومَ، فَقَالَ: هَلَّا أَحَدْتُ امْرَأَةً غَيْرَهَا؟

اس لیے معرّف تھا، فرمایا: ہمیں کیوں نہیں بتایا ہم بھی شریک ہو جاتے۔ کہتے ہیں کہ پھر میں اٹھنے لگا تو فرمایا: کیا شادی کے لیے کوئی اور عورت تلاش کی

فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَمَنْ يُزَوِّجُنِي وَمَا أَمْلِكُ إِلَّا يَذْهَبْنِي أَوْ ثَلَاثَةٌ، فَقَالَ: إِنْ أَتَا فَعَلْتُ تَفْعَلُ،

میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، کون مجھ سے شادی کرے گا، میرے پاس تو صرف دو تین درہم ہیں؟ فرمایا: اگر میں کر دوں تو راضی ہے؟

قُلْتُ: نَعَمْ، ثُمَّ حَمَدَ اللَّهُ تَعَالَى وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوَّجَنِي عَلَى يَدِ هَمْلَيْنِ أَوْ قَالَ عَلَى ثَلَاثَةٍ.

میں نے کہا: جی ہاں، پھر اللہ کا شکر ادا کیا اور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھا اور دو یا تین درہم مہر کے عوض اپنی بیٹی سے میرا نکاح کرادیا۔

قَالَ: فَقُمْتُ وَمَا أُخْرِجِي مَا أَصْنَعُ مِنَ الْفَرْجِ، فَصِرْتُ إِلَى مَلْزِي، وَجَعَلْتُ أَتَفَكَّرُ مَعْنَى اخْتُ وَأَسْتَعِدُّنِي.

کہتے ہیں کہ میں اٹھا، مجھے نہیں معلوم کہ میں خوشی کے مارے کیا کرتا رہا، چنانچہ میں گھرا آیا اور سوچنے لگا کہ کس سے پیسے لوں اور قرض مانگوں؟

وَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ، وَكُنْتُ صَائِمًا، فَقَدِمْتُ عَشَائِي لِأَفْطَرِ، وَكَانَ خُبْرًا وَزَيْتًا.

میں نے مغرب کی نماز پڑھی، میں اس حال میں روزے سے تھا، جب شام کا کھانا لایا گیا تاکہ روزہ افطار کروں، اس میں ایک روٹی اور زیتون کا تیل تھا

وَإِذَا بِالْبَابِ يُقَرَّعُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: سَعِيدٌ، فَفَكَّرْتُ فِي كُلِّ إِنْسَانٍ اسْمُهُ سَعِيدٌ إِلَّا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ.

اچانک دروازہ کھٹکٹایا گیا، میں نے پوچھا: کون؟ جواب آیا: سعید، تو میں نے سعید بن مسیب کے علاوہ سعید نامی ہر انسان کے بارے میں سوچا

فَإِنَّهُ لَمْ يَزِ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا مَا بَيْنَ بَيْتِهِ وَالْمَسْجِدِ فَقُمْتُ وَخَرَجْتُ، وَإِذَا بِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

کیوں کہ انہیں چالیس سال سے مسجد اور گھر کے علاوہ کہیں نہیں دیکھا گیا تھا، پس میں اٹھا اور باہر نکلا تو وہ سعید بن مسیب تھے

فَقَلَنْتُ أَنَّهُ قَدْ بَدَا لَهٗ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! هَلَّا أُرْسَلْتُ إِلَيْكَ فَآتَيْتُكَ؟ قَالَ: لَا، أَنْتَ أَحَقُّ

مجھے خیال آیا کہ شاید رائے بدل گئی ہے، میں نے کہا: اے ابو محمد! میرے پاس پیغام بھیج دیا ہوتا میں خود آ جاتا، فرمایا: نہیں، تو زیادہ حق دار ہے

أَنْ تَوَلِّيَ، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ رَجُلًا عَزَبًا قَدْ تَزَوَّجْتَ

کہ تیرے پاس آیا جائے، میں نے پوچھا: کیا حکم ہے؟ فرمایا: مجھے خیال آیا کہ تو غیر شادی شدہ آدمی ہے اور تو نکاح بھی کر چکا ہے

فَكَرِهْتُ أَنْ تَبْنِيَ اللَّيْلَةَ وَحَدَكَ. وَهَذِهِ أَمْرُ أَتَكَ. فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ خَلْفَهُ فِي طَوِيلِهِ ثُمَّ دَفَعَهَا فِي الْبَابِ
تو میں نے یہ بات ناپسند کی کہ تو اکیلا رات گزارے، یہ تیری بیوی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پیچھے وہ کمزری تھی، پھر اسے اندر بھیجا

وَرَدَّ الْبَابَ. فَسَقَطَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيَاءِ. فَاسْتَوْتَفَعْتُ مِنَ الْبَابِ. ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى السَّطْحِ. فَتَأَدَّيْتُ الْحِجْرَانِ
اور دروازے کو بند کرنے کے لئے پھیر دیا، تو وہ عورت شرم کی وجہ سے گر گئی تھی، پھر میں نے دروازہ مضبوط بند کیا اور چھت پر چڑھ کر پردوں کو آواز دی

فَجَاءُونِي وَقَالُوا: مَا شَأْنُكَ؟ فَقُلْتُ: زَوَّجَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْيَوْمَ إِبْنَتَهُ وَقَدْ جَاءَ
وہ میرے پاس آئے اور پوچھا کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: آج سعید بن مسیب نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی ہے اور وہ اسے

يَهَا عَلَى غَفْلَةٍ. وَهِيَ فِي الدَّارِ. فَكَلُّوا إِلَيْهَا. وَبَلَغَ أَقْبَى نَجَاسَتٍ وَقَالَتْ: وَجْهِي
بتائے بغیر لے آئے ہیں، دیکھو! وہ گھر میں ہے، وہ اس کے پاس گئی، میری والدہ کو معلوم ہوا تو وہ بھی آگئی اور کہا: میرا چہرہ

مِنْ وَجْهِكَ حَرَامٌ إِنْ مَسَسَتْهَا قَبْلَ أَنْ أَصْلَحَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَأَقَمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلْتُ يَهَا.
تجھ پر حرام ہے اگر تو نے اسے ہاتھ لگایا، پہلے میں اسے تین دن سنواروں گی۔ میں تین دن تک ٹھہرا رہا، پھر میں اس کے پاس گیا

فَإِذَا هِيَ مِنَ أَجْمَلِ النَّاسِ وَأَحْفَظِهِمْ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَعْلَاهُمْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَعَزُّهُمْ بِحَقِّ الزَّوْجِ
وہ تو بہت ہی خوبصورت تھی، قرآن مجید کی حافظہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین عالمہ، اور خاندان کے حقوق کو خوب جاننے، سمجھنے والی تھیں

توضیح اللغة:

اعزَّت: واحدہ مؤنثہ ماضی معلوم از (افعال) عزت، شرافت... احانت: از (افعال) توہین کرنا... معصیت:

بمعنی گناہ، نافرمانی کرنا، دشمنی کرنا... تہف: یہ لفظ دھائی کے درمیان اکائیوں کے لئے آتا ہے، بمعنی زیادہ ہونا، یعنی عدد

مذکورہ کچھ زائد، از (ن) بلند ہونا، از (افعال) دہائی سے زائد ہونا... لَقَدْ: از (ض) بمعنی کم کرنا، کھونا، از (افعال) کم کرنا،

از (تفعل وافتعال) بمعنی گشودہ کو تلاش کرنا... هَلَا: یہ حروف تخصیص میں سے ہے بمعنی کیوں نہیں؟ یہ حل استفہامیہ اور لا

سے مرکب ہے اور جب یہ ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر ملامت کے معنی میں ہوتا ہے، یعنی هَلَا خبر تنہا ہمیں کیوں نہیں

بتایا اور جب مضارع پر داخل ہو تو فعل پر براہینتہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے هَلَا تو میں آپ ایمان کیوں نہیں

لاتے؟... احدثت: از (افعال) نیا ہونا، تلاش کرنا، نئی ایجاد... استدین: واحد محکم از (استفعال) بمعنی دین طلب کرنا

... عَشَا: شام کا کھانا... ہدا: واحد مذکر غائب ماضی، از (ن) ظاہر ہونا، خیال آنا، ارادے کا بدلنا... ارسلت: پیغام

بھیجتا... عزبا: وہ مرد یا عورت جس کا جوڑا نہ ہو، جمع عزاب، أعزاب... سقطت: از (ن) بمعنی گرنا، از (مفاعله) بمعنی ایک دوسرے کو گرانا، از (افعال) بمعنی گرانا... سطح: بمعنی چھت، چوڑی چیز، چوٹی، جمع سطوح... صعدت: از (س) بمعنی چڑھنا، اگر صلہ باہ ہو تو بمعنی چڑھانا، از (تفعل و تفاعل) بمعنی چڑھنا، از (افعال) بمعنی چڑھانا۔ کما قال تعالیٰ: {إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ}... نزلوا: از (ض) بمعنی اترنا، اگر صلہ باہ ہو بمعنی اتارنا، از (س) بمعنی زکام میں مبتلی ہونا، از (تفعیل) بمعنی اتارنا، مرتب کرنا... تدریجاً: وحی نازل کرنا، از (مفاعله) بمعنی مقابلے میں اترنا۔

قَالَ: فَمَكَتْ شَهْرًا لَا يَأْتِينِي وَلَا آتِيهِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ شَهْرٍ وَهُوَ فِي حَلْقَتِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ،

کہتے ہیں کہ ایک مہینہ گزر گیا، نہ میرے پاس آئے نہ میں ان کے پاس گیا۔ پھر ایک مہینے کے بعد میں ان کے پاس گیا اس حال میں کہ وہ اپنے قلعہ میں بیٹھے تھے، میں نے سلام کیا

فَرَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُكَلِّمْنِي، حَتَّى انْفَضَّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا لَمْ يَبْقَ غَيْرِي، قَالَ:

انہوں نے جواب دیا، لوگوں کے منتشر ہونے تک مجھ سے کوئی بات نہیں کی، جب میرے علاوہ سارے چلے گئے تو پوچھا:

مَا حَالُ ذَلِكَ الْإِنْسَانِ؟ قُلْتُ: هُوَ عَلَى مَا يُحِبُّ الْبَصِيدِي وَيَكْرَهُ الْعَدُوَّ، قَالَ: إِنْ رَأَيْتَكَ شَيْعُ

اس انسان کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا وہ اس حالت میں ہے کہ جس کو دوست پسند کرتا ہے اور دشمن ناپسند فرمایا: اگر کچھ معاملہ پیش آئے تو

فَالْعَصَا، فَانْصَرَفْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَكَانَتْ بِنْتُ سَعِيدِ الْمَذْكُورَةِ حَظَّتْهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ لِإِبْنِهِ الْوَلِيدِ

تو لاٹھی استعمال کرنا چنانچہ میں گھر لوٹ آیا اور سعیدؓ کی یہ وہ بیٹی تھی جس کی طرف عبد الملک بن مروان نے اپنے بیٹے ولید کے لیے پیغام نکاح بھیجا تھا

حِينَ وَلَاهُ الْعَهْدَ فَأَبَى سَعِيدٌ أَنْ يُزَوِّجَهُ، فَلَمْ يَزَلْ عَبْدُ الْمَلِكِ يَخْتَالُ عَلَى سَعِيدٍ

جب اس کو ولی عہد بنایا تھا مگر سعیدؓ نے اس نکاح سے انکار کر دیا، تو اس وقت سے عبد الملک حضرت سعیدؓ کے خلاف بہانے ڈھونڈ رہا تھا

حَتَّى ضَرَبَهُ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ وَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: كَتَبَ هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ إِلَى الْمَدِينَةِ

یہاں تک کہ ایک سردی کے دن انہیں مارا اور ان پر پانی ڈالا۔ یحییٰ بن سعیدؓ کہتے ہیں کہ مدینہ کے گورنر ہشام بن اسماعیل نے

إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ: إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَدْ أَطْبَقُوا عَلَى الْبَيْعَةِ لِلْوَلِيدِ وَسَلَّيْجَانَ إِلَّا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عبد الملک بن مروان کی طرف خط لکھا کہ مدینہ والے ولید اور سلمان کی بیعت کرنے پر متفق ہو گئے ہیں مگر سعید بن مسیبؓ نہیں مان رہے ہیں

فَكُتِبَ أَنْ أُعْرِضَهُ عَلَى السَّيْفِ، فَإِنْ مَطَى فَأَجْلَدَهُ خَمْسِينَ جَلْدَةً وَطُفَ بِهِ أَسْوَاقَ الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا
تَوَاسَ نَے جواب لکھا کہ اسے تلوار دکھاؤ، پھر بھی نہ مانے تو پچاس کوڑے لگا کر مدینہ کی گلیوں کا چکر لگواؤ۔ جب
قَدِمَ الْكِتَابُ عَلَى الْوَالِي دَخَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَعُزْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،
گورز کے پاس یہ خط پہنچا تو سلیمان بن یسار، عروہ بن زبیر اور سالم بن عبد اللہ رحمہم اللہ سعید بن مسیب کے پاس گئے
تَوْصِيحُ اللَّفْظَةِ:

نَكَبَ: از (ن) ٹھہرنا، اپنے حال پر رہنا... حَلَقَةُ: بمعنی، دائرہ، گول چیز، زورہ، رسی جمع حَلَقَاتٍ، حَلَقٌ... انْفَضَّ: از
(انفعال) اٹھ کر چلے جانا، مجلس برخاست ہونا... رَاكِبٌ: راہ، فعل ماضی، ضرورت کا پیش آنا، حاجت، غلّ واقع ہونا، ست
ہونا... الْعَصَا: بمعنی لاشی، سہارا کی چیز جمع أَعْصَاءٌ، أَعْصَى، غَصَصٌ اور عَصَصٌ ہے... خَطَبَهَا: از (ن) نکاح کا پیغام بھیجنا، معنی
کرنا، از (س) سرخ، زرد مائل ہونا... يَحْتَالُ: از (افتعال) بمعنی حیلہ تلاش کرنا، مزادینے کا بہانا ڈھونڈنا... صَبَّ: از (ن) انڈیلنا
، گرانا، بہانا... اعْرَضَ: از (افعال) فعل امر، اسے تلوار پر پیش کرو، یعنی قتل کرنے کی دھمکی دے کر ڈراؤ... سَيْفٌ: بمعنی تلوار جمع
أَسْيَافٌ، سِيُوفٌ۔ اَجْلَدَ: از (ض) بمعنی کوڑے مارنا، مجبور کرنا، از (ك) قوت دکھانا، از (س) کتاب وغیرہ کی جلد باندھنا...
طَفَ: فعل امر حاضر معروف، از (ن) چکر لگانا

وَقَالُوا: جِئْنَاكَ فِي أَمْرٍ، قَدْ قَدِمَ كِتَابُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِنَّ لَكَ تَبَايِعَ ضَرْبَتْ عَنْقُكَ،
اور انہوں نے کہا: ہم آپ کے پاس ایک کام سے آئے ہیں، وہ یہ کہ عبد الملک کا پیغام آیا ہے کہ اگر آپ بیعت نہیں کریں گے تو آپ کی گردن اڑادی جائے گی
وَنَحْنُ نَعْرِضُ عَلَيْكَ خِصَالًا فَلَا تَأْ، فَأَعْطَيْنَا إِحْدَاهُنَّ، فَإِنَّ الْوَالِي قَدْ قَبِلَ مِنْكَ أَنْ
ہم آپ کے سامنے تین صورتیں پیش کرتے ہیں، ان میں سے ایک کو مان لیجئے۔ ایک یہ کہ گورز اس بات پر راضی ہیں کہ
يُقْرَأَ عَلَيْكَ الْكِتَابُ، فَلَا تَقُلْ لَا وَلَا نَعَمْ، قَالَ: يَقُولُ النَّاسُ: تَبَايَعَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، مَا أَتَا بِفَاعِلٍ،
آپ کے سامنے بیعت کا خط پڑھا جائے آپ نہ ہاں کریں اور نہ کہیں۔ فرمایا: لوگ کہیں گے کہ سعید بن مسیب نے بیعت کر لی، میں یہ نہیں کر سکتا
وَكَانَ إِذَا قَالَ لَا، لَمْ يَسْتَطِيعُوا أَنْ يَقُولُوا نَعَمْ. قَالُوا: فَتَجْلِسُ فِي بَيْتِكَ وَلَا تَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ أَبَاطًا،
اور (آپ استقلال کے لیے پہاڑ تھے کہ جب آپ نہ کہہ دیتے تو لوگ ہاں نہیں کہہ سکتے تھے۔ تو انہوں نے کہا: دوسری بات یہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں بیٹھے رہیں، چرون تک نماز کے لیے نہ نکلیں

فَإِنَّهُ يَقْبَلُ مِنْكَ إِذَا طَلَبْتَكَ مِنْ مَجْلِسِكَ فَلَمْ يَجِدْكَ. قَالَ: فَأَنَا أَسْمَعُ الْأَذَانَ فَوْقَ أُذُنِي

کیونکہ یہ بات بھی انہیں قبول ہے کہ جب آپ کو مجلس میں بلانا چاہیں گے تو آپ کو نہیں پائیں گے۔ فرمایا: میں کانوں سے اذان سنوں اور اسے کانوں کے اوپر سے گزار دوں

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ. قَالُوا: فَأَنْتَهَلُ مِنْ مَجْلِسِكَ إِلَى غَيْرِهِ فَإِنَّهُ

آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف پھر بھی نہ جاؤں، میں ایسا نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا: تیری بات یہ ہے کہ آپ اپنی مجلس کے علاوہ کسی اور جگہ چلے جائیں، کیونکہ جب وہ

يُرْسِلُ إِلَى مَجْلِسِكَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْكَ أَمْسَكَ عَنْكَ. قَالَ: أَفَرَقًا مِنْ مَخْلُوقٍ؟

آپ کی مجلس کی طرف آدمی بھیجے گا اور آپ نہیں ملیں گے تو وہ آپ سے رک جائے گا۔ فرمایا: کیا مخلوق کے ڈر سے ایسا کروں؟

مَا أَنَا بِمُتَقَدِّمٍ شَيْئًا وَلَا مُتَأَخِّرٍ. فَخَرَجُوا وَخَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ. فَجَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي كَانَ يَجْلِسُ فِيهِ.

میں ایک بالشت بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹوں گا۔ چنانچہ وہ حضرات چلے گئے، اور آپ ظہر کی نماز کے لیے نکلے اور اسی جگہ بیٹھے جہاں بیٹھا کرتے تھے

توضیح اللغة:

ضربت: ماضی مجہول از (ض) بمعنی مارنا، گردن اڑانا، متحرک ہونا، مدت مقرر کرنا، بیان کرنا، جزئیہ مقرر کرنا، از

(تفعیل) بمعنی بہت مارنا، از (تفاعل) ایک دوسرے کو مارنا۔... عنق: بمعنی گردن، گلا، جمع أعناق، از (س) بمعنی لمبی

گردن والا ہونا، از (مفاعله) بمعنی بغل گیر ہونا۔... نعرض: فعل مضارع از (ض) پیش کرنا۔... خصلا: خصلت کی جمع،

بمعنی صورتیں، عادت، طور و طریقہ۔... اعطينا: فعل امر حاضر، از (الفعال) دے دینا، یعنی قبول کر لینا۔... ان يقولوا: از

(تفعیل و الفعال) کوئی بات کہلوانا، کسی پر جھوٹ بولنا۔... حتی: اسم فعل ہے، بمعنی اُقبل، عَجَل۔... لوقا: از (س) بمعنی

خوف کرنا، گھبرانا۔ فرق کی جمع أفراق، بمعنی خوف، مانگ۔ کما قال تعالیٰ: {ولكنهم قوم بفرقون}۔... شبر: بمعنی

بالش، جمع أشبار۔

فَلَمَّا صَلَّى الْوَالِي بَعَثَ إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ. فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ بِأَمْرِنَا

جب گورنر نے نماز پڑھ لی تو اس نے آپ کی طرف آدمی بھیجا اور آپ سے کہا کہ امیر المؤمنین نے ہمیں حکم دیا ہے کہ

إِنْ لَمْ تُبَايِعْ حَرَبُنَا عَنْقَكَ. قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ، فَلَمَّا رَأَاهُ

اگر آپ بیعت نہ کریں تو آپ کی گردن اڑادی جائے۔ فرمایا ”رسول اللہ ﷺ نے دو بیعتوں سے منع فرمایا ہے۔“ اس نے جب دیکھا

www.besturdubooks.net

وَتُوْفِي بِالْمَدِينَةِ سَنَةً إِحْدَى، وَقِيلَ ائْتَيْنِي، وَقِيلَ ثَلَاثَ، وَقِيلَ أَرْبَع، وَقِيلَ خَمْسَ وَتَسْعِينَ لِلْهِجْرَةِ.

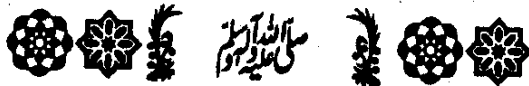
آپ نے مدینہ میں سن ۹۱، بعض نے کہا ۹۲، بعض نے کہا ۹۳، بعض نے کہا ۹۴، بعض نے کہا ۹۵ ۛ

وَقِيلَ إِنَّهُ تُوْفِي سَنَةَ خَمْسِينَ وَمِائَةٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

اور بعض نے کہا ہے کہ ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

توضیح اللغة:

لم يجب: فعل جہد از (افعال) قبول کرنا، مان لیتا، تسلیم کرنا... السدة: بمعنی برآمدہ، گھر کا دروازہ اور اس کا ساہبان، بیٹھنے کی جگہ، جمع سدّد۔ از (ض) صاحب الرائے ہونا۔ فمدت: واحدہ مونثہ غائبہ از (ن) بمعنی پھیلانا، کھینچنا، دراز کرنا... سَلَّتْ: از (ن) تلو اور سونتا، کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا۔ از (انفعال، تفعیل) خفیہ نکالنا، کما قال تعالیٰ: {يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لُوَاذًا}... جرد: از (تفعیل) بمعنی نکا کرنا، از (ن) نکا کرنا، از (تفعیل) بمعنی نکا ہونا... بلغنی: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ... لا تلوا اعيینکم آنکھوں کو مت بھرو، یعنی ظلم کے مددگاروں کو اچھا مت گمان کرو... اعوان: عون کی جمع ہے بمعنی مددگار... لا تحبط: از (تفعیل) بمعنی باطل اور بے کار کرنا، از (س) باطل ہونا، خراب ہونا، ضائع ہونا... تقدح: از (ف) پیالے سے سفید پانی نکالنا، آنکھ کا مضر سفید پانی نکالنا۔



النَّبُوَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ وَآيَاتُهَا

نبوت محمدی ﷺ اور اس کی علامات

لابن تیمیہ رحمہ اللہ

وَسِيْرَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنْ آيَاتِهِ، وَأَخْلَاقُهُ وَأَقْوَالُهُ وَأَفْعَالُهُ وَشَرِيْعَتُهُ مِنْ آيَاتِهِ،
 رسول اللہ ﷺ کی سیرت مطہرہ آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے ہے، آپ کے اخلاق، اقوال، افعال اور شریعت آپ کی نشانیوں میں سے ہیں
 وَأُمَّتُهُ مِنْ آيَاتِهِ، وَعِلْمُ أُمَّتِهِ وَدِينُهُمْ مِنْ آيَاتِهِ، وَكَرَامَاتُ صَالِحِ أُمَّتِهِ مِنْ آيَاتِهِ،
 آپ کی امت آپ کی نشانیوں میں سے ہے، آپ کی امت کا علم اور ان کا دین آپ کی نشانیوں میں سے ہے، آپ کی امت کے نیک لوگوں کی کرامات آپ کی نشانیوں میں سے ہیں
 وَذَلِكَ يَظْهَرُ بِتَذَكُّرِ سِيْرَتِهِ مِنْ جِدْنٍ وَلَدًا إِلَى أَنْ بُعِثَ. وَمِنْ جِدْنٍ بُعِثَ إِلَى أَنْ مَاتَ
 اور یہ تمام چیزیں آپ کی سیرت میں غور کرنے سے ظاہر ہوں گی یعنی پیدائش سے بعثت تک کی زندگی میں اور بعثت سے وفات تک کی زندگی میں
 وَتَذَكُّرِ نَسَبِهِ وَبَلَدِهِ وَأَصْلِهِ وَقُضْلِهِ فَإِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْرَفِ أَهْلِ الْأَرْضِ نَسَبًا
 آپ کے نسب، آپ کے شہر، آپ کی اصل اور فرع میں غور کرنے سے ظاہر ہوگی؛ کیوں کہ نسب کے اعتبار سے آپ زمین والوں سے اعلیٰ تھے
 مِنْ صَمِيمِ سُلَالَةٍ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ فِي خُرَيْتِهِ النَّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ
 اس لیے کہ آپ نسب کے لحاظ سے خالص حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں جن کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے نبوت اور کتاب رکھی۔
 فَلَمْ يَأْتِ نَبِيٌّ مِنْ بَعْدِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مِنْ خُرَيْتِهِ، وَجَعَلَ لَهُ الْبَنَيْنِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ. وَذَكَرَ فِي التَّوْرَةِ أَهْلَهُذَا وَهَذَا
 چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آیا مگر انہیں کے اولاد میں سے۔ اللہ نے انہیں دو بیٹے دیے اسماعیل اور اسحاق اور تورات میں ان دونوں کا ذکر فرمایا ہے
 وَبَشَّرَ فِي التَّوْرَةِ بِمَا يَكُونُ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَلَمْ يَكُنْ فِي وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ
 تورات میں یہ خوشخبری بھی دی گئی ہے کہ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوگا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی ایسا نہیں آیا
 مَنْ ظَهَرَ فِيمَا بُشِّرَتْ بِهِ النَّبُوَّةُ اِنْ غَيَّرَهُ. وَدَعَا إِبْرَاهِيمَ لِنُذْرِيَّةِ إِسْمَاعِيلَ بِأَنْ يَبْعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ
 جو ان نشانیوں کا مصداق بن کر ظاہر ہوا آپ ﷺ کے علاوہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ انہیں میں سے ایک رسول بھیجے

ثُمَّ مِنْ قُرَيْشٍ صَفْوَةَ بِنَى إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ صَفْوَةَ قُرَيْشٍ وَمِنْ مَكَّةَ أُمِّ الْقُرَى وَبَلَدِ الْبَيْتِ الَّذِي
پھر آپ ﷺ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے مدد قبیلہ قریش میں سے تھے، پھر قریش کے اعلیٰ قبیلہ بنی ہاشم میں سے، ام القریٰ میں سے پھر اس (مبارک) مکر کے شہر میں سے

بَنَاءَ إِبْرَاهِيمَ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى حَجِّهِ وَلَهُ يَزَلُ مُخْجُوًّا مِنْ عَهْدِ إِبْرَاهِيمَ
جس کو ابراہیم علیہ السلام نے بنا کر لوگوں کو اس کے حج کرنے کی دعوت دی، اور اس گھر کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور سے آج تک برابر حج کیا جا رہا ہے

مَذْكُورًا فِي كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ بِأَحْسَنِ وَصْفٍ وَكَانَ مِنْ أَكْمَلِ النَّاسِ تَرْبِيَةً وَنَشَأَةً
انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں اس کا بہترین تذکرہ موجود ہے۔ اور آپ ﷺ تربیت اور زندگی گزارنے کے اعتبار سے لوگوں میں کامل و مکمل تھے

صاحب مضمون کا تعارف:

آپ کا پورا نام شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم بن تیمیہ الحرانی ثم الدمشقی ہے لیکن ابن تیمیہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں، آپ کی پیدائش ربیع الاول کی ۱۰ تاریخ، ۶۶۱ھ میں ہوئی، آپ کے والد آپ کو ۶۶۷ھ میں حران سے دمشق لے کر منتقل ہو گئے، آپ نے عبد الدائم، قاسم اربلی، مسلم بن علان اور ابن ابی عمر سے سماعت حدیث کی، ساتھ ساتھ آپ خود بھی پڑھتے رہے، آپ نے علوم میں اتنی مہارت حاصل کی کہ متفقہ فی الدین ہو گئے، آپ کی زندگی عجیب و غریب حالات سے بھرپور ہے، چند مسائل میں آپ کا نفرد آپ پر بھاری گزرا جس کی وجہ سے زندگی کا ایک بڑا حصہ کال کوٹھیوں میں گزارا لیکن وہاں بھی تصنیف کا کام جاری رکھا، قلم ختم ہوا تو کوئٹہ سے کام چلایا، کاغذ ختم ہوا تو جیل کی دیواروں کو بھر دیا، واقعی آپ علم کا بحر بے کنار تھے، آپ کے شاگردوں میں سے جس نے سب سے زیادہ شہرت پائی وہ حافظ ابن قیم ہیں۔ آپ کا انتقال پیر کی رات ۲۰ ذوالقعدة ۷۲۸ھ کو ہوا۔

توضیح اللغة:

السيرة: سار کا اسم ہے بمعنی عادت، طریقہ، طرز زندگی، لوگوں کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ... اخلاق، خلق کی جمع ہے بمعنی طبعی خصلت، عادت، طبیعت، مروت... شریعت: بمعنی طریقہ، اللہ کے مقرر کردہ احکام، چوکھٹ، جمع شرائع... تدبیر: مصدر از (تفعل) بمعنی غورو فکر کرنا... فصل: مصدر بمعنی فروغ کہا جاتا ہے، للنسب اصول وفصول... اشرف: اسم تفضیل، از (ک) سب سے بڑھ کر شرافت و مرتبہ والا ہونا... ولد: ولد کی جمع بمعنی اولاد... صمیم: بمعنی خالص چیز، وہ ہڈی جس پر عضو کا مدار ہو... سلالہ: کسی چیز سے نکالا ہوا خلاصہ، نسل، اولاد... صفوة: خالص چنا ہوا، طرز صفائی... ام القریٰ: بستیوں کی ماں، یہ مکہ مکرمہ کا نام ہے... بناء: واحد مذکر غائب ماضی

معلوم، از (ض) بنانا، تعمیر کرنا... نشاء: زندگی، بچپن و جوانی، پیدائش اور پرورش۔

وَلَمْ يَزَلْ مَعْرُوفًا بِالصِّدْقِ وَالْبِرِّ وَالْعَدْلِ وَمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَتَرَكَ الْفَوَاحِشَ وَالظُّلْمَ وَكُلَّ صِنْفٍ مَذْمُومٍ. آپ ہمیشہ سچائی، نیکی، انصاف اور اچھے اخلاق (اختیار) کرنے اور بے حیائی، ظلم اور ہر قسم کی بُرائی سے پرہیز کرنے میں مشہور رہے۔

مَشْهُودًا لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ جَمِيعٍ مَنْ يَعْرِفُهُ قَبْلَ النَّبُوءَةِ وَعَمَّنْ آمَنَ بِهِ وَكَفَرَ بَعْدَ النَّبُوءَةِ. آپ ﷺ کے ان اوصاف پر ہر وہ شخص گواہ ہے جو آپ ﷺ کو نبوت سے پہلے جانتا تھا اور وہ بھی آپ ﷺ پر ایمان لایا اور وہ بھی جس نے نبوت کے بعد کفر کیا۔

لَا يُعْرِفُ لَهُ شَيْءٌ يُعَابُ بِهِ لَا فِي أَقْوَالِهِ وَلَا فِي أَعْمَالِهِ وَلَا فِي أَخْلَاقِهِ وَلَا جَرَتْ عَلَيْهِ كَذِبَةٌ قَطُّ. آپ کے اقوال، افعال اور اخلاق میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کی وجہ سے آپ پر عیب لگایا جاسکے، آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

وَلَا ظُلْمٌ وَلَا فَاحِشَةٌ. وَكَانَ خُلُقُهُ وَصُورَتُهُ مِنْ أَكْمَلِ الصُّوَرِ وَأَتْمَتِهَا وَأَجْمَعِهَا لِلْمَحَاسِنِ. نہ ظلم کیا اور نہ کسی بُرائی کا ارتکاب کیا۔ آپ کی صورت اور حلیہ تمام صورتوں میں اکمل، اتم اور خوبصورت تھا، آپ میں وہ تمام خوبیاں تھیں۔

الدَّالَّةُ عَلَى كَمَالِهِ وَكَانَ أَمِينًا مِنْ قَوْمٍ أَمِينِينَ لَا يَعْرِفُ لَا هُوَ وَلَا هُمْ مَا يَعْرِفُهُ أَهْلُ الْكِتَابِ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ. جو آپ کے کمالات پر دلالت کرتی ہیں۔ آپ اُن پرہیزگار قوم کے ایک اُمی فرد تھے، جو کچھ اہل کتاب جانتے تھے وہ نہ آپ جانتے تھے نہ آپ کی قوم۔

وَلَمْ يَقْرَأْ شَيْئًا مِنْ عُلُومِ النَّاسِ وَلَا جَالَسَ أَهْلَهَا وَلَمْ يَدْعُ نُبُوءَةً إِلَى أَنْ أَكْمَلَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. آپ ﷺ نے لوگوں کے علوم میں سے کچھ نہیں پڑھا نہ کسی علم والے کی مجلس میں بیٹھے، آپ ﷺ نے اس وقت تک دعویٰ نہیں کیا جب تک اللہ نے آپ ﷺ کی عمر چالیس سال پوری نہ کر دی۔

فَأَنَّى بِأَمْرِ هُوَ أَجْتَبَ الْأُمُورَ وَأَعْظَمَهَا وَبِغَلَامٍ لَمْ يَسْمَعْ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ بِتَعْظِيمِهِ. آپ ﷺ نے ایک ایسی چیز پیش کی جو تمام اشیاء میں عجب تر اور عظیم تر تھی، اور ایسا کلام لائے جس کی نظیر پہلے لوگوں میں سے کسی نے نہ سنی اور نہ بعد والوں میں سے کسی نے سنی۔

توضیح اللغة:

البر: بکسر الباء بمعنی بھلائی، نیکی، احسان کرنا... مکرم: محکم کی جمع بمعنی شریف، عمدہ اور اعلیٰ... صنف: بمعنی نوع، قسم جمع اصناف، صنوف... يعاب به: فعل ماضی مجہول، از (ض) عیب کی طرف منسوب کرنا، عیب لگانا، عیب دار بنانا... جرت عليه: از (ض) جاری ہونا، پایا جانا، ثابت ہونا... كذبه: مصدر از (ض) جھوٹ بولنا... آمنا: امی وہ ہے جو نہ لکھ سکتا ہو اور نہ پڑھ سکتا ہو... نظير: بمعنی مثل جمع نظراء... لم يَدْعُ: جمہ معلوم، از (افتعال) بمعنی دعویٰ کرنا اور لم

برائے حمد ماضی کی نفی کر رہا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت کوئی جھوٹا کھیل نہ تھا جو پہلے سے سوچا گیا ہو، بلکہ اللہ کی طرف سے عطاء کی گئی... قبائل: قبیلہ کی جمع، ایک باپ کے بیٹے، کنویں کے من کا پتھر، چڑے کا ہر ایک ٹکڑا۔

وَأُخْبِرَ تَابَهُمْ لَمْ يَكُنْ فِي بَلَدِهِ وَقَوْمِهِ مَنْ يَعْرِفُ مِثْلَهُ. وَلَمْ يَعْرِفْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ لَا فِي مَضَرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ
اور میں ایسا بات کی خبر دی کہ آپ ﷺ کے شہر اور قوم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اس جیسا امر لایا ہو، نہ کوئی آپ ﷺ سے پہلے کوئی جانتا تھا آپ کے بعد، نہ شہروں میں سے کسی شہر میں،

وَلَا فِي عَصْرِ مِنَ الْأَعْصَارِ مَنْ آتَى بِهِ مَا آتَى بِهِ وَلَا مَنْ ظَهَرَ كَظْهُورِهِ وَلَا مَنْ آتَى مِنَ الْعَجَائِبِ وَالْآيَاتِ
اور زمانوں میں سے کسی زمانے میں ایسا کوئی شخص نہیں ملتا تھا جو اس جیسا امر لایا ہو، نہ کوئی آپ جیسا غلبہ حاصل کر سکا، نہ کوئی ایسا ملتا ہے جو آپ کی عجائب اور علامات

يُجْعِلُ مَا آتَى بِهِ وَلَا مَنْ دَعَا إِلَى شَرِيْعَةٍ أَكْمَلَ مِنْ شَرِيْعَتِهِ وَلَا مَنْ
کی طرح کوئی عیب شے یا علامات لایا ہو۔ اور نہ کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی ایسی شریعت کی دعوت دی ہو جو آپ کی شریعت سے کامل ہو، اور نہ کوئی ایسا شخص ہے

ظَهَرَ دِينُهُ عَلَى الْأَذْيَانِ كُلِّهَا بِالْعِلْمِ وَالْحُجَّةِ وَبِالْيَدِ وَالْقُوَّةِ كَظْهُورِهِ. ثُمَّ آتَى أَتْبَعَهُ
جس کا دین آپ کے دین کی طرح تمام ادیان پر علم، دلیل، قبضہ و قوت کے اعتبار سے غالب آیا ہو۔ پھر آپ کی پیروی ایسے لوگوں نے کی

أَتْبَاعُ الْأَنْبِيَاءِ وَهُمْ ضَعَفَاءُ النَّاسِ وَكَذَّبَتْ أَهْلُ الرِّيَاسَةِ وَعَادُوهُ وَسَعَوْا فِي هَلَاكِهِ وَهَلَاكَ مِنَ الْأَتْبَاعِ
جو انبیاء کی پیروی کرتے ہیں یعنی کم حیثیت والے لوگ، سرداروں نے آپ کی تکذیب کی، دشمن بن گئے، آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو ختم کرنے کے لئے

بِكُلِّ طَرِيقٍ كَمَا كَانَ الْكُفَّارُ يَفْعَلُونَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَ أَتْبَاعِهِمْ وَ الدِّينِ
ایسے طریقوں سے مارنے کی کوشش کی جیسا کہ کفار انبیاء کرام اور ان کے ماننے والوں کے ساتھ کرتے آئے ہیں۔ اور جنہوں نے

الْأَتْبَاعُ لَمْ يَتَّبِعُوهُ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَالٌ يُعْطِيهِمْ وَلَا جِهَاتٌ
آپ کی پیروی کی وہ کسی لالچ اور خوف کی وجہ سے نہیں تھی؛ کیوں کہ آپ کے پاس نہ تو مال تھا جو آپ انہیں دیتے اور نہ کوئی عہدے تھے

يُعْطِيهِمْ إِلَّا مَا وَلَا كَانَ لَهُ سَيْفٌ بَلْ كَانَ السَّيْفُ وَالنَّالُ وَالْجَاهُ مَعَ أَعْدَائِهِ وَقَدْ آخَوْا أَتْبَاعَهُ
جو انہیں سونپتے اور نہ آپ کے پاس کوئی تلوار تھی۔ بلکہ تلوار اور مال دمرتے تو آپ کے دشمنوں کے پاس تھے، وہ آپ کے ماننے والوں کو تکالیف دے کر

بِأَلْوَاغِ الْأَذَى وَ هُمْ صَاهِرُونَ مُحْتَسِبُونَ لَا يَزِيدُونَ عَنْ دِينِهِمْ لَنَا خَالِطٌ قُلُوبُهُمْ
طرح طرح سے ستاتے اور یہ لوگ مبر کرتے ہوئے ثواب کی امید کے ساتھ اپنے دین سے نہیں بھرے؛ بلکہ اس طلاوت کے جو حاصل ہو گئی تھی ان کے دلوں میں

مِنْ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ. وَكَانَتْ مَكَّةُ يَحْجُّهَا الْعَرَبُ مِنْ عَهْدِ إِبْرَاهِيمَ فَتَجْتَمِعُ فِي الْمَوْسِمِ قَبَائِلُ الْعَرَبِ
ایمان و معرفت کی حلاوت۔ عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے مکہ میں حج کیا کرتے تھے، چنانچہ حج کے موسم میں عرب کے قبائل جمع
ہوتے

توضیح اللغة:

عصر: بمعنی زمانہ جمع عصور۔۔۔ عجائب: عجیب کی جمع، یعنی گزشتہ قوموں کے عجیب واقعات، ان کے قصے اور احوال کا بیان اور آئندہ
پیش آنے والے واقعات کی پیش گوئی وغیرہ، الایات: نشانیاں اور معجزات۔ عادیہ: جمع مذکر غائب باضی، از (مفاعلہ) دشمن ہونا۔ لرغبة: از (س) چاہنا، محبت
کرنا۔ رعبہ: از (س) ڈرنا خوف کھانا۔ جاد: تدر و منزلت، شرافت، بلند مرتبہ۔ محاسبون: از (افتعال) بمعنی اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنا، از (ن) شمار
کرنا، اندازہ لگانا۔

فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمُ الرِّسَالَةُ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ صَابِرًا عَلَى مَا يَلْقَاهُ مِنْ تَكْذِيبِ الْمُكَذِّبِ
تو آپ ﷺ ان کے پاس جاتے اور انہیں نبوت کا پیغام دیتے اور انہیں اللہ کی طرف بلا تے، اس تکلیف پر صبر کرتے ہوئے جو جھٹلانے والے کی تکذیب،

وَجَفَاءَ الْجَانِّيِّ وَ إِعْرَاضِ الْمُعْرِضِ إِلَى أَنْ اجْتَمَعَ بِأَهْلِ يَثْرِبَ
بے رخی کرنے والے کی بے رخی اور اعراض کرنے والے کے اعراض کرنے کی وجہ سے پہنچتا تھا، یہاں تک اہل یثرب جمع ہوئے

وَكَانُوا جِدْرَانَ الْيَهُودِ قَدْ سَمِعُوا أَخْبَارَهُ مِنْهُمْ وَعَرَفُوهُ فَلَمَّا
وہ یہودیوں کے پڑوس میں رہتے تھے ان ہی سے آپ ﷺ کے بارے میں خبریں سن چکے تھے اور پہچان لیا تھا، چنانچہ جب آپ ﷺ نے

دَعَاَهُمْ عَلِمُوا أَنَّهُ النَّبِيُّ الْمُنْتَظَرُ الَّذِي نَحْبِرُهُمْ بِهِ الْيَهُودُ
انہیں دعوت دی تو وہ سمجھ گئے کہ آپ ہی وہ نبی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے یہ وہی ہیں جن کی نبوت کے بارے میں یہود خبر دیتے تھے

وَكَانُوا قَدْ سَمِعُوا مِنْ أَخْبَارِهِ مَا عَرَفُوا بِهِ مَكَاتِهِ فَإِنْ أَمَرَهُ كَانَ قَدِ انْتَشَرَ
انہوں نے آپ ﷺ کے بارے میں ایسی خبریں سن رکھی تھیں کہ جن کی مدد سے آپ ﷺ کے رتبے کو پہچان لیا کیوں کہ آپ ﷺ کا معاملہ پھیل چکا تھا

وَوَظَهَرَ فِي بَطْنِ عَشْرَةِ سَنَةٍ فَأَمَنُوا بِهِ وَتَابَعُوهُ عَلَى هِجْرَتِهِ وَهَجْرَةِ أَصْحَابِهِ إِلَى بَلَدِهِمْ وَعَلَى الْجِهَادِ مَعَهُ
اور ظاہر ہو کر دس سال سے کچھ اوپر ہو چکا تھا، چنانچہ اہل مدینہ آپ پر ایمان لائے اور اپنے شہر کی طرف آپ کی اور صحابہ کی ہجرت اور آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے پر اتفاق (بیعت) کیا

فَهَاجَرَ هُوَ وَمَنِ اتَّبَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَبِهَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ لَيْسَ فِيهِمْ مَنْ
چنانچہ آپ ﷺ نے اور آپ کے متبعین نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، اسی ہجرت کی وجہ سے وہ مہاجرین و انصار بنے، ان میں کوئی ایسا نہیں تھا جو
أَمِنَ بِرَغْبَةٍ دُنْيَوِيَّةٍ وَلَا بِرَهْبَةٍ إِلَّا قَلِيلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْلَمُوا فِي الظَّاهِرِ ثُمَّ حَسَنَ إِسْلَامُهُمْ بَعْضُهُمْ
دنوی لالچ یا خوف کی وجہ سے ایمان لایا ہو، البتہ انصار میں کچھ لوگ تھے جو شروع میں بظاہر اسلام لائے، پھر ان میں سے کچھ کا اسلام اچھا ہو گیا
ثُمَّ أُذِنَ لَهُ فِي الْجِهَادِ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ وَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا بِأَمْرِ اللَّهِ عَلَى أَكْمَلِ طَرِيقَةٍ وَأَتَمَّتْهَا مِنَ الصِّدْقِ وَالْعَدْلِ وَالْوَفَاءِ
پھر آپ کو جہاد کی اجازت دی گئی اور پھر اس کا حکم دیا گیا، آپ ﷺ ہمیشہ سچ، انصاف اور وعدہ وفا کے طریقے پر اللہ کے حکم پر قائم رہے
لَا يَحْفَظُ لَهُ كَذِبَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَا ظُلْمٌ لِأَحَدٍ وَلَا غَدْرٌ بِأَحَدٍ بَلْ كَانَ أَصْدَقَ النَّاسِ وَأَعْدَلَهُمْ وَأَوْفَاهُمْ بِالْعَهْدِ
نہ تو آپ ﷺ کے بارے میں کوئی جھوٹ ثابت ہے اور نہ کسی پر ظلم اور نہ کسی کے ساتھ دھوکا، بلکہ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے سچے، عادل اور وعدہ وفا سے
مَعَ اخْتِلَافِ الْأَحْوَالِ عَلَيْهِ مِنْ حَرْبٍ وَسَلْمٍ وَأَمْنٍ وَخَوْفٍ وَغَنَى وَفَقْرٍ وَقَلَّةٍ وَكَثْرَةٍ وَظُهُورِهِ عَلَى الْعَدُوِّ تَارَةً
بادجود اس کے کہ آپ ﷺ پر مختلف حالات آتے رہے، یعنی جنگ صلح، امن، خوف، غنا، فقر، مال کی قلت و کثرت، کبھی دشمنوں پر غلبہ
تَوْصِيفُ اللَّغَةِ:

جفاء: از (ن) بدخلق و تند تیز و مزاج ہونا اور جانی اس سے اسم قائل ہے بمعنی نا انصافی کرنے والے۔۔۔۔۔ بشرب: یہ
مدینہ منورہ کا پرانا نام ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ہے {یا اہل یثرب لا مقالکم فارجمعوا}... عرفوہ: علامات سن کر
پہچان لینا، چنانچہ وہ یہود سے آپ کی علامات سن کر پہچان چکے تھے۔۔۔۔۔ علموا بیقین کر لینا، جان لینا۔۔۔۔۔ انتشار: از
(افتعال) پھیلنا، مشہور ہونا۔۔۔۔۔ بضع: تین سے نو تک کی تعداد، یہ دہائی کے بعد کائیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی کچھ
زائد، رات کا کچھ حصہ۔۔۔۔۔ تابعوہ: از (مفاعله) موافقت کرنا، اتفاق کرنا، اتباع کرنا سلم: بمعنی صلح کرنا، سلامتی، اسلام۔

وَظُهُورِ الْعَدُوِّ عَلَيْهِ تَارَةً وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ مَلَارِمٌ لِأَكْمَلِ الطَّرِيقِ وَأَتَمَّتْهَا حَتَّى ظَهَرَتِ الدَّعْوَةُ
تو کبھی دشمنوں کا غلبہ، ان تمام حالات میں آپ ﷺ کامل و مکمل طریقہ سے پابندی کرنے والے تھے، یہاں تک غالب آ گیا اسلام کا پیغام
فِي جَمِيعِ أَرْضِ الْعَرَبِ الَّتِي كَانَتْ مَمْلُوءَةً مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَمِنْ أَخْبَارِ الْكُفَّانِ وَطَاعَةِ الْمُتَعَلِّقِينَ فِي الْكُفْرِ بِالْخَالِقِ
عرب کی ساری سرزمین میں جو پہلے بت پرستی سے، کافروں کی خبروں سے، مخلوق کی اطاعت کر کے خالق کے ساتھ کفر کرنے سے

وَسَفَكَ الدِّمَاءَ الْمُحَرَّمَةَ وَقَطَّيَعَةَ الْأَرْحَامِ، لَا يَعْرِفُونَ آخِرَهُ وَلَا مَعَادًا فَصَارُوا أَعْلَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ
قائل احرام خن بہانے سے، اور قطع رحمی سے ہماری پڑی تھی، کہ لوگ نہ آخرت کو پہچانتے تھے اور نہ دوبارہ زندہ ہونے کو، چنانچہ وہ (اس دعوت کی وجہ سے) اہل زمین کے تمام افراد سے زیادہ علم والے

وَأَذْيَنَهُمْ وَأَعَدَّلَهُمْ وَأَفْضَلَهُمْ حَتَّىٰ أَنْ النَّصَارَىٰ لَبَّازًا أَوْهُمْ جِئِن قَبِعُوا الشَّامَ قَالُوا: مَا كَانَ الَّذِينَ صَهِبُوا الْمَسِيحَ
سب سے زیادہ دیانت دار، سب سے زیادہ انصاف والے اور افضل ترین ہو گئے، حتیٰ کہ جب یہ حضرات شام آئے تو نصراہوں نے ان کو دیکھ کر کہا: جو لوگ حضرت عیسیٰ مسیح کے ساتھ تھے

بِأَفْضَلٍ مِنْ هَؤُلَاءِ: وَ هَذِهِ آثَارُ عَلَيْهِمْ وَ عَلَيْهِمْ فِي الْأَرْضِ وَ آثَارُ غَيْرِهِمْ يَعْرِفُ الْعُقَلَاءُ
وہ ان سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے تھے۔ زمین میں یہ ان کے اور ان کے علم، عمل اور ان کے غیر کے آثار موجود ہیں، عقل مند لوگ خوب پہچانتے ہیں

فَرَقَ مَا بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ. وَهُوَ ﷺ مَعَ ظُهُورِ أَمْرِهِ وَطَاعَةِ الْخَلْقِ لَهُ وَتَقْدِيمِهِمْ لَهُ عَلَى الْأَنْفُسِ وَالْأَمْوَالِ
ان دونوں (آمر) میں باہمی فرق کو۔ اور آپ ﷺ باوجود اس کے کہ تمام مخلوق پر آپ کا حکم اور اطاعت غالب آچکی تھی اور لوگ آپ ﷺ کو اپنے جان و مال سے مقدم رکھتے تھے مگر اس طرح

مَاتَ ﷺ وَلَمْ يَخْلَفْ جِزْهًا وَ لَا دِينَارًا وَ لَا شَاةً وَ لَا بَعِيرًا إِلَّا بَغْلَتَهُ وَسِلَاحَهُ وَجِزْعَهُ
دنیا سے رحلت فرما گئے اس حال میں کہ پیچھے کوئی درہم چھوڑا نہ ہی دینار، نہ کوئی بکری اور نہ اونٹ سوائے ایک فخر، اسلحہ کے، ایک ایسی زرہ اور

مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَقًا مِنْ شَعِيرٍ ابْتِغَاءَهَا لِأَهْلِهِ
جو آپ ﷺ نے ایک یہودی کے پاس تیس دن جو کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ نے گھروالوں کے لیے اس سے خریدے تھے

وَكَانَ بِيَدِهِ عَقَارٌ يَنْفَعُ مِنْهُ عَلَى أَهْلِهِ وَالْبَاقِي يَضْرِفُهُ فِي مَصَالِحِ الْمُسْلِمِينَ
آپ ﷺ کے قبضہ میں کچھ زمین تھی، جس کی کچھ آمدنی گھروالوں پر خرچ کرتے اور بقیہ مسلمانوں کی ضروریات میں لگا دیتے

فَحَكَمَ بِأَنَّهُ لَا يُورَثُ وَلَا يَأْخُذُ وَرَثَتُهُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ فِي كُلِّ وَقْتٍ يَظْهَرُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ عَجَائِبِ
پھر بھی آپ نے فیصلہ فرمایا دیا کہ نہ تو میراث تقسیم ہوگی اور نہ کوئی وارث اس میں سے کچھ لے گا۔ اور آپ کے ہاتھوں پر ہر وقت عجائبات

الْآيَاتِ وَ فَنُؤِنِ الْكَرَامَاتِ مَا يَطْوُلُ وَصْفُهُ وَ يُخْبِرُهُمْ بِخَبَرِ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ
نشانیوں، معجزے اور کرامات ظاہر ہوتی تھیں جو آپ ﷺ کے وصف کو مزید طول دیتی ہیں۔ آپ لوگوں کو گزشتہ اور آئندہ ہونے والے کاموں کی خبر دیتے

توضیح اللغة:

ظہور: مصدر از (ف) بمعنی ظاہر ہونا، باہر آنا، اور جب اس کا صلہ علی کے ساتھ ہو تو غالب ہونے کے معنی میں

استعمال ہوتا ہے اور از (ف) جب مصدر ظہر ہو پیٹھ پر مارنا، فخر کرنا، پیچھے پھینکنا از (ن) مضبوط پیٹھ والا ہونا، از (س) پیٹھ میں شکایت ہونا... الاوثان: وثن کی جمع، بمعنی بت،... کھان: کاهن کی جمع، بمعنی غیب دانی کا مدعی، از (ن، ف) بمعنی غیب کی باتیں بتانا، از (ک) کاهن ہونا... سفک: از (ض) خون بہانا، از (انفعال) بمعنی بہنا... ارحام: رخم کی جمع بمعنی قرابت، رشتہ داری، بچہ دانی... قدیمو: از (س) آنا... لم یخلف: لم برائے نفی جحد، مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے... خلق: از (ن) پیچھے چھوڑنا، مرنے کے بعد مال و اولاد وغیرہ اور بمعنی جانشین، جیسے قرآن کریم میں نَخْلَفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ... بغلة: بمعنی ٹھہری جمع بغلات، بغال... مرهونة: مگروی، از (ف) برقرار رہنا، کما قال تعالیٰ: {فَرُهْنٌ مَقْبُوضَةٌ}... و سقاً: ساٹھ صاع کا ایک وزن ہوتا ہے، جمع أوساق، وسوق... عقار: بمعنی گھر کا سامان، غیر منقولی چیز، جائداد، جمع عقارات... عجائب: عجبہ کی جمع بمعنی قابل تعجب امور۔

وَيَأْمُرُهُمُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ اور انہیں نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے، ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزیں ان پر حرام قرار دیتے

و يُخْرِجُ الشَّرِيعَةَ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ حَتَّى أَكْمَلَ اللَّهُ دِينَهُ الَّذِي بَعَثَ فِيهِ وَجَّاهُ شَرِيعَةً اور تھوڑی تھوڑی شریعت کا اجزا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ جس دین کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کو کامل اور مکمل فرمادیا، آپ کی شریعت ہر لحاظ سے مکمل ہو گئی

لَمْ يَبْقَ مَعْرُوفٌ تَعْرِفُ الْعُقُولُ أَنَّهُ مَعْرُوفٌ إِلَّا أَمْرٌ بِهِ وَلَا مُنْكَرٌ تَعْرِفُ الْعُقُولُ أَنَّهُ مُنْكَرٌ إِلَّا نَهْيٌ عَنْهُ کوئی ایسی نئی شے نہ رہی جس کو عقل سلیم نگی سمجھتی ہو اور آپ نے اس کا حکم نہ فرمایا ہو اور (ایسے ہی) کوئی ایک بھی ایسی برائی باقی نہ رہی جس کو عقل سلیم برا سمجھتی ہو اور آپ نے اس سے نہ روکا ہو۔

لَمْ يَأْمُرْ بِشَيْءٍ فَعِيقَلٌ: لَيْتَهُ لَمْ يَأْمُرْ بِهِ وَ لَا نَهَى عَنْ شَيْءٍ فَعِيقَلٌ: لَيْتَهُ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیا کہ پھر اس کے بارے میں کہا گیا ہو کہ کاش اس کا حکم نہ دیا ہوتا اور نہ کسی ایسے کام سے منع کیا کہ اس کے بارے میں کہا گیا ہو کہ کاش اس سے منع نہ فرماتے

وَأَحَلَّ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا مِنْهَا كَمَا حُرِّمَ فِي شَرْعِ غَيْرِهِ وَ حَرَّمَ الْخَبَائِثَ آپ نے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیا، ان میں سے کسی چیز کو حرام نہیں قرار دیا جیسا کہ آپ کے علاوہ پہلی شریعت میں حرام قرار دی گئیں اور آپ نے حرام قرار دیا ناپاک چیزوں کو

لَمْ يُحِلَّ مِنْهَا شَيْئًا كَمَا اسْتَحَلَّهُ غَيْرُهُ وَ جَمَعَ مَحَاسِنَ مَا عَلَيْهِ الْأَمْرُ ان ناپاک چیزوں میں سے کسی چیز کو حلال قرار نہیں دیا جیسا کہ آپ کے علاوہ کسی نے نہیں حلال کہا ہے۔ اور ان تمام خوبیوں کو جمع فرمایا جو گزشتہ امتوں میں تھیں

فَلَا يُدْكَرُ فِي التَّوَرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ نَوْعٌ مِنَ الْحَدِيثِ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ مَلَائِكَتِهِ وَعَنِ الْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَّا
 چنانچہ تورات، انجیل اور زبور میں کوئی بھی خبر، اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور قیامت سے متعلق ایسی ذکر نہیں کی گئی، مگر
 وَقَدْ جَاءَ بِهِ عَلَى أَكْثَلِ وَجْهِهِ وَأَخَذَ بِأَشْيَاءَ لَيْسَتْ فِي هَذِهِ الْكُتُبِ، فَلَيْسَ تِلْكَ الْكُتُبُ
 اس کو آپؐ نے کامل اور اکمل طریقہ سے پیش فرمایا اور ایسی چیزوں کے بارے میں بھی بتایا جو ان کتابوں میں نہیں تھیں، پس ان کتابوں میں
 إِنْجَابٌ لِعَدْلِ وَقَضَاءٌ بِفَضْلِ وَنُدْبٌ إِلَى الْفَضَائِلِ وَتَرْغِيبٌ فِي الْحَسَنَاتِ إِلَّا وَقَدْ جَاءَ بِهِ وَبِمَا هُوَ
 جو عدل و انصاف کی رعایت، فضائل پر ابھارنے اور نیکیوں کی ترغیب دینا مذکور ہے، آپؐ ﷺ انہیں بھی لائے اور وہ چیزیں بھی لائے
 أَحْسَنُ مِنْهُ. وَإِذَا نَظَرَ اللَّيْبُ فِي الْعِبَادَاتِ الَّتِي شَرَعَهَا وَعِبَادَاتِ غَيْرِهِ مِنَ الْأُمَمِ
 جو ان کتب میں مذکور اعمال سے بہتر ہیں۔ جب کوئی عقل مند آدمی اس عبادات کو جو آپؐ نے شروع فرمایا اور دوسری امت کی عبادات میں غور و فکر کرے گا

توضیح اللغة:

يُحِلُّ: از (افعال) حلال کرنا، حلال قرار دینا، از (ض) مصدر جلا ہو تو بمعنی حلال ہونا... یشرع: از (تفعیل)
 بمعنی ظاہر کرنا، واضح کرنا، تدریجاً سکھانا، از (ف) قانون بنانا، از (افتعال) شریعت نافذ کرنا... معروف: نیکی، بھلائی...
 منکر: اسم مفعول، برائی... خبائث: خبیثہ کی جمع بمعنی ناپاک، گھٹیا، اور خراب چیز، حرام چیز، از (ن) بمعنی پلید ہونا، از
 (ی) مکار ہونا، از (تفعیل) بمعنی خبیث بنانا... ملائکہ: ملک کی جمع بمعنی فرشتہ۔ ایمان: از (افعال) ثابت
 کرنا، واجب کرنا... قضاء: مصدر بمعنی فیصلہ کرنا، حکم دینا... ندب: استحباب، ترغیب، فضائل... اللیب: جفت از (س)
 بمعنی رہنا، جمع آیاء۔

ظَهَرَ فَضْلُهَا وَرُحْمَانُهَا، وَكَذَلِكَ فِي الْحُدُودِ وَالْأَحْكَامِ وَ سَائِرِ الشَّرَائِعِ وَأَمْتُهُ
 تو آپؐ کی عبادات کی فضیلت اور رائج ہونا واضح ہو جائے گا۔ اسی طرح حدود، احکام اور باقی شریعت کا حال ہے۔ آپؐ کی امت
 أَكْثَلُ الْأُمَمِ فِي كُلِّ فَضِيلَةٍ. فَإِذَا قِيَسَ عَلَيْهِمْ بِعِلْمِ سَائِرِ الْأُمَمِ ظَهَرَ فَضْلُ عَلَيْهِمْ، وَإِنْ
 ہر فضیلت میں تمام امتوں سے کامل ہے، سو اگر ان کے علم کا تمام امتوں کے علم سے موازنہ کیا جائے تو ان کے علم کی فضیلت واضح ہو جائے گی، اگر

قِيَسَ دِينُهُمْ وَعِبَادَتُهُمْ وَطَاعَتُهُمْ لِلَّهِ بِغَيْرِهِمْ ظَهَرَ أَنََّّهُمْ أَذِنُوا مِنْ غَيْرِهِمْ

دین، عبادت اللہ کی اطاعت میں دوسروں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ یہ دوسروں سے زیادہ دیندار ہیں

وَإِذَا قِيَسَ شَجَاعَتُهُمْ وَجَهَادُهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَصَبْرُهُمْ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي ذَاتِ اللَّهِ ظَهَرَ أَنََّّهُمْ

اگر موازنہ کیا جائے اس امت کی بہادری، جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے لیے مصائب پر مہر کرنے تو واضح ہو جائے گا کہ یہ لوگ

أَعْظَمُ جِهَادًا وَ أَشَجَعُ قُلُوبًا. وَإِذَا قِيَسَ سَخَاوَتُهُمْ وَ بَذْلُهُمْ وَسَمَاحَةُ أَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِهِمْ

دوسروں سے زیادہ جہاد کرنے والے اور دل کے بہادر ہیں۔ اور جب موازنہ کیا جائے ان کی سخاوت، خرچ کرنے اور جانوں کے نذرانے پیش کرنے کا دوسروں کے ساتھ

تَبَيَّنَ أَنََّّهُمْ أَكْرَمُ مِنْ غَيْرِهِمْ. وَ هَذِهِ الْقَضَائِلُ بِهِ تَأْلُوهَا وَ مِنْهُ تَعْلَمُوهَا.

تو واضح ہو جائے گا کہ یہ لوگ دوسروں سے زیادہ سخی اور دوسروں سے زیادہ فیاض ہیں۔ یہ سارے فضائل انہوں نے آپ ﷺ سے حاصل کیے اور آپ ہی سے سیکھے ہیں

وَهُوَ الَّذِي أَمَرَهُمْ بِهَا لَمْ يَكُونُوا قَبْلَهُ مُتَّبِعِينَ لِكِتَابٍ جَاءَ هُوَ بِتَكْوِيلِهِ

آپ ﷺ نے ہی انہیں ان باتوں کا حکم دیا تھا، آپ سے پہلے یہ لوگ کسی کتاب کی پیروی کرنے والے نہ تھے کہ آپ ﷺ اس کی تکمیل کے لئے تشریف لائے ہوں

توضیح اللغة:

لیب: بمعنی عقلمند، جمع ألباب، ألباء۔... قیس: فعل ماضی مجہول از (س، ض) بمعنی کسی چیز کو اپنے نمونے پر اندازہ

کرنا، قیاس کرنا، ناز سے چلنا، از (مفاعله) بمعنی اندازہ کرنا۔... سخاء: از (س، ن) بمعنی فیاضی ہونا، سخی ہونا، از

(تفاعل) بتکلف فیاض بننا۔... بذلہم: از (ن) رضامندی اور خوشی سے دینا، خرچ کرنا۔... ناہوا: جمع مذکر غائب، ماضی

معلوم، از (ف) حاصل کرنا، پانا۔... مسامحة: از (ف) بخشش کرنا، دینا، از (ک) فیاضی دخی ہونا۔

كَمَا جَاءَ الْمَسِيحُ بِتَكْوِيلِ شَرِيعَةِ التَّوْرَةِ وَكَانَتْ فَضَائِلُ أَتْبَاعِ الْمَسِيحِ وَعُلُومُهُمْ

جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تورات کی شریعت کو مکمل کرنے کے لئے تشریف لائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیام کے فضائل اور ان کے علوم کا

بَعْضُهَا مِنَ التَّوْرَةِ وَبَعْضُهَا مِنَ الزَّبُورِ وَبَعْضُهَا مِنَ النَّبَوَاتِ وَبَعْضُهَا مِنَ الْمَسِيحِ وَ بَعْضُهَا

کچھ حصہ تورات سے ہے، اور کچھ زبور سے، کچھ نبوت سے، اور کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اور کچھ ان لوگوں سے حاصل کئے ہیں

يَمُنْ بَعْدَهُ كَالْحَوَارِيِّينَ وَ مِنْ بَعْدِ الْحَوَارِيِّينَ وَ قَدْ اسْتَعَانُوا بِكَلَامِ الْفَلَاسِفَةِ وَغَيْرِهِمْ حَتَّى جَوَّابُ كَ بَعْدَ آءِ تَتَ، جیسے کہ حواری، اور حواریوں کے بعد سے، یقیناً انہوں نے فلاسفہ اور دوسرے لوگوں کے کلام سے مدد لی یہاں تک کہ

أَدْخَلُوا النَّاسَ غَيْرُوا دِينِ الْمَسِيحِ فِي دِينِ الْمَسِيحِ أُمُورًا مِنْ أُمُورِ الْكُفَّارِ الْمُتَقَاضَةِ لِذِي الْمَسِيحِ.

جب انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین میں تبدیلی کی تو اس میں کافروں کی بہت سی ایسی باتیں شامل کر دیں جو دین مسیح سے متضاد تھیں

وَأَمَّا أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمْ يَكُونُوا قَبْلَهُ يَقْرَءُونَ كِتَابًا بَلْ عَامَّتُهُمْ مَا آمَنُوا بِمُوسَى وَعِيسَى وَدَاوُدَ

جبکہ محمد ﷺ کی امت نے اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی، بلکہ اکثر نے تو حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت داؤد علیہم السلام

وَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ إِلَّا مِنْ جِهَتِهِ، فَهُوَ الَّذِي أَمَرَهُمْ أَنْ يُؤْمِنُوا بِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ

تورات، زبور اور انجیل پر ایمان بھی آپ کے واسطے سے لائے تھے، کہ آپ ﷺ نے ہی انہیں حکم دیا کہ تمام انبیاء پر ایمان لائیں

وَيَقْرَءُوا بِجَمِيعِ الْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَتَهَاهُمْ أَنْ يُقَرِّقُوا بَلَدًا أَحَدًا مِنَ الرُّسُلِ. فَقَالَ تَعَالَى

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تمام کتابوں کا اقرار کریں، اور انہیں رسولوں کے درمیان فرق کرنے سے بھی روکا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

فِي الْكِتَابِ الَّذِي جَاءَ بِهِ: { قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ

اسی کتاب میں جس کو آپ لائے ہیں فرمایا ”امت محمد: تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور اس پر جو ابراہیم، اسماعیل،

وَ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَ الْأَسْبَاطَ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ

اسحاق، یعقوب اور آل یعقوب علیہم السلام کی طرف نازل کیا گیا اور اس پر جو موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو دیا گیا اور اس پر جو دیگر انبیاء علیہم السلام کو

مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَلَدًا أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ. فَإِنْ آمَنُوا بِحَقِّ

ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم ان انبیاء میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے، ہم تو اللہ کے فرمانبردار ہیں، اگر وہ ایمان لے آئیں جیسا کہ

مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا، وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَاهُمْ فِي شِقَاقِي فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ

تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پالیں گے اور اگر انہوں نے پیٹھ پھیری تو وہ لوگ مخالفت میں ہیں، تو مغرب اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ان سے نہ لیں گے

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ } وَقَالَ تَعَالَى ﴿ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

اور وہ سنے والا جاننے والا ہے۔ ”اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ایمان لائے رسول اس کتاب پر جو ان پر نازل کی گئی ہے ان کے رب کی طرف سے

توضیح اللغة:

المسیح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسم علم ہے، یہ اصل میں عبرانی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی ہے مبارک ...
 حوارین: حواری کی جمع بمعنی نصیحت کرنے والے، خیر خواہ۔ دھوبی، رشتہ دار، مددگار، سفید کپڑے والے۔ ... استعانوا:
 از (استفعال) مدد حاصل کرنا، مدد مانگنا۔ ... فلاسفہ: فیلسوف کی جمع بمعنی فلسفہ کا ماہر۔ ... المناقضة: مصدر از
 (مفاعله) بمعنی مخالف ہونا، معارض ہونا۔ ... من جہتہ: جمع جہات بمعنی ذریعہ، وسیلہ، واسطہ، طرف، جہت۔ ... المنزلۃ:
 اسم مفعول بمعنی نازل کردہ، وحی الہی۔ ... اہتدوا: جمع مذکر غائب، ماضی معلوم از (افتعال) بمعنی ہدایت یافتہ، راہ راست پہ
 ہونا۔ ... تولوا: از (تفعیل) اعراض کرنا، منہ موڑنا، پیٹھ پھیرنا۔ ... شقاق: مصدر از (مفاعله) بمعنی ضد، مخالفت،
 مقابلہ۔ ... سمعنا: از (س) بمعنی سنا، از (افعال) بمعنی سنوانا، ... اطعنا: از (افعال) اطاعت کرنا، از (تفعیل) بتکلف
 خود کو مطیع ظاہر کرنا، از (ن) بمعنی فرماں بردار ہونا۔

وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلِكِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا تَفَرَّقُوا قَبْلَ قَوْلِ رُسُلِهِ

اور ایمان والے بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ، اس کے فرشتوں کے ساتھ، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے

وَقَالُوا سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ إِلَيْكَ الْمَصِيرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا

اور انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور قبول کیا، اے ہمارے رب! ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو تکلف نہیں بناتا

إِلَّا وَ سَعَهَا. لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ.

مگر اس کا جو اس کی طاقت (اور اختیار) میں ہو، اس کو ثواب بھی اسی کا ملے گا جو ارادہ سے کرے اور عذاب بھی اسی پر جو ارادہ سے کرے

رَبَّنَا لَا تَوَاخِذْنَا إِنْ نُسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا. رَبَّنَا وَ لَا تَحْبِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كُنَّا

اے ہمارے پروردگار! ہم سے پوچھ بچھ (پکار) نہ کرنا اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر لیں، اے ہمارے رب! ہم پہ ایسا بوجھ نہ ڈالے سخت حکم نہ دیں، جیسا کہ

حَمَلْتَهُ عَلَى الدِّينِ مِنْ قَبْلِنَا. رَبَّنَا وَ لَا تُحِبِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ. وَاعْفُ عَنَّا.

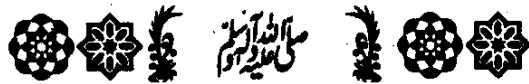
ہم سے پہلے لوگوں پہ ڈالا ہے، اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالے جسے اٹھانے کی ہمیں طاقت نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرمائیں،

وَاعْفِرْ لَنَا وَأَرْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

ہمیں معاف کیجئے اور ہم پر رحم فرمائیں، آپ ہمارے کار ساز ہیں، سو کافر قوم کے خلاف ہماری مدد فرمائیں۔

توضیح اللغة:

ملائکہ: ملک کی جمع، بمعنی فرشتہ... غفرانک: تیری بخشش، تیری پناہ، یہ مفعول مطلق ہے، فعل محذوف نستغفر کے لئے... لا یكلف الله از (تفعیل) مکلف بنانا، پابند بنانا... لا یواخذنا از (مفاعله) مواخذہ کرنا، گرفت کرنا... نسینا: جمع شکم، فعل ماضی از (س) بھولنا... اخطانا از (افعال) غلطی کرنا، خطا کرنا... لا تحمل: لا نافیہ اور تحمل واحد مذکر مخاطب، از (ض) بمعنی بوجھ لادنا، بوجھ ڈالنا... از (تفعیل) بوجھ ڈالنا، اٹھوانا، برداشت کرنا... إصرأ: جمع اصرار، اصل میں اصر، اس بوجھ کے لئے آتا ہے جو اٹھانے والے کو چلنے سے روکے رکھے، یہاں مراد تکلیف شاقہ اور سخت دشوار امور ہیں بوجھ، از (ض) گرہ لگانا، باندھنا۔



الظلم مؤذن بخراب العمران

سلم آبادی کے ویران ہو جانے کا اعلان کرتا ہے

لابن خلدون

إِعْلَمْ أَنَّ الْعُدْوَانَ عَلَى النَّاسِ فِي أَمْوَالِهِمْ ذَاهِبٌ بِأَمْوَالِهِمْ فِي تَحْصِيلِهَا وَاجْتِسَابِهَا لِمَا
جان لو! لوگوں پر ان کے اموال کے معاملے میں ظلم کرنا ان کے مال حاصل کرنے اور کمانے کی امید کو ختم کر دیتا ہے؛ اس لیے کہ
يَرُونَهُ حِينَئِذٍ مِنْ أَنَّ غَايَتَهَا وَمَصِيرُهَا انْتِهَابُهَا مِنْ أَيْدِيهِمْ، وَإِذَا ذَهَبَتْ أَمْوَالُهُمْ فِي اجْتِسَابِهَا وَتَحْصِيلِهَا
دو دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کی کمائی کی انتہاء اور انجام ان کے ہاتھوں سے چھن جاتا ہے، اور جب مال کے حاصل کرنے اور کمانے میں ان کی تمنائیں ختم ہو جائیں
انْقَبَضَتْ أَيْدِيهِمْ عَنِ السَّعْيِ فِي ذَلِكَ، وَعَلَى قَدْرِ الْإِعْتِدَاءِ وَنَسْبَتِهِ يَكُونُ انْقِبَاضُ الرِّعَايَا عَنِ السَّعْيِ فِي الْاجْتِسَابِ
تو اس کے لئے محنت اور کوشش کرنے سے ان کے ہاتھ کھینچ جاتے ہیں، اور ان لوگوں کا کسب و کمائی سے دلچسپی کا ختم ہو جانا ظلم و زیادتی کے بقدر زیادتی کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

صاحب مضمون کا تعارف:

ابن خلدون کا نام عبدالرحمن بن محمد بن خلدون الحضرمی ہے آپ کی ولادت باسعادت سن ۷۳۲ھ میں تیونس میں ہوئی، حصول علم
میں اس انداز سے محنت کی کہ تاریخ کے بھر عالم بن گئے، آپ حکومتی کاتب اور بادشاہ کے قریب ترین علماء میں سے بھی رہے، جامعہ ازہر کے
مدرس بھی رہے اور ایک وقت میں عہدہ قضاء بھی سنبھالا ابن خلدون کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ فلسفہ، تاریخ کے امام اور جہاد اول
ہیں، آپ نے تاریخ پر جو مقدمہ ابن خلدون لکھا ہے تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، اور اس سے دنیا جہان کے کتب خانے مزین ہیں، آپ کی
وفات ۸۰۸ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغة:

مُؤَذِّنٌ..... اسم فاعل خبر دینے والا، اعلان کرنے والا، اذان دینے والا..... بخراب: جمع الخرب، خربہ، بے کار ہونا،
ویران ہونا، (س) خَرَّبًا اجاز اور ویران ہونا۔..... الْعُدْوَانُ: مصدر بمعنى دُشْمَنٍ..... انْتِهَابُ (افتعال) زبردستی
لینا، غالب ہونا..... انْقَبَضَتْ: ماضی کو لینا، از (ض) ہاتھ سے لینا، اور جب اس کا صلہ عن کے ساتھ ہو تو بمعنی رک جانا،
اعراض کرنا..... قَدْرٌ: بمعنی اندازہ از (ن) بمعنی توانا ہونا، از (ض) اندازہ کرنا، از (لِافعال و تفعیل) بمعنی قادر بنانا۔
الاعتدَاءُ: حد سے گزر جانا، تجاوز کرنا، زیادتی کرنا۔

فَإِذَا كَانَ الْإِعْتِدَاءُ كَثِيرًا عَامًّا فِي جَمِيعِ أَبْوَابِ الْمَعَاشِ كَانَ الْقُعُودُ عَنِ الْكَسْبِ كَذَلِكَ
 چنانچہ جب ظلم و زیادتی ذریعہ معاش کے تمام ذرائع میں بہت زیادہ عام ہوگی میں تو کسب و کمائی سے اعراض بھی اسی تناسب سے ہوگا
 لِيُذَاهِبَ بِالْأَمْوَالِ بُحْلَةً يَدْخُلُوهُ مِنْ جَمِيعِ أَبْوَابِهَا، وَإِنْ كَانَ الْإِعْتِدَاءُ يَسِيرًا كَانَ الْإِنْقِبَاضُ عَنِ الْكَسْبِ عَلَى نِسْبَتِهِ
 اس لیے کہ ظلم، معاش کے تمام دروازوں میں داخل ہو کر تمام امیدوں پر پانی پھیر دیتا ہے، اور اگر ظلم کم ہو تو لوگوں کا کمائی سے ہاتھ کڑنا بھی اسی تناسب سے ہوگا
 وَالْعُمْرَانُ وَوُفُورُهُ وَيَفَاقُ أَسْوَاقِهِ إِنَّمَا هُوَ بِالْأَحْمَالِ وَسَعْيِ النَّاسِ فِي الْمَصَالِحِ وَالْمَكَايِسِ ذَاهِبِينَ وَجَائِلِينَ
 آبادی اور اس کی کثرت اور گرم بازاری یہ چیزیں کام کرنے سے اور لوگوں کے مصالح اور کمائی کے ذرائع میں کوشش کرنے کے لئے آنے جانے سے ہوتی ہے
 فَإِذَا قَعَدَ النَّاسُ عَنِ الْمَعَاشِ وَانْقَبَضَتْ أَيْدِيهِمْ عَنِ الْمَكَايِسِ كَسَدَتْ أَسْوَاقُ الْعُمْرَانِ وَانْتَقَصَتِ الْأَحْوَالُ
 جب لوگ معاش کمانے سے بیٹھ جائیں اور کمائی سے ہاتھ کھینچ لیں تو آبادی کے بازار بے رونق ہو جاتے ہیں، حالات بگڑ جاتے ہیں
 وَابْدَعُوا النَّاسُ فِي الْأَفَاقِ مِنْ غَيْرِ تِلْكَ الْإِيَالَةِ فِي ظَلَبِ الرِّزْقِ فَيَتَخَوَّجُ عَنْ نِطَاقِهَا، فَتُفَكُّ سَاكِنُ الْقَطْرِ
 اور لوگ رزق کی تلاش میں اس صوبے کے علاوہ دنیا کے اطراف میں بکھر جاتے ہیں، جو حکومتی انتظام سے باہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب ایک ملک کے رہائشی کوچ کرنے لگتے ہیں
 توضیح اللغة:

الانقباض، از (انفعال) بمعنی کوتاہ رہنا، رک جانا، ہاتھ کھینچ لینا۔ ... غمران: بمعنی آبادی، از (ن) آباد ہونا، از (ض)
 زندگی بھر کے لئے کوئی چیز دینا، از (افتعال) بمعنی ارادہ کرنا، زیارت کرنا، از (استفعال) آباد کرنا۔ ... وفور: از (ض)
 کثرت ہونا، فراوانی ہونا، کما قال تعالیٰ: {فَإِنْ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَوْفُورًا}۔ ... كَسَدَتْ: از (ن) بازار مند
 ہونا، اشیاء کی فروخت کم ہونا، کما قال تعالیٰ: {وَتَجَارَةُ تَخْشُونَ كَسَادُهَا}۔ ... انتقضت: از (افتعال) بمعنی جھڑنا، از
 (تفعیل) جھاڑنا، توڑنا، از (ن) توڑنا، جھاڑنا۔ ... ابْدَعُوا: از (افعال) بمعنی متفرق ہونا، دوڑنا۔ ... أفاق: جمع
 بمعنی کنارہ، آسمان کا کنارہ ہواؤں کے چلنے کی جگہ۔ ... إِيَالَة: بمعنی ضلع یا صوبہ۔

وَحَلَّتْ دِيَارُهُ وَخَرِبَتْ أَمْصَارُهُ وَاخْتَلَّ بِإِخْتِلَالِهِ حَالُ الدُّوَلَةِ وَالسُّلْطَانِ لَمَّا أَتَتْهَا صُورَةُ لِلْعُمْرَانِ
 تو اس کے گھر خالی ہوتے ہیں اور اس کے شہر ویران ہو جاتے ہیں، اس کے ظلم کی وجہ سے ملک کی معیشت اور بادشاہ کے معاملات بھی کمزور ہو جاتے ہیں کیونکہ آبادی کی تو بھی صورت ہے

تَفْسُدُ بِفَسَادِ مَا دَخَلَهَا ضَرُورَةً. وَانْظُرْ فِي ذَلِكَ مَا حَكَاةُ الْمَسْعُودِي فِي أَحْبَارِ الْفُرْسِ عَنِ الْمُؤَبَّدَانِ
لہذا آبادکاروں کے بگاڑ سے وہ اپنے آپ بگڑ جاتی ہے، اور اس بارے میں وہ مضمون دیکھئے جو مسعودی نے اخبار الفردوس میں "مؤبدان" کے حوالے سے نقل کی ہے،

صَاحِبِ الدِّينِ عِنْدَهُمْ أَيَّامُ بَهْرَامَ بْنِ بَهْرَامٍ. وَمَا عَرَّضَ بِهِ لِلْمَلِكِ فِي انْكَارِ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ
جو ان کے ہاں دین دار تھا بہرام بن بہرام کے دور میں، اور جو انہوں نے بادشاہ پر تعریض کی تھی اس کے ظلم

وَالْغَفْلَةِ عَنْ عَائِدَتِهِ عَلَى الدَّوْلَةِ بِضَرْبِ الْيَقَالِ فِي ذَلِكَ عَلَى لِسَانِ الْيَوْمِ حِينَ سَمِعَ الْمَلِكُ أَصْوَاعَهَا
اور غفلت پر کبیر کرتے ہوئے ان مسائل کی وجہ سے جو ملک کو درپیش، ایک انوکھی زبان میں ضرب المل کے ذریعے، جب بادشاہ نے ان کی آوازیں سنیں

وَسَأَلَهُ عَنْ فَهْمِ كَلَامِهَا. فَقَالَ لَهُ: إِنَّ بَوْمًا ذَكَرَ أَيُّوْمَ رِيحَاخِ بَوْمِ أُنْثَى وَإِنَّا شَرَطْتُ عَلَيْهِ عَشْرِينَ قَرْيَةً
اور اس سے ان کے کلام کے سمجھنے کا سوال کیا تو اس نے کہا کہ: ایک ٹرائو نے ایک مادہ انو سے نکاح کا ارادہ کیا تو مادہ انو نے اس پر یہ شرط لگائی کہ تم میں بیستوں کو

مِنَ الْخَرَابِ فِي أَيَّامِ بَهْرَامَ فَقَبِلَ شَرْطَهَا. وَقَالَ لَهَا: إِنَّ دَامَتْ أَيَّامُ الْمَلِكِ أَقْطَعْتُكَ أَلْفَ قَرْيَةٍ وَهَذَا
برباد کر دے بہرام کے دور میں، تو اس نے اس کی شرط منظور کر لی، اور اس سے کہا کہ: بادشاہ وقت ہی کا دور رہا تو میں ایک ہزار بستیاں اجمار دوں گا اور یہ

أَسْهَلُ مَرَامٍ. فَتَنَبَّهَ الْمَلِكُ مِنْ غَفْلَتِهِ وَخَلَا بِالْمُؤَبَّدَانِ وَسَأَلَهُ عَنْ مُرَادِهِ فَقَالَ لَهُ: أَيُّهَا الْمَلِكُ! إِنَّ
تو بہت آسان کام ہے۔ چنانچہ یہ سن کر بادشاہ اپنی غفلت پر متنبہ ہوا اور مؤبدان کو طبع کی میں لے گیا اور اس سے اس کے مراد کے بارے میں پوچھنے لگا تو مؤبدان نے کہا: اے بادشاہ! بے شک

الْمَلِكُ لَا يَتِمُّ عِزُّهُ إِلَّا بِالسُّرْيَعَةِ وَالْقِيَامِ لِلْوَطَنِ عِزَّتِهِ وَالتَّصَرُّفِ تَحْتَ أَمْرِهِ وَتَهْنِئَةٍ وَلَا قِيَامَ لِلشَّرِيعَةِ إِلَّا
ملک مظلوم نہیں ہوتی مگر شریعت، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہنے سے، اسی کے ادا کرنا ہی کے تحت تصرف کرنے سے، اور شریعت کی مطبوعی صرف

بِالْمَلِكِ وَلَا عِزٌّ لِلْمَلِكِ إِلَّا بِالزَّجَالِ. وَلَا قِيَامَ لِلزَّجَالِ إِلَّا بِالنَّالِ وَلَا سَبِيلَ إِلَى النَّالِ إِلَّا بِالْعِمَارَةِ وَلَا
بادشاہ سے ہے، اور بادشاہ کی مطبوعی صرف مردوں (مراد فکر ہے) سے ہے اور افراد مظلوم ہوتے ہیں مال کے ساتھ اور حصول مال کے لئے کوئی چارہ نہیں مگر آبادی کے ساتھ

وَلَا سَبِيلَ لِلْعِمَارَةِ إِلَّا بِالْعَدْلِ

اور آبادی کے لئے کوئی چارہ نہیں سوائے عدل و انصاف کے

توضیح المذہب:

غرابت: از (س) بمعنی اجاڑنا اور ویران ہونا، از (ض) بمعنی ڈھانا، سوراخ کرنا۔... امصار: مصر کی جمع بمعنی

شہر، گوشہ، دو چیزوں کے درمیان روک، از (تفعیل) بمعنی شہر، از (تفعیل) شہر بنانا۔ ... عائدة: عائذ کی مؤنث، بمعنی بھلائی، صلہ، مہربانی، منفعت، جمع عائذات، عواند۔ ... ہوم: بمعنی الو، جمع أبوام۔ ... قرية: شہر، گاؤں، جائیداد، لوگوں کی جماعت، جمع قری، قال تعالیٰ "واسئل القرية" ... تنبه: فعل ماضی از (تفعیل) بمعنی بیدار کرنا، نیند سے بیدار ہونا، واقف ہونا، از (تفعیل) نیند سے بیدار ہونا، از (ن، ک) شریف ہونا، مشہور کرنا۔

وَالْعَدْلُ الْبَيِّزَانُ الْمَنْصُوبُ بَيْنَ الْخَلِيقَةِ نَصَبَهُ الرَّبُّ وَجَعَلَ لَهُ قِيَمًا وَهُوَ الْمَلِكُ، وَأَنْتَ أَيُّهَا الْمَلِكُ اور انصاف ایک ایسا ترازو ہے جو مخلوق کے درمیان رکھا ہے، اللہ رب العزت نے اسے رکھا اور اس کے لئے ایک نگران مقرر فرمایا ہے اور وہ بادشاہ ہے، اے بادشاہ! تو نے عَمَدَتِكَ إِلَى الضِّيَاعِ فَانْتَرَعَتْهَا مِنْ أَرْبَابِهَا وَعُمَارِهَا وَهُمْ أَرْبَابُ الْخَرَاجِ وَمَنْ تُوُخِدُ مِنْهُمْ الْأَمْوَالُ زمینوں پر قبضہ کا ارادہ کیا چنانچہ اس کے مکان اور آبادکاروں سے جہین لیں حالانکہ ان سے خراج و اموال وصول کئے جاتے ہیں وَأَقْطَعَتْهَا الْحَاشِيَةَ وَالْحَدَمَ وَأَهْلَ الْبَطَالَةِ، فَتَرَكُوا الْعِمَارَةَ وَالنَّظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ وَمَا يُصْلِحُ الضِّيَاعِ آپ نے یہ زمینیں اور درباریوں، خدام، رازداروں میں بانٹ دیں تو انہوں نے زمین کو آباد کرنے اور انجام میں غور فکر کرنے کو اور زمین کو بہتر اور زرخیز بنانے کے لئے فکر مند رہنے کو چھوڑ دیا، وَسُوءُ مَحْوٍ فِي الْخَرَاجِ لِقُرْبِهِمْ مِنَ الْمَلِكِ، وَوَقَعَ الْحَيْفُ عَلَى مَنْ بَقِيَ مِنْ أَرْبَابِ الْخَرَاجِ وَعُمَارِ الضِّيَاعِ اور بادشاہ کے مقررین ہونے کی وجہ سے ان سے خراج لینے کے معاملہ میں جہنم پریش سے کام لیا گیا، اور سارا ظلم (کس کا بوجھ) بچے کچے خراج والوں اور آبادکاروں پر پڑ گیا فَانْجَلُوا عَنْ ضِيَاعِهِمْ وَخَلَوْا دِيَارَهُمْ وَأَوُوا إِلَى مَا تَعَلَّدَ مِنَ الضِّيَاعِ فَسَكَنُوهَا، فَقَلَبَتِ الْعِمَارَةُ وَ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی زمینوں سے چلے گئے اور انہوں نے اپنے گھر خالی کر دیے، اور ناقابل رہائش زمینوں میں رہائش اختیار کی جس سے آبادی کم ہو گئی، اور خَرِبَتِ الضِّيَاعُ وَقَلَبَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْجُنُودُ وَالرَّعِيَّةُ وَطَمَعَ فِي مَلِكٍ فَارِسٍ مَنْ جَاوَزَهُمْ مِنَ الْمُلُوكِ زمینیں خراب ہو گئیں، اموال کم پڑ گئے، لشکر اور رعیت ہلاک ہو گئے اور ملک میں پڑوسی ممالک کے شہسوار طمع کرنے لگے لِيَعْلِبَهُمْ بِانْقِطَاعِ الْمَوَادِّ الَّتِي لَا تَسْتَقِيمُ دَعَائِمُ الْمُلِكِ إِلَّا بِهَا. فَلَمَّا سَمِعَ الْمَلِكُ ذَلِكَ اس لئے کہ انہیں علم ہو چکا ہے کہ وہ مواد ختم ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے کسی بھی ملک کے ستون باقی رہتے ہیں۔ جب بادشاہ نے یہ ساری صورت حال سنی تَوَسَّعَ اللُّغَةُ:

الزُّب: بمعنی مالک، سردار، درست کرنے والا، پرورش کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ہے، جمع أرباب

... قیما: بمعنی متولی، منتظم۔ ... عمدت: کسی شئی کا ارادہ کرنا، قصد کرنا از (ض) ارادہ کرنا، کما قال تعالیٰ: {ومن یقتل مؤمنا متعمدا}۔ ... غمّارا: عامر کی جمع مکتّرہ بمعنی گھر کا رہنے والا، زمین وغیرہ کو آباد کرنے والا۔ ... خراج: بمعنی ملکیت، جزیہ، زمین کا محصول، جمع أخرج، أخرجتہ۔ ... العواقب: عاقبت کی جمع، ہر شئی کا آخر، انجام، کما قال تعالیٰ: {ولا یخاف عقباها}۔ ... دعائم: دعامة: جمع بمعنی ستون، کعبا۔

أَقْبَلَ عَلَى النَّظَرِ فِي مُلْكِهِ وَأَنْتَزَعَتِ الضِّيَاعُ مِنْ أَيْدِي الْخَاصَّةِ وَرَدَّتْ عَلَى أَزْوَاجِهَا وَحَمَلُوا عَلَى رُسُومِهِمُ السَّالِفَةَ
تو اپنے ملک پر متوجہ ہوا، چنانچہ خواص سے زمینیں چھین کر اور ان کے مالکوں کو واپس کر دی گئیں، اور انہیں اپنے سابقہ طریقوں پر باقی رکھا گیا۔

وَأَخْلَوْا فِي الْعِبَارَةِ وَقَوِيَ مِنْ ضَعْفِ مِنْهُمْ فَعُتِرَتِ الْأَرْضُ وَأَخْضَبَتِ الْبِلَادُ وَكَثُرَتِ الْأَمْوَالُ عِنْدَ جُبَاةِ الْخَرَاجِ
چنانچہ وہ بھر سے آباد کاری میں لگ گئے جو کمزور ہو گئے تھے وہ قوی ہو گئے، زمینیں آباد ہو گئی، شہر شاداب ہو گئے اور خراج وصول کرنے والوں کے پاس مالوں کی کثرت ہو گئی

وَقَوِيَتِ الْجُنُودُ وَقُطِعَتْ مَوَادُّ الْأَعْدَاءِ وَشَحَنَتِ الثُّغُورُ وَأَقْبَلَ الْمَلِكُ عَلَى مُبَاشَرَةِ أُمُورِهِ بِنَفْسِهِ فَحَسُنَتْ
اور لشکر طاقت ور ہو گئے، دشمنوں کی طمع اور امیدیں کٹ گئیں، سرحدیں بھر گئیں، اور بادشاہ اپنے ذاتی امور خود نمٹانے لگا، پس اچھے ہو گئے

أَيَّامُهُ وَانْتَضَمَ مُلْكُهُ فَتَفَهَّمُ مِنْ هَذِهِ الْحِكَايَةِ أَنَّ الظُّلْمَ مُحَرِّبٌ لِلْعُمَرَانِ وَأَنَّ عَائِدَةَ الْخَرَابِ فِي الْعُمَرَانِ
ان کی حکومت کے ایام، اور ان کا ملک منظم ہو گیا۔ اس حکایت سے آپ یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ ظلم آبادی کو خراب کرنے والا ہے مگر آبادی میں فساد کا نتیجہ

عَلَى الدُّوَلَةِ بِالْفَسَادِ وَالْإِنْتِقَاضِ وَلَا تَنْظُرْ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنَّ الْإِعْتِدَاءَ قَدْ يُوْجَدُ فِي الْأَمْصَارِ الْعَظِيمَةِ مِنَ الدُّوَلِ الَّتِي يَهَيَّأُ
ملکت کے بگاڑ اور ٹوٹ پھوٹ کی صورت میں ہوتا ہے، اس میں ایسا مت سوچنا کہ بسا اوقات کسی ملکت کے بڑے شہروں میں ظلم تو پایا جاتا ہے

وَلَمْ يَقَعْ فِيهَا خَرَابٌ. وَاعْلَمْ أَنَّ ذَلِكَ إِذَا جَاءَ مِنْ قِبَلِ الْمُنَاسَبَةِ بَيْنَ الْإِعْتِدَاءِ وَأَحْوَالِ أَهْلِ الْبِضْرِ
مگر اس میں بربادی نہیں ہوتی، بلکہ جان لیجے کہ ظلم و زیادتی کا اثر اور شہر کے حالات کی مناسبت سے سامنے آتا ہے،

فَلَمَّا كَانَ الْبِضْرُ كَثِيرًا وَعُمَرَانُهُ كَثِيرًا وَأَحْوَالُهُ مُتَّسِعَةً يَمَّا لَا يَنْحَصِرُ
سو جب شہر بڑا ہو، اور اس کی آبادی بہت ہو اور احوال وسیع ہوں کہ انحصار و تنگ نہ ہو سکے

كَانَ وَقُوعُ النَّقْصِ فِيهِ بِالْإِعْتِدَاءِ وَالظُّلْمِ لَيْسَ يَسِيرًا، لِأَنَّ النَّقْصَ إِذَا يَقَعُ بِالتَّوَدُّعِ فَإِذَا خَفِيَ بِكَثْرَةِ الْأَحْوَالِ
تو ظلم کی وجہ سے وہاں نقصان کم ہوتا ہوا نظر آتا ہے اس لئے کہ نقصان بتدریج آتا ہے، پس جب ظلم پوشیدہ ہو بوجہ کثرت احوال

وَإِتْسَاعِ الْأَعْمَالِ فِي الْبَصْرِ لَمْ يَظْهَرْ أَثَرُهُ إِلَّا بَعْدَ حِدْنٍ وَقَدْ تَذَهَبَ تِلْكَ الدَّوْلَةُ الْمُعْتَدِيَّةُ مِنْ أَصْلِهَا
اور وسعت اعمال کے، اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا مگر کچھ عرصہ کے بعد اور کبھی تو وہ ظالمانہ حکومت جڑ سے ختم ہو جاتی ہے
قَبْلَ خَرَابِ الْبَصْرِ وَتَجِيئِ الدَّوْلَةِ الْآخَرَى فَتَرْقَعُهُ بِحِدَّتِهَا وَتَجْبُرُ النِّقْصَ الَّذِي كَانَ خَفِيًّا فِيهِ
شہر میں ویرانی سے پہلے اور دوسری حکومت آتی ہے تو نئے سرے سے اس کی پیوند کاری کرتی ہے اور ٹھیک کر دیتی ہے اس کو نقصان جو مخفی تھا،
فَلَا يَكَادُ يُشْعِرُهُ إِلَّا أَنَّ ذَلِكَ فِي الْأَقْلِ النَّادِرِ وَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا أَنَّ حُصُولَ النِّقْصِ فِي الْعُمَرَاءِ عَنِ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ أَمْرٌ وَاقِعٌ
چنانچہ وہ نقصان محسوس ہی نہیں ہوتا مگر شاذ و نادر۔ مقصود یہ ہے کہ ظلم اور زیادتیوں کی وجہ سے آبادی میں نقصان کا ہونا ایسا امر واقع ہے
لَا يَكَادُ مِنْهُ لِمَا قَدْ مَنَعَهُ وَوَبَّأَهُ عَائِدٌ عَلَى الدَّوْلِ. وَلَا تَحْسَبَنَّ الظُّلْمَ إِثْمًا هُوَ أَخَذُ النَّهَالِ أَوْ الْمَلِكِ مِنْ يَدِ مَالِكِهِ
اور یہ بھی لازمی بات ہے کہ اس کا وبال حکومتوں پر پڑتا ہے، جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ تم یہ نہ سمجھو کہ ظلم صرف مال لے لینے کا نام یا مالک کے ہاتھ سے کوئی چیز
مِنْ غَيْرِ عَوِضٍ وَلَا سَبَبٍ كَمَا هُوَ الْمَشْهُورُ. بَلِ الظُّلْمُ أَعَمُّ مِنْ ذَلِكَ وَكُلٌّ مِنْ أَخَذَ مَلِكٌ أَحَدًا أَوْ غَصَبَهُ فِي عَمَلِهِ
بغیر عوض و سبب کہتا ہے جیسا کہ مشہور ہے، بلکہ ظلم اس سے عام ہے اور ہر وہ شخص جو کسی سے اس کی ملوکہ چیز چھین لے، یا اس کے عمل اور مزدوری میں کوئی کے ذریعے غصب کر لے
أَوْ طَالَبَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ أَوْ فَرَضَ عَلَيْهِ حَقًّا لَمْ يَفْرِضْهُ الشَّرْعُ فَقَدْ ظَلَمَهُ. فَجَبَاةُ الْأَمْوَالِ بِغَيْرِ حَقِّهَا ظَلَمَةٌ.
یا باحق کسی چیز کا مطالبہ کرے یا کوئی ایسا حق لازم کر دے جو شریعت نے لازم نہیں کیا تو یہ ظالم ہے۔ لہذا باحق ٹھیکس لینے والے ظالم ہیں

توضیح المصنف:

رسوم: رسم کی جمع بمعنی علامت، از (ض) پاؤں کا نشان چھوڑنا، تیز چلنا... أَخَصَصْتُ: از (افعال) بمعنی سرسبز
ہونا، سرسبز کرنا، از (ض، س) زرخیز ہونا... فَعُورٌ: ثَغَرٌ کی جمع بمعنی سرحد، اگلے دانت، منہ، پہاڑ یا وادی کی کشادگی...
دَوْلٌ: دَوْلَةٌ کی جمع، بمعنی حکومت، ملک... التدریج: کسی شئی کو تھوڑا تھوڑا لانا، از (ن) سیرجیوں پر چڑھنے والے کی طرح
چلنا، کما قال تعالیٰ: {وَلِلرَّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ}... تَوَقَّعُ: از (ف، تفعیل) بمعنی پیوند لگانا، اصلاح
کرنا، از (س) احق اور بے شرم ہونا... نادر: بمعنی کمیاب، شاذ، قلیل الوجود، خلاف قیاس، جمع نوادر... غصب: از
(ض) زبردستی لے لینا۔

وَالْمُعْتَدُونَ عَلَيْهَا ظَلَمَةٌ، وَالْمُنْتَهَبُونَ لَهَا ظَلَمَةٌ، وَالْبَايَعُونَ لِحَقُوقِ النَّاسِ ظَلَمَةٌ وَغَضَابُ الْأَمْلَاجِ عَلَى الْعُمُومِ

ظَلَمَةٌ وَوَبَالَ ذَلِكَ كُلُّهُ عَائِدٌ عَلَى الدَّوْلَةِ بِخَرَابِ الْعُمَرَانِ الَّذِي هُوَ مَا دُمَّتْهَا لِإِدْخَابِهِ الْأَمَالِ مِنْ أَهْلِهِ۔

بھی ظالم ہیں، اور ان تمام کا وبال ملک پر اس طرح آتا ہے کہ آبادی جو ملک کی اصل ہے برباد ہو جاتی ہے، کیونکہ وہ آبادی دالوں کی امیدوں کو ختم کر دیتا ہے۔

وَأَعْلَمُ أَنَّ هَذِهِ هِيَ الْحِكْمَةُ الْمَقْصُودَةُ لِلشَّارِعِ فِي تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَهُوَ مَا يَنْشَأُ عَنْهُ مِنْ فَسَادِ الْعُمَرَانِ وَخَرَابِهِ

جان لو کہ ظلم کو حرام قرار دینے میں شریعت کے پیش نظر یہی حکمت ہے اور وہ یہ کہ اس ظلم کی وجہ سے آبادی میں فساد اور خرابی پیدا ہوتی ہے

وَلِذَلِكَ مُؤَذِّنٌ بِانْقِطَاعِ النَّوْعِ الْبَشَرِيِّ، وَهِيَ الْحِكْمَةُ الْعَامَّةُ الْمُرَاعَاةُ لِلشَّرْعِ فِي تَجْمِيعِ مَقَاصِدِهِ الطَّرِيقَةُ الْخَمْسَةُ

اور یہ ظلم نوع بشری کے ختم ہونے کا اعلان کرتی ہے۔ یہی وہ عمومی حکمت ہے جس کی شریعت نے اپنے پانچوں ضروری مقاصد میں لحاظ رکھا ہے

مِنْ حِفْظِ الدِّينِ وَالنَّفْسِ وَالْعَقْلِ وَالنَّسْلِ وَالْمَالِ فَلَمَّا كَانَ الظُّلْمُ كَمَا رَأَيْتَ مُؤَذِّنًا بِانْقِطَاعِ النَّوْعِ لَنَا

یعنی دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت میں۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ ظلم آبادی کے ختم ہونے کا اعلان کرتا ہے؛ کیوں کہ

أَدَّى إِلَيْهِ مِنْ تَحْرِيبِ الْعُمَرَانِ كَانَتْ حِكْمَةُ الْحُظْرِ فِيهِ مَوْجُودَةً فَكَانَ تَحْرِيمُهُ مُهِمًّا

یہ آبادی کو ویرانی تک پہنچاتا ہے، تو اس سے منع کرنے کی حکمت اس میں موجود ہے، لہذا اس کو حرام قرار دینا انتہائی اہم ہے

وَأَدِلَّتْهُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ كَثِيرَةٌ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَهَا قَانُونُ الضَّبْطِ وَالْحَضَرِ۔

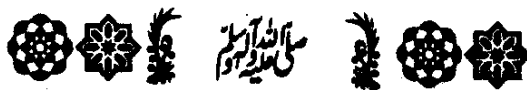
اور اس کی حرمت کے دلائل قرآن و سنت میں بہت زیادہ ہیں اتنے زیادہ ہیں کہ جن کو گنتا تحریر میں لانا مشکل ہے۔

توضیح اللغة:

مانعون: از (ف) روکنا، حق ادا نہ کرنا، از (ک) قوی ہونا، از (مفاعله) بمعنی حمایت کرنا، از (افتعال) بمعنی رکنا،

... نسل: بمعنی اولاد، جمع أنسال۔ ... عقل: روحانی نور جس سے غیر محسوس چیزوں کا ادراک ہوتا ہے، دل، دیت جمع

عقول۔ ... قانون: بمعنی قاعدہ، اصل، ہر چیز کا پیمانہ۔



الْمَدِينَةُ الْعَجْمِيَّةُ عِنْدَ بَعْثَةِ الرَّسُولِ ﷺ

عجمی سلطنت بعثت نبوی ﷺ کے زمانے میں

للشیخ ولی اللہ الدہلوی

اعْلَمُوا! أَنَّ الْعَجَمَ وَالرُّومَ لَمَّا تَوَارَتْ الْخَلَاقَةُ قُرُوتًا كَثِيرَةً وَخَاضُوا فِي لَذَّةِ الدُّنْيَا وَنَسُوا الدَّارَ الْآخِرَةَ
جان لو! کہ جب عجم اور روم میں مسلسل کئی سال تک بادشاہت قائم رہی کہ وہ لوگ دنیا کی لذتوں میں ڈوب گئے اور آخرت کو بھول گئے
وَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ، تَعَمَّقُوا فِي مَرَافِقِ الْمَعِيشَةِ وَتَبَاهَوْا بِهَا، وَوَرَدَ عَلَيْهِمْ حُكْمَاءُ الْأَقَايِ
اور شیطان ان پر غالب آ گیا تو وہ لوگ معاشی منافع میں منہمک ہو گئے اور ان منافع کے ساتھ فخر کا اظہار کرنے لگے، چنانچہ دنیا جہاں کے حکماء اور عقلاء ان کے پاس آتے
يَسْتَنْبِطُونَ لَهُمْ دَقَائِقَ الْمَعَاشِ وَمَرَافِقَهُ، فَمَا زَالُوا يَعْمَلُونَ بِهَا وَيَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
اور ان کے لیے معیشت کی باریکیاں اور اس کے منافع ایجاد کیا کرتے۔ چنانچہ ہمیشہ انہی کے ایجاد کردہ اصولوں پر عمل کرتے، اور ایک دوسرے سے آگے بڑھتے
وَيَتَبَاهَوْنَ بِهَا، حَتَّى قِيلَ: إِنَّهُمْ كَانُوا يُعْمَلُونَ مَنْ كَانَ يَلْبَسُ مِنْ صَنَائِدِهِمْ مِنْطَقَةً أَوْ تَأْجَا فَيَنْبُتُهَا دُونَ مِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ
اور اس پر فخر کا اظہار کرتے تھے، یہاں تک کہا گیا ہے کہ ایسے بادشاہ کو عمارت لاتے جو ایسا پٹکا یا تاج پہنتا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم سے کم
أَوْ لَا يَكُونُ لَهُ قَصْرٌ شَامِعٌ وَأَبْرَزٌ وَحَمَامٌ وَبَسَاتِينٌ وَلَا يَكُونُ لَهُ خَوَاطِبٌ قَارِهُةٌ، وَغِلْمَانٌ حُسَانٌ
یا اس کے ہاں عالیشان محل، فوارہ، حمام اور باغات نہ ہوں، اور اس کے پاس چاق و چوبند جانور، حسین و جمیل غلام نہ ہوں
صاحب مضمون کا تعارف:

صاحب مضمون کا نام قطب الدین احمد ولی اللہ بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین العمری الدہلوی ہے، آپ ۱۱۴۳ھ میں پیدا ہوئے، اور اپنے والد محترم سے کسب علم کیا، اور پندرہ سال کی عمر بھی نہ گزری تھی کہ فارغ ہوئے، پھر تدریس و تالیف کا سلسلہ شروع کیا، یہاں تک کہ ۱۱۴۳ھ میں حجاز کا سفر کیا، وہاں کے علماء کرام سے استفادہ کیا اور شیخ ابو طاہر مدنی رحمہ اللہ سے علم حدیث حاصل کیا پھر ہندوستان واپس لوٹے، آپ کی بعض کتابیں ایسی ہیں کہ اب تک اس طرح کی کتابیں نہیں لکھی گئیں، خصوصاً الفوز الکبیر فی أصول التفسیر، إزالة الخفاء فی خلافة الخلفاء، رسالة الإنصاف فی سبب الاختلاف مشہور ہیں، اور ان کی مشہور کتاب حجة الله البالغة اپنے موضوع کی منفرد کتاب ہے، آپ کی وفات ۱۱۷۶ھ میں ہوئی۔

توضیح اللغة:

خاصوا: از (ن) بمعنی مشغول ہونا، داخل ہونا، گھستا، از (افعال) بمعنی داخل کرنا، لذت: بمعنی خوشی، مزہ، حصول مرغوبات جمع لذات، از (س) بمعنی لذیذ ہونا، عمدہ ہونا، از (استفعال) بمعنی لذیذ پانا۔۔۔ استحوذ: از (استفعال) بمعنی غالب ہونا، دل و دماغ پر قبضہ جمانا، از (ن) حفاظت کرنا۔ کما قال تعالیٰ: {استحوذ علیہم الشیطان}۔۔۔ تعمقوا: از (تفعیل) بمعنی معاملہ کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرنا، از (ک) بمعنی گہرا ہونا، از (افعال) بمعنی گہرا کرنا۔۔۔ مرفق: مرفق کی جمع بمعنی ہر وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے۔۔۔ تباہوا: از (تفاعل) بمعنی باہم فخر کرنا، فخر میں مقابلہ کرنا، از (استفعال) فخر کرنا۔۔۔ یعیزون: اجوف یا، از (الفعال) بمعنی عار دلانا، از (ض) حیرانی کے ساتھ آنا جانا۔۔۔ منطقة: بمعنی ٹپکا، علاقہ، جمع مناطق۔۔۔ تاج: جمع تیجان، از (ن) بمعنی تاج پہننا، از (تفعیل) بمعنی تاج پہننا۔۔۔ شامخ: از (ف) بمعنی بلند ہونا، تکبر کرنا، از (تفاعل) بمعنی بلند ہونا، تکبر کرنا۔۔۔ قصور: بمعنی محل، لکڑی، جمع قصور۔۔۔ فارہ: بمعنی چالاک، خوبصورت جوان لڑکی، جمع فوارہ، از (س) بمعنی خوش ہونا، اکڑنا، از (ک) ماہر ہونا، خوش ہونا، سبک ہونا۔ کما قال تعالیٰ: {وتنحتون من الجبال بیوتا فارہین}۔

وَلَا يَكُونُ لَهُ تَوْشُّعٌ فِي الْمَطَاعِمِ، وَتَجَمُّلٌ فِي الْمَلَابِيسِ، وَذِكْرُ ذَلِكَ يَطُولُ وَمَا تَرَاهُ مِنْ مُلُوكٍ بِلَادِكَ

یاس کے ہاں کھانے میں کشادگی و آسودگی نہ ہو اور کپڑوں میں تزئین و آرائش نہ ہو۔ غرض ان سب کا ذکر بہت طویل ہے، لیکن اس کے باوجود جب آپ اپنے شہروں کے بادشاہوں کو دیکھیں گے

يُعْبِيْكَ عَنْ حِكَايَاتِهِمْ۔ فَدَخَلَ كُلُّ ذَلِكَ فِيْ اَصُوْلِ مَعَاشِهِمْ وَصَارَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ

تو آپ (مجی دردی) لوگوں کی حکایات سے مستغنی ہو جائیں گے۔ بہر حال یہ چیزیں ان کی معیشت کی جڑوں میں داخل ہو گئی تھیں، کہ ان کے دلوں سے نکلنے ہی نہ تھیں

إِلَّا أَنْ تَمْرُغَ، وَتَوَلَّدَ مِنْ ذَلِكَ دَاءٌ عُضَالٌ دَخَلَ فِيْ جَمِيعِ اَعْضَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَآفَةُ عَظِيْمَةٍ

مگر یہ کہ ان کے گلے گلے کر دیے جائیں، اور اس کی وجہ سے ایک ایسا شدید مرض پیدا ہوا، جو شہر کے تمام طبقات میں داخل ہو گئی تھی، اس کی وجہ سے ایک بڑی آفت پیدا ہو گئی تھی

لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ مِنْ أَسْوَاقِهِمْ وَرُسْتَاقِيهِمْ وَغَنِيَّتِهِمْ وَفَقِيْرِهِمْ إِلَّا قَدِ اسْتَوَلَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ بِتَلَابِيْهِ

جس سے ان کا کوئی بازار، منجانب آبادیاں، امراء اور فہراء میں سے کوئی ایسا فرد نہیں بچا مگر وہ ان پر غالب نہ آگئی اور ان کو گریبانوں سے ہکا بلیا

وَأَحْزَنُهُ فِي نَفْسِهِ وَأَهَاجَتْ عَلَيْهِ غَمُومًا وَهُمُومًا لَا إِزْجَاءَ لَهَا. وَ ذَلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْأَشْيَاءَ
اور اس نے ان کو اپنے نفس میں عاجز و مجبور کر دیا، اور ان کو ایسی پریشانیوں اور مصائب میں گمیر دیا جن کا کوئی کنارہ نہ تھا۔ اور یہ اس لیے کہ یہ چیزیں

لَمْ تَكُنْ لِتُحْصَلْ إِلَّا بِمَنْدَلِ أَمْوَالٍ خَطِيزَةٍ وَلَا تُحْصَلُ تِلْكَ الْأَمْوَالُ إِلَّا بِتَضْعِيفِ الطَّرَائِبِ
مال کثیر خرچ کیے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی تھیں اور اتنا مال حاصل نہیں ہو سکتا مگر ٹیکسوں کو دینا کیا جائے
عَلَى الْفَلَاحِينَ وَالتُّجَّارِ وَأَشْبَاهِهِمْ، وَالتَّضْعِيفُ عَلَيْهِمْ فَإِنْ امْتَنَعُوا قَاتَلُوهُمْ وَعَذَّبُوهُمْ
کاشتکاروں، تاجروں پر اور ان جیسے دوسرے لوگوں پر، اور ان پر عقی کرنے سے، پھر اگر وہ مقررہ مقدار ادا نہ کریں تو ان سے لڑائی اور ان کو سزا دیتے،

وَ إِنْ أَطَاعُوا جَعَلُوهُمْ مِمَّنْزِلَةِ الْحَمِيرِ وَالْبَقَرِ يَسْتَعْمِلُ (يُسْتَعْمَلُ) فِي النَّضْحِ وَالذِّبْيَانِ وَالْحِصَادِ
اور اگر بات مان جائیں تو انہیں گدھوں اور بیلوں کی طرح کام لیتے کہ جس طرح انہیں کھیت سیراب کرنے، کھیتی گاہے اور کانٹے میں استعمال کیا جاتا ہے
توضیح اللغة:

نَمَزَعُ: از (تفعّل) بمعنی جدا جدا ہونا، تقسیم کرنا، بکڑے بکڑے کرنا از (ف) بمعنی چھلانگ لگانا، از (تفعّل) بمعنی متفرق
کرنا، ... عضال: بمعنی سخت اور عاجز کرنے والی بیماری۔ ... رستاق: بمعنی دیہات، جمع رساتیق۔ ... تلایب: تلایب کی
جمع بمعنی گریبان۔ ... اہاجت: از (افعال و تفعّل) بمعنی ابھارتا، برا بھانتہ کرنا، از (تفعّل، ض) بمعنی بھڑکنا، برا بھانتہ ہونا۔ ...
ارجاء: رجاء کی جمع بمعنی طرف، کنارہ، کہا جاتا ہے: رجو البئر، کنویں کا کنارہ ... خطیرہ: بمعنی کثیر، زیادہ، ... ضرائب:
ضربہ کی جمع بمعنی وہ مال جو کسی پر مقرر کیا جائے، عشر، خراج اور ٹیکس ... فلاحین: فلاح کی جمع بمعنی کسان، کاشتکار۔ ... ملاح:
کرایہ پر جانور دینے والا۔ ... حمیر: حمار کی جمع بمعنی گدھا۔ ... بقر: بمعنی گائے یہ اسم جنس ہے جو واحد بقرہ کی جمع ہے، اور جمع
بقرات اور ابقار۔ ... النضح: از (ف، ض) بمعنی ٹپکنا، سیراب کرنا۔ ... الذبّاس: از (ن) بمعنی کھیتی گاہا، روندنا، ذلیل کرنا۔
... الحصاد: از (ض، ن) بمعنی کاٹنا، کٹائی کرنا، از (س) بمعنی مضبوط بناوٹ کا ہونا، از (افعال) بمعنی کھیتی کا کٹنے کے قریب ہونا۔

وَلَا تُقْتَلَى إِلَّا لِيُسْتَعَانَ بِهَا فِي الْحَاجَاتِ. ثُمَّ لَا تُتْرَكَ سَاعَةً مِنَ الْعَتَاءِ حَتَّى صَارُوا
انہیں جمع نہیں کیا جاتا مگر اس لیے کہ ضرورتوں میں ان سے مدد لی جائے۔ پھر نکات کے بعد ایک گھڑی بھی آرام کے لئے نہیں چھوڑا جاتا تاہم یہاں تک کہ وہ لوگ ایسے ہو گئے

لَا يَفْعَلُونَ زُؤُوسَهُمْ إِلَى السَّعَادَةِ الْأَخْرَوِيَّةِ أَصْلًا، وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ذَلِكَ. وَزُؤُومًا كَانَ أَقْلَبُهُمْ وَاسِعٌ
کہ انہوں نے سعادت اخروی کی طرف سراٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کی طاقت رکھتے تھے۔ بسا اوقات یوں بھی ہوتا کہ ایک بڑی ریاست میں

لَيْسَ فِيهِمْ أَحَدٌ يَهْتَبِئُهُ دِينُهُ، وَلَمْ يَكُنْ لِيُخْضَلْ أَيْضًا إِلَّا بِقَوْمٍ يَتَكَسَّبُونَ بِتَهْنِئَةِ تِلْكَ الْمَطَاعِمِ وَالْمَلَابِيسِ
ایک شخص بھی ایسا نہ ہوتا تھا کہ جس کے نزدیک دین کی اہمیت ہو، اور یہ صورت حال پیدا نہیں ہو، مگر ایسے لوگوں کی وجہ سے کہ ان کی کمائی کے مقاصد و معارف، مطعومات، ملبوسات

وَالْأَهْلِيَّةِ وَغَيْرِهَا، وَيَتَزَكُّونَ أَصُولَ الْمَكَايِسِ الَّتِي عَلَيْهَا بِنَاءُ نِظَامِ الْعَالَمِ
عمارات وغیرہ اور کاروبار کے ان اصولوں کو چھوڑ بچے تھے کہ جن پر نظام عالم کی بنیاد ہے
وَصَارَ عَامَّةٌ مَنِ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ يَتَكَلَّفُونَ مُحَاكَاةَ الصَّنَائِدِ فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ وَإِلَّا لَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُمْ حِظْوَةً
اور عوام الناس جو ان کے پاس آتے جاتے وہ بھی مجبور ان چیزوں میں سرداروں کی حقل کرنے پر مجبور تھے ورنہ ان کے ہاں ان کا نہ کوئی مرتبہ ہوتا
وَلَا كَانُوا عِنْدَهُمْ عَلَى بَالٍ. وَصَارَ جَهْزُورُ النَّاسِ عِيَالًا عَلَى الْخَلِيفَةِ يَتَكَلَّفُونَ مِنْهُ تَارَةً عَلَى أَكْثَرِهِمْ
اور نہ ان کی کوئی حیثیت ہوتی۔ چنانچہ لوگوں کا ایک بڑا طبقہ نان و نفقہ کے لحاظ سے، خلیفہ کا عیال بن گیا کہ وہ لوگ خلیفہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتے، کبھی تو اس عنوان سے کہ وہ

توضیح اللغة:

لَا تَقْتَنِي: از (افتعال) بمعنی جمع کرنا، حاصل کرنا، پیدا کرنا۔... يَتَكَسَّبُونَ: از (تفعّل) کمانے کی کوشش کرنا، از
(ض) کمانا، رزق طلب کرنا، کما قال تعالى: {أَنْفَقُوا مِنْ طِبَابَاتِ مَا كَسَبْتُمْ}۔... صناديد: صندید کی جمع بمعنی
سردار، بہادر،... حظوة: بمعنی مرتبہ، مقام، حصہ۔

مِنَ الْغُرَاةِ وَالْمَدِينَةِ، يَتَرَشَّعُونَ بِرُسُومِهِمْ وَلَا يَكُونُ الْمَقْصُودُ دَفْعَ الْحَاجَةِ وَلَكِنَّ الْغِيَامَ
تازیوں میں سے ہیں اور شہر کے سیکرٹی دالوں میں سے ہیں۔ یہ لوگ بھی اپنے سرداروں کے طریقے پر گامزن تھے اس سے ان کا مقصد ضروریات پوری کرنا نہیں تھا، بلکہ
بِسَبْرَةٍ سَلَفِهِمْ، وَتَارَةً عَلَى أَكْثَرِهِمْ شُعْرَاءَ جَرَتْ عَادَةُ الْمُلُوكِ بِصِلَتِهِمْ. وَتَارَةً عَلَى أَكْثَرِهِمْ زُهَادٌ وَفُقَرَاءُ
صرف اپنے بڑوں کے طریقوں کو قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اور کبھی اس عنوان سے کہ وہ شاعر ہیں اور شاعروں کو دینا بادشاہوں کی عادت رہی ہے، کبھی یہ کہ کہ وہ درویش اور فقیر ہیں
يَقْبَحُ مِنَ الْخَلِيفَةِ أَنْ لَا يَتَفَقَّدَ حَالَهُمْ فَيَضِيقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَتَتَوَقَّفُ مَكَايِسُهُمْ عَلَى ضُبَّةِ الْمُلُوكِ
بادشاہ کے شان میں یہ بات ناپسند تھی کہ ان کی خبر گیری نہ کرے، کہ وہ ایک دوسرے پر بوجھ بن جائیں اور ان کی کمائی موقوف تھی بادشاہوں کی محبت پر
وَالرِّفْعِ بِهِمْ، وَحُسْنِ الْمَعَاوَرَةِ مَعَهُمْ وَالْعَمَلِ مِنْهُمْ، وَكَانَ ذَلِكَ هُوَ الْفَنُّ الَّذِي تَتَعَبَقُ أَفْكَارُهُمْ فِيهِ
ان کے ساتھ نرمی پر، خوش کلامی اور ان کی چالوسی پر، یہ ایسا فن تھا جس میں ان کی فکریں ڈوبی ہوئی تھیں

تَضِيْعُ أَوْقَاتِهِمْ مَعَهُ. فَلَمَّا كَثُرَتْ هَذِهِ الْأَشْغَالُ تَشَبَّحَ فِي نُفُوسِ النَّاسِ هَيَاثُ خَسِيسَةٍ وَأَعْرَضُوا
اسی میں ان کا وقت برباد ہوتا۔ پھر جب اس قسم کے کام بہت زیادہ ہو گئے، لوگوں کے دلوں میں گھٹیا قسم کی کیفیات پیدا ہو گئیں اور وہ اعراض کرنے لگے
توضیح اللغة:

جمہور: قوم کی جماعت، ہر چیز کا بڑا حصہ، قوم کے بڑے اور اشراف لوگ، جمع جماہیر۔... يتكلفون: از
(تفعل) بمعنی لوگوں سے مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلاتا، از (ن) رکنا، باز رکنا۔... صلة: بمعنی عطیہ، احسان، جمع صلات
... التملق: از (تفعل) بمعنی چاچلوسی کرنا، از (س) بمعنی خوشامد کرنا، از (ن) بمعنی نرم کرنا، مثانا، از (افعال) بمعنی محتاج ہونا۔
كما قال تعالى: {ولا تقتلوا اولادكم من املاق}۔

عَنِ الْأَخْلَاقِ الصَّالِحَةِ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَعْرِفَ حَقِيقَةَ هَذَا الْمَرَضِ فَانْظُرْ إِلَى قَوْمٍ لَيْسَتْ فِيهِمْ الْخُلَافَةُ
اچھے اخلاق سے۔ اگر آپ اس مرض کی حقیقت کو جاننا چاہتے ہیں تو ایک ایسی قوم کا تصور کریں جن میں خلافت نہ ہو،
وَلَا هُمْ مُتَعَفِّقُونَ فِي لَذَائِدِ الْأَطْعِمَةِ وَالْأَلْبَسَةِ فِيمَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِيَدِهِ أَمْرُهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّرَائِبِ الثَّقِيلَةِ
اور نہ وہ کھانے پینے اور لباس کی لذتوں میں مستغرق ہوں تو آپائیں گے کہ ان میں ہر آدمی خود مختار ہے، اور اس پر اتنے بھاری ٹیکس نہیں ہوں گے
مَا يُثْقِلُ ظَهْرَهُ فِيهِمْ، يَسْتَطِيعُونَ التَّفَرُّغَ لِأَمْرِ الدِّينِ وَالْمِلَّةِ ثُمَّ تَصَوِّرُ حَالَهُمْ لَوْ كَانَ فِيهِمْ الْخُلَافَةُ وَمَلَأَهَا
جو اس کی کمر بھادیں، اور وہ لوگ دین اور ملت کے لئے فارغ ہونے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پھر ذرا ان کی حالت کا تصور کیجئے کہ جن میں بادشاہت ہو ان کا لاڈلہ ہو
وَسَقَرُوا الرِّعِيَّةَ وَتَسَلَّطُوا عَلَيْهِمْ. فَلَمَّا عَظُمَتْ هَذِهِ الْمُصِيبَةُ وَاشْتَدَّ هَذَا الْمَرَضُ سَخِطَ عَلَيْهِمُ اللَّهُ
اور وہ عوام کو تابع بنا کر ان پر مسلط ہو چکے ہوں تو آپ پر اس مرض کی حقیقت واضح ہو جائے گی چنانچہ جب یہ مصیبت بڑی ہو گئی اور یہ مرض بڑھ گیا تو ان پر اللہ تعالیٰ
وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَكَانَ رِضَاهُ تَعَالَى فِي مُعَاجَلَةِ هَذَا الْمَرَضِ بِقَطْعِ مَا دَرَبَهُ، فَبَعَثَ نَبِيًّا أَمِينًا ﷺ
اور ان کے مقرب فرشتے ناراض ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی رضا اس مرض کو جڑ سے کاٹنے میں تھی، چنانچہ ایک امی نبی ﷺ کو بھیجا
لَهُمْ يُخَالِطُ الْعَجَمَ وَالرُّومَ وَلَمْ يَكُنْ يَرْسُمُ بِرُسُومِهِمْ وَجَعَلَهُ مِيزَانًا يُعْرَفُ بِهِ الْهُدَى
جو اہل عجم اور روم سے نہیں ملا، اور نہ ہی ان کے طریقے اختیار کیے، اللہ نے انہیں ایک معیار بنا دیا جس کے ذریعے اس راستے کو پہچانا جاتا جو

الصَّالِحِ الْمَرْحُومِ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ الْمَرْحُومِ وَأَنْطَقَهُ بِذَلِكَ عَادَاتِ الْأَعَانِمِ وَقَبَّحَ الْإِسْتِعْرَاقَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

جو اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہے غیر مقبول راستوں سے۔ اور انہیں عجیبوں کی بُری عادات کی برائی سے آگاہ کیا اور کھلوا یا اور قباحت فرمادی دنیوی زندگی میں منہمک رہنے

وَالْإِظْمِئْتَانِ بِهَا، وَتَقَفَ فِي قَلْبِهِ أَنْ يُحْزِمَ عَلَيْهِمْ رُؤُوسَ مَا اعْتَادَهُ الْأَعَانِمُ

اور اس میں مطمئن ہونے کو ناپسند کیا۔ اور ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ ان پر بنیادی چیزوں کو حرام قرار دیں جن کے عجم عادی ہو چکے تھے

توضیح اللغة:

خسيسة: از (ض) بے وقعت ہونا، از (ن) گھٹیا کام کرنا۔ ... تسلطوا: از (تفعیل) غالب آنا، قابض ہونا از (تفعیل) اختیار و اقتدار دینا، پارلیمنٹری اختیار کرنا، ... مسخط: بمعنی ناراضگی، بڑے لوگوں کی ناراضگی۔ ... میزان: بمعنی ترازو، جمع موازين: از (ض) بمعنی تولنا، از (ک) بمعنی بوجھل ہونا، عقل مند ہونا۔ ... قبیح: قول یا فعل کی برائی، از (ک) بمعنی برا ہونا، بد صورت ہونا، از (ف، و تفعیل) بمعنی کسی کے عمل کے خلاف اظہار، ناراضگی کرنا، از (افعال) خیر سے محروم کرنا۔

وَأَهْوَأَ بِهَا كُلِّبِيسَ الْحَرِيرِ وَالْقَيْشِي وَالْأَرْجُوَانِ وَاسْتِعْمَالَ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَحُلِيَ الذَّهَبُ غَيْرَ الْمُقَطَّعِ

اور جس پر وہ فخر کرتے ہیں، جیسے خالص ریشم سے جن کے کنارے ریشم ہو ریشم زعفرانی رنگ کا لباس پہننا، سونے پانے کی برتن استعمال کرنا، غیر ڈھلے ہوئے سونے کے زیورات کے

وَالْقِيَابِ الْمَصْنُوعَةِ فِيهَا الصُّورُ وَتَزْوِيجِ الْهَيُوتِ وَغَيْرِ ذَلِكَ. وَقَطَعِي بِزَوَالِ كَوَلَتِهِمْ بِدَوْلَتِهِ

وہ کپڑے جس میں تصویریں بنی ہوں، اور مکانات پر نقش و نگار کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے فیملہ کر دیا کہ آپ کی حکومت سے ان کی حکومت کا

وَرِيَّاسَتِهِمْ بِرِيَّاسَتِهِ وَبِأَنَّهُ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

اور آپ کی ریاست سے ان کی ریاست کے خاتمے کا، اور یہ فیملہ فرما دیا کہ جب کسری ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا

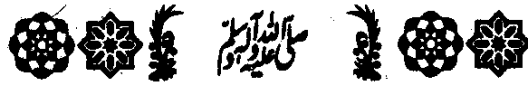
وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ.

اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔

توضیح اللغة:

نفث: از (ن، ض) بمعنی تھوکتا، اور جب اس کا صلہ فی کے ساتھ ہو تو بمعنی ایہام ہونا، دل میں بات ڈالنا، از (مفاعلہ) بمعنی

چپکے چپکے بات کرنا۔۔۔ حویو: بمعنی ریشم، ریشم کا بنا ہوا کپڑا۔۔۔ فہیسی: بمعنی مقام قس کے بنے ہوئے کپڑے جن کے کناروں پر ریشم لگا ہوتا تھا۔۔۔ أرجوان: بمعنی سرخ رنگ کے کپڑے۔۔۔ ذهب: بمعنی سونا، جمع أذہاب، ذہوب، ذہبان۔۔۔ فضة: بمعنی چاندی۔۔۔ أوانی: آئینہ کی جمع بمعنی برتن۔۔۔ خلی: حلیہ کی جمع بمعنی زیور۔۔۔ ضؤد: صورت کی جمع بمعنی شکل، ذی روح کی تصویر۔۔۔ تزویق: از (تفعیل) بمعنی آراستہ کرنا، مزین کرنا، نقش و نگار کرنا۔۔۔ کسری: شاہان فارس کا لقب جمع اکاسرة، کساسرة۔۔۔ فیصر: شاہان روم کا لقب، جمع قیاصرة۔



أهل الطبقة العليا من الأمة امت کے اونچے طبقے کے لوگ

لسید عبدالرحمن الکواکبی

الْفَتْوَرُ بَالِغٌ فِي غَالِبِ أَهْلِ الطَّبَقَةِ الْعُلْيَا مِنَ الْأُمَّةِ وَلَا سِيَّمَا فِي الشُّيُوخِ مُرْتَبَةً (الْخَوَرُ فِي الطَّبَقَةِ الْأَعْلَى)
اکثر امت کے اونچے طبقے والوں میں سستی کمزوری انتہا کو پہنچ چکی ہے اور خصوصاً سرداروں میں کہ کمزوری ان کی طبیعت بن گئی ہے؛ کیوں کہ
تَجِدُهُمْ يَنْتَقِصُونَ أَنْفُسَهُمْ فِي كُلِّ شَيْءٍ، وَيَتَقَاعَزُونَ عَنْ كُلِّ عَمَلٍ، وَيَجْتَمِعُونَ عَنْ كُلِّ أَقْدَامٍ،
ہم ان کو اس حال میں پاتے ہیں کہ وہ خود کو ہر چیز میں ناقص سمجھتے ہیں، ہر کام میں پیچھے ہٹتے ہیں، اور ہر قسم کی پیش قدمی سے امراض کرتے ہیں

صاحب مضمون کا تعارف:

نام سید عبدالرحمن الکواکبی ہے، حلب میں ۱۲۶۵ھ میں پیدا ہوئے، اپنی قوم کے دیگر افراد کی طرح لغت عربی اور دیگر علوم کو حاصل کیا، لیکن آپ نے صرف اس تعلیم پر اکتفاء نہ کیا بلکہ علوم ریاضیہ اور طبیعیہ کی وادی پر خاش میں اترے، اور شاہانہ گھرانے میں سے ہونے کی وجہ سے آپ بہت سارے حکومتی عہدوں اور مناصب پر فائز ہوئے، حلب میں الشہباء نامی تحریک آزادی کے رسالے کے ایڈیٹر اور مدیر رہے، جس میں حلب میں جابر حکمرانوں کی جارحیت کی خوب خبر لیتے تھے، آپ مسلمانوں کے خراب احوال کے بارے میں بڑے حساس تھے، چنانچہ آپ نے کرہ ارض کے تمام مسلمانوں کے احوال کو جاننے، ان کے امراض کی تشخیص اور اس کے علاج کی جستجو کے لئے زندگی کا ایک بڑا حصہ مختص کر دیا، اسی غرض کی جستجو میں آپ نے شرقاً اور غرباً کئی اسفار کیے، چنانچہ یہ مضمون اور اس میں بیان کردہ امراض بھی اسی جستجو کا ایک حصہ ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے علاج بھی بیان فرمائے ہیں، آپ کی وفات مصر میں ۶ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ میں اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

توضیح اللغة:

الفتور: الغر کی جمع ہے بمعنی کمزوری، سستی، از (ض، ن) تیزی کے بعد ساکن ہونا، از (افعال) کمزور وضعیف کر دینا..... الخور: بمعنی سستی، از (ن) بمعنی ست ہونا، کمزور ہونا، از (تفعیل) بمعنی کمزور کرنا..... بحجمون: از (ض، ن) بمعنی نگاہ پھیرنا، منع کرنا، پیچھے ہٹنا۔

وَيَتَوَقَّعُونَ الْحَيَّةَ فِي كُلِّ أَمَلٍ. وَمِنْ أَقْبَحِ آثَارِ هَذَا الْخَوَرِ نَظَرُهُمُ الْكَمَالَ فِي الْأَجَابِ كَمَا

اور ہر پرامید کام میں ناکامی کی توقع اور توقع رکھتے ہیں۔ اس سستی کا سب سے برا اثر یہ ہے کہ وہ غیروں میں کمال دیکھتے ہیں جیسا کہ

يَنْظُرُ الصَّبِيَّانِ الْكَمَالَ فِي آبَائِهِمْ وَمُعَلِّمِيهِمْ. فَيَتَذَفِعُونَ لِتَقْلِيدِ الْأَجَابِ وَأَتْبَاعِهِمْ قِيَمًا

بچے اپنے والدین اور اساتذہ میں کمال دیکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ دوسروں کی ان چیزوں میں تیزی سے تقلید اور اتباع کرتے ہیں جن کے بارے میں

يُظَنُّونَهُ رِقَّةً وَظَرَفَةً وَتَمَدُّنًا. وَيَتَعَدَّعُونَ لَهُمْ قِيَمًا يَغْشَوْنَهُمْ بِهِ. كَأَسْتَحْسَانِ تَرْكِ التَّصَلُّبِ فِي الدِّينِ

وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آسودگی، ذہانت اور تمدن ہے۔ وہ ان کو جس چیز میں دھوکا دینا چاہیں یہ لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں، جیسے دین کے معاملے میں سختی چھوڑ دینا

توسیع اللغة:

خبيبة: از (ض) بمعنی محروم ہونا، ناامید ہونا، از (افعال و تفعیل) بمعنی محروم کرنا۔..... تَمَدُّنًا: از (تفعیل) بمعنی شائستہ ہونا، از

(تفعیل) بمعنی شہر آباد کرنا، از (ن) بمعنی شہر میں آنا۔..... تَصَلُّب: از (تفعیل) بمعنی سخت ہونا، از (تفعیل) بمعنی سخت کرنا۔

از (ن، تفعیل) سولی پر لٹکانا، کما قال تعالیٰ: {وَلَا صَلْبَكُمْ فِي جُدُوعِ النَّخْلِ}۔ اور صلب بمعنی پیٹھ، کما قال تعالیٰ:

{يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصَّلْبِ وَالتَّرَائِبِ}۔

وَالْإِفْتِخَارِ بِهِ. فَمِنْهُمْ مَنْ يُسْتَعْنَى مِنَ الصَّلَاقَةِ فِي غَيْرِ الْخَلَوَاتِ وَكَأَهْمَالِ التَّمَشُّكِ بِالْعَادَاتِ الْقَوْمِيَّةِ.

اور اس پر فخر کرنا۔ چنانچہ کچھ لوگ تنہائی کے علاوہ میں نماز پڑھنے سے شرم محسوس کرتے ہیں، جیسے قومی عادات کو مضبوطی سے نہ پکڑنا

فَمِنْهُمْ مَنْ يُسْتَعْنَى مِنْ عِمَامَتِهِ وَكَالْبُعْدِ عَنِ الْإِعْتِزَالِ بِالْعَشِيرَةِ كَأَنَّ قَوْمَهُمْ مِنْ سَقَطِ الْبَشَرِ

کچھ لوگ ایسے ہیں جو عمامہ باندھنے سے شرم کرتے ہیں، جیسے خاندانی عزت و افتخار سے دور ہونا، گویا ان کی قوم والے گرے پڑے لوگ ہیں

وَكَتَبْنِدِ التَّحَرُّبِ لِلرَّأْيِ كَأَنَّهُمْ خُلِقُوا قَاصِرِينَ. وَكَالْغَفْلَةِ عَنِ إِفْعَارِ الْأَقْرَبِينَ

اور جیسے کسی امر میں رائے (مشورہ) کے لئے جمع ہونے کو نظر انداز کرنا، گویا وہ عاجز و کمزور پیدا ہوئے ہیں اور منافع میں رشتہ داروں کے لیے ایثار و قربانی سے

فِي الْمَنَافِعِ وَكَالْقُعُودِ عَنِ التَّقَاصُرِ وَالْتَّوَاضُّعِ بَيْنَهُمْ كَي لَا يَشْمَ مِنْ ذَلِكَ رَاحَةُ التَّعَصُّبِ الدِّينِيِّ

غفلت برتنا، اور اسی طرح ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ایک دوسرے سے ہمدردی کرنے سے دور بھاگنا، تاکہ اس سے دینی غیرت کی بوند نہ آئے،

وَإِنْ كَانَ عَلَى الْحَقِّ إِلَى تَحْوِ ذَلِكَ مِنَ الْخُصَالِ الدِّعْمَةِ فِي أَهْلِ الْخَوَرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْحَيَّةِ فِي الْأَجَابِ.
 اگرچہ وہ حق پر ہو، اور اسی طرح اس کے علاوہ وہ عادات جو کمزور مسلمانوں میں تو بڑی شمار ہوتی ہیں اور غیروں میں اچھی لگتی ہیں
 لِأَنَّ الْأَجَابِ يُؤْمَهُونَ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ التَّحْلِيَّ بِهَا. وَهَؤُلَاءِ الْوَاهِنَةُ
 اس لیے اجنبی لوگ انہیں یہ باور کراتے ہیں کہ صرف وہی ان صفات سے آراستہ ہیں، نہ کہ دوسرے لوگ۔ اور ان کمزور لوگوں کے لیے

توضیح اللغة:

عشيرة: بمعنى قبيلة، خاندان، جمع عشائر، عشيرات، قال تعالى: وانذر عشيرتک الاقربین۔... التحزب: از
 (تفعل) بمعنى پارٹی پارٹی ہونا، اکٹھا ہوا، از (تفعیل) بمعنى پارٹی پارٹی کر کے جمع کرنا، از (مفاعله) بمعنى کسی پارٹی میں
 داخل ہونا، مدد کرنا۔... تو احم: از (تفاعل) ایک دوسرے پر رحم کرنا۔... لا یشم: از (س، ن) بمعنى سونگھنا، از
 (مفاعله) ایک دوسرے کو سونگھنا، از (استفعال) بمعنى سونگھنے کی درخواست کرنا۔... راحة: بمعنى بو، جمع راحات۔...
 ینمؤھون: از (تفعیل) جھوٹی بات سنانا، خلاف واقعہ سنانا، سونے یا چاندی کا پانی چڑھانا۔... التحلی: از (تفعل) آراستہ ہونا،
 از (ض) آراستہ کرنا، از (س) زیور پہنانا، از (تفعیل) بمعنى آراستہ کرنا، زیور بنانا، زیور پہنانا۔... الواهنة: از (ض، ک، س)
 ست ہونا، کمزور ہونا، از (افعال) بمعنى کمزور کرنا۔

يَحْقُّ لَهُمْ أَنْ تَشَقَّ عَلَيْهِمْ مُفَارَقَةُ حَالَاتِ أَلْفُوهَا عُمْرُهُمْ. كَمَا قَدْ يَأْلُفُ الْجِسْمُ السَّقْمَ
 یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان کے لیے ان چیزوں کو چھوڑنا بہت مشکل ہے جن سے یہ عمر بھر مانوس رہے ہیں، جیسا کہ جب کوئی جسم بیماری سے
 فَلَا تَلْدُّ لَهُ الْعَاقِبَةُ. فَإِنَّهُمْ مُنْذُ نَعُومَةِ أَطْفَارِهِمْ تَعَلَّمُوا الْأَدَبَ مَعَ الْكَبِيرِ.
 مانوس ہو جاتا ہے تو اسے عاقبت میں مزہ نہیں آتا، اس لیے کہ انہوں نے بچپن ہی سے اپنے بڑوں کے ساتھ ادب کرنا سیکھا ہے،
 يَقْبَلُونَ يَدَهُ أَوْ ذِيْلَهُ أَوْ رِجْلَهُ. وَأَلْفُوا الْإِحْتِرَامَ فَلَا يَدُوسُونَ الْكَبِيرَ وَ لَوْ دَاسَ رِقَابَهُمْ.
 یہ ان کے ہاتھ، دامن اور پاؤں چومتے ہیں، ایسا احترام کرتے ہیں کہ انہیں کبھی ذلیل نہیں کرتے اگرچہ وہ ان کی گردنوں کو روند ڈالے۔
 وَأَلْفُوا الثَّبَاتَ ثَبَاتِ الْأَوْتَادِ تَحْتَ الْمَطَارِقِ. وَأَلْفُوا الْإِنْقِيَادَ وَ لَوْ إِلَى الْمَهَالِكِ. وَ أَلْفُوا
 اور ایسی ثابت قدمی رکھنے میں مانوس ہیں جیسے کیل تھوڑے کے نیچے۔ اور ہلاکت کی حد تک فرمانبرداری کرنے کے عادی ہیں، اور اس بات سے مانوس ہو گئے ہیں

أَنْ تَكُونُ وَطِيفَتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ حُيُوتُ النَّبَاتِ، ذَلِكَ يَتَطَاوَلُ وَهُمْ يَتَقَاصِرُونَ، ذَلِكَ يَطْلُبُ السَّيَاءَ

کہ ان کی زندگی کا بس بھی ایک کام ہے نہ کہ اپنی نشوونما، وہ ان پر غالب آ رہا ہوتا ہے اور یہ مغلوب ہو رہے ہوتے ہیں، وہ آسمان کا طالب ہے

توضیح اللغة:

السقم: بمعنی بیماری جمع أسقام، از (س) بیمار ہونا، از (افعال و تفعیل) بیمار کرنا، ... أظفار: ظفر کی جمع بمعنی ناخن۔ ... ذیل:

بمعنی کپڑے کا دامن، چیز کا آخری حصہ، جمع أذیال، ذیول، أذیل، از (ض) کپڑے کا لہبا ہونا، دامن دار ہونا، از (تفعیل) کپڑے کا

لہبا کرنا، از (افعال) دامن والا ہونا۔ ... رقاب: رقبہ کی جمع بمعنی گردنیں، غلام۔ ... أولاد: ولد کی جمع بمعنی بیٹے، کھوٹی۔ ...

مطارق: مطرقة کی جمع، بمعنی ہتھوڑا، روئی دھنسنے کا ڈنڈا۔ ... وظيفه: بمعنی عمل معین، روزینہ، رزق، شرط، جمع وظائف، وظف، از

(ض) بھردی کرنا، لازم کرنا، مقرر کرنا، از (تفعیل) بمعنی روزینہ مقرر کرنا، وظیفہ مقرر کرنا۔

وَهُمْ يَطْلُبُونَ الْأَرْضَ كَأَتْلُفِهِمْ لِلنَّبَاتِ مُشْتَاتُونَ. وَهَكَذَا طَوَّلَ الْكَلْفَةَ عَلَى هَذِهِ الْخِصَالِ قَلْبٌ فِي فِكْرِهِمُ الْحَقَائِقِ.

یہ زمین کے طالب ہیں، گو یادہ موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ اسی طرح ان کی عادات پرانیت (محبت، الفت) ان کی سوچ میں حقائق کو بدل دیتی ہے

وَجَعَلَ عِنْدَهُمْ لِمَتَاجِرِي مَفَاجِرِ، فَصَارُوا يُسْتُونُ التَّصَاغُرَ أَكْبَا، وَالتَّذَلُّ لُطْفًا، وَالتَّمَلُّقُ فَصَاحَةً، وَاللُّكْنَةُ رَزَانَةٌ.

اور ان کے نزدیک ذلت کو قابلِ فخر بنا دیتی ہے، پھر نتیجہ یہ لوگ حقارت کو ادب، ذلت کو مہربانی، خوشامد کو فصاحت، لکنت (تلاہٹ) کو سنجیدگی

وَتَرَكَ الْحَقُوقِ سَمَاحَةً، وَقَبُولَ الْإِهَانَةِ تَوَاضَعًا، وَالرَّهَاءَ بِالظُّلْمِ طَاعَةً. كَمَا يُسْتُونُ دَعْوَى الْإِسْتِخْقَاقِ

حق چھوڑنے کو سخاوت، ذلت قبول کرنے کو عاجزی اور ظلم برداشت کرنے کو فرمانبرداری کا نام دیتے ہیں جیسا کہ حق مانگنے کے دعویٰ کو

غُرُورًا، وَالْخُرُوجَ عَنِ الشَّيْءِ الدَّائِي فَضُولًا، وَمَدَّ النَّظَرَ إِلَى الْغَدِ أَمَلًا، وَالْإِقْدَامَ عَلَى الْهَوَا حِمَاقَةً،

دھوکا، ذاتی حالات سے نکلنے کو فضول کام، مستقبل کی طرف دیکھنے کو امید، پیش قدمی کو لا پرواہی، غیرت اور خود داری کو حماقت

وَالشَّهَامَةَ شَرَّاسَةً، وَحَزْبِيَّةَ الْقَوْلِ وَقَاحَةً، وَحُبَّ الْوَطَنِ جُنُوكًا. ثُمَّ قَالَ: وَلْيَعْلَمْ أَنَّ النَّاشِئَةَ

جوانمردی کو بد اخلاقی، آزاد گلائی کو گستاخی اور جذبہ حب الوطنی کو جنون کا نام دیتے ہیں۔ پھر کہا: یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ وہ جوان لوگ

توضیح اللغة:

قلب: از (تفعیل) بمعنی پلٹ دینا، اوپر کا نیچے کر دینا، از (ن، ض) بمعنی دل پر مارنا، از (س) الٹا ہونا، از (تفعیل) بمعنی پلٹنا،

مخازی، مخزاتی جمع ہے، بمعنی باعث رسوائی، شرمندگی، از (س) ذلیل ہونا، شرم کرنا، از (ض) بمعنی رسوا کرنا، شرمندگی میں

ڈالنا۔۔۔ تصاغر: از (تفاعل) بمعنی چھوٹا ہونا، از (س، ک) بمعنی چھوٹا ہونا، حقیر ہونا، از (ک) مصدر صغارة ہوتا بمعنی ذلیل ہونا، از (افعال و تفعیل) چھوٹا کرنا، ذلیل کرنا۔۔۔ لکنۃ: بمعنی ہکلا پن، تھلاہٹ، از (س) اٹکنا۔۔۔ رذائۃ: بمعنی باوقار ہونا، از (ک) بمعنی سنجیدہ ہونا، باوقار ہونا۔۔۔ الحمیۃ: از (ن، ض) پرہیز کرنا۔۔۔ شہامۃ: بمعنی بلندی از (ک) بمعنی تیز فہم ہونا، ذکی ہونا، از (ف، ن) بمعنی خوف زدہ کرنا، اور یہ جو ان مردی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، یعنی قابل مدح بڑے بڑے کاموں کو انجام دینے کے لئے آگے بڑھنا۔۔۔ شراسۃ: بمعنی بدخلق ہونا،۔۔۔ وقاحۃ: از (ض، س) بمعنی بے شرم ہونا، بے حیاء ہونا، از (تفاعل) بمعنی بے حیائی ظاہر کرنا۔۔۔ ناشئۃ: بمعنی نوپید، نو جوان لڑکی، جمع نواشی از (ف) بمعنی نوپید ہونا، زندہ ہونا، از (افعال) بمعنی پرورش کرنا، پیدا کرنا، ابتداء کرنا۔

الَّذِينَ تَعْقِدُ الْأُمَمَةَ آمَالَهَا بِأَحْلَامِهِمْ عَسَىٰ يَصُدَّقُ مِنْهَا شَيْءٌ، وَتَتَعَلَّقُ الْأَوْطَانُ بِحِبَالِ هِمَّتِهِمْ
جن سے امت عقل و دانشمندی سے اپنی توقعات وابستہ کیے ہوئے ہے، شاید کہ ان کی کوئی امید بر لائے، وطن جن کی رسیوں سے لٹکا ہوا ہے
عَسَاهُمْ يَأْتُونَ فِعْلًا، هُمْ أَوْلِيكَ الشَّبَابِ وَمَنْ فِي حُكْمِهِمُ الْمُحْتَدُونَ الْمُتَهَدُّونَ الَّذِينَ يُقَالُ فِيهِمْ
شاید وہ کوئی کام کر گزریں۔ یہی وہ محمدی مہذب نو جوان ہیں، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ
أَنَّ شَبَابَ رَأْيِ الْقَوْمِ عِنْدَ شَبَابِهِمْ، الَّذِينَ يَفْتَخِرُونَ بِدِينِهِمْ فَيَحْرِضُونَ عَلَى الْقِيَامِ بِمَبَائِنِهِ الْأَسَاسِيَّةِ
کسی قوم کی رائے کی بلندی ان کے نو جوانوں کے ساتھ ہے، جو اپنے دین پر فخر کرتے ہیں، جو اس کے بنیادی ارکان کو قائم رکھنے کے حریص ہوتے ہیں،
نَحْوُ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ، وَيَتَجَنَّبُونَ مَنَاهِيَةَ الْأَصْلِيَّةِ نَحْوَ الْمَيْسِرِ وَالْمُسْكِرَاتِ، الَّذِينَ لَا يَقْضُونَ بِنَاءِ
جیسے نماز، روزہ اور دین کی بنیادی ممنوعات سے پرہیز کرتے ہیں جیسے جو اور نشہ آور چیزیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے فخر کی بنیاد
قُصُورِ الْفَخْرِ عَلَى عِظَامِ نَخْرَهَا الدَّهْرِ، وَلَا يَرْضَوْنَ أَنْ يَكُونُوا حَلَقَةً سَاقِطَةً بَيْنَ الْأَسْلَافِ وَالْأَخْلَافِ،
کمزور ہڈیوں پر نہیں جن کو زمانے نے بوسیدہ کر دیا ہو۔ یہ لوگ اس پر راضی نہیں کہ یہ پہلے والوں اور پچھلے والوں کے درمیان گرے ہوئے ہوں۔
الَّذِينَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ خُلِقُوا أَحْرَارًا فَيَأْتُونَ الذَّلَّ وَالْإِسَارَ، الَّذِينَ يَوَدُّونَ أَنْ يَمُوتُوا كِرَامًا وَلَا يَحْيَوْنَ
یہ لوگ جانتے ہیں کہ وہ آزاد پیدا ہوئے ہیں، لہذا ذلت اور قید کا انکار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عزت کی موت پسند کرتے ہیں، ذلت کے ساتھ
لِقَامًا، الَّذِينَ يَهْتَدُونَ أَنْ يَتَأَلَّوْا حَيَاةَ رَهْبِيَّةٍ، حَيَاةَ قَوْمٍ كُلٌّ فَرْدٍ مِنْهُمْ سُلْطَانٌ مُسْتَقِيلٌ فِي شُؤْنِهِ
نہیں جینا چاہتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس بات کے لئے کوشش کرتے ہیں کہ پسند کی زندگی لے، یعنی ایسے لوگوں کی زندگی جن کا ہر فرد اپنے کاموں میں خود مختار بادشاہ ہو

توضیح اللغة:

أساسية: بمعنی بنیادی، یا برائے نسبت ہے، جمع أساس، أسس، از (ن) بمعنی بنیاد رکھنا، از (تفعّل) بمعنی بنیاد پڑ جانا۔..... المیسر: بمعنی جوا، تیروں کا جوا۔ ذبح شدہ جانور جس پر جوا کھلیا جائے۔ از (ض) بمعنی نرم ہونا، جوا کھلنا، از (ک) بمعنی آسان کرنا، توفیق دینا، از (إفعال) دولت مند ہونا، از (تفعّل) بمعنی آسان ہونا۔..... المسکرات: از (إفعال) بمعنی نشہ آور، مست کرنا، از (س) بمعنی بوسیدہ ہونا، ریزہ ریزہ ہونا، از (تفعیل) بمعنی بوسیدہ کرنا، ریزہ ریزہ کرنا۔..... أخلاف: خلف کی جمع بمعنی جانشین۔..... لنا ما: لئیم کی جمع، کینے لوگ، بخیل لوگ، زیادہ حریص، ذلیل، از (ک) بمعنی کمینہ ہونا، ذلیل ہونا، بخیل ہونا۔

لَا يَحْكُمُهُ غَيْرُ الدِّينِ، وَ شَرِيكَ أَمْنٍ لِقَوْمِهِ يُقَاسِمُهُمْ وَ يُقَاسِمُونَهُ الشَّقَاءَ وَ الْهَنَاءَ،

دین کے علاوہ کوئی ان پر حاکم نہ ہو، اور ان میں سے ہر ایک فرد اپنی قوم کے لیے ایک امانت دار ساتھی ہو، کہ قوم کے لوگ اس سے غمی اور خوشی بائیں

وَ وَلَدٌ بِأَرْوَطِهِ لَا يَنْغَلُ عَلَيْهِ يَمْزِرُ طَفِيفٌ مِنْ فِكْرِهِ وَ وَقْتِهِ وَ مَالِهِ، الَّذِينَ يُحِبُّونَ وَطَنَهُمْ

وہ اپنے وطن کا خیر خواہ بیٹا ہو، اپنی سوچ، وقت اور مال میں معمولی سی بھی کجی نہ کرے۔ قوم کے یہ نوجوان اپنے وطن سے اس طرح محبت کرتے ہیں

حُبٌّ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ، الَّذِينَ يَعْشَقُونَ الْإِنْسَانِيَّةَ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ الْبَشَرِيَّةَ هِيَ الْعِلْمُ

جیسے یہ جانتے ہیں کہ یہ اسی کی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ لوگ انسانیت سے پیار کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ انسانیت ہی علم ہے

وَالْبَهِيمِيَّةَ هِيَ الْجَهَالَةُ، الَّذِينَ يَعْتَبِرُونَ أَنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، الَّذِينَ يَعْرِفُونَ أَنَّ الْقُنُوطَ

اور حیوانیت جہالت ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو مانتے ہیں کہ لوگوں میں بہتر وہی ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو، یہ وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ ناامیدی

وَبَاءُ الْأَمَالِ، وَالْكَرْدُ وَبَاءُ الْأَعْمَالِ، الَّذِينَ يَفْقَهُونَ أَنَّ الْقَضَاءَ وَ الْقَدَرَ هُمَا السَّعْيُ وَ الْعَمَلُ، الَّذِينَ

امیدوں کی بیماری ہے اور جانتے ہیں کہ حکم اعمال کے لیے مصیبت ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قضاء و قدر دونوں عمل اور کوشش کا نام ہیں۔ یہ لوگ

يُوقِنُونَ أَنَّ كُلَّ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَكْبَرِ هُوَ مِنْ عَمَلِ أُمَّةٍ أَلَيْهِمُ الْبَشَرُ، فَلَا يَتَغَيَّبُونَ إِلَّا الْمُقَدَّرَةَ

یقین رکھتے ہیں کہ زمین پر جو بھی اثرات ہیں وہ ان جیسے انسانوں کے اعمال کی وجہ سے ہیں، چنانچہ وہ (ہر خوشی اور غمی کو) تقدیر سے ہی گمان کرتے ہیں،

وَلَا يَتَوَقَّعُونَ مِنَ الْأَقْدَارِ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا النَّاشِئَةُ الْمُتَفَرِّجَةُ فَلَا حَيْرَ فِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ
وہ تقدیر سے خیر ہی کی توقع رکھتے ہیں۔ بہر حال وہ نوجوان طبقہ جو انگریزوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، ان میں اپنی ذات کے لیے بھی بھلائی نہیں
فَضْلًا عَنْ أَنْ يَنْفَعُوا أَقْوَامَهُمْ وَأَوْطَانَهُمْ شَيْئًا، وَذَلِكَ لِأَنَّهُمْ لَا خَلْقَ لَهُمْ، تَتَجَادَّبُهُمُ الْأَهْوَاءُ كَيْفَ شَاءَتْ،
چہ جائیکہ وہ اپنی قوم اور وطن کو کچھ نفع پہنچائیں۔ اور سب اس لیے ہے کہ ان کا بھلائی سے کوئی حصہ نہیں، خواہشات جہاں چاہتی ہیں ان کو کھینچ لے جاتی ہیں
توضیح: اللغة:

الشواء: از (ن) سختی، سوء حال، بدخشی۔ الهناء: ہناء سے بمعنی خوشگوار، از (ن) خوش ہونا، لطف اٹھانا، از
(تفعیل) مبارکباد دینا، اور یہ متعدی بلا حرف جر ہو تو بمعنی روکنا، مایوس کرنا۔ امال: امل کی جمع بمعنی امید۔ المتفرجة: نجات بخیرگی اور
انگریزوں کی مشابہت اختیار کرنا۔ تعجاذب: کھینچ لینا، جذب کرنا

لَا يَتَّبِعُونَ مَسْلَكًا وَلَا يَسِيرُونَ عَلَى نَامُوسٍ مُطَرِّدٍ، لِأَنَّهُمْ يَحْكُمُونَ الْحِكْمَةَ فَيَفْتَحِرُونَ بِدِينِهِمْ وَلَكِنْ
یہ کسی مسلک کے پیروکار نہیں، نہ کسی عام راستے پر چلتے ہیں، اس لیے کہ یہ دانشمندی سے فیصلے کرتے ہیں، پھر اپنے دین پر فخر کرتے ہیں لیکن
لَا يَعْمَلُونَ بِهِ عَمَلًا وَكَسَلًا، وَيَرُونَ غَيْرَهُمْ مِنَ الْأُمَمِ يَتَّبَاهُونَ بِأَقْوَامِهِمْ وَ يَسْتَحْسِنُونَ
کاہلی اور سستی کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے، دوسری قوموں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی قوم پر فخر کرتے ہیں اور اچھا سمجھتے ہیں
عَادَاتِهِمْ وَ مُمَيِّزَاتِهِمْ فَيَمِيلُونَ لِمَنَاطَرِهِمْ، وَلَكِنْ لَا يَقُودُونَ عَلَى تَرْكِ التَّفَرُّجِ كَأَنَّهُمْ خُلِقُوا أَتْبَاعًا،
ان کی عادات و اطوار کو جس کی وجہ سے یہ بھی ان کی طرف اس قدر مائل ہو جاتے ہیں، لیکن انگریز کی مشابہت چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتے، گویا یہ انہیں کے پیروکار پیدا ہوئے ہیں
وَيَهْجِدُونَ النَّاسَ يَعْشَقُونَ أَوْطَانَهُمْ فَيَنْدَفِعُونَ لِلتَّشْبِهِ بِهِمْ فِي التَّشْبِيبِ وَ الْإِحْسَاسِ فَقَطْ،
اور جب یہ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے وطن سے پیار کرتے ہیں تو یہ محض محاسن بیان کرنے اور احساسات میں ان کی مشابہت اختیار کرنے میں مشغول رہتے ہیں
كُونَ التَّشْبِيبِ بِالْأَعْمَالِ الَّتِي يَسْتَوْجِبُهَا الْحُبُّ الصَّادِقُ، وَ الْحَاصِلُ أَنَّ شُؤُونَ النَّاشِئَةِ الْمُتَفَرِّجَةِ
ان اعمال کو اختیار نہیں کرتے جن کا سچی محبت تقاضہ کرتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ نئی نسل جو انگریزوں کی مشابہت اختیار کرنے والی ہے ان کے حالات
أَيْضًا لَا تَخْرُجُ عَنْ تَذَنُّبٍ وَ تَلَوُّنٍ وَ نِفَاقٍ يَجْمَعُهَا وَصْفٌ "لَا خَلْقَ" وَ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنْهُمْ،
بھی حیرت، طمع سازی اور نفاق سے خالی نہیں، لفظ "لا خلاق" ان تمام حالات کا احاطہ کرتا ہے۔ اور کمزور طبقہ کے لوگ ان سے بہتر ہیں

مُتَمَسِّكُونَ بِالذِّنِّ وَ لَوْ رِيَاءً وَ بِالطَّاعَةِ وَ لَوْ عَمِيَاءَ عَلَى أَنَّهُ

جو دین کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اگرچہ ریاکاری کے طور پر ہو اور فرمانبرداری کو لازم پکڑتے ہیں اگرچہ اندھی ہو۔ لیکن اتنی بات ہے کہ

يُوجَدُ فِي الْمُتَفَرِّجَةِ أَفْرَادٌ غَيُورُونَ كَالْزَائِدِينَ مِنْ أَحْرَارِ الْأَكْرَاكِ

انگریزوں کی مشابہت اختیار کرنے والوں میں کچھ غیرت مند لوگ بھی پائے جاتے ہیں، جیسا کہ ترکی کے آزاد خیال، پختہ عزم لوگ

الْمُلْتَمِسِينَ غَيْرَةً تَقْتَضِي احْتِرَامَ مَزِيَّتِهِمْ۔

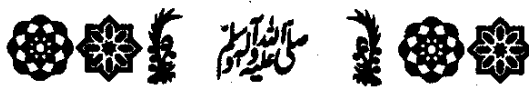
ان میں ایسی غیرت ہے جس کی وجہ سے وہ بھڑک اٹھتے ہیں، وہ غیرت ان کے احترام کا تقاضہ کرتی ہے۔

توضیح اللغة:

... ناموس: جمع نواامیس بمعنی مبداء، شریعت، رازدان، وحی، حاذق، چغل خور، جال، بکرو فریب، شیر کی جھاڑی۔

... التشبث: از (تفعل، س) چٹنا، متعلق ہونا۔ تذبذب: از (تفعّل) مذذب ہونا، متردد ہونا۔ ... غیورون: غیور کی

جمع بمعنی بہت غیرت مند۔ ... المتفرجة: اسم فاعل، از (تفعّل) بمعنی انگریزوں کی مشابہت اختیار کرنے والے۔



رِسَالَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ حضرت محمد ﷺ کی رسالت

للشیخ محمد عبده

كَانَتْ دَوْلَتَا الْعَالَمِ دَوْلَةُ الْفُرْسِ فِي الْمَشْرِقِ وَدَوْلَةُ الرُّومَانِ فِي الْغَرْبِ فِي تَنَازُعٍ وَتَحَالُلٍ مُسْتَبِيرٍ دِمَاءُ
دُنْيَا كِي دُو حُكُومَتِيں، مَشْرِقِ مِیْن قَارِسْ اُور مَغْرِبِ مِیْن رُومِیوں كِی حُكُومَتِ مَسْلَسِلْ بَاہِم ختم نہ ہونے والی جنگ مِیْن رَہتے، دُو مَمْلَكَتِ كِے دَرَمِیَانِ
بَيْنَ الْعَالَمَيْنِ مَسْفُوكَةٌ، وَقُوَى مَنَّهُو كَّةٌ وَأَمْوَالُ هَالِكَةٌ، وَظُلْمٌ مِنَ الْأَخْنِ حَالِكَةٌ، وَمَعَ ذَلِكَ فَقَدْ كَانَ الرُّهُو
خُونِ كِی نَدِیَاں بَہرے رَہتیں، جِس كِی وَجہ سے قُوَتِی كِزُور پڑ گئی تھیں اُور مَالِ ضائع ہو رہے تھے، اُور دُشْمَنوں كَا ظَلَم انتہائی سِیَاہ تھا، اس كِے باوجود فُخْر و تَكْبَرُ
وَالْكَرْفُ وَالْإِسْرَافُ وَالْفَخْفَعَةُ وَالتَّفَكُّنُ فِي الْمَلَاذِ بِالِغَةِ حَدَّ مَا لَا يُوصَفُ، فِي قُصُورِ السَّلَاطِينِ وَالْأَمْرَاءِ
مِیث و عُظَرَاتِ، فَضُولِ خُرَجِی، بے بِنِیاد فُخْر، قِسْم بے قِسْم مِیْن مُتَفَرِّجِیوں اِس حد كِی پہنچ گئی تھیں كہ اسے بیان نہیں كیا جاسكتا، اُور یہ بادشاہوں، اَمِیروں، قَائِدِیْن اُور ہر جَمَاعَتِ كِے

صاحب مضمون کا تعارف:

الشیخ محمد عبده ۱۲۶۶ھ مِیْن کاشت کاروں كِے اِیك خاندان مِیْن پیدا ہوئے، جامعہ ازہر مِیْن اِیسے وقت مِیْن تَعْلِیْمِ حَاصِلِ كِی
جَب وہ قَدِیْم طُرز كَا تھا، وہاں بارہ سال گزرا كہ عالیہ كِی سند حَاصِلِ كِی، آپ نے سید جمال الدین افغانی سے بھی ملاقات كِی اُور ان كِی
افكار و افکار سے اپنے آپ كُو سیراب كِیا، چنانچہ تدریس و صحافت كِے شعبے كِے ساتھ منسلک ہو گئے، پھر الشروة العرابیہ مِیْن آپ كُو تین
سال كِے لئے جلاوطن كِردیا گیا اس دوران آپ بیروت مِیْن مقیم رہے، پھر آپ كِے استاد سید جمال الدین افغانی نے آپ كُو باریس
مِیْن بلایا تو آپ نے لبیک كہا اُور ان كِے ساتھ العروة الوثقی مجلہ كِے ارکان مِیْن سے اِیك ركن كِے طور پر شریك ہو گئے، اُور اپنے
علمی اُور فكري قوت كِی بناء پر حق گوئی اُور انگریز كِی نا انصافیوں اُور مظالم كِے خلاف بیا نگدلی آواز بلند كِی، تو اس كِے نتیجے مِیْن اٹھارہ
شمارے آنے كِے بعد اس پر پابندی لادی گئی، اُور علمی میدان مِیْن بھی نَجْعِ الْبَلَاغَةِ اُور مقاماتِ بدیع الزمان كِی شرح آپ كِی قابلیت كُو
مزید چار چاند لگا دینے والی ہیں ۱۹۰۵ء مِیْن آپ كِی وفات ہوئی۔

توضیح اللغة:

شرق: بمعنی مشرق طلوع آفتاب كِی جگہ جمع اشراق، از (ن) مصدر شروق بمعنی سورج كَا طلوع ہونا، اُور اگر مصدر شرقاً ہو بمعنی

چیرنا، از (تفعیل) شرق کی طرف توجہ کرنا، از (افعال) سورج کا طلوع ہونا، چمکنا، روشن ہونا۔۔۔ غروب بمعنی چمکنا، ہر چیز کا اول نشاط، تیزی جمع غروب، از (ن) مصدر غرباً بمعنی جدا ہونا، ڈوبنا، غروب ہونا، اگر مصدر غرابۃ ہو تو بمعنی پردیسی ہونا، از (ک) پوشیدہ ہونا، از (تفعیل) دور کرنا، علیحدہ کرنا، از (افعال) بمعنی مغرب میں جانا۔۔۔ تجماعاً: از (تفاعل) جنگ، تلوار کے ساتھ مارنا، از (ض) کوڑے مارنا، کما قال تعالیٰ: {فاجلدوہم ثمانین جلدہ}۔۔۔ مسفوکۃ: از (ض) بہانا ضائع کرنا، کما قال تعالیٰ: {ویسفک الدماء}۔۔۔ منہوۃ: از (ف) بمعنی غالب ہونا، بوسیدہ کرنا، دبلا کرنا، از (س) سخت سزا دینا، لاغر کرنا، ختم کرنا، از (ک) بمعنی دلیر ہونا۔۔۔ الأحن: إحۃ کی جمع بمعنی دشمنی، حسد کینہ، بغض۔۔۔ حالۃ: از (س، استفعال) بمعنی سخت سیاہ ہونا۔۔۔ الترف: از (س،) عیش پرست ہونا (افعال) عیش پرست بنانا، کما قال تعالیٰ: {وأترفناہم فی الحیاۃ الدنیا، أخذنا متر فیہم بالعذاب}۔۔۔ فحفۃ: از (فعللہ) بمعنی لغوبات کرنا، بے جا بڑائی ظاہر کرنا، کاغذ یا نئے کپڑے کی کھڑکھاہٹ۔

وَالْقَوَادِرُ وَسَاءَ الْأَنْبِيَانِ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ، وَكَانَ شَرُّهُ هَذِهِ الطَّبَقَةُ مِنَ الْأُمَمِ لَا يَقِفُ عِنْدَ حَدِّهِ فَرَادُوا فِي الضَّرَائِبِ دینی راہنماؤں کے محلات میں بھی دیکھی جاسکتی تھیں۔ لوگوں میں اس طبقہ کے لوگوں حرص کی کوئی حد نہ تھی، چنانچہ ٹیکس میں اضافہ کر دیا وَبَالَغُوا فِي فَرَضِ الْأَتَاوَاتِ حَتَّى أَثْقَلُوا ظُهُورَ الرِّعِيَّةِ بِمَطَالِيهِمْ، وَأَتَوْا عَلَى مَا فِي أَيْدِيهَا مِنْ تَمَرَاتٍ أَعْمَالِهَا اور جزیہ و خراج کی مقدار میں اس قدر مبالغہ کر دیا کہ عوام کی کمر کو اپنے مقاصد سے بوجھل کر دیا، اور جو کچھ محنت کا ثمرہ ان کے پاس ہوتا اسے لے لیتے، وَانْخَصَرَ سُلْطَانُ الْقَوِي فِي اخْتِطَافِ مَا بِيَدِ الضَّعِيفِ، وَفَكَّرَ الْعَاقِلُ فِي الْإِحْتِيَالِ لِسَلْبِ الْعَاقِلِ اور طاقتور بادشاہ کمزور سے مال اچک لینے پر اکتفاء کرنے لگا، اور عقلمند کی عقل غافل کا مال چھیننے کے حیلے کرنے لگی وَتَبِعَ ذَلِكَ أَنْ اسْتَوَى عَلَى تِلْكَ الشُّعُوبِ مِنْ ضُرُوبِ الْفَقْرِ وَالذِّلِّ وَالْإِسْتِكَاثَةِ وَالْخَوْفِ وَالْإِضْطِرَابِ اس کا اثر یہ ہوا کہ ان طبقوں پر مختلف قسم کی پریشانیاں یعنی فقر، ذلت، عاجزی، ڈر اور بے اطمینانی جھا گئی لِفَقْدِ الْأَمْنِ عَلَى الْأَزْوَاجِ وَالْأَمْوَالِ، غَمَزَتْ مَشِيئَةُ الرُّؤَسَاءِ إِرَادَةً مِنْ دُونِهِمْ فَعَادَ هَؤُلَاءِ كَأَشْبَاحِ کیونکہ کہ ان کی جانیں اور اموال بے امن ہو گئے۔ سرداروں کی مرضی کم درجہ کے لوگوں پر غالب آگئی، چنانچہ وہ ایسے ہو گئے جیسے دور سے دکھائی دینے والے خیال نفس کی طرح کے۔

توضیح اللغة:

الضرائب: ضربۃ کی جمع بمعنی ٹیکس۔۔۔ اتاوات: اتاوة کی جمع بمعنی خراج، جزیہ، ٹیکس۔۔۔ غموت: از (ن) بمعنی ڈھانپنا، غالب آنا، از (س) سینہ کا کینہ سے بھر جانا، از (ک) بمعنی بہت ہونا، جاہل ہونا، از (افتعال) بمعنی ڈوبنا۔

الْأَعْيُ يُدِيرُهَا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَيُظَنُّهَا النَّاطِرُ إِلَيْهَا مِنْ دَوَى الْأَبَابِ. فَقَدْ بِذَلِكَ الْإِسْتِقْلَالِ الشَّخْصِيَّ كَيْلَيْنِ وَالْإِلَاسِ پردے کے پیچھے سے گھماتا ہے اور دیکھنے والا اسے غلط سمجھتا ہے، جس کی بناء پر ان سے شخص آزادی ختم ہوگئی

وَقَدْ أَفْرَادُ الرِّعَايَا أَنَّهُمْ لَمْ يُخْلَقُوا إِلَّا لِخِدْمَةِ سَادَاتِهِمْ وَتَوْقِيرِ لِدَائِهِمْ كَمَا هُوَ الشَّانُ فِي الْعَجَمَاتِ وَأَتِ اور عوام الناس یہ سمجھنے لگے کہ وہ تو اپنے بڑوں کی خدمت اور تعظیم و تکریم کے لیے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ جیسا کہ جانور میں ہوتا ہے

مَعَ مَنْ يَفْتَنِيهَا. ضَلَّتِ السَّادَاتُ فِي عَقَائِدِهَا وَأَهْوَائِهَا وَغَلَبَتْ عَلَى الْحَقِّ وَالْعَدْلِ شَهْوَاهُهَا کہ جوان کی پرورش کرے اسی کے ہو جاتے ہیں۔ سردار لوگ اپنے عقائد اور خواہشات کے معاملے میں بھٹک گئے اور حق و انصاف پر ان کی شہوات غالب آ گئیں،

وَلَكِنْ بَقِيَ لَهَا مِنْ قُوَّةِ الْفِكْرِ أَرْدَا أَبْقَايَاهَا قَلَمٌ يُفَارِقُهَا الْخَلْدُ مِنْ أَنَّ بَصِيصَ الثُّورِ الْإِلَهِيِّ الَّذِي يُخَالِطُ مکران کی قوت فکری کی کم ترین صورت باقی رہی، چنانچہ انہیں سرداروں کو یہ خوف مسلل رہا ہے کہ نور الہی کی وہ کرن جو فطرت انسانی

الْفِطْرَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ قَدْ يَفْتِقُ الْغُلْفَ الَّتِي أَحَاطَتْ بِالْقُلُوبِ وَبِمَزْقِ الْحُجُبِ الَّتِي أَسَدَلَتْ عَلَى الْعُقُولِ کے ساتھ ملی ہوتی ہے وہ کبھی نہ کبھی ان غلافوں کو پھاڑ دیتی ہے جو دلوں کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان پردوں کو بھی عقلوں پر چڑھے ہوئے ہیں،

فَتَهْتَدِي الْعَامَّةُ إِلَى السَّبِيلِ وَيَتَوَرُّ الْجُمُ الْغَفِيرُ عَلَى الْعَدِ الْقَلِيلِ وَلِذَلِكَ جس کے نتیجے میں لوگوں کو سیدھا راستہ مل جائے گا اور لوگوں کی بڑی مقدار تھوڑی مقدار کے خلاف بغاوت کر دے گی، اسی وجہ سے

لَمْ يَغْفُلِ الْمُلُوكُ وَالرُّؤَسَاءُ أَنْ يُنْشِئُوا سُحُبًا مِنَ الْأَوْهَامِ وَيَهْتَبُوا كِسْفًا مِنَ الْبَاطِلِ وَالْخَرَافَاتِ بادشاہ اور سردار لوگ وہم کے بادل پیدا کرنے اور باطل و خرافات چیزوں کے کھڑے پیدا کرنے سے غافل نہیں رہے

لِيَقْدِرُوا فِي عُقُولِ الْعَامَّةِ فَيَغْلُظَ الْحِجَابُ وَ يَعْظُمَ الرَّيْنُ وَيُخْتَنَقَ بِذَلِكَ نُورُ الْفِطْرَةِ۔ تاکہ ان کے ذہنوں میں ڈال کر ان کی عقلوں کو خراب کریں، جس سے پردہ مٹا ہو جائے، میل کچیل بڑھ جائے، اور فطری نور بجھ جائے

توضیح اللغة:

عجماء و ات: عجماء کی جمع بمعنی چوپایہ، ریت کا ٹیلہ جس میں درخت نہ ہو۔... بصيص: از (ض) بمعنی چمکنا،

روشن ہونا، چمک، کرن... يفتق: از (ض، ن، تفعیل) بمعنی پھاڑنا، از (س) سرسبز ہونا، از (تفعیل و انفعال) بمعنی پھٹنا،

كما قال تعالى: {كَانَتَا تَتَغَفَّغَتَانِ}... الغلف: غلاف کی جمع بمعنی پردہ، كما قال تعالى: {وَقَالُوا قُلُوبُنَا

غلف}۔... جم: بمعنی بڑی تعداد جمع جموم، جسام، از (ض، ن) بمعنی جمع ہونا، قریب ہونا، از (تفعیل) بمعنی بکثرت بڑھنا، چوٹی تک بھرنا۔... منخبا: سحاب کی جمع بمعنی بادل از (ف) بمعنی گھسٹنا، از (تفعیل) بمعنی ناز کرنا، از (انفعال) بمعنی گھسٹنا۔... کسفا: کسفة کی جمع بمعنی کٹوے۔ کما قال تعالیٰ: {أو تسقط السماء كما رعت علينا کسفاً}۔... الزین: بمعنی رنگ، میل، پکیل۔ از (ض) دل کا معصیت کے ارتکاب کی وجہ سے سخت ہو جانا، کما قال تعالیٰ: {کلا بل ران علی قلوبهم}۔... یختنق: از (افتعال) بمعنی گھاگھٹنا، از (تفعیل) بمعنی گھاگھوٹنا۔

وَيَتِمُّ لَهُمْ مَا يُرِيدُونَ مِنَ الْمَغْلُوبِينَ لَهُمْ، وَصَلَّحَ الدِّينَ بِلِسَانِ رُؤُسَائِهِ أَنَّهُ عَدُوُّ الْعَقْلِ وَعَدُوُّ كُلِّ مَا
اور جو کچھ یہ مغلوب لوگوں سے چاہتے ہیں وہ پورا ہو جائے۔ اور مذہب نے دُئیروں کی زبانی وضاحت کر دی کہ وہ عقل کا اور ہر اس چیز کا
يُغَيِّرُهُ النَّظَرُ إِلَّا مَا كَانَ تَفْسِيرًا لِكِتَابٍ مُّقَدَّسٍ وَكَانَ لَهُمْ فِي الْمَشَارِبِ الْوَقْفِيَّةُ يَتَابِعُ لَا تَنْصِبُ
دُمن ہے جو فوراً رک سے حاصل ہوتی ہے، سوائے اس کے جو قرآن مجید کی تفسیر ہو۔ اور ان کے لئے بت پرستی کے گمراہوں میں ایسے غمے تھے جو خشک ہونے والے نہ تھے
وَمَدَّدَ لَا يَنْقُذُهُ هَذِهِ حَالَةُ الْأَقْوَامِ كَانَتْ فِي مَعَارِفِهِمْ وَذَلِكَ كَانَ شَأْنُهُمْ فِي مَعَايِشِهِمْ عِبِيدُ أَذِلَّةٍ
اور ایسی فریادیں تھیں کہ جو جتنی بھی ہوتی تھیں۔ ان کی یہ حالت تو ملو عرفان اور اعتقاد میں تھی اور معیشت کا بھی یہی حال تھا، کہ غلامیت، ذلت
حَيَّازِي فِي جَهَالَةٍ عَمِيَاءَ، اللَّهُمَّ إِلَّا بَعْضَ شَوَارِدِ مِنْ بَقَايَا الْحُكْمَةِ الْمَبَاضِيَّةِ وَالشَّرَائِعِ السَّابِقَةِ
اور اندھی جہالت میں حیران و سرگرداں تھے۔ یا اللہ! (مگر بہت قلیل) سوائے اس کے کہ جو سابقہ شریعت اور گزشتہ لوگوں کی بھلی باتوں سے باقی ماندہ چیزیں
أَوْثَ إِلَى بَعْضِ الْأَقْدَامِ وَمَعَهَا مَقْتُ الْحَاضِرِ وَنَقْصُ الْعِلْمِ بِالْغَايَةِ تَأَزَّتِ الشُّبُهَاتُ عَلَى أَصُولِ الْعَقَائِدِ وَفُرُوعِهَا
جو بعض کے ذہنوں میں جگہ بگڑ چکی تھی، اس کے ساتھ ساتھ حال کی ناراضگی اور ماضی میں علوم کی کمی کی وجہ سے عقائد کے اصول و فروع پر شبہات نے حملہ کر دیا
بِمَا انْقَلَبَ مِنَ الْوُضْعِ وَانْعَكَسَ مِنَ الظُّلُمِ فَكَانَ قِيْدُ الدُّنْسِ فِي مَقْلَقَةِ الظُّلُمَاتِ قُوَّةَ الشَّرِّ كَحَيْفُكَتُظَرُ الْقَنَاعَةِ
جس سے اصل وضع اور طبع میں تبدیلی آگئی، چنانچہ طہارت کی جگہ پر میل پکیل، جہاں قناعت کا انتظار کیا جا رہا ہوتا وہاں حرص
وَالدَّعَارَةُ حَيْفُ تَرْجِي السَّلَامَةَ وَالسَّلَامَ، مَعَ قُصُورِ النَّظَرِ عَنْ مَعْرِفَةِ السَّبَبِ وَالنَّوْزِافَةِ لِأَوَّلِ وَهَلْكَ إِلَى
اور جہاں اس صلاحیت کی امید ہوتی وہاں جگہ نظر آتی، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ ان کی نظر اسباب کو پہچاننے سے عاجز تھی، اور اس بات سے کہ اول دہلے میں غمراہی طرف پھیرے

أَنَّ مُضَدَّ كُلِّ ذَلِكَ هُوَ الدِّينُ فَاسْتَوَى الْإِضْطِرَابُ عَلَى الْمَدَارِكِ وَكَهَبَ بِالنَّاسِ مَذْهَبُ الْقَوَاطِي فِي الْعَقْلِ وَالشَّرِيعَةِ مَعًا
 کہ ان سب کامرزدین ہے۔ پھر حواس پر بے چینی چھا گئی اور اشتراکی مذہب نے لوگوں کو عقل و شریعت میں مقابل کھڑا کر دیا تو عقل کے فیصلے سے
 وَظَهَرَتْ مَذَاهِبُ الْإِبَاحِيَّةِ وَالذَّهْرِيَّةِ فِي شُعُوبٍ مُتَعَدِّدَةٍ وَكَانَ ذَلِكَ وَبَلَا عَلَيْهَا قُوَى مَا رَزَقَتْ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْخُطُوبِ
 متعدد قبیلوں میں اباحی اور دھری فرقے ظاہر ہو گئے، اور یہ چیز ان کے لئے تمام آفات سے بڑھ کر تباعی کا باعث تھی

توضیح اللغة:

مقدس: اسم مفعول بمعنی پاک، اسم ظرف بمعنی پاک اور مبارک جگہ از (تفعیل) بمعنی پاک کرنا، بابرکت کرنا، پاک
 ہونے کی صفت بیان کرنا، از (ن، تفعیل) بمعنی پاک ہونا، بابرکت ہونا۔ ... ینایع: ینوع کی جمع بمعنی چشمہ۔ ... لا
 تنضب: خشک نہ ہونا از (ض، ن) اگر مصدر نضوباً ہو بمعنی خشک ہونا، کم ہونا، اتارنا، از (ن) بمعنی جاری ہونا، بہنا۔ ...
 شوارد: شریعت کی جمع بمعنی چیز کا بقیہ، شاذ اور بہت کم۔ حیاری: حیران کی جمع، از (ن) حیران و پریشان ہونا، ... مقت: از
 (ن) بمعنی ناراض ہونا، بہت بغض رکھنا، از (ی) ناپسند ہونا، از (تفعیل) بمعنی مبغوض کر دینا۔ ... غاہر: بمعنی گزرا ہوا، باقی
 جمع غاہرون، غُثَر۔ ... دعاة: بمعنی فساد، جنگ، بدکاری، بد خلقی، از (ف) بمعنی بدکار ہونا، فساد پھیلانا از (س) بوسیدہ ہونا،
 ... وھلة: بمعنی خوف، گھبراہٹ، از (س) بمعنی گھبرانا، کمزور ہونا، از (تفعیل) بمعنی خوف دلانا، گھبرا دینا۔ ... الإباحیین:
 إباحی کی جمع بمعنی ہر چیز کو مباح قرار دینے والے، ممنوعات کو کرنے اور مامورات کو چھوڑنے کا حکم دینے والے لوگ، از
 (استفعال) بمعنی جائز ٹھہرانا، از (ن) بمعنی ظاہر ہونا، مشہور ہونا، از (افعال) بمعنی ظاہر کرنا، جائز کرنا۔ ویل: بمعنی ہلاکت،
 برائی کا نزول، جہنم کی ایک دادی کا نام۔ ... مسائل: بمعنی چیز کا بقیہ حصہ، از (س) بمعنی باقی رہنا، از (ف) بمعنی پانی وغیرہ پینے
 کے بعد کچھ باقی چھوڑنا۔ ... الخطوب: خطب کی جمع بمعنی آفات، بری حالت، ناپسند معاملہ۔

وَكَانَتِ الْأُمَّةُ الْعَرَبِيَّةُ قَبَائِلَ مُتَعَايِفَةً فِي الرِّزَاعَاتِ خَاضِعَةً لِلشَّهَوَاتِ فَخَرَّ كُلُّ قَبِيلَةٍ
 در عرب قوم مختلف قبائل میں تقسیم تھی، اور وہ قبائل ایک دوسرے کے مخالف اور خواہشات کے پیروکار تھے، ہر قبیلہ کے لیے
 فِي قِتَالِ أُخْتَيْهَا وَ سَفْكِ دِمَائِهَا وَ سَبْيِ نِسَائِهَا وَ سَلْبِ أَمْوَالِهَا
 مخالف قبیلہ کے ساتھ قتل و قتال میں، ان کے بہادروں کا خون بہانے، ان کی عورتوں کو قید کرنے اور ان کا مال چھین لینے میں تھا، یہ لالچ انہیں

تَسُوْقُهَا النُّظَامُ إِلَى الْبَعَائِعِ، وَيَزِيْنُ لَهَا الشَّيْئَاتِ فَسَادُ الْإِعْتِقَادَاتِ، وَقَدْ بَلَغَ الْعَرَبُ مِنْ سَخَاةِ الْعَقْلِ حَدًّا

جنگ کرنے پر مجبور کر دینا، اور عقیدے کا فاسد ہونا ان کے لیے برائیوں کو مزین کر دینا اور اہل عرب کم عقلی میں اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ

صَنَعُوا أَصْنَامَهُمْ مِنَ الْحُلُوْى ثُمَّ عَبَدُوْهَا فَلَمَّا جَاعُوا أَكَلُوْهَا، وَبَلَغُوا مِنْ تَضَعُّعِ الْأَخْلَاقِ وَهَذَا

مٹائی کے بت بناتے، پھر ان کی عبادت کرتے، اور جب بھوک لگتی تو اسے کھا جاتے اور اخلاق میں اس حد تک گر گئے کہ

قَتَلُوا فِيْهِ بَنَاءَهُمْ تَخَلُّصًا مِنْ عَارِ حَيَاتِهِمْ أَوْ تَنْصُلًا مِنْ نَفَقَاتِ مَعِيْشَتِهِمْ، وَبَلَغَ الْفَحْشُ مِنْهُمْ

بیٹیوں کی زندگی کی عار سے نجات پانے اور ان کے خرچوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے انہیں قتل کر دیتے۔ اور ان کی بے حیائی

مَبْلَغًا لِّمَعْدٍ مَّعَهُ لِّلْعَفَافِ قِيَمَةً، وَبِالْجَنَّةِ فَكَانَتْ رِبْطُ النِّظَامِ الْإِجْتِمَاعِي قَدْ تَرَاخَتْ عَقْدُهَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ

اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ ان کے ہاں پاکدامنی کی کوئی قیمت نہ تھی، غلامیہ یہ کہ ہر طبقے میں اجتماعی نظام کی رسی کی گرہیں ڈھیل ہو گئی تھیں

وَانْفَصَمَتْ عَرَاهَا عِنْدَ كُلِّ طَائِفَةٍ أَفْلَهُمْ يَكُنْ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ بِأَوْلِيَّتِكَ الْأَقْوَامِ أَنْ يُؤَدِّبَهُمْ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ۔

اور ہر جماعت میں اجتماعی نظام کے کڑے ٹوٹ گئے تھے۔ کیا ان قوموں پر اللہ تعالیٰ کی یہ مہربانی نہیں کہ انہیں میں سے ایک آدمی کے ذریعے ان کو ادب سکھایا

توضیح اللغة:

فخرو: از (ف) ابنی یا ابنی قوم کی خوبیوں پر ناز کرنا۔ ... معامع: مجمع کی جمع بمعنی فتنہ اور جنگ۔ ... سَخَاةِ: معصافہ:

بمعنی کمزوری، از (ی) بمعنی کمزور عقل والا ہونا، از (تفعیل) بمعنی کم عقل قرار دینا، از (مفاعله) بے وقوفی میں مدد دینا۔

... أصنام: صنم کا جمع بمعنی بت، از (س) بمعنی قوی ہونا، از (تفعیل) تصویر بنانا، آواز دینا۔ ... تَضَعُّعِ: از

(فعلله) بمعنی زمین ملیا میٹ کر دینا، زمین تک ڈھا دینا، گری ہوئی قوم سے ہونا، از (تفعیل) بمعنی ذلیل ہونا، ضعیف ہونا۔

... تَنْصُلًا: از (تفعیل) بمعنی ناپسند کرنا، چھٹکارا حاصل کرنا، نکالنا، زائل ہونا، از (ن) بمعنی نکلتا۔ ... تَرَاخَتْ: از (تفاعیل)

بمعنی ڈھیلا ہونا، دیر کرنا، دور ہونا، از (استفعال) نرم ہونا، ڈھیلا ہونا، از (افعال) بمعنی نرم کرنا، از (ی، ف، ن) زندگی کا

آسودہ ہونا، از (مفاعله) بمعنی دور کرنا۔ رِبْطُ: مصدر بمعنی: باندھنا، گرہ لگانا، وہ رسی چیز جس سے باندھا جائے۔ ...

انْفَصَمَتْ: از (انفعال و تفعیل) بمعنی ٹوٹنا، منقطع ہونا، از (ض) بمعنی توڑنا، کاٹنا، از (تفعیل) بمعنی جدا کرنا۔

يُوحِي إِلَيْهِ رِسَالَتَهُ وَيَمْتَنِعُهُ عِنَايَتَهُ، وَيَمْلِكُهُ مِنَ الْقُوَّةِ بِمَا يَتَمَكَّنُ مَعَهُ مِنْ كَشْفِ تِلْكَ الْغَمِّ

جس کی طرف اپنی رسالت کی وحی بھیج کر، اسے اپنی عنایات سے لوازے اور انہیں اتنی قوت عطا فرمائی جس کے ذریعے وہ ان پریشانیوں کو دور کرتے

الَّتِي أَظْلَلَتْ رُؤُوسَ جَمِيعِ الْأُمَمِ، نَعَمْ كَانَ ذَلِكَ وَلِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ.
جنہوں نے ساری امتوں کے سروں کو جھکا دیا، جی ہاں! یہ اللہ کی رحمت تھی، اللہ ہی کے لیے بادشاہت ہے ہر چیز سے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

وَفِي الْإِيلَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرَةَ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ عَامِ الْفِيلِ 20 ابریل سنۃ 571 من میلادِ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عام الفیل میں ۱۲ ربیع الاول کی رات بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو

وُلِدَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ الْقُرَشِيِّ بِمَكَّةَ، وَلِدَ يَتِيمًا تُوُفِّيَ وَالِدُهُ قَبْلُ
محمد (ﷺ) بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی مکہ میں یتیمی کی حالت میں پیدا ہوئے، آپ کے والد آپ کی پیدائش سے پہلے ہی
أَنْ يُولَدَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الْمَالِ إِلَّا خَمْسَةٌ جَمَالٍ وَبَعْضُ نِعَاجٍ وَجَارِيَةٌ وَيَزْوًى أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ
وفات پا چکے تھے، اور انہوں نے وراثت میں صرف پانچ اونٹ، کچھ بھڑیں اور ایک باندی چھوڑی، اور بعض روایات میں اس سے بھی کم کا ذکر ہے۔

وَفِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ مِنْ عُمْرِهِ فَقَدَ وَالِدَتَهُ أَيْضًا، فَاحْتَضَنَتْهُ جَدُّهُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَبَعْدَ سَنَتَيْنِ مِنْ كَفَالَتِهِ
چھٹے سال کی عمر میں آپ کی والدہ بھی وفات پا گئیں، پھر آپ کی پرورش آپ کے دادا عبد المطلب نے فرمائی، دو سال پرورش کرنے کے بعد
توضیح اللغة:

نِعَاج: نَعَجَةٌ كِي جمع بمعنى دبی، بھیڑ، گائے۔ كما قال تعالى: {إِنْ هَذَا أَخَى لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعَجَةً وَلِي نَعَجَةٌ
واحدة}۔ ... احتَضَنَ: حضانت سے ہے بمعنی پرورش کرنا، از (افتعال، ن) بمعنی بچہ گود لینا، پرورش کرنا۔ ... جد: بمعنی
دادا، نانا، جمع أجداد، جدود۔

تُوُفِّيَ جَدُّهُ فَكَفَلَهُ مِنْ بَعْدِهِ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ وَ كَانَ شَهْمًا كَرِيمًا غَيْرَ
آپ کے دادا بھی وفات پا گئے، اس کے بعد آپ کی کفالت آپ کے چچا ابو طالب نے فرمائی۔ وہ بہت ہی ذہین اور نرم دل انسان تھے، لیکن
أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْفُقَرَاءِ يَحْيَى لَا يَمْلِكُ كَفَافَ أَهْلِهِ وَكَانَ ﷺ مِنْ بَنِي عَمِّهِ وَصَبِيَّةٍ قَوْمِهِ كَأَحَدِهِمْ عَلَى مَا بِهِ
فقر کی وجہ سے اتنی حیثیت نہ تھی کہ اپنے اہل و عیال کا خرچہ برداشت کرتے۔ اور آپ چچا کی اولاد اور اپنی قوم کے افراد میں سے ایک فرد کی مانند تھے باوجود اس کی شل ہونے کے
مَنْ يُعِمُّ فَقَدْ فِيهِ الْأَكْبُونُ مَعًا، وَ فَقَرٌ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُ الْكَافِلُ وَالْمَكْفُولُ
کہ جس کے ماں باپ دونوں سے بچپن میں ہی انتقال کر چکے ہوں، اور آپ ایسے فقر سے دوچار تھے جس سے نہ کفالت کرنے والا اور نہ کفالت شدہ محفوظ تھا،

وَلَمْ يَقُمْ عَلَى تَرْبِيَّتِهِ مُهَذَّبٌ وَلَمْ يُعِنْ بِتَثْقِيْفِهِ مُؤَدَّبٌ. بَيْنَ أَثْرَابٍ مِنْ تَبَتِ الْجَاهِلِيَّةِ
اور نہ تو کسی مربی نے آپ کی تربیت فرمائی اور نہ ہی کسی مودب نے ثقافت سکھانے کے لئے آپ کی مدد کی، آپ جاہلیت کی پیداوار ہم عمروں
وَعَشْرَاءَ مِنْ حُلَفَاءِ الْوَثْنِيَّةِ وَ أَوْلِيَاءِ مِنْ عَبْدَةِ الْأَوْهَامِ وَ أَقْرَبَاءِ مِنْ حَفَدَةِ الْأَصْنَامِ.
بت پرستی کرنے والے قبیلے، وہم پرست دوستوں اور بتوں کی خدمت کرنے والے رشتہ داروں کے درمیان پلے بڑے۔
غَيْرَ أَنَّهُ مَعَ ذَلِكَ كَانَ يَنُمُو وَ يَتَكَمَّلُ بَدَنًا وَ عَقْلًا وَ فَضِيلَةً وَ أَدَبًا حَتَّى عُرِفَ بَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ
لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ جسم، عقل، فضیلت اور ادب میں آگے بڑھتے رہے، یہاں تک کہ آپ اہل مکہ میں
وَهُوَ فِي رَيْعَانٍ شَبَابِهِ بِالْأَمْنِيِّ. أَدَبُ إِلَهِي لَمْ تَجْرِ الْعَادَةُ بِأَنْ تُزَيَّنَ بِهِ نَفُوسُ الْإِيْتَامِ مِنَ الْفُقَرَاءِ
میں جوانی کی حالت میں ہی ”امین“ مشہور ہو گئے، یہ خدا کی کرم نوازی ہے کیوں کہ عموماً ایسا نہیں ہوتا کہ غریبوں میں سے یتیم لوگوں میں یہ صفات پائی جائیں
خُصُوصًا مَعَ فَقْرِ الْقَوَامِ. فَانْتَهَلَ وَ الْقَوْمُ نَاقِصُونَ رَفِيعًا وَ النَّاسُ مُنْحَطُونَ
خصوصاً جب گمران بھی فقیر ہوں۔ پھر آپ ﷺ کمال حیثیت سے کہوت کو پہنچے جبکہ قوم ناقص رہی، آپ بلند ہوئے اور لوگ پست رہے
مُوجِدًا وَ هُمْ وَثْنِيُونَ. سَلَبًا وَ هُمْ شَاغِبُونَ. صَحِيحُ الْإِعْتِقَادِ وَ هُمْ وَاهِمُونَ
آپ موحد تھے اور وہ بت پرست رہے، آپ سلامتی والے تھے اور وہ فساد پھیلانے والے، آپ صحیح عقیدے والے اور وہ توہم پرست
مُظْبُوغًا عَلَى الْخَيْرِ وَ هُمْ بِهِ جَاهِلُونَ. وَ عَنْ سَبِيلِهِ عَادِلُونَ. مِنَ الشَّانِ الْمَعْرُوفَةِ أَنَّ يَتِيمًا فَقِيرًا أُمِّيًّا مِثْلَهُ
آپ کی عادت میں بھلائی تھی اور وہ جاہل اور سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے تھے۔ عام طریقہ یہ ہے کہ آپ کی طرح کا یتیم، غریب اور اُن پڑھ بچہ

توضیح اللغة:

شہما: بمعنی ذکی آدمی، تیز خاطر، چالاک گھوڑا، مدوہ سردار جس کا حکم جاری ہو جمع شہوم۔۔۔ تشقیف: ثقافت سے
ہے از (تفعیل) بمعنی سیدھا کرنا، تعلیم دینا، مہذب بنانا، از (ن) دانائی میں غالب آنا، نیزہ مارنا، از (س) کامیاب ہونا، از
(ک) بمعنی زیرک و چالاک ہونا۔۔۔ اثراب: قرب کی جمع بمعنی ہم عمر، وہ لوگ جنہوں نے مٹی میں کھیلنے کا زمانہ (بچپن) ایک
ساتھ گزرا ہو،۔۔۔ حلفاء: حلیف کی جمع، عہد و پیمان کرن والا، از (ض) قسم کھانا۔۔۔ الوثنیۃ: بت پرستوں کا مذہب، کما

قال تعالى: {انما اتخذتم من دون الله اوثانا}.... حَفَظَ: حافظ کی جمع بمعنی خادم، تابع دار، مددگار اگر حَفِظَ کی جمع ہو بمعنی پوتے.... يَنْمُو: از (ن) بمعنی زیادہ ہونا، بڑھنا، نسبت کرنا، از (تفعیل) بمعنی بڑھانا، نسبت کرنا، زرعان: جوانی کا افضل حصہ ابتدائی حصہ.... اِكْتَهَلَ: از (افتعال) بمعنی ادھیڑ عمر ہونا، از (مفاعله) بمعنی ادھیڑ عمر ہونا، شادی کرنا.... شاعبون: از (ف، س) بمعنی فساد کرنا، تباہی ڈالنا، از (مفاعله) بمعنی جھگڑا کرنا۔

تَنْطَبِعُ نَفْسُهُ بِمَا تَرَاهُ مِنْ أَوَّلِ نَشَأَتِهِ إِلَى زَمَنِ كَهُولَتِهِ وَ يَتَأَكَّرُ عَقْلُهُ بِمَا يَسْمَعُهُ مِنْ يُخَالِطُهُ شروع عمر میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ آخری عمر تک اس کے دل میں متش ہو جاتا ہے، اور ملنے جلنے والوں سے جو سنتا ہے عقل اس سے اثر لیتی ہے وَ لَا يَسِيئًا إِنْ كَانَ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ وَأَهْلِ عَصَبَتِهِ وَلَا كِتَابَ يُؤْشِدُهُ وَلَا أَسْتَاذَ يُنْزِلُهُ خصوصاً جب وہ ملنے والے رشتہ دار اور خاندان والے ہوں، اور نہ کوئی راہ دکھانے والی کتاب ہو اور نہ تنبیہ کرنے والا استاد وَ لَا عِزُّ إِذَا عَزَمَ يُؤْتِدُهُ فَلَوْ جَزَى الْأَمْرُ فِيهِ عَلَى جَارِي السُّنَنِ لَنَشَأَ اور نہ ہی کوئی ایسا مددگار ہو جو ارادہ کرنے پر تائید کرے۔ چنانچہ اگر آپ ﷺ کے بارے میں بھی یہی معاملہ جاری ہوتا تو آپ بھی انہیں عَلَى عَقَائِدِهِمْ وَ أَخَذَ بِمَذَاهِبِهِمْ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَ يَكُونُ لِلْفِكْرِ وَالنَّظَرِ مَحَالٌ کے عقائد پر پرورش پاتے اور انہیں کا مذہب اختیار کرتے یہاں تک کہ آپ مردوں کی عمر کو پہنچ جاتے، اور فکر و نظر کے وسیع میدان میں فَيَرْجِعُ إِلَى مَخَالَفَتِهِمْ إِذَا قَامَ لَهُ الدَّلِيلُ عَلَى خِلَافِ ضَلَالَتِهِمْ كَمَا فَعَلَ الْقَلِيلُ مِمَّنْ كَانُوا عَلَى عَهْدِهِ جب آپ ﷺ کے لئے ان کی گمراہی کے خلاف دلیل قائم ہوتی تو پھر ان کی مخالفت کرتے، جیسا کہ آپ کے زمانہ کے کچھ لوگوں نے کیا تھا وَلَكِنَّ الْأَمْرَ لَمْ يَخْرُ سُنَّتُهُ بَلْ بُغِضَتْ إِلَيْهِ الْوَلِيَّةُ مِنْ مَبْدَأِ عُمْرِهِ فَعَاجَلَتْهُ طَهَارَةُ الْعَقِيدَةِ لیکن آپ کے ساتھ اس طرح کا معاملہ نہیں ہوا بلکہ آپ کو شروع عمر سے ہی بت پرستی ناپسند تھی، چنانچہ عقیدے کی پاکیزگی نے جلدی کی پہلے سے تھی كَمَا بَاكَرَهُ حُسْنُ الْخَلِيقَةِ وَ مَا جَاءَ فِي الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِهِ (وَ وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى) لَا يُفْهَمُ مِنْهُ جیسا کہ اچھی فطرت جلدی (ابتداء سے ہی)۔ اور قرآن مجید کی آیت ”ووجدك ضالاً فهدى“ اس آیت سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ أَنَّهُ كَانَ عَلَى وَلِيَّةٍ قَبْلَ الْإِهْتِدَاءِ إِلَى التَّوْحِيدِ أَوْ عَلَى غَيْرِ السَّبِيلِ الْقَوِيمِ قَبْلَ الْخُلُقِ الْعَظِيمِ حَاشَ لِلَّهِ توحید کی طرف راہنمائی سے پہلے آپ بت پرستی پر تھے، یا عظیم اخلاق سے پہلے آپ کسی غلط راستے پر تھے، (اس مفہوم سے) اللہ کی پناہ!

إِنَّ ذَلِكَ لَهَوُ الْإِفْكَ الْمُبِينِ وَإِنَّمَا هِيَ الْحِزْبَةُ تُلْمُ بِغُلُوبِ أَهْلِ الْإِخْلَاصِ قِيَمًا يَزْجُونَ لِلنَّاسِ مِنَ الْخَلَاصِ

کیونکہ بے شک یہ تو واضح جھوٹ ہے، اس سے مراد تو صرف وہ جہانی ہے جو ظلم لوگوں کے دلوں میں نازل ہوتی ہے، اس چیز میں جس کی وہ لوگوں کی خلاصی کے لئے امید کرتے ہیں

وَطَلَبِ السَّبِيلِ إِلَى مَا هَدُوا إِلَيْهِ مِنْ إِنْقَازِ الْهَالِكِينَ وَإِرشَادِ الضَّالِّينَ وَقَدْ هَدَى اللَّهُ نَبِيَّهٗ

اور ایسے راستے کی طلب میں کہ جس پر چل کر وہ ہالکین کو بچائیں اور گمراہوں کو سیدھی راہ دکھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی راہنمائی فرمائی

توضیح اللغة:

یتاثر: از (تفعل) بمعنی اثر قبول کرنا..... بغضت: از (س، ک) قابل نفرت ہونا..... تلم: ٹھہرنا، بہت زیادہ جمع

ہونا۔ انقاذ: از (افعال) بچانا، نجات دلانا۔

إِلَى مَا كَانَتْ تَتَلَكَّسُهُ بِصِيَرَتِهِ بِأَصْطِفَائِهِ لِرِسَالَتِهِ وَاخْتِيَارِهِ مِنْ بَلَدٍ خَلَقَهُ لِتَقْرِيرِ شَرِيعَتِهِ

اس چیز کی طرف جس کی آپ کی بصیرت کو بصورتی پیغمبری کے لئے انتخاب اور اپنی مخلوق کے بیچ میں سے اپنی شریعت کو ثابت کرنے کے لئے چناؤ کے ذریعے

وَجَدَ شَيْئًا مِنَ الْمَالِ يَسُدُّ حَاجَتَهُ وَقَدْ كَانَ لَهُ فِي الْإِسْتِزَادَةِ مِنْهُ مَا يَزِفُّهُ مَعِيشَتَهُ

آپ نے مال کا صرف اتنا حصہ پایا جس سے ضرورت پوری کی جاسکے، حالانکہ تحقیق آپ کے لئے اس زیادہ لینے کا موقع تھا جس سے آپ کی معاشی زندگی بہتر ہوتی

بِمَا عَمِلَ لِخِدْمَةِ رَضَى اللَّهُ عَنْهَا فِي تِجَارَتِهَا وَبِمَا اخْتَارَتْهُ بَعْدَ ذَلِكَ زَوْجًا لَهَا

اس کام کی وجہ سے جو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے تجارت کی تھی اور جس کی وجہ سے انہوں نے آپ کو اپنا خاوند منتخب کر لیا تھا،

وَكَانَ قِيَمًا يَحْتَمِلُونَهُ مِنْ ثَمَرَةِ عَمَلِهِ غِنَاءٌ لَهُ وَعَوْنٌ عَلَى بُلُوغِهِ مَا كَانَ عَلَيْهِ أَعَاطِمُ قَوْمِهِ لِكُنْهٖ لَمْ تَرْفُقْهُ الدُّنْيَا

اور اس مال سے جو آپ اپنی امت کے تجربہ میں حاصل کرتے آپ مالدار ہو جاتے اور یہ معادن ہوتا اس مرتبے تک پہنچنے کے لئے جس پر آپ کے قوم کے بڑے تھے لیکن آپ کو دنیا بھلی نہ لگی

وَلَمْ تُغْزِهَا زَخَارِفُهَا، وَلَمْ يَسْلُكْ مَا كَانَ يَسْلُكُهُ مِثْلَهُ فِي الْوُضُولِ إِلَى مَا تَرْغِبُهُ الْأَنْفُسُ مِنْ تَعْيِيهَا

اور نہ اس کی رونق آپ کو دھوکہ دے سکی، نہ آپ اس راستے پر چلے جس پر (فقر میں) آپ جیسا آدمی دنیا کی نعمتوں تک پہنچنے کے لئے چلتا ہے

بَلْ كُلَّمَا تَقَلَّصَتْ بِهِ السِّنُّ زَادَتْ فِيهِ الرِّغْبَةُ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ الْكَافَّةُ وَمِمَّا فِيهِ حُبُّ الْإِنْفِرَادِ وَالْإِنْقِطَاعِ إِلَى الْفِكْرِ وَالْمِرَاقَبَةِ

بلکہ آپ جوں جوں آپ کی عمر بڑھتی گئی آپ کا امراض بڑھتا گیا اس چیز سے جس پر سب لوگ تھے، آپ میں تنہائی کی محبت اور فکر و مراقبہ کی طرف یکسوئی بڑھتی رہی

وَالْتَحَثِ بِمُنَاجَاةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَالتَّوَسُّلِ إِلَيْهِ فِي ظَلَبِ الْمَخْرَجِ مِنْ هَوِّهِ الْأَعْظَمِ
 گناہوں سے اعراض کرتے ہوئے اللہ سے مناجات کرنے کے لیے یکسوئی کی محبت برپا کی گئی، اور اپنی بڑی پریشانی سے نکلنے کے لیے اللہ کا قرب تلاش کرتے جو آپ کو
 فِي تَخْلِيصِ قَوْمِهِ وَ نَجَاةِ الْعَالَمِ مِنَ الشَّرِّ الَّذِي تَوَلَّاهُ. إِلَى أَنْ انْفَتَقَ لَهُ الْحِجَابُ عَنْ عَالَمِ
 اپنی قوم کو چھڑانے اور عالم کو اس شر سے نجات دلانے کے بارے میں سچی جس میں وہ مبتلا تھے، یہاں تک کہ آپ کے لیے ایک ایسے عالم کا حجاب چھٹ گیا
 كَانَ يَحْتَفُ إِلَيْهِ الْإِلَهَامُ الْإِلَهِيُّ، وَتَجَلَّى عَلَيْهِ النُّورُ الْقُدْسِيُّ وَهَبَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ مِنَ الْمَقَامِ الْعُلِيِّ فِي تَفْصِيلِ لَيْسَ هَذَا مَوْضِعُهُ.
 جس کی طرف الہام الہی آپ کو بھارتی تھی، اور آپ پر نور قدسی روشن ہو گیا اور بلند مقام سے آپ پر وحی اتری۔ اس میں تفصیل ہے جس کا موقع نہیں۔
 توضیح اللغة:

يجتنبه: از (ض) پھل توڑنا۔... زخارف: زخرف کی جمع بمعنی سونا، چیز کی خوبصورتی، از (فعلة) بمعنی خوبصورت
 بنانا، از (تفعّل) بمعنی خوبصورت ہونا۔ کما قال تعالى: {أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا}۔... التَّحَثُّ: از (تفعل) عبادت
 کرنا، گناہ سے نفرت کرنا، توبہ کرنا، از (س) بمعنی مائل ہونا۔... انْفَتَقَ: از (ن) پھٹنا،

لَهُ يَكُنْ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ فَيُطَالِبُ بِمَا سُلِبَ مِنْ مُلْكِهِ وَ كَانَتْ نُفُوسُ قَوْمِهِ فِي انْصِرَافٍ تَامٍ
 آپ ﷺ کی آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ نہیں تھا، پس آپ جن سے چھینی ہوئی ریاست کا وہ مطالبہ کرتے، آپ کی قوم کے لوگ کوسوں دور تھے
 عَنْ طَلَبِ مَنَاصِبِ السُّلْطَانِ وَفِي قَنَاعَةٍ بِمَا وَجَدُوا مِنْ شَرَفِ النِّسْبَةِ إِلَى الْمَكَانِ كُلِّ عَلَيْهِمَا مَا فَعَلَهُ جَدُّهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
 شاہی عہدوں کے مانگنے سے، اور قناعت کرنے والے تھے اس شرافت پر جو انہیں کعبہ شریف کی نسبت سے ملی تھی، اس پر دلیل آپ کے دادا عبدالمطلب کا وہ فعل ہے
 عِنْدَ رَحْبِ أَبْرَهَةَ الْحَبَشِيِّ عَلَى دِيَارِهِمْ، جَاءَ الْحَبَشِيُّ لِيَنْتَقِمَ مِنَ الْعَرَبِ بِهَلْمِهِمْ مَعْبُدِيهِمُ الْعَامَةِ وَبَنِيهِمُ الْحَرَامِ
 جو ان کے علاقے پر حبشی ابراہہ کے حملے کے وقت بھا، حبشی اس لیے آیا تھا تاکہ عرب سے انتقام لے، ان کے عام عبادت گاہ کو اور محترم گھر کو گرا کر
 وَمُنْتَجِعٍ حَاجِيهِمْ وَ مُسْتَوَى الْعُلْيَا مِنَ إِلَهِيهِمْ وَ مُنْتَهَى حُجَّةِ الْقُرَشِيِّينَ فِي مُفَاخَرَتِهِمْ لِبَنِي قَوْمِهِمْ
 اور ان کے حاجیوں کی چراہگاہ، ان کے معبودوں کے اونچے مقام کو ملایا میث اور قریش کے اپنی قوم کے لیے باعث فخر مقام کو ختم کر کے
 وَتَقَدَّمَ بَعْضُ جُنْدِهِ فَاسْتَأْذَنَ مِنَ الْإِبِلِ فِيهَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَا تَأْتَا بَعِيرٍ وَخَرَجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي بَعْضِ قُرَيْشٍ
 چنانچہ اسکے کچھ سپاہی آئے، جو چند اونٹ بکڑ کر لے گئے، جن میں عبدالمطلب کے بھی دو اونٹ تھے، عبدالمطلب کچھ قریشیوں کے ساتھ نکلے

توضیح اللغة:

وَهَبْتُ: اترنا، نیچے آنا، کما قال تعالى: {وَانْ مِنْهَا لَمَّا يَهْبُطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ}... زحف: میدان جنگ، گھمسان، کثیر لشکر از (ف) بچہ کا زمین پر کو لہے کے بل سرکنا، گھسٹ کر چلنا، مراد کثیر لشکر، کما قال تعالى: {اِذَا الْقَيْتَمُ الذِّينَ كَفَرُوا زَحَفًا}... منتجع: از (افتعال و تفعّل و استفعال) بمعنی آنا، چراگاہ کی تلاش میں جانا۔

لِمُقَابَلَةِ الْمَلِكِ فَاسْتَدْنَاهُ وَسَأَلَهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ هِيَ أَنْ تَرُدُّ إِلَيَّ مِائَتِي بَعِيرٍ أَصْبَتَهَا لِي، فَلَامَهُ الْمَلِكُ بِادشاه سے مقابلہ کے لئے، اس نے انہیں قریب کیا اور وجہ پوچھی، تو انہوں نے کہا: میرے دو سوانٹ لوٹا دے جو تو نے لیے ہیں، ابراہم نے انہیں ملامت کی عَلَى الْمَطْلَبِ الْحَقِيرِ وَقَتِ الْحَطَبِ الْخَطِيرِ، فَأَجَابَهُ: أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ، وَأَمَّا الْبَيْتُ فَلَهُ رَبُّ يَحْيِيهِ معمولی چیز کے مطالبے پر بڑے خطرے کے وقت میں، تو انہوں نے جواب دیا کہ: میں اونٹوں کا مالک ہوں، باقی اس گھرا بھی ایک مالک ہے جو اس کی حفاظت کرے گا هَذَا غَايَةُ مَا يَنْتَعِي إِلَيْهِ الْإِسْلَامُ، وَعَبْدُ الْمَطْلَبِ فِي مَكَانِهِ مِنَ الرِّئَاسَةِ عَلَى قُرَيْشٍ فَأَيُّنَ مِنْ تِلْكَ الْمَكَانَةِ یہ تو تابعداری کی انتہا ہے، حالانکہ عبد المطلب قریش میں ایک سردار کا مقام رکھتے تھے۔ تو یہ مقام کہاں کہ مُحَمَّدٌ ﷺ فِي حَالِهِ مِنَ الْفَقْرِ وَمَقَامِهِ فِي الْوَسْطِ مِنْ طَبَقَاتِ أَهْلِهِ حَتَّى يَنْتَجِعَ مَلِكًا أَوْ يَطْلُبَ سُلْطَانًا لَا مَالَ لَا جَاهَ عمر اپنے فخر کی حالت اور اپنے لوگوں کے طبقوں میں سے متوسط مقام پر ہونے کے باوجود وہ کسی بادشاہت یا کسی سلطنت کی تلاش میں نکلے حالانکہ آپ کے پاس نہ مال تھا نہ مرتبہ لَا جُنْدَ لَا أَعْوَانَ لَا سَلِيْقَةَ فِي الشَّعْرِ، لَا بَرَاْعَةَ فِي الْكِتَابِ لَا شُهْرَةَ فِي الْخُطَابِ لَا شَيْعَ كَانَ عِنْدَهُ نہ لشکر تھا نہ مددگار، نہ شاعرانہ مزاج تھا اور نہ لکھنے میں کمال، نہ خطابت کے چرچے تھے تو نہ آپ کے پاس کوئی (دنیوی) ایسی چیز تھی مِمَّا يَكْسِبُ الْمَكَانَةَ فِي نُفُوسِ الْعَامَّةِ، أَوْ يَزِيْ فِيهِ إِلَى مَقَامٍ مَا بَيْنَ الْخَاصَّةِ، مَا هَذَا الَّذِي جس کے ذریعے سے عام لوگوں میں مرتبہ حاصل کیا جاتا، یا خاص لوگوں کے درمیان کوئی مقام حاصل ہوتا۔ پھر وہ کیا چیز ہے جس نے رَفَعَ نَفْسَهُ فَوْقَ النَّفُوسِ، مِمَّا الَّذِي أَعْلَى رَأْسَهُ عَلَى الرُّؤُوسِ مِمَّا الَّذِي سَمَّا بِهَيْبَتِهِ عَلَى الْهَيْبِ۔ آپ کو تمام لوگوں پر فوقیت دی؟ کس چیز نے آپ کے سر کو تمام سروں پر بلند کر دیا؟ کس چیز نے آپ کی ہمت سب سے بڑھادی؟

توضیح اللغة:

الخطب: ناپسندیدہ معاملہ ایسا بڑا معاملہ جس میں مخاطب زیادہ کیا جائے، از (ن) تقریر کرنا، پیغام نکاح دینا، کما قال تعالیٰ: {ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبة النساء}.... سلیقة: بمعنی اندازہ اور طریقہ.... براعة: از (ن، س، ی) بمعنی علم یا فضل میں کامل ہونا، از (ف) علم یا فضل میں غالب آنا، از (تفعیل) بمعنی صدقہ کرنا، نقلی کام کرنا.... یوقی: از (س) بمعنی چڑھنا، از (ض) بمعنی منتر پڑھنا، رقیہ کرنا، دم کرنا از (تفعیل) بمعنی چڑھانا، از (افتعال) بمعنی چڑھنا۔

حَتَّىٰ انْتَدَبَ لِإِرشَادِ الْأُمَمِ وَكَفَالَتِهِ لَهُمْ. كَشَفَ الْغَمِّ بَلْ وَ إَحْيَاءِ الرَّمِيمِ مَا كَانَ ذَلِكْ إِلَّا مَا
یہاں تک کہ آپ اٹھ کھڑے ہوئے امت کی راہنمائی اور اس کی کفالت کے لئے، ان کے غموں کو دور کرنے کے لئے بلکہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کی بجٹنے کے لئے، یہ سب صرف اس لئے تھا کہ
أَلْقَى اللَّهُ فِي رُوعِهِ مِنْ حَاجَةِ الْعَالَمِ إِلَى مُقْوَمٍ. لَنَا زَاغٌ مِنْ عَقَائِدِهِمْ وَ مُصْلِحٍ
اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ دنیا کو ایک مربی کی ضرورت ہے، کیوں کہ جب وہ صحیح عقائد سے دور ہو گئے تھے، تو ایک مصلح کی ضرورت تھی
فَسَدَ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَ عَوَائِدِهِمْ. مَا كَانَ ذَلِكْ إِلَّا وَجْدَانَهُ رِجْحَ الْعِنَايَةِ الْإِلَهِيَّةِ تَنْصُرُهُ فِي عَمَلِهِ
جو ان کی عادات و اخلاق کی بگاڑ کو درست کرے، یہ نہ تھا مگر صرف عنایت الہی کی خوشبو کا پانا جو عمل میں ان کی مدد کرتا
وَمَثَلُهُ فِي الْإِسْتِغَاءِ إِلَى أَمَلِهِ قَبْلَ بُلُوغِ أَجَلِهِ. مَا هُوَ إِلَّا الْوَحْيُ الْإِلَهِيُّ يَسْعَى نُورُهُ لَبَنَ يَدِيهِ يُضِيئُ لَهُ السَّبِيلَ
اور انہیں بڑھاتا رہا موت آنے سے پہلے امید کی آخری حد تک، یہ صرف وحی الہی تھی جس کا نور آپ کے سامنے دوڑتا ہوا راستہ روشن کر دیتا
وَيَكْفِيهِ مَوْنَةُ الدَّلِيلِ. مَا هُوَ إِلَّا الْوَحْيُ السَّمَاوِيُّ قَامَ لَدَيْهِ مَقَامَ الْقَائِدِ وَالْجُنْدِيِّ
اور آپ کو دلیل کی ذمہ داری سے کافی ہوتا، یہ صرف آسمانی وحی تھی جو آپ کے آگے (دفاع میں) قائم اور سپاہی کے کھڑے ہونے کی طرح کھڑے ہوئے۔
أَرَأَيْتَ كَيْفَ تَهَضُّ وَحِيدًا فَرِيدًا يَدْعُو النَّاسَ كَافَّةً إِلَى التَّوْحِيدِ وَالْإِعْتِقَادِ بِالْعَلَى الْمَجِيدِ
کیا آپ نے دیکھا کہ آپ ﷺ کیسے اکیلے اور تنہا اٹھے اور تمام لوگوں کو توحید اور اللہ بزرگ و برتر پر اعتقاد کی دعوت دینے لگے،
وَالْكُلُّ مَا بَيْنَ وَفْدِيكَ مُفْرِقَةٍ وَ كَهْرِبَاءَةٍ وَ زَنْدَقَةٍ. نَادَى فِي الْوَحْيَيْنِ بِتَرْكِ أَوْثَانِهِمْ وَ تَبْنِئَ مَعْبُودَاتِهِمْ.
حالا کہ سارے لوگ بت پرستی، دہریت اور بے دینی میں بٹے ہوئے تھے، اور آپ نے بت پرستوں میں ان کے بتوں کو چھوڑنے کی اور ان کے معبودوں کو بھٹکنے کی آواز لگائی

توضیح اللغة:

الغضب: از (افتعال) جواب دینا، تردید کرنا، از (ک) زیرک ہونا۔۔۔ الزم: رشتہ کی جمع بمعنی بوسیدہ ہڈی از (ن، ض) بمعنی مرمت کرنا، درست کرنا، از (ض) مصدر زمّ بمعنی بوسیدہ ہونا، از (تفعیل) درست کرنا۔۔۔ روع: بمعنی ذہن، عقل، فطانت، دل کا سیاہ نقطہ۔ زاغ: از (ض) بمعنی ٹیڑھا ہونا، از (تفعیل) بمعنی ٹیڑھا کرنا، از (افعال) بمعنی بدراہ کرنا۔۔۔ عواندهم: عائدہ کی جمع، از (ن) لوٹنا، کما قال تعالیٰ: {وَلَوْزَدُوا الْعَادُوَ الْإِمَانُهَا عَنْهُ}۔

وَفِي الْمُسْتَهْدِينَ الْمُتَغَيِّبِينَ فِي الْخَلْقِ بَيْنَ الْأَهْوَاتِ الْأَقْدَسِ وَ بَيْنَ الْحَسَنَاتِ
اور آواز لگائی مشتبہین کے درمیان جوڑ دے ہوئے تھے خدا کی الوہیت اور مخلوق کے اجسام کو خلط کرنے کے درمیان،

بِالْظُّهْرِ مِنْ تَشْبِيهِهِمْ، وَ فِي الثَّانَوِيَّةِ بِأَفْرَادٍ إِلَهُ وَاحِدٍ بِالتَّصَوُّفِ فِي الْأَكْوَانِ
کہ تشبیہ کے عقیدے سے خود کو پاک کریں۔ اور دو خدا ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں میں ایک اللہ کو ماننے کی، کہ پوری کائنات میں تعریف کرنے والا ایک ہے

وَرَدَّ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْوُجُودِ إِلَيْهِ، أَهَابَ بِالطَّبِيعِيِّينَ لِيَمْتَدُّوا بِصَائِرِهِمْ إِلَى مَا وَرَاءَ حِجَابِ الطَّبِيعَةِ
اور اعلان کیا کہ ہر موجود چیز اس کی طرف، لوٹتی ہے، طبعیین (سائنس دانوں) کو دعوت دی کہ وہ اپنی فکر کو بڑھائیں اس کی طرف جو طبعیات کے پردے کے پیچھے ہے

فَيَتَنَوَّرُوا بِسِرِّ الْوُجُودِ الَّذِي قَامَتْ بِهِ، صَاحَ بِذَوِي الرِّعَامَةِ لِيَهْبِطُوا إِلَى مُضَافِ الْعَامَةِ
تو دی واضح اور روشن پائیں گے اس راز کو جس کی وجہ سے طبعیات کا وجود ہے۔ آپ نے سرداروں کو با آواز بلند پکارا کہ وہ عام لوگوں کی صف میں اتر آئیں

فِي الْإِسْتِكْلَافَةِ إِلَى سُلْطَانِ مَعْبُودٍ وَاحِدٍ، هُوَ قَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْقَابِضُ عَلَى أَرْوَاحِهِمْ فِي هَيَاكِلِ أَجْسَادِهِمْ
عاجزی اختیار کرنے میں ایک معبود بادشاہ کے سامنے، وہی آسمان و زمین کو پیدا کرنے والا ہے، اور ان کے جسمانی ڈھانچوں میں موجود ان کی روحیں قبض کرنے والا ہے

تَتَاوَلُ الْمُتَحَلِّلِينَ مِنْهُمْ لِمَرْتَبَةِ التَّوَسُّطِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ الْأَعْلَى فَبَيَّنَ لَهُمْ بِالذَّلِيلِ وَ كَشَفَ لَهُمْ
آپ نے ان لوگوں کو جو بندوں اور ان کے رب اعلیٰ کے درمیان واسطہ بنتے ہیں، لایا اور ان کے سامنے دلیل کے ساتھ منطوقی اور حقیقی کے نور سے ان پر یہ بات واضح کر دی

يُنَوِّرُ الْوَحْيِ أَنَّ نِسْبَةَ أَكْثَرِهِمْ إِلَى اللَّهِ كَنِسْبَةِ أَصْغَرِ الْمُعْتَقِدِينَ إِلَيْهِمْ
کہ اللہ کی طرف ان میں سے بڑے کی نسبت ایسی ہے جیسے ان کے ساتھ ان کے عقیدت مندوں میں سے چھوٹے کی نسبت ہوتی ہے

وَمَا آتَاهُمْ بِالذُّوْلِ عَمَّا انْتَحَلُوهُ لِأَنْفُسِهِمْ مِنَ الْمَكَاتِلِ الرَّبَّائِيَةِ إِلَى أَذْلَى سُلَمٍ مِنَ الْعَبُودِيَّةِ
اور آپ نے ان سے نیچے اترنے کا مطالبہ کیا جو انہوں نے اپنے لئے اختیار کر رکھے تھے بندگی کے ادنیٰ درجہ کی طرف،
وَالْإِشْرَاقِ مَعَ كُلِّ ذِي نَفْسٍ إِنْسَانِيَّةٍ فِي الْإِسْتِعَانَةِ بِرَبِّ وَاحِدٍ يَسْتَمْتَوِي بِجَمِيعِ الْخَلْقِ فِي النِّسْبَةِ إِلَيْهِ
اور ہر فرد انسانی کے ساتھ شریک ہو کر ایک رب سے مدد چاہنے کی طرف بلایا، کیونکہ اس کی طرف نسبت میں ساری مخلوق برابر ہے
لَا يَتَفَاوَتُونَ إِلَّا قِيَمًا فَضَّلَ بِهِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْ عِلْمٍ أَوْ فَضِيلَةٍ وَخَرَّأَ بِوَعْظِهِ عِبِيدُ الْعَادَاتِ
لوگوں کے درمیان کوئی فرق نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر صرف علم و فضل کی وجہ سے فضیلت دی ہے، ان کی نصیحت کے دشمن بن گئے عادات کے غلام
توسیع اللغة:

الْمُنْعَمِينَ: غوطہ گانے والے، از (ض) ڈبونا۔... اُھاب: از (افعال) دعوت دینا، از (ف، ض) دعوت دینا۔
... زعامۃ: بمعنی سرداری، لیڈری، از (ف، ن) مصدر زعامۃ بمعنی سردار ہونا، اگر مصدر زعماء ہو بمعنی گمان کرنا۔ ...
المنتحلین: از (افتعال) منسوب کرنا، اپنی ذات کے لئے بلانا، از (ن، س، ک) جسم کا کمزور ہو جانا۔

وَأَسْرَاءُ الثَّقَلَيْنِ لِيُعْتِقُوا أَرْوَاحَهُمْ مِمَّا اسْتُعِيدُوا لَهُ وَ يَحْلُوا أَغْلَالَهُمُ الْيَمِينِ
اور اندمی قہید کے قیدی تاکہ وہ اپنی رحوں کو اس چیز سے آزاد کر سکیں کہ جس عبادت کا ان سے مطالبہ کیا گیا ہے اور اپنے وہ طوق اتار دیں جنہوں نے
أَخَذَتْ بِأَيْدِيهِمْ عَنِ الْعَبْلِ وَافْتَتَعَتْهُمْ دُونَ الْأَمَلِ مَالٌ عَلَى قُرَاءِ الْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْقَائِمِينَ
ان کو عمل سے روک دیا تھا اور ان کی امیدوں کو ختم کر دیا تھا، آپ موجود ہوئے ان لوگوں کی طرف بھی جو آسمانی کتابیں پڑھنے والے تھے اور جو ایسا چیزوں پر قائم رہنے والے تھے
عَلَى مَا أَوْدَعَتْهُ مِنَ الشَّرَائِعِ الْإِلَهِيَّةِ، فَبَكَتِ الْوَاقِفِينَ عِنْدَ حُرُوفِهَا بِغَبَاوَتِهِمْ
جواہری شریعتوں کی ودیعت کردہ تھے، تو آپ نے ان لوگوں کو تنبیہ فرمائی جو صرف حروف سے واقف تھے ہیکلہ ذہنی کی وجہ سے
وَشَدَّةَ التَّكْيِيدِ عَلَى الْمُخَرِّفِينَ لَهَا الصَّابِرِينَ لِأَلْفَظِهَا إِلَى غَيْرِ مَا قُصِدَ مِنْ وَحْيِهَا
اور آپ نے سخت تکمیل فرمائی جو ان تحریف کرنے والوں پر جو پھیرتے تھے ان کے الفاظ کو ایسے معنی کی طرف جو وحی سے غیر مقصود تھا
إِتِّبَاعًا لِشَهَوَاتِهِمْ، وَ دَعَاهُمْ إِلَى فَهْمِهَا وَ التَّحْقِيقِ بِسِرِّ عَلَيْهَا حَتَّى يَكُونُوا عَلَى نُورٍ مِنْ رَبِّهِمْ
اپنی شہوات کی اتباع میں، اور آپ نے انہیں دعوت دی اس (شریعت) کے سمجھنے اور اس کے طے راز کی تحقیق کی طرف، تاکہ وہ نور (ہدایت) پر آجائیں جو ان کے رب کی طرف سے ہے

وَلَقَدْ كُلَّ إِنْسَانٍ إِلَى مَا أُودِعَ فِيهِ مِنَ التَّوَاهِبِ الْإِلَهِيَّةِ وَدَعَا النَّاسَ أَجْمَعِينَ

آپ ﷺ نے متوجہ کیا ہر انسان کو اس میں رکھی ہوئی صلاحیتوں کی طرف جو الٰہی عطاؤں سے اس میں ودیعت کی گئی تھیں اور تمام لوگوں کو دعوت دی

ذُكُورًا وَإِنَاثًا عَامَّةً وَسَادَاتٍ إِلَى عِرْفَانِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ مِنْ تَوْحِ خَصَّةِ اللَّهِ بِالْعَقْلِ وَمَيَّزُهُ بِالْفِكْرِ.

خوادہ مرد و عورت، خواہ وہ عام لوگوں سے ہو یا اپنی قوم کے سردار ہو، اپنی ذات کو پہچاننے کی طرف اور اس بات کی طرف کہ واقعی وہ ایک نوع ہے جسے اللہ نے خاص کیا ہے عقل اور فکری امتیاز دے کر

توضیح اللغة:

وَعَزَّ: دشمنی کرنا، یزہ چھوٹنا۔ اَغْلَال: غُل کی جمع بمعنی طوق، جھنڈکیاں۔ ... بَكَت: از (تفعیل) بمعنی سرزنش کرنا، جھڑکنا، از (ن) کسی چیز سے مارنا، ... حُرُوف: حرف کی جمع بمعنی کنارہ۔ ... غَبَاوَت: بمعنی جہالت۔ غَفْلَت: ناسمجھی، از (س) بمعنی کند ذہن ہونا، ... غَافِل ہونا، از (تفاعل) بمعنی غفلت برتنا۔ ... شَدَّد: از (تفعیل) بمعنی مضبوط کرنا، سختی کرنا، حرف پر شد لگانا۔ ... فَهَم: بمعنی سمجھ جمع افہام، از (س) بمعنی سمجھنا، از (تفعیل) بمعنی سمجھانا۔ ... لَفَّت: از (تفعیل) بمعنی متوجہ کرنا، موڑنا، از (ض) بمعنی دائیں بائیں موڑنا، پھیرنا، کما قال تعالیٰ: {قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَلْفِتْنَا}۔ وکما قال تعالیٰ: {وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَمْرًا تَك}۔

وَشَرَّفَهُ بِهِمَا وَبَحْرِيَّةَ الْإِرَادَةِ قِيمًا يُزِيدُهُ إِلَيْهِ عَقْلُهُ وَفِكْرُهُ وَأَنَّ اللَّهَ عَرَضَ عَلَيْهِمْ

اور اسے شرف بخشا عقل و فکر اور آزادی رائے سے، اس چیز میں جس کی طرف انکی عقل و فکر راہنمائی کرے، بے شک اللہ تعالیٰ نے کائنات کی

جَمِيعَ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مِنَ الْأَكْوَانِ وَسَلَّطَهُمْ عَلَى فَهْمِهَا وَالْإِنْتِفَاعِ بِهَا بِدُونِ شَرْطٍ وَلَا قَيْدٍ إِلَّا

تمام قابل انتفاع چیزوں کو ان کے سامنے پیش کیا اور انہیں یہ قدرت دی کہ وہ انہیں سمجھیں اور بغیر کسی شرط و قید کے ان سے نفع حاصل کریں، البتہ

الْإِعْتِدَالَ وَالْوُقُوفَ عِنْدَ حُدُودِ الشَّرِيعَةِ الْعَادِلَةِ وَالْفَضِيلَةِ الْكَامِلَةِ. وَأَقْدَرَهُمْ بِذَلِكَ

اس بات کا پابند بنایا ہے کہ اعتدال اور منصفانہ، کامل فضیلت والی شریعت کے حدود سے تجاوز نہ کریں، اور ان کو اس پر قدرت دی کہ

عَلَى أَنْ يَصِلُوا إِلَى مَعْرِفَةِ خَالِقِهِمْ بِعُقُولِهِمْ وَأَفْكَارِهِمْ بِدُونِ وَاسِطَةٍ أَحَدٍ إِلَّا مَنْ خَصَّهُمُ اللَّهُ بِوَحْيِهِ

وہ پہنچیں اپنے خالق کی معرفت تک اپنے عقول اور اپنے فکر کے ذریعے بلا کسی واسطے کے، سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو اللہ نے اپنی وحی کے لئے خاص فرمایا

وَقَدْ وَكَّلَ إِلَيْهِمْ مَعْرِفَتَهُمُ بِالذَّلِيلِ كَمَا كَانَ الشَّانُ فِي مَعْرِفَتِهِمْ لِمُبْدِعِ الْكَائِنَاتِ أَجْمَعِ

اور سونپ دیا ان کی طرف ان معرفت کو ذلیل کے ساتھ، جیسا کہ ان کی تمام کائنات کے وجود اور خالق کو پہچاننے میں ان کی ایک شان ہوتی ہے

وَالْحَاجَّةُ إِلَى أَوْلِيكَ الْمُصْتَظِّينَ إِنَّمَا هِيَ مَعْرِفَةُ الصِّفَاتِ الَّتِي أُذِنَ لِلَّهِ أَنْ تُعْلَمَ مِنْهُ وَلَيْسَتْ
اور انسان کے لئے ان چنے ہوئے لوگوں کی ضرورت صرف ان صفات کو پہچاننے کے لئے ہے جن کی تعلیم کا اللہ نے حکم دیا ہے ورنہ اس ذات باری
فِي الْإِعْتِقَادِ بِوُجُودِهِ. وَ قَرَّرَ أَنْ لَا سُلْطَانَ لِأَحَدٍ مِنَ الْبَشَرِ عَلَى آخَرٍ مِنْهُ إِلَّا مَا
اس کے وجود کے اعتقاد کے لئے اس کی ضرورت نہ تھی اور آپ نے یہ بات طے کر دی کہ کسی آدمی کو دوسرے آدمی پر کوئی بادشاہت نہیں، سوائے اس کے جو

توسیع اللغة:

مبدع: ایسی چیز پیدا کرنے والا جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو، از (افعال) بمعنی ایجاد کرنا، بدعت نکالنا، از (تفعیل)
بمعنی بدعت کی طرف منسوب کرنا، از (ف) بمعنی گھڑنا، ایجاد کرنا، بغیر نمونہ کے کوئی چیز بنانا،

رَسَمْتُهُ الشَّرِيعَةَ، وَفَرَضَهُ الْعَدْلُ، ثُمَّ الْإِنْسَانُ بَعْدَ ذَلِكَ يَذْهَبُ بِأَرَادَتِهِ إِلَى مَا سَخَّرَتْ لَهُ بِمُقْتَضَى الْفِطْرَةِ
شریعت نے لکھ دیے اور عدل و انصاف نے مقرر کر دیے، ان سب کے باوجود انسان اپنی مرضی سے اس چیز (لوگوں کو غلام بنانا) کی طرف جاتا ہے جسے فطری تقاضے نے اس کے لئے سخر کیا ہے

دَعَا الْإِنْسَانَ إِلَى مَعْرِفَةِ أَنَّهُ جِسْمٌ وَ رُوحٌ وَ أَنَّهُ بِذَلِكَ مِنْ عَالَمِينَ مُتَخَالِفِينَ
آپ نے انسان کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ وہ جسم اور روح سے مرکب ہے اور اس کی وجہ سے وہ دو مختلف جہانوں میں سے ہے

وَإِنْ كَانَا مُتَوَجِّهَيْنِ، وَأَنَّهُ مُطَالِبٌ بِخِدْمَتِهِمَا بِجَمِيعٍ وَإِيفَاءٍ كُلِّ مَنَّهُمَا مَا قَرَّرَتْ لَهُ الْحِكْمَةُ الْإِلَهِيَّةُ مِنَ الْحَقِّ
اگرچہ وہ آپس میں ملے ہوئے ہیں، اور یہ اعلان کیا کہ اس سے سوال کیا جائے گا ان دونوں کی خدمت (حق) کا یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک کے حق کو پورا کرنے کا جو حکمت الہیہ نے مقرر کی ہے

دَعَا النَّاسَ كَافَّةً إِلَى الْإِسْتِعْدَادِ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ لِمَا سَيُلَاقُونَ فِي الْحَيَاةِ الْآخِرَى
آپ نے سارے انسانوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ اس دنیا میں رہ کر اس عالم کے لیے تیاری کریں جہاں وہ دوسری زندگی سے عنقریب ملیں گے

وَ بَيَّنَّ لَهُمْ أَنَّ خَيْرَ زَادٍ يَتَزَوَّدُهُ الْعَامِلُ هُوَ الْإِخْلَاصُ لِلَّهِ فِي الْعِبَادَةِ وَالْإِخْلَاصُ لِلْعِبَادِ
اور آپ نے لوگوں پر واضح کر دیا کہ بہترین توشہ جو مل کرنے والا جمع کرتا ہے وہ اللہ کے لئے عبادت میں اخلاص ہے اور بندوں کے لئے اخلاص ہے

فِي الْعَدْلِ وَالنَّصِيحَةِ وَالْإِشْرَادِ قَامَ بِهَذِهِ الدَّعْوَةِ الْعُظْمَى وَحَدَهُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ لَهُ كُلُّ هَذَا
انصاف، خیر خواہی اور راہنمائی میں۔ آپ ﷺ اس عظیم دعوت کو لے کر اکیلے گھرے ہو گئے، اس حال میں کہ نہ طاقت تھی نہ قوت، یہ سب آپ کی

كَانَ مِنْهُ وَ النَّاسُ أَحِبَّاءُ مَا أَلْفُوا وَ إِنْ كَانَ خُسْرَانِ الدُّنْيَا وَ جِزْمَانِ الْآخِرَةِ
طرف سے تھا، اور لوگ تو اسی کے گرویدہ ہوتے ہی جس سے وہ مانوس ہوں، اگرچہ اس میں دنیا کا نقصان اور آخرت سے محرومی ہو،

أَعْدَاءُ مَا جَهِلُوا وَ إِنْ كَانَ رَغَدَ الْعَيْشِ وَ عِزَّةَ السِّيَادَةِ وَ مُنْتَهَى السَّعَادَةِ. كُلُّ هَذَا
اس کے دشمن ہوتے ہیں جس سے لاعلم ہوں، اگرچہ وہ چیز آسودہ زندگی، سرداری کی عزت اور یک بختی کا سبب ہو، جب بات اس طرح ہے

وَالْقَوْمُ حَوَالِيهِ أَعْدَاءُ أَنْفُسِهِمْ وَ عَبِيدُ شَهَوَاتِهِمْ لَا يَفْقَهُونَ دَعْوَتَهُ وَ لَا يَعْقِلُونَ رِسَالَاتِهِ
آپ کے ارد گرد والے لوگ اپنی جانوں کے دشمن اور اپنی خواہشات کے غلام تھے، وہ آپ کی دعوت اور رسالت کو نہیں سمجھتے تھے

عُقِدَتْ أَهْدَابُ بَصَائِرِ الْعَامَّةِ مِنْهُمْ بِأَهْوَاءِ الْخَاصَّةِ، وَ مُجِبَّتْ عَقُولُ الْخَاصَّةِ بِغُرُورِ الْعِزَّةِ عَنِ النَّظَرِ
عوام کی آنکھیں خاص لوگوں کی خواہشات کی وجہ سے بند تھیں، اور خاص لوگوں کی عقل کو عزت نفس کے دھوکے نے غور و فکر کرنے سے روک دیا تھا

فِي دَعْوَى فَقِيرٍ أَتَى فِيهِ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى
ایسے شخص کے دعویٰ نبوت میں جو ان جیسا فقیر اٹی ہو، انہیں آپ میں کوئی ایسی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی جو آپ کو اتنا بلند کرتی کہ

تَصِيحَتِهِمْ وَ التَّطَاوُلُ إِلَى مَقَامَاتِهِمُ الرَّفِيعَةِ بِاللُّومِ وَ التَّعْنِيفِ. لِكِنَّةٍ فِي فَقْرِهِ وَ ضَعْفِهِ كَانَ يُقَارِعُهُمُ بِالْحُجَّةِ
آپ انہیں ملامت و تنقید کے ذریعے نصیحت کرتے اور ان کے بلند مقام تک پہنچاتی۔ لیکن اپنے فقر اور ضعف کی حالت میں بھی انہیں جھجھوڑتے دلیل کے ذریعے

توضیح اللفظ:

رغد: از (س) بمعنی خوش حال ہونا، از (استفعال) آسودہ زندگی پانا، از (افعال) بمعنی آسودہ بنانا۔۔۔ اہداب:

ہدب کی جمع بمعنی پلک، از (س) آنکھ کا لمبی پلکوں والا ہونا۔۔۔ تعنیف: از (تفعیل) بمعنی سختی سے معاملہ کرنا، عتاب کرنا، از

(افتعال) سختی سے لینا، از (ی) بمعنی سختی کرنا۔

وَ يُنَاصِلُهُمُ بِالذَّلِيلِ وَ يَأْخُذُهُمُ بِالنَّصِيحَةِ وَ يُزَجِّجُهُمُ بِالزُّجْرِ وَ يُنَوِّجُهُمُ لِلْعَبْرِ
اور دلیل کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے، انہیں نصیحت کرتے، اور ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ انہیں ڈراتے، عبرت کے لیے انہیں عمیہ کرتے

وَيَحْوَظُهُمْ مَعَ ذَلِكَ بِالتَّوَعُّظِ الْحَسَنَةِ. كَأَنَّمَا هُوَ سُلْطَانٌ قَاهِرٌ فِي حُكْمِهِ عَادِلٌ فِي أَمْرِهِ وَ قَلِيلٌ
اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی خبر گیری فرماتے اچھے انداز میں، گو یا وہ اپنے فیصلے میں غالب بادشاہ ہیں، امر و نہی میں انصاف کرنے والے ہیں

أَوْ أَبْ حَكِيمٌ فِي تَرْبِيَةِ أَهْلِيهِ. شَدِيدُ الْحَزْصِ عَلَى مَصَالِحِهِمْ. رَوُوفٌ بِهِمْ فِي شِدَّتِهِ.
 یا اپنے بیٹوں کی تربیت کرنے میں دانا باپ ہیں، لوگوں کی خیر خواہی پر حریص ہیں، سختیوں میں ان کے لیے شفیق ہیں
 رَحِيمٌ فِي سُلْطَتِهِ مَا هَذِهِ الْقُوَّةُ فِي ذَلِكَ الضَّعْفِ. مَا هَذَا السُّلْطَانِ فِي مَظَلَّةِ الْعِجْزِ. مَا هَذَا الْعِلْمُ
 اور اپنے غلبے میں رحم کرنے والے ہیں، ایسی ضعف میں یہ کیسی قوت تھی؟ عاجزی کے مقام میں یہ کیسی بادشاہی تھی؟ یہ کیا علم تھا
 فِي تِلْكَ الْأُمِّيَّةِ. مَا هَذَا الرَّشَادُ فِي غَمَرَاتِ الْجَاهِلِيَّةِ. إِنَّ هُوَ إِلَّا خِطَابُ اللَّهِ الْقَادِرِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 اس ناخواندگی میں، اور کیسی راہنمائی صحیحات کے اندھیروں میں؟ (نہیں نہیں) یہ تو صرف اللہ کا خطاب تھا جو ہر چیز پر قادر ہے،

توضیح اللغة:

بقارعہم: از (ف) کھٹکھٹانا، تعبیر کرنا۔ ... یناضل: از (مفاعله) بمعنی تیر اندازی میں غالب ہونا، از (س) بمعنی
 ٹھکنا۔ ... یزعج: از (افعال، ف) بمعنی بے قرار کرنا، دھکا کرنا، از (انفعال) بمعنی بے قرار ہونا، ہٹنا۔ ... غمرات: غمرۃ
 کی جمع بمعنی سختی۔

الَّذِي وَسَّعَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَ عِلْمًا. ذَلِكَ أَمْرُ اللَّهِ الصَّادِقِ. يَفْرَعُ الْأَذَانَ وَ يَشْقِي الْحَبَّ
 جس کے علم و رحمت نے ہر چیز کو گہیر رکھا ہے۔ یہ اس اللہ کا حکم ہے جو حق ظاہر کرنے والا ہے، کانوں کو کھٹکھٹاتا ہے، پردوں کو چاک کرتا ہے
 وَ يَمَزِّقُ الْغُلْفَ وَ يَنْفُذُ إِلَى الْقُلُوبِ عَلَى لِسَانٍ مِّنْ اخْتَارَةٍ لِّيَنْطَقَ بِهِ. وَ اخْتَصَّ بِهِ بِذَلِكَ
 غلافوں کے کھولے کرتا ہے اور لوگوں تک پہنچ جاتا ہے، یہ فیصلہ ہے اس شخص کی زبان پر جس کو اس کام کے لئے چنا ہے اور آپ کو اس کام کے ساتھ اس لئے خاص کیا
 وَ هُوَ أَضْعَفُ قَوْمِهِ لِيُقِيمَ مِنْ هَذَا الْإِخْتِصَاصِ بُرْهَانًا عَلَيْهِ بَعِيدًا عَنِ الظَّنَّةِ بَرِيئًا مِنَ التُّهْمَةِ
 حالانکہ آپ قوم میں کمزور ترین تھے، تاکہ قائم کریں اس اختصاص پر ایسی دلیل قائم کریں جو گمان سے دور ہو، تہمت سے بری ہو،
 لِإِثْبَاتِهِ عَلَى غَيْرِ الْمُعْتَادِ بَيْنَ خَلْقِهِ أُنْثَى بُرْهَانٍ عَلَى التُّهْمَةِ أَعْظَمُ مِنْ هَذَا! أُنْثَى قَامَ
 حقوق کے درمیان اس (کلام) کو غیر معتاد (خلاف عادت) لانے کی وجہ سے۔ نبوت پر اس سے بڑی دلیل اور کون سی ہوگی؟، کہ ایک ای شخص کھڑا ہو کر

يَدْعُو الْكَاتِبِينَ إِلَى فَهْمِ مَا يَكْتُبُونَ وَ مَا يَقْرَأُونَ وَ بَعِيدٌ عَنِ مَدَارِيسِ الْعِلْمِ، صَاحَّ بِالْعُلَمَاءِ
دعوت دیتا ہے لکھنے والوں کو، اس چیز کے سمجھنے کی جسے وہ لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں، اور جو علم کے مدارس سے دور ہو۔ علما کی جماعت میں بلند آواز سے چیخے

لِيَمَجِّصُوا مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ فِي تَاجِيَةِ عَن يَتَابِيعِ الْعُرَفَانِ، جَاءَ يُرْشِدُ الْعُرَفَاءَ تَاشِيْعُ بَيْنِ الْوَاهِمِينَ
تاکہ وہ اس چیز سے آلودگی دور کریں جس کو جانتے ہیں، جو معرفت کے چشموں سے ایک کنارے پر کھڑا ہو، اور اگر جاننے والوں کو راستہ دکلائے، واہمین کے مابین ملنے بڑھنے والا کرہیت ہے

لِتَقْوِيَهُمْ عَوِجَ الْحُكْمَاءِ غَرِيبٌ فِي أَقْرَبِ الشُّعُوبِ إِلَى سَدَاجَةِ الطَّبِيعَةِ وَأَبْعَدَهَا عَنْ فَهْمِ نِظَامِ الْحَلِيفَةِ
حکماء کے ٹیز مے پن کو سیدھا کرنے کیلئے، یہ عجیب بات ہے کہ ایک شخص جو ان لوگوں سے ہو جو انتہائی سادہ طبیعت، نظام خلقت کے سمجھنے سے بہت دور،

وَالنَّظَرِ فِي سُنَنِهِ الْبَدِيعَةِ أَخَذَ يَقْرَرُ لِلْعَالَمِ أَجْمَعِ أَصُولَ الشَّرِيعَةِ وَ يَحْطُ لِلْسَّعَادَةِ
اور اس کے انوکھے طریقوں میں غور کرنے سے بہت دور ہوں۔ وہ شروع ہوتا ہے کہ پورے عالم کیلئے شریعت کے جامع اصول، تیار کرتا ہے اور سعادت کے

طُرُقًا نَنْ يَهْلِكُ سَائِلُهَا وَ لَنْ يَخْلُصَ تَارِكُهَا، مَا هَذَا الْخُطَابُ الْمُبْجَمُ مَا ذَلِكَ الدَّلِيلُ الْمُلْجَمُ؟
ایسے راستے پر چلتا ہے جن پر چلنے والا ہلاک نہیں ہوگا، اور چھٹکارا نہیں پاسکتا اس کو چھوڑنے والا۔ کیا ہے یہ لا جواب کر دینے والا خطاب؟ وہ کیا سندہ بند کر دینے والی دلیل ہے؟

أَقُولُ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ، لَا أَقُولُ ذَلِكَ. وَلَكِنْ أَقُولُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ
کیا میں یہ کہوں کہ یہ انسان نہیں ہے بلکہ کوئی مقرب فرشتہ ہے؟ نہیں میں ایسا تو نہیں کہتا لیکن میں ایسے ضرور کہوں گا کہ جیسے اللہ نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ

أَنْ يَصِفَ نَفْسَهُ، إِنْ هُوَ إِلَّا بَشَرٌ مِّمَّنْ لَكُمْ يُؤْخِى إِلَيْهِ نَبِيُّ صَدَقَ الْأَنْبِيَاءُ وَ لَكِنْ
اپنی اسی طرح صفات بیان کریں کہ وہ تمہاری طرح کے ایسا انسان ہیں، البتہ ان کی طرف وحی کی جاتی ہے، وہ ایسے نبی ہیں جنہوں نے دوسرے انبیاء کی تصدیق کی لیکن

لَمْ يَأْتِ فِي الْإِفْتِنَاجِ بِرِسَالَتِهِ بِمَا يُلْهِى أَوْ يُخَوِّدُ الْخَوَاسِ أَوْ يُدْهِشُ الْمَشَاعِرَ
آپ اپنی رسالت کے ساتھ قافحت کرتے ہوئے ایسی کوئی چیز (سحر وغیرہ) نہیں لائے جو آنکھوں کو حقیقت سے ہٹا دے یا حواس کو حیران کر دے یا عقل کو مدھوش کر دے،

وَ لَكِنْ طَالَبَ كُلِّ قُوَّةٍ بِالْعَمَلِ قِيمًا أُعِدَّتْ لَهُ وَ اخْتَصَّ الْعَقْلَ بِالْخُطَابِ
ہر قوت جو اس عمل کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس وقت کو عمل کے ذریعے طلب کیا اور عقل کو خصوصیت دی خطاب کے ذریعے،

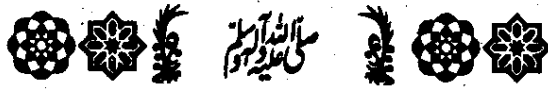
وَحَاكَمَ إِلَيْهِ الْحَقُّ وَالصَّوَابُ، وَجَعَلَ فِي قُوَّةِ الْكَلَامِ وَسُلْطَانِ الْمَلَاحِظَةِ وَصَحَّةِ الدَّلِيلِ مَبْلَغَ الْحُجَّةِ
اور اسی کے ہمرد کیا غلط اور صحیح کا فیصلہ، اور کلام کی قوت، اور بلاغت کی بادشاہت اور صحت دلیل کو حجت کی انتہاء تک پہنچایا

وَاٰیَةُ الْحَقِّ "الَّذِی لَا یُأْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِیْلٌ مِنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ"

اور اس کے حق ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ کلام ہے جس کے پاس نہ سامنے سے باطل آسکتا ہے نہ پیچھے سے، وہ حکم والے قابل تعریف ذات کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

توضیح اللغة:

یشق: از (ن) بمعنی پھاڑنا، جدا جدا کرنا۔ ... غلف: غلاف کی جمع، از (ن) بمعنی ڈھانکنا، غلاف میں ڈالنا، از (افعال) بمعنی غلاف بنانا، غلاف میں داخل کرنا، از (تفعّل) بمعنی غلاف میں ہونا۔ ... برهان: بمعنی دلیل جمع ہر اہلین، از (فعللہ) بمعنی دلیل قائم کرنا، از (تفعّل) بمعنی دلیل سے ثابت ہونا۔ ... مسزاجۃ: بمعنی سادگی۔ ... العرفاء: عربیہ کی جمع، بمعنی اصحاب معرفت، قوم کا سردار، از (ک، ن) سردار ہونا، واقف ہونا۔ ... مفہم: از (افعال) بمعنی دلیل دے کر خاموش کر دینا، از (ف) بمعنی جواب سے خاموش ہونا۔ ... ملجم: از (افعال) بمعنی لگام لگانا، روکنا، از (افتعال) بمعنی لگام لگانا، از (استفعال) بمعنی لگام لگانے کو کہنا۔



الکوخ والقصر جمو پڑی اور محل

لسید البصطفی لطفی المنفلوطی

اَنَا اِنْ كُنْتُ حَاسِدًا اَحَدًا عَلَى نِعَةٍ فَاِنِّي اَحْسَدُ صَاحِبَ الْكُوخِ عَلَى كُوخِهِ. قَبْلَ اَنْ اَحْسَدَ صَاحِبَ الْقَصْرِ عَلَى قَصْرِهِ.
 میں اگر کسی کی نعمت پر حسد کرنے والا ہوتا تو جمو پڑی والے کی جمو پڑی پر حسد کرتا، محل والے کے محل پر حسد کرنے سے پہلے،
 وَلَوْ لَا اَنْ يَلَاؤُهُمَا سُلْطَانًا عَلَى الثُّفُوسِ لَمَّا تَضَاءَلُ الْفُقَرَاءُ بَيْنَ اَيْدِي الْأَغْنِيَاءِ وَلَا وَرِمَ أَنْفُ الْأَغْنِيَاءِ اَنْ
 اور اگر تو ہمت نفس پر غالب نہ ہوتے تو فقیر لوگ امیروں کے سامنے ذلیل نہ ہوتے اور نہ دولت مندوں کا ناک پھولتا اس سے کہ
 يَتَّخِذَهُمُ الْفُقَرَاءُ اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ. اَنَا لَا اُعْطِي الْغَنَى اِلَّا فِي مَوْطِنٍ وَاحِدٍ مِنْ مَوَاطِنِهِ، اِنْ رَأَيْتُهُ
 فقراء لوگ انہیں اللہ کے علاوہ پالنے والا سمجھتے ہیں۔ میں مالدار آدمی پر رشک نہیں کرتا مگر اس کی زندگی کے تمام مراحل میں سے ایک مرحلے پر، اگر میں اسے دیکھوں کہ
 يُشْبِعُ الْجَائِعَ، وَيُوَسِّي الْفَقِيرَ، يَعُوذُ بِالْفَضْلِ مِنْ مَالِهِ عَلَى الْيَتِيمِ الَّذِي سَلَبَهُ الدَّهْرُ اَرْبَابَهُ
 وہ بھوکے کو کھانا کھلا رہا ہے، فقیر کی دلجوئی کر رہا ہے، اور فضل کا معاملہ کر رہا ہے اپنے مال کے ذریعے اس یتیم پر، زمانے نے جس کے باپ کو چھین لیا ہے
 وَالْأَرْزَمَلَةَ الَّتِي تَجَعَّهَا الْقَدْرُ فِي عَائِلَتِهَا، وَيَمْسَحُ بِبَيْدِهِ كَمْعَةَ الْبَائِسِ وَالْمَحْزُونِ
 اس بیوہ عورت پر (فضل کا معاملہ کر رہا ہے) جس کو تقدیر نے معاشی غل میں مبتلا کر رکھا ہے، اور اپنے ہاتھ کے ذریعے صاف کر رہا ہے، پریشان حال اور غمزدہ لوگوں کے آنسو،
 صاحب مضمون کا تعارف:

سید مصطفیٰ لطفی مصر کے ضلع اسبوط کی تحصیل منفلوط میں پیدا ہوئے، آپ نے حفظ قرآن پاک اور تعلیم مصر کے مشہور مدرسہ جامعہ ازہر میں حاصل کی، اور شیخ محمد عبدہ کے اسباق میں پابندی سے شرکت کی، بلقاء کی کتابوں، شعراء کے دیوانوں کو پڑھنے، یاد کرنے میں منہمک رہے، آپ ایسے خداداد ادیب تھے کہ نثر کو مضبوط، سلیس اور مٹھاس بھرے پیرائے میں بیان کرتے تھے، آپ نے الموجد نامی اخبار میں نظرات کے عنوان سے ایک کالم لکھتے تھے جس کو ادباء اور نوجوان طبقہ بڑے شوق سے پڑھتا تھا، بعد میں وہ تمام مضامین ایک کتابی شکل میں جمع کر دیے گئے، جس کا نام انہوں نے انظرات رکھا، اور آپ کی ایک کتاب العبرات ہے۔ آپ ۱۹۴۳ء کو انتقال کر گئے۔

توضیح اللغة:

کوخ: بمعنی جھوپڑی، جمع اکواخ، کوخان، کوخہ، کبخان۔ ... حاسد: از (ن، ض) بمعنی کسی کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا، از (افعال) بمعنی حاسد پانا، از (تفاعل) ایک دوسرے کے بارے میں زوال کی نعمت کی تمنا کرنا۔ ... تضاءل: از (تفاعل) بمعنی حقیر ہونا، کمزور ہونا، سکرنا، از (مفاعله) اپنے آپ کو حقیر کرنا، از (ی) حقیر ہونا، لاغر ہونا۔ ... ورم: ازل بمعنی غضبناک ہونا، سوجنا، از (تفعیل) بمعنی سوجن پیدا کرنا، غضبناک کرنا، تکبر کرنا۔ ... أرباب: رب کی جمع بمعنی مالک، سردار۔ ... أغبط: از (ض، ف) بمعنی کسی کی نعمت دیکھو کر ویسا اپنے لئے بھی تمنا کرنا، از (تفعیل) بمعنی رشک دلانا۔ یو ایسی: از (مفاعله) بمعنی مدد دینا، غمخواری کرنا، ... أرملة: وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو۔

ثُمَّ أَرْبَى لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي جَمِيعِ مَوَاطِنِهِ الْأُخْرَى. أَرْبَى لَهُ إِنْ رَأَيْتُهُ يَتَرَكِّضُ وَقَوْعَ الضَّائِقَةِ بِالْفَقِيرِ
پھر ان تمام مواقع کے علاوہ دوسرے موقعوں پر مجھے مالدار پر رحم آتا ہے، مجھے اس پر رحم آتا ہے اگر میں دیکھوں کہ وہ فقیر پر غل کے واقع ہونے کا انتظار کر رہا ہے
لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ مَدْخَلُ الشَّيْطَانِ مِنْ قَلْبِ الْإِنْسَانِ فَيَمْتَصُّ الثَّمَالَهَ الْبَاقِيَةَ لَهُ مِنْ مَالِهِ وَلِيَسُدَّ فِي وَجْهِهِ
تاکہ وہ اس (فقیر) پر داخل ہو جائے انسان کے دل میں شیطان کے داخل ہونے کی طرح، پس پاٹ جائے اس (فقیر) کے بچے کچھ مال کو بھی تاکہ فقیر کے سامنے بند ہو جائے
بَابُ الْأَمَلِ، وَأَرْبَى لَهُ إِنْ رَأَيْتُهُ يَعْتَقِدُ أَنَّ الْمَالَ هُوَ مُنْتَهَى الْكَمَالِ الْإِنْسَانِي، فَلَا يَطْمَعُ فِي فَضِيلَةٍ
امید کا دروازہ، اور مجھے اس پر رحم آتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ وہ سمجھتا ہے کہ مال ہی انسان کے کمال کی انتہا ہے جس کی وجہ سے وہ اچھالی میں آگے بڑھتا ہے،
وَلَا يُحَاسِبُ نَفْسَهُ عَلَى رَذِيلَةٍ، وَأَرْبَى لَهُ وَ أَتَى عَلَى عَقْلِهِ إِنْ مَشَى الْخِيَلَاءَ
اور نہ کسی برائی پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، مجھے اور اس پر رحم آتا ہے اور اس کی عقل پر رونا آتا ہے جب وہ متکبرانہ چال چلتا ہے
وَطَاوَلَ بِعُنُقِهِ السَّمَاءَ وَسَلَّمَهُ بِإِمْتَاءِ الظَّرْفِ، وَ إِشَارَةِ الْكَفِّ، وَمَشَى فِي طَرِيقِهِ
تکبر سے اپنی گردن آسمان کی طرف بلند کرتا ہے، اور سلام کرتا ہے آنکھ کے کنارے اور ہاتھ کے اشارے سے، راستے پر چلتے ہوئے
يَخْزُرُ بِعَيْنَيْهِ خَوْزًا لِيَذَى هَلْ سَجَدَ النَّاسُ لِمَشِيَّتِهِ، أَوْ صَعِقُوا مِنْ هَيْبَتِهِ. وَأَرْحَمُهُ الرَّحْمَةُ كُلُّهَا
کن آنکھوں سے دیکھے کہ لوگ اس کی چال پر جھکے ہیں یا اس کی ہیبت سے خوف زدہ ہوئے ہیں یا نہیں؟ اور مجھے اس پر بہت ترس آتا ہے

إِنْ عَاشَ شَيْعِيًّا جَعَدًا مُقْتِرًا عَلَى نَفْسِهِ وَ عِيَالِهِ ، بَغِيضًا إِلَى قَوْمِهِ وَ أَهْلِهِ ،
 اگر وہ بخیل اور کینہ لاپٹی طبیعت والا اپنے اور اپنے اہل و عیال پر بھی ، اپنی قوم اور اس کے اہل پر غصہ کرنے والے کی طرح زندگی گزارے (لہذا اس کی قوم) ،
 يَنْقِمُونَ عَلَيْهِ حَيَاتِهِ ، وَيَسْتَبْطِثُونَ سَاعَةَ حَتْفِهِ . أَمَّا الْفَقِيرُ فَهُوَ أَسْعَدُ النَّاسِ عَيْشًا ، وَأَزْوَاحُهُمْ بِالْأَلَا ،
 اس پر اس کی زندگی کو قابلِ ملامت بناتی ہے اور اس کی موت کا انتظار کرتی ہے ، باقی رہا فقیر تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھی زندگی گزارنے والا اور سب سے زیادہ دلی راحت پانے والا ہوتا ہے

توضیح اللغة:

أرئی: از (ن، ض) بمعنی میت پر رونا، میت کے محاسن شمار کرنا، اگر صلہ لام ہو تو بمعنی رحم کرنا۔ ... یتربص: از
 (تفعل) بمعنی انتظار کرنا، از (ن) کسی کے لئے خیر یا شر کی انتظار کرنا۔ ... یمتص: از (افتعال، س، ن) بمعنی چوستا، از
 (افعال) بمعنی چرسا۔ ... الشمالۃ: بمعنی برتن میں باقی ماندہ چیز، جھاگ، جمع شمالی۔ ... رذیلۃ: بمعنی نالائق، بدی
 عادت جمع رذائل، از (ک، س) قابلِ حقارت ہونا، از (ن) حقیر کرنا، خیلاؤ: بمعنی تکبر اور غرور۔ کما قال تعالیٰ: {إِنَّ لِلَّهِ لَا
 یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ}۔ ... ایماء: از (افعال و تفعیل، ف) بمعنی اشارہ کرنا۔ ... یخدر: از (ن) آنکھوں سے دیکھنا،
 چالاک ہونا، از (س) تنگ آنکھ والا ہونا۔ ... صعقوا: از (ص، ع، ق) بمعنی گرج سے بے ہوشی طاری ہونا، از (ف) بمعنی بجلی
 گرانا۔ ... جعدا: بمعنی بخیل جمع جعاد۔ ... ینقمون: از (س، ض) بمعنی مکروہ جاننا عیب لگانا، سزا دینا۔ کما قال تعالیٰ:
 {بَلْ يَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ، وَمَا نَقِمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا}۔

إِلَّا إِذَا كَانَ جَاهِلًا مُخْدُوْعًا يَظُنُّ أَنَّ الْغَنِيَّ أَسْعَدُ مِنْهُ حَظًّا ، وَأَزْغَدُ عَيْشًا ، وَأَفْلَحُ صَدْرًا ،
 لیکن جب وہ جاہل اور فریب زدہ ہو کر یہ گمان کرے کہ مالدار آدمی اس سے زیادہ خوش نصیب، خوشگوار زندگی والا اور پرسکون دل والا ہے
 فَيَحْسُدُهُ عَلَى النَّعْمَةِ الَّتِي أَسْبَغَهَا اللَّهُ عَلَيْهِ ، وَ يَجْلِسُ فِي كَثَرِ بَيْتِهِ جِلْسَةَ الْكُمَيْبِ الْمَحْزُونِ ،
 (لہذا یہ سوچ کر) اس سے حسد کرنے لگتا ہے ان نعمتوں کی وجہ سے جو اللہ نے اسے دی ہیں اور اس کے گھر کے کونے میں بیٹھ جاتا ہے پریشان و غمزدہ ہو کر
 يُصْعِدُ الزُّفْرَةَ فَالزُّفْرَةَ ، وَيُرْسِلُ الْعَمْرَةَ فَالْعَمْرَةَ ، وَلَوْلَا جَهْلُهُ وَ بَلَاهَةُ عَقْلِهِ لَعَلِمَ أَنَّ رَبَّ صَاحِبِ قَصْرِ
 اور جب آپ بھرتا ہے تو لمبی لمبی آہیں بھرتا ہے، اور آنسو پر آنسو بھاتا ہے، اگر اس میں جہالت اور کم عقلی نہ ہوتی تو وہ جان لیتا کہ محلات والے لوگ

يَتَمَلَّى كُوخَ الْفَقِيرِ وَعَيْشَهُ، وَيَرَى أَنَّ ذَلِكَ التَّوَجُّعَ الضَّعِيفَ الَّذِي لَا يَكَادُ يَدِيرُ نَفْسَهُ أَسْطَعَ ذُبَالًا.

تمنا کرتے ہیں فقیروں جیسی جمونہڑی اور زندگی گزارنے کی اور وہ جان لیتا کہ یقیناً کمزور چراغ جو خود کو روشن نہیں کر سکتا حق کے اعتبار سے زیادہ اونچا ہے

وَأَكْثَرُ الْأَلَاءِ مِنْ تِلْكَ الشُّمُوعِ الْبَاهِرَاتِ الَّتِي تَتَأَلَّقُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَنَّ تِلْكَ الْحَشِيَّةَ مِنَ الشَّعْرِ أَوْ الْوَبْرِ

اور زیادہ چمکدار ہے ان ٹٹماتے چراغوں سے جو اس کے سامنے جلتا رہے ہیں، بے شک یہ بالوں اور اونٹ کی کمال والا ہوتی

أَنْعَمُ مَلْمَسًا، وَالَّذِينَ مَضَجَعًا، مِنْ وَسَائِدِ الْحَرِيرِ وَنَضَائِدِ الدِّيْبَاجِ. وَلَقَدْ بَلَغَ الضَّعْفُ وَصِغَرُ النَّفْسِ

زیادہ ملائم ہے اور سونے میں زیادہ نرم ہے، ریشم کے ٹکیوں اور باریک ریشم کے گدوں سے، کمزوری اور تحقیق کمزوری اور احساس کتری اس حد تک پہنچ گئی ہے

بِكَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ أَكْثَرُهُمْ يَحْفَلُونَ بِالْأَغْنِيَاءِ لَا أَكْثَرُهُمْ أَغْنِيَاءُ، وَإِنْ كَانُوا لَا يَتَأَلَوْنَ مِنْهُمْ مَا يَبْلُ غُلَّةً.

بہت سارے لوگوں کی، کہ وہ مالداروں کی مجلسوں میں اس لئے جاتے ہیں کہ وہ مالدار ہیں، اگرچہ ان سے اتنا بھی مال حاصل نہ کر سکیں کہ جس سے پیاسے کا مٹ تھو سکے

أَوْ يُسَبِّغُ غُضَّةً، وَلَيْتَ شَعْرِي إِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْ إِجْلَالِ الْمَالِ وَإِعْظَامِهِ حَيْثُ وَجَدَ فَلِمَ لَا يَقْبَلُونَ أَيَّدًا لَصِيَارِفُو

غَم کو خوشگوار بنادیں، اے! کاش میرا یہ احساس (ان لوگوں تک پہنچتا)، کہ اگر مال کا احترام و عظمت اتنی ہی ضروری ہے جہاں پایا جائے تو ہر لوگ مزانوں کے ہاتھ کیوں نہیں چومتے،

وَلَا يَنْهَضُونَ إِجْلَالًا لِلِكَلَابِ الْمَطْوُوقَةِ بِالدَّهَبِ، وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ لَا فَرْقَ بَيْنَ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ.

اور ان کتوں کے اعزاز میں کھڑے کیوں نہیں ہوتے جن کے گلے میں سونے کا پٹہ ہوتا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان میں اور ان میں کوئی فرق نہیں

توضیح اللغة:

التلج: بمعنی زیادہ برف والا، زیادہ ٹھنڈا از (ن) بمعنی برف گرانا، از (ن) اگر مصدر ثلوجاً ہو بمعنی خوش ہونا، مطمئن ہونا۔ ...

کتیب: بمعنی ٹنگین از (س) بمعنی ٹنگین ہونا، شکستی دل ہونا۔ ... ذفوة: بمعنی گرم سانس، لمبا سانس جمع زفوات۔ ... غبرة: بمعنی آنسو جمع

عبرات۔ ... عتبر: از (ن) آنسو بہانا، ٹنگین ہونا، از (س) بمعنی آنسو بہانا، عبرت حاصل کرنا، از (افتعال) بمعنی آزمانا، غور کرنا۔ ...

بلاہ: از (س) بمعنی ضعیف العقل ہونا، کمزور رائے والا ہونا، از (افعال) بمعنی بے وقوف پانا۔ ... سراج: بمعنی چراغ جمع سرج۔ ...

اسطع: بمعنی زیادہ روشن۔ ... ذبال: ذبالہ کی جمع بمعنی حق، لاف: از (فعلة) بمعنی چمکنا، روشن ہونا، از (تفاعل) بمعنی چہرہ کا دمک اٹھنا

... شموع: شمع کی جمع بمعنی موم، موم بتی۔ ... الحشیة: بمعنی گدی جمع حشایا۔ ... شعر: بال جمع أشعار شعاع شعور۔ ووبر:

اونٹ وغیرہ کے بال جمع أوبار۔ ... نضائد: نضیدہ کی جمع بمعنی نکیہ اور کسی چیز سے بھی ہوئی چیز۔ ... یحفلون: از (ض) جمع ہونا، از

(تفعیل) بمعنی جمع کرنا، از (افتعال) جمع ہونا۔ ... غضة: بمعنی غم اور وہ چیز جس کا پھندا لگے جمع غصص۔ ... صیارفة: میرنی یک جمع

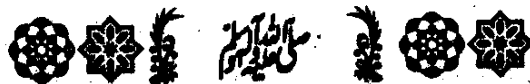
روپے پیسے کی تجارت کرنے والا، کما قال تعالى: {ثم صرفكم عنهم ثم انصرفوا صرف الله قلوبهم}... المطرقة: از (تفعیل) گلے میں طوق ڈالنا، کما قال تعالى: {سبطون ما بخلوا به يوم القيامة}۔ از (ن، افعال) کسی چیز پر قادر ہونا۔

لَوْ عَامَلَ الْفُقَرَاءُ مُخْلَاءَ الْأَغْنِيَاءِ بِمَا يَجِبُ أَنْ يُعَامَلُوا بِهِ لَوْ جَدُوا أَنْفُسَهُمْ فِي وَحْشَةٍ أَنْفُسِهِمْ، وَلَشَعَرُوا
اگر غریب لوگ کجوس مالداروں کے ساتھ وہی معاملہ کریں جس کے وہ لائق ہیں تو وہ اپنے اندر وحشت محسوس کریں گے اور انہیں پتہ چلے گا
أَنَّ بَدْرَاتِ الذَّهَبِ الَّتِي يَكْنُزُونَهَا إِنَّمَا هِيَ أَسَاوِدٌ مُلْتَفَّةٌ عَلَى أَقْدَامِهِمْ، وَأَغْلَالٌ آخِذَةٌ بِأَعْنَاقِهِمْ،
سونے کی جو تھیلیاں انہوں نے جمع کر رکھی ہیں وہ حقیقت میں ان کے پاؤں سے لپٹنے والے سانپ اور گردنوں میں پڑنے والے طوق ہیں
وَلَعَلِمُوا أَنَّ الشَّرَفَ فِي كَمَالِ الْأَدَبِ، لَا فِي رَدْنِ الذَّهَبِ، وَفِي جَلَائِلِ الْأَعْمَالِ لَا فِي أَمْحَالِ الْمَالِ.
اور وہ سمجھ جائیں گے کہ عزت کمالِ ادب میں ہے سونے کی جھنکار میں نہیں، اور بزرگی اعمال میں ہے نہ کہ مال اٹھانے میں،
فَلْيَعِظُمُ النَّاسُ الْكُرَمَاءَ، وَلْيَحْتَقِرُّوا الْأَغْنِيَاءَ، وَلْيَعْلَمُوا أَنَّ الشَّرَفَ شَيْعُ وَرَاءَ الْغَنِيِّ وَالْفَقْرِ،
لہذا لوگوں کو نیک لوگوں کی تعظیم اور مالداروں کی حقیر کرنی چاہئے تاکہ وہ جان لے کہ عزت، مالدار کی اور فقر سے ہٹ کر ایک چیز ہے
وَأَنَّ السَّعَادَةَ أَمْرٌ وَرَاءَ الْكُؤُخِ وَالْقَضَرِ.

اور نیک بختی ایسا معاملہ ہے جس کا تعلق کل اور مجموعہ بڑی سے نہیں ہے۔

توضیح اللغة:

بدرات: بدرۃ کی جمع بمعنی تھیلیاں۔... أساود: أسودۃ کی جمع اور أسودۃ سواد کی جمع بمعنی سیاہی، وجود۔...
ردین: بمعنی آواز یا غمگین آواز۔



للامير شكيب ارسلان

www.besturdubbooks.net

من طلعها فنوان دابنة}۔ وکما قال تعالى: {ثم دنا فتدلى}۔... مرسة: جمع مرايس بمعنى کشتی کا لنگر، بندرگاہ۔

فَكُتِبَ لِي يَرْغَبَ إِلَيَّ فِي سُرْعَةِ الْمَجِيئِ وَ يَرْجِبَ بِي فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى مَرْسِيْنِ، ذَهَبْتُ تَوًّا
انہوں نے مجھے خط لکھا، جس میں میرے جلدی آ جانے پر مسرت کا اظہار کیا اور مجھے خوش آمدید کہا۔ جب میں مرسین آیا تو میں ان کی خدمت میں گیا،

لِزِيَارَتِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ أَنْزَلَ عِنْدَهُ رَيْنَمَا أَكُونُ اسْتَأْجَزْتُ مَنَزِلًا فِي الْبَلَدَةِ
ان کی زیارت کیلئے، (جب واپسی کی اجازت مانگی تو اجازت دینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا، جب تک میں اپنے لئے شہر میں کوئی مکان کرائے پر نہ لے لوں، اتنی مدت انہی کے پاس ٹھہرا ہوں،

وَقَدْ رَأَيْتُ فِي هَذَا السَّيِّدِ الشَّدِيدِ بِالْعَيَانِ مَا كُنْتُ أَتَخَيَّلُهُ عَنْهُ بِالسَّبَّاحِ وَحَقِّي لِي وَاللَّهِ أَنْ أُنْشِدَ.
تحقیق میں نے اپنی کمل آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا اس بہادر سید کا، جو میں نے سن سن کر ان کے بارے میں خیال قائم کیا تھا تو مجھ پر لازم ہے کہ میں شعر پڑھوں:

كَانَتْ مُحَادَّةُ الرَّكْبَانِ تُخْبِرُنَا	عَنْ جَعْفَرِ بْنِ فَلَاحٍ أَطَيْبِ الْخَبَرِ
سواروں کی آپس کی گفتگو میں خبر دیتی ہے	جعفر بن فلاح کے بارے میں بہت ہی اچھی خبر
حَقِّي التَّقِينَا فَلَا وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ	أُذُنِي بِأَحْسَنِ مِمَّا قَدَرَايَ بَصَرِي
یہاں تک کہ جب ہم ملے، تو اللہ کی قسم نہیں تھا جو کچھ سنا	میرے کانوں نے زیادہ اچھا، اسے جو کچھ میری آنکھوں نے دیکھا

توضیح اللغة:

توا: بمعنی اکیلا جمع اتواء۔... استأجرت: از (استفعال) بمعنی اجرت پر رکھنا، مزدور رکھنا۔

رَأَيْتُ فِي السَّيِّدِ حِمْرًا جَلِيلًا، وَسَيِّدًا غَرِيفًا، وَأُسْتَاذًا كَبِيرًا مِنْ أَنْبَلِ مَنْ وَقَعَ نَظْرِي عَلَيْهِمْ مُدَّةَ حَيَاتِي
میں نے سید سنوسی رحمہ اللہ کو ایک بڑا عالم، خوبصورت سردار، بڑا استاذ، ان فضیلت والوں سے جن کو میں نے اپنی زندگی میں دیکھا

جَلَالَةً قَنَدٍ وَسَرَاوَةً حَالٍ وَرَجَاحَةً عَقْلٍ، وَسَبَاحَةً خُلُقٍ، وَكُرْمَ مَهْرَةٍ وَسُرْعَةَ فَهْمٍ، وَسَدَادَ رَأْيٍ وَقُوَّةَ حَافِظَةٍ
آپ بڑی شان والے، مروت اور سخاوت کے مالک، بردبار عقل والے، خوش اخلاق، عطا کرنے والے، جلدی سمجھنے والے، صائب الرائے، قوی حافظہ والے تھے،

مَعَ الْوَقَارِ الَّذِي لَا تَغْضُ مِنْ جَانِبِهِ الْوِدَاعَةُ، وَ الْوَرَعُ الشَّدِيدُ فِي غَيْرِ رِقَاءٍ وَ لَا سَمْعَةٍ.
اور اس کے ساتھ ساتھ آپ اس قدر باوقار تھے جو آپ کی عاجزی کو کم نہیں کرتا تھا، اور انتہائی پرہیزگاری والے جس میں نام و نمود اور شہرت نہ ہو، (ایسا دیکھا)

سَمِعْتُ أَنَّهُ لَا يَزِيدُ فِي اللَّيْلِ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ، وَيَقْضِي سَائِرَ لَيْلَةٍ فِي الْعِبَادَةِ وَالْإِلَاحَةِ وَالتَّهَجُّدِ
میں نے سنا ہے کہ آپ رات میں تین گھنٹوں سے زیادہ نہیں سوتے تھے اور پوری رات عبادت، تلاوت اور تہجد میں گزار دیتے ہیں،
وَرَأَيْتُهُ مِرَارًا تُنْفَجُ بَيْنَ يَدَيْهِ الشُّفْرُ الْفَاحِشَةُ الْأَثْقَةُ بِالْمُلُوكِ فَيَأْكُلُ الضُّيُوفُ وَالْحَاشِيَةُ
میں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ نہایت ہی عمدہ قسم کے بادشاہوں والے کھانے آپ کے سامنے رکھے جاتے، مہمان اور خاص لوگ کھاتے،

توسیع اللغة:

جبراً: بمعنی نیک عالم، خوشی، نعمت، روشنائی، جمع احبار۔... استاذ: بمعنی معلم، مربی، مدیر، جمع اساتذہ اور
اساتید۔... أنبل: بمعنی زیادہ بزرگ اور زیادہ نجابت والا۔... رجاحة: از (ف، ن، ض) بمعنی حلم والا اور بردبار ہونا، اگر
مصدر رجحاناً ہو تو بمعنی غالب ہونا۔... سجاحة: بمعنی نرمی اور پختگی۔... تہجد: بمعنی رات کی نماز از تفعل بمعنی رات میں
سونا، اور بیدار رہنا، از (ن) رات کو سونا، بیدار رہنا، از (تفعیل) بمعنی سلانا، جگانا۔... تنفج: از (ض) بمعنی بچانا۔

وَيَجْتَزِي هُوَ بِطَعَامٍ وَاحِدٍ لَا يُصِيبُ مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا وَ هَكَذَا هِيَ عَادَتُهُ. وَلَهُ مَجْلِسٌ كُلُّ يَوْمٍ
اور آپ صرف ایک ہی قسم کے کھانے پر اکتفا کرتے اور اس میں سے بھی بہت کم کھاتے، یہی ان کی عادت تھی، اور آپ کیلئے ہر روز مجلس لگتی،
بَيْنَ صَلَاتِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لَتَنَاوُلِ الشَّايِ الْأَخْضَرِ الَّذِي يُؤَثِّرُهُ الْمَغَارِبَةُ، فَيَأْمُرُ بِحُضُورِ مَنْ هُنَاكَ
ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان، سبز چائے پینے کیلئے جس کو ترجیح دیتے ہیں مغرب والے پس وہ حکم دیتے حاضر ہونے کا، جو وہاں پر ہو،
مِنَ الْأَضْيَافِ وَ رِجَالِ الْمَعِيَّةِ، وَيَتَنَاوُلُ كُلُّ مِنْهُمْ ثَلَاثَةَ أَقْدَاجِ شَايٍ مَمْرُوجًا بِالْعَنْبَرِ، فَأَمَّا هُوَ فَيَتَخَالَمُ
مہمانوں اور دوسرے لوگوں میں سے، ان میں سے ہر ایک عنبر ملی چائے کے تین پیالے اٹھالیتا، لیکن وہ بذات خود بچتے
شَرِبَ الشَّايَ لِعَدَمِ مُلَامَتِهِ لِصِحَّتِهِ، وَقَدْ يَتَنَاوُلُ قَدْحًا مِنَ النَّعْنَاعِ. وَمِنْ عَادَتِهِ أَنْ يُوقَدَ فِي مَجَالِسِهِ غَالِبًا
چائے پینے سے، ان کی صحت کے موافق نہ ہونے کی وجہ سے، اور کبھی پودینہ کے تھوہ کا ایک پیالہ لیتے۔ ان کی عادت میں سے ہے کہ اکثر اپنی مجالس میں لگاتے،
الطَّبِيبِ، وَيَنْبَسِطُ السَّيِّدُ إِلَى الْحَدِيثِ، وَ أَكْثَرُ أَحَادِيثِهِ فِي قِصَصِ رِجَالِ اللَّهِ وَأَحْوَالِهِمْ وَ رَقَائِقِهِمْ
عود (خوشبو)، اور گفتگو میں بے تکلفی رکھتے، اور اکثر ان کی باتیں اللہ والوں کے واقعات اور ان کے احوال، اور ان کی رتیں،

وَسَيَرُ سَلَفُهُ السَّيِّدُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السُّنُوسِيِّ، وَ السَّيِّدُ الْمَهْدِيُّ وَغَيْرُهُمَا مِنَ الْأَوَّلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ۔
 اور اپنے بزرگوں سید محمد بن علی السنوسی اور سید مہدی وغیرہما جیسے اولیاء اللہ اور نیک لوگوں کی سیرت کے متعلق ہوتی،
 وَإِذَا تَكَلَّمَ فِي الْعُلُومِ قَالَ قَوْلًا سَدِيدًا، سَوَاءً فِي عِلْمِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ۔ وَقَدْ لَحِظْتُ مِنْهُ
 جب آپ علمی بات کرتے تو یہی تھی، درست بات کرتے، چاہے علم ظاہری سے متعلق ہوتی یا علم باطنی سے، میں نے آپ میں دیکھا
 صِدْرًا أَقْلَ أَنْ يُوجَدَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الرِّجَالِ وَعَزْمًا شَدِيدًا تَلُوحُ سَيِّمَاتُوهُ عَلَى وَجْهِهِ،
 ایسا حوصلہ جو بہت کم پایا جاتا ہے ان کے علاوہ دوسرے مردوں میں، اور ایسا پختہ ارادہ دیکھا جس کی علامت آپ کے چہرے پر نمایاں تھی،
 فَبَيَّنَا هُوَ فِي تَقْوَاهُ مِنَ الْكِبَالِ إِذَا هُوَ فِي شَهَاعَتِهِ مِنَ الْكِبَالِ، وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ
 جس دست وہ پرہیزگاری میں ابدالوں میں سے تھے تو اس وقت وہ بہادری میں شیروں میں سے تھے، اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ
 كَانَ فِي حَرْبٍ ظَرَّابِلَسَ يَشْهَدُ كَعْبَرًا مِنَ الْوَقَائِعِ بِنَفْسِهِ۔ وَتَمْتَلِطُ جَوَادُهُ عَشْرَةَ سَاعَةٍ عَلَى الثَّوَالِي
 طرابلس کی لڑائی کے کئی معرکوں میں خود شریک ہوتے تھے، اور وہ اپنے عمدہ گھوڑے کی پیٹھ پر دس گھنٹے سے زیادہ پیدل سوار رہتے،
 بِدُونِ كَلَالٍ۔ وَكَيْفَرًا مَا كَانَ يُغَامِرُ بِنَفْسِهِ وَلَا يُقْتَدِرُ بِالْأَمْوَاءِ وَ قَوَادِ الْجِيُوشِ
 تھے بغیر۔ اور بہت دفعہ اپنی جان خطرے میں ڈال دیتے، وہ اس معاملہ میں ان امراء اور کمانڈروں کی پیروی نہیں کرتے تھے
 الَّذِينَ يَتَأَخَّرُونَ عَنْ مَيْدَانِ الْحَرْبِ مَسَافَةً كَافِيَةً، أَنْ لَا تَصِلَ إِلَيْهِمْ يَدُ الْعَدُوِّ فِيمَا لَوْ وَقَعَتْ هَزِيمَةٌ۔ وَفِي إِحْدَى
 جو میدان جنگ سے کافی دور پیچھے رہتے ہیں، تاکہ شکست کی صورت میں دشمن کا ہاتھ ان تک نہ پہنچ جائے، اور ایک مرتبہ
 الْبَرَارِ أَوْشَكَ أَنْ يَقَعَ فِي أَيْدِي الظُّلْيَانِ وَشَاعَ أَنَّهُمْ أَخَذُوهُ أَسِيرًا، وَقَدْ سَأَلْتُهُ عَنْ تِلْكَ الْوَاقِعَةِ
 قریب تھا کہ آپ اٹلی والوں کے ہاتھ لگ جاتے، اور یہ بات پھیل گئی کہ انہوں نے آپ کو قید کر لیا ہے، میں نے خود آپ سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھا

توضیح اللغة:

يجتزئ: از (افتعال) بمعنی کافی ہونا۔ ... الشای: بمعنی چائے۔ ... عنبر: ایک قسم کی خوشبو، عنبر

مچھلی، جمع عنابر۔ ... نعناع: بمعنی پودینہ۔ لحظت: از (ف) بمعنی گوشہ چشم سے دیکھنا، انتظار کرنا، ازل بمعنی ایک دوسرے کو

دیکھنا۔... ابدال: صالحین کی وہ جماعت جن سے دنیا کبھی خالی نہیں ہوتی، ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو فوراً دوسرا اس کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔... یمطی: از (افتعال) بمعنی سوار ہونا، از (افعال) بمعنی سواری بنانا، از (س) بمعنی لمبا ہونا۔ کما قال تعالیٰ: {ثم ذهب إلى أهله يتمطى}۔... جواد: بمعنی تیز رفتار گھوڑا، سخی مرد، جمع أجواد، أجود، أجويد۔... کلال: بمعنی ٹھکانا۔... میدان: جمع میادین،... ہذیمہ: بمعنی شکست جمع ہزانم، از (ض) بمعنی شکست دینا، قتل کرنا، از (انفعال) بمعنی شکست کھانا۔... الطلیان: اہل اٹلی۔ شاع: از (ض) مصدر شیعاً بمعنی خبر کو پھیلانا، ادا اگر مصدر شیوعاً ہو بمعنی خبر پھیلانا، اگر مصدر شیعاً ہو تو بمعنی ہمارہ جانا، از (افعال) بمعنی خبر پھیلانا۔

فَحَكَىٰ لِي خَبَرَهَا بِتَفَاصِيلِهِ وَهُوَ أَنَّهُ كَانَ بِبَرْقَةٍ فَلَبَّغَ الطَّلِيَّانَ بِوَاسِطَةِ الْجَوَاسِيسِ أَنَّ السَّيِّدَ
تو انہوں نے نقل کیا میرے لئے اس کا واقعہ تفصیل کے ساتھ، اور واقعہ یہ ہے کہ وہ برقعہ میں تھے، اٹلی والوں کو جاسوس کے واسطے سے پہنچا کہ سید سنوی
فِي قَلْبِهِ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ، وَغَيْرَ بَعِيدٍ عَنْ جَيْشِ الطَّلِيَّانِ فَسَرَّحُوا إِلَيْهِ قُوَّةَ عِدَّةِ آلَافٍ وَمَعَهَا
مجاہدین کی چھوٹی سی جماعت میں ہیں، اور وہ جگہ اٹلی کو لشکر سے دور بھی نہیں، تو انہوں نے آپ کی طرف ہزاروں کا لشکر روانہ کیا، ان کے ساتھ
كَهْرُبَاتُ خَاصَّةٍ لِرُكُوبِهِ، إِذْ كَانَ إِعْتِقَادُهُمْ أَنَّهُ لَا يَفْلِتُ مِنْ أَيْدِيهِمْ تِلْكَ الْمَرَّةَ فَلَبَّغَهُ خَبَرُ زَخْفِهِمْ
(گرفتاری کے بعد) ان کی سواری کیلئے برقی گاڑی بھی روانہ کی، اس لیے کہ انہیں یقین تھا کہ آپ اس مرتبہ نہیں بچ سکتے، آپ کو اس لشکر کی خبر پہنچی گئی،
وَكَانَ يُمَكِّنُهُ أَنْ يَخِيَمَ عَنِ اللَّقَاءِ أَوْ أَنْ يَتَحَرَّفَ بِنَفْسِهِ إِلَى جِهَةٍ يَكُونُ فِيهَا مَخْرَجٌ مِنَ الْخَطَرِ، أَوْ يَتْرُكُ
اور ممکن تھا کہ آپ مقابلے سے بھر جاتے، یا اپنے نفس کو پھیر لیتے کسی اور جانب جہاں خطرے سے نجات ہو، یا آپ چھوڑ دیتے
الْحَرْبَ لِلْعَرَبِ تُصَادِمُهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَقَالَ لِي: خِفْتُ أَنِّي إِنْ طَلَبْتُ النِّجَاةَ بِنَفْسِي أَصَابَ الْمُجَاهِدِينَ
لڑائی عرب کیلئے کہ وہ ان سے لڑیں، آپ نے ایسا نہ کیا! اور مجھے کہا کہ میں ڈر گیا کہ اگر میں نے اپنے لیے نجات تلاش کی تو مجاہدین کو پہنچی گی
الْوَهْلُ فَدَارَتْ عَلَيْهِمُ الدَّائِرَةُ فَفُتَّتْ لِلطَّلِيَّانِ وَهُمْ بِضَعَةِ آلَافٍ
تکلیف، ان پر بڑی مصیبتیں آپڑیں گی، پس اٹلی والوں جن کی تعداد کئی ہزار تھی، کے مقابلے میں، جم گئے
بِقِلَابَةِ مَقَاتِلٍ لَا غَيْرَ، وَاسْتَمَاتَ الْعَرَبُ وَصَدَمُوا الْعَدُوَّ، فَلَمَّا رَأَى وَفَرَةً مِّنْ وَقَعٍ مِنَ الْقَتْلِ وَالْجُرْحِ
تین سو مجاہدین جنگجو، اہل عرب موت پر کھیل گئے، اور دشمن سے بھڑ گئے، پس جب (اٹلی والوں) نے دیکھا مقتولین اور زخمیوں کی کثرت کو

إِزْتَدُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ، وَخَلَصْنَا نَحْنُ إِلَى جِهَةٍ وَأَفْتَنَّا فِيهَا جُمُوعَ الْمُجَاهِدِينَ. قَالَ لِي: وَفِي هَذِهِ الْوَقْعَةِ
 تو ایزدیوں کے ٹل پیچھے لوٹ گئے، ہم نے ایک سمت چھٹکارا پایا، اور ہم نے مجاہدین کی جماعتوں کو ستر انداز کر دیا۔ مجھے کہا: اس معرکہ میں
 جُرْحُ الضَّابِطِ نَجِيبُ الْحَوَارِيِّ الَّذِي كَانَ مِنْ أَشْجَعِ أَبْطَالِ الْحَرْبِ الظَّرَافِلِيسِيَّةِ، كَانَ قَائِدًا وَلَكِنَّهُ كَانَ
 عمر آفیسر نجیب حورانی زخمی ہوا جو طرابلس کی جنگ کے بہادروں میں سے بڑا بہادر تھا، وہ قائد تھا، لیکن وہ
 يُغَامِسُ بِنَفْسِهِ فِي كُلِّ وَقْعَةٍ، فَجُرْحَ مَرَّتَيْنِ وَاسْتُشْهِدَ فِي الثَّالِثَةِ رَحِمَهُ اللَّهُ. وَلَمْ يَخُزْنِ السَّيِّدُ عَلَى أَحَدٍ
 خود شریک ہوتا ہر لڑائی میں، دو مرتبہ زخمی ہوا، اور تیسری مرتبہ شہید ہو گیا، اللہ ان پر رحم فرمائیں، اور سید (احمد صاحب) اتنا کسی پر غمگین نہیں ہوئے
 حَزَنَهُ عَلَيْهِ لِتَبَاهُرِ شُجَاعَتِهِ وَشِدِيدِ إِخْلَاصِهِ، وَكَانَ السَّيِّدُ يَكْتُبُ لِي مِنَ الْجَبَلِ الْأَخْضَرِ وَافِرِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ
 جتنا اس پر ہوئے مان کی واضح بہادری اور مضبوط اخلاص کی وجہ سے، اور سید صاحب جبل اخضر سے میرے لئے لکھتے اس کی تعریف میں لبریز خطوط،
 تَفْسِيحُ اللَّفْظَةِ:

جواسیس: جاسوس کی جمع بمعنی برائی کی نیت سے خبر کی تفتیش کرنے والا۔۔۔ سر حوا: ازل بمعنی بھیجا، روانہ
 کرنا، اور متوجہ کرنا۔۔۔ الالف: الف کی جمع کئی ہزار۔۔۔ لایفلت: از (انفعال و تفاعل، وض) بمعنی پھرنا، اقامت کرنا،
 بزدل ہونا۔۔۔ تصادمہم: از (تفاعل) ایک دوسرے کو مارنا اور ہٹانا از (ض) بمعنی مارنا، ہٹانا۔ دائرۃ بمعنی مصیبت،
 آفت، جمع دوائر۔۔۔ استعمات: از (استفعال) بمعنی موت چاہنا۔۔۔ جرحی: جرح یک جمع بمعنی زخمی۔۔۔ والفتا:
 اچانک آنا، از (ض) مکمل ہونا، کما قال تعالیٰ: {وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ، وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أَوْفَ بِعَهْدِكُمْ}۔۔۔
 جموع: جمع کی جمع بمعنی لشکر۔۔۔ الضابط: بمعنی فوج کا جنرل، حاکم، قوی، ہوشیار جمع ضباط۔

وَهُوَ الْيَوْمَ دَائِمُ التَّوَكُّمِ عَلَيْهِ، وَالشَّهِيدُ الْمَذْكُورُ هُوَ نَجِيبُ بَكِ بْنِ الشَّيْخِ سَعْدُ الْعُلَى
 اور وہ آج تک ان پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور شہید مذکور، وہ نجیب بک بن شیخ سعد علی ہیں،
 مِنْ مَشَايِخِ بِلَادِ عَمْلُونِ تَرَكَ فِي بِلَادِ الْغَرْبِ ذِكْرًا خَالِدًا. وَالسَّيِّدُ أَحْمَدُ الشَّرِيفُ سَرِيعُ الْخَاطِرِ، سَيِّئُ الْقَلَمِ،
 بلاد عملون کے مشائخ میں سے ہیں، انہوں نے چھوڑا بلاد مغرب میں یادگار تذکرہ ہمیشہ کیلئے، سید احمد شریف جلدی سمجھنے والے ایسے رواں قلم تھے،
 لَا يَمْلَأُ الْكِتَابَةَ أَضْلًا، وَ لَهُ عِدَّةٌ كُتِبَ مِنْهَا كِتَابٌ كَبِيرٌ أَطْلَعَنِي عَلَيْهِ
 جو لکھائی سے بالکل نہیں اکتاتے تھے، آپ کی متعدد کتابیں ہیں، جن میں سے ایک بڑی کتاب کے بارے میں، مجھے بتایا کہ وہ

فِي تَارِيخِ السَّادَةِ السَّنُوسِيَّةِ، وَأَخْبَارِ الْأَعْيَانِ مِنْ مُرِيدِيهِمُ وَالْمُتَصَلِّينَ بِهِمْ، يَنْوِي طَبْعَهُ وَنَشْرَهُ
سنوں کے بزرگوں کی تاریخ، اور ان کے خاص مریدین اور جانشینوں کے بارے میں ہے، وہ اس کی طباعت و اشاعت کا ارادہ رکھتے ہیں،

فَيَكُونُ أَحْسَنَ كِتَابٍ لِيَعْرِفَهُ أَخْبَارِ السَّنُوسِيِّينَ وَإِنَّمَا يَفْهَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ مُطَالَعَةِ أَخْبَارِ سَيِّدِي مُحَمَّدٍ السَّنُوسِيِّ
(طبع ہو جائے) تو وہ سنوسی احوال کی معرفت میں عمدہ کتاب ہوگی، اور انسان سمجھ سکتا ہے سید محمد سنوسی کے احوال سے،

وَوَلَدِهِ سَيِّدِي الْمَهْدِيِّ، وَمُحَادَّةِ سَيِّدِي أَحْمَدَ الشَّرِيفِ، أَنَّ طَرِيقَتَهُمْ طَرِيقَةُ عَمَلِيَّةٍ، تَعْمَلُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.
اور ان کے بیٹے سید مہدی کے، اور سید احمد شریف کی گفتگو سے، کہ ان کا طریقہ، طریقہ عملی ہے، وہ کتاب و سنت کے مطابق عمل کرتے تھے،

وَلَا تَكْتَفِي بِالْأَذْكَارِ وَالْأَوْرَادِ، كُنُونِ الْقِيَامِ بِعَزَائِمِ الْإِسْلَامِ، كَمَا كَانَ عَلَيْهِ الضُّدُّ الْأَوَّلُ وَلِذَلِكَ
اور صرف اذکار و اوراد پر اکتفا نہیں کرتے تھے اسلام کے اہم امور کو چھوڑ کر، جیسا کہ شروع زمانہ میں ہوتا تھا، اسی وجہ سے تو

وَفَقُّوا لِلْجِهَادِ وَوَفَّقُوا فِي وَجْهِ دَوْلَةٍ عَظِيمَةٍ كَدَوْلَةِ إِيْطَالِيَّةٍ، مُنْذُ ثَلَاثِ عَشْرَةِ سَنَةٍ، لَوْلَاهُمْ كَانَتْ سَيِّدَةُ لَطْرَابَلِسْ
انہیں جہاد کرنے کی توفیق ملی، اور اٹلی جیسی بڑی حکومت کے مقابلے میں تیرہ سال سے ڈٹے رہے، اگر وہ نہ ہوتے تو حکومت کر لیتے، طرابلس

وَبَرَقَةٌ مُنْذُ أَوَّلِ شَهْرِ مِنْ غَارَاتِهَا عَلَيْهِمَا، وَيَذْكُرُ النَّاسُ أَنَّ الظُّلْيَانَ قَدُّوا لِتَدْوِيحِ طَرَابَلِسْ وَبَرَقَةٌ كُلُّهُمَا
اور برقہ پر، ان پر حملہ کرنے کے پہلے مہینہ میں، لوگ بتاتے ہیں کہ اٹلی والوں نے اندازہ لگایا طرابلس اور برقہ دونوں پر قبضے کے لیے

مُدَّةَ خَمْسَةِ عَشْرِ يَوْمًا مِنْ أَوَّلِ نُزُولِهِمْ، وَإِنْ قُوَادًا مِنَ الْإِنْكِلِيلِ الْمُخْتَلِكِينَ فِي حُرُوبِ الْمُسْتَعْمَرَاتِ وَالْبَوَادِي
پندرہ دن کا، ان کی فوج کے اترنے کے وقت سے، اور دیہاتی اور استعماری لڑائیوں میں تجربہ رکھنے والے انگریز کمانڈروں نے

قَالُوا إِنَّ الظُّلْيَانَ أَفْرَطُوا فِي التَّفَاؤُلِ بِظَنِّهِمُ الْإِسْتِيْلَاءَ عَلَى بَرِّ طَرَابَلِسْ فِي خَمْسِ عَشْرِ يَوْمًا.
کہا، کہ اٹلی والوں نے حد سے تجاوز کیا طرابلس کی سرزمین پر پندرہ دن میں قبضہ کرنے کے خیال کی خوش فہمی میں،

توضیح اللغة:

سیال: بہت جاری۔ ... لا يعمل: از (س) بمعنی تنگ دل ہونا، زچ ہونا۔ ولفقوا: از (تفعیل) بمعنی موافق کرنا،

درست کرنا، کسی کام کے اسباب اس کے مطابق کرنا، اصلاح کرنا، از (س) بمعنی موافق ہونا۔ تدوین: از (تفعیل) بمعنی غالب آنا۔ از

(ن) غالب ہونا، ذلی ہونا، از (افعال) بمعنی ذلیل کرنا۔ ... غاراتها: غارہ کی جمع، بمعنی دشمن پر حملہ کرنا، از (افعال) حملہ کرنا۔ ...

قواد: قائد کی جمع، بمعنی فوجی جرنیل، کمانڈر۔ ... محنکین: از (افتعال و افعال و تفعیل) بمعنی تجربہ کار بنانا۔ ... المستعمرات: نوآبادیات۔ ... البوادی: ہادیۃ کی جمع بمعنی دیہات۔ ... أفرطوا: از (افعال) بمعنی حد سے بڑھ جانا۔ از (تفعیل) بمعنی کوتاہی کرنا، ضائع کرنا، از (ن) آگے بڑھنا۔

وَالْحَقِيقَةُ أَنَّهُ قَدْ تَأَخَذَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةَ مَعَهُمْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ... فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ كَيْفَ أَنَّ الْهَيْئَةَ الَّتِي قَدَّرَهَا
اور حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ ان کے ساتھ تین مہینے لے سکتا ہے، انسان کو سوچنا چاہیے کہ کیسے وہ مدت جو مقرر کی تھی،
أَزْكَانَ الْحَرْبِ فِي إِيطَالِيَّةٍ هَـ يَوْمًا، وَقَدَّرَهَا أَزْكَانَ الْحَرْبِ فِي انْكَلَتَرَةَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، تَطَاوَلَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً كَامِلَةً.
اٹلی والوں نے پندرہ دن اور انگریز ماہرین جنگ نے تین ماہ مقرر کی تھی، پورے تیرہ سال تک (کیسے) لمبی ہو گئی،
وَالْحَرْبُ الْيَوْمَ هِيَ كَانَتْ فِي بِدَايَتِهَا. وَكُلُّ هَذَا بِفَضْلِ السَّادَةِ السَّنُوسِيَّةِ، وَلَا سِيَّمَا هَذَا السَّيِّدِ الْعَظِيمِ
اور لڑائی آج بھی ایسے ہے جیسے شروع میں تھی، یہ سب سنوسی سرداروں کی مہربانی بسبب ہوا، خصوصاً اس بڑے سردار سید
سَيِّدِي أَحْمَدُ الشَّرِيفُ. وَكَانَ الْأُورُيُّونَ فِي عَهْدِ السُّلْطَانِ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَشْكُونَ إِلَى السُّلْطَانِ حَزَنَةَ السَّنُوسِيَّةِ
احمد شریف کی مہربانی ہے، سلطان عبدالحمید کے زمانہ میں یورپ والے بادشاہ کو اہل سنوس کی تحریک کی شکایت کرتے تھے
وَيَتَوَجَّسُّونَ خِيفَةً مِنْ تَشْكِيلَاتِهِ وَحَرَكَاتِهِ وَيَرَوْنَ فِيهِ اعْظَمَ خَضْمٍ لِلدَّعْوَةِ الْأُورُيَّةِ فِي أَفْرِيقِيَّةِ.
اور ان کی تحریک اور انتظامی تشکیلات سے خوف محسوس کرتے تھے اور انہیں افریقہ میں یورپی دعوت کا بڑا مقابل سمجھتے تھے،
توضیح اللغة:

قدرہا: از (تفعیل) کسی کام کی انجام دہی یا تیاری میں غور و فکر سے کام لینا، کما قال تعالیٰ: {قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا}۔ وکما قال تعالیٰ: {فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ}۔ ... يتوجسون: از (تفعیل) بمعنی خوف محسوس کرنا، از (افعال) خوف کرنا، دل میں چھپانا، از (س) بمعنی گھبراتا۔

وَطَالَمَا ضَغَطَتْ كُلُّ أُرُوبَا عَلَى السُّلْطَانِ لِأَجْلِ أَنْ يَسْتَدْعِيَ السَّيِّدَ الْهَدْيِيَّ إِلَى الْأَسْتَاثَةِ وَيَأْمُرَهُ بِالْإِقَامَةِ بِهَا.
جوں جوں یورپی ملکوں نے بادشاہ پر دباؤ ڈالا کہ وہ سید مہدی کو دار السلطنت بلا کر اسے وہیں ٹھہرنے کا حکم دیں،
وَلَا يَأْذُنُ لَهُ بِالْعَوْدَةِ إِلَى وَطَنِهِ، لِيَخْلُوَ لِلْأُورُيَّةِ الْجُؤُ فِي تَقْسِيمِ أَوَاسِطِ أَفْرِيقِيَّةِ، وَخَضْمِ الشُّوْكَةِ
اور وطن واپس جانے کی اجازت نہ دیں، تاکہ یورپ والوں کے لیے راستے کھل جائیں، وسطی افریقہ کو تقسیم کرنے کیلئے اور اسلامی شوکت کو ختم

لِإِسْلَامِيَّةٍ فِي تِلْكَ الدِّيَارِ فَكَانَ السُّلْطَانُ يُعَاطِلُ هَاتِيكَ الدُّوْلَ، وَيَعْتَنِدُ لَهُمْ بِصُنُوفِ الْأَعْدَادِ، بَلْ
 لِيْلِي ان شہروں سے، بادشاہ ان مملکتوں کو ٹال مٹول کرتے رہے، اور ان سے طرح طرح کے عذر کرتے رہے، بلکہ
 اَنْ يُّلَاطِفَ السَّنُوسِيَّ كَثِيرًا بِالْهَدَايَا وَالْكِتَابَاتِ، اِلَى اَنْ اَشْتَدَّ الضَّغْطُ عَلَى السُّلْطَانِ فِي قَضِيَّةِ السَّنُوسِيَّ،
 دشاہ سید سنوسی کے ساتھ ہدایا اور خطوط کے ذریعے نرمی والا معاملہ کرتے رہے، یہاں تک کہ بادشاہ پر سنوسی کے معاملہ کا دباؤ بڑھ گیا
 فصيح اللغة:

ضغظت: از (ن) تگی کرنا، بھیڑ کرنا، از (مفاعله) تگی کرنا، ایک دوسرے کو بھیڑنا۔۔۔ الجوب: بمعنی قضاء، ماحول، جمع
 أجواء۔۔۔ يعاطل: از (مفاعله) ٹال مٹول کرنا۔۔۔ صنوف: صنف کی جمع بمعنی قوم، اور اس کی جمع أصناف بھی آتی
 ہے۔ از (ن) شفقت و مہربانی سے پیش آتا۔

أَرْسَلَ رَجُلًا اسْمُهُ عِصْمَتُ بَكْ إِلَى بَنْغَارِيٍّ. وَ مِنْهَا إِلَى جَعْفُوبٍ بِمَامُورِيَّةٍ سِرِّيَّةٍ، فَبَلَغَ الْمَهْدِيُّ
 انہوں نے عصمت بیگ نامی ایک شخص کو بنغازی کی طرف بھیجا اور وہاں سے جعوب کی طرف، خفیہ طور پر، جس سے سید مہدی کو پہنچ گیا
 اَهُوَ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ مِنَ الْإِزْتِمَاقِ مِنْ جِهَةِ ضَغْطِ الدُّوْلِ عَلَيْهِ فِي أَمْرِ الدِّعَايَةِ السَّنُوسِيَّةِ، فَاجَابَهُ
 بادشاہ کو شک تھا ان حکومتوں کے دباؤ کی طرف سے سنوسی کی دعوت کے معاملے میں، تو اس کو جواب دیا
 سَيِّدُ مَهْدِيٍّ بِحَسَبِ مَا قَرَأْتُ فِي التَّارِيخِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ بِكَلَامٍ لَا يَتَضَمَّنُ نَفْيًا وَلَا إِجْهَابًا،
 مہدی نے، اس تاریخ کے مطابق جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، یعنی ایسے کلام کے ساتھ جو نفی یا اثبات پر محمول نہیں تھا،
 إِنَّمَا تَلَا لَهُ آيَاتٍ كَرِيمَةً فِي مَعْنَى الْإِتْكَالِ عَلَى اللَّهِ. وَلَكِنَّ السَّيِّدَ الْمَهْدِيَّ لَمْ يُعَيِّزْهُمُ بَعْدَهَا
 مہدی نے تو صرف توکل علی اللہ سے متعلق چند آیات تلاوت کی، لیکن سید مہدی اس کے بعد وہاں نہیں ٹھہرے
 فَارْتَقَى الْجَعْفُوبُ إِلَى وَاحِدَةِ الْكَفْرَةِ وَبَلَى فِيهَا زَاوِيَةَ الثَّانِجِ وَعَمَرَ الْكَفْرَةَ عِمَارَةً جُعِلَتْهَا جَنَّةٌ فِي وَسْطِ الصَّخْرَاءِ
 پ "جعوب" کو چھوڑ کر "کفرہ" کے ریگستان میں چلے گئے اور وہاں "زاویۃ الثانج" بنایا، اس کو ایسے آباد کیا جیسے صحراء کے درمیان میں باغ بنا دیا ہو،
 الْأَغْلَبُ أَنَّ سَبَبَ تَحْوِيلِهِ مِنْ وَاحِدَةِ الْجَعْفُوبِ الْقَرِيبَةِ مِنْ مِصْرَ وَ بَرْقَةَ إِلَى وَاحِدَةِ الْكَفْرَةِ
 بآ "جعوب" کی ریگستانی زمین سے جانا جو کہ مصر اور برقہ کے قریب میں واقع ہے "کفرہ" کے ریگستان کی طرف

الَّتِي هِيَ فِي أَوَاسِطِ الصَّحَرَاءِ الْكُذْبَى ثُمَّ تَوَعَّلِهِ مِنَ الْكُفْرَةِ إِلَى تَاجِيَةِ قُرُوءِ الَّتِي اخْتَارَهُ اللَّهُ فِيهَا، وَهِيَ
جو کہ بڑے صحرا کے درمیان میں ہے، پھر ”کفرہ“ سے ان بستیوں کی طرف دور تک جانا جن میں اللہ نے آپ کو پسند فرمایا، اور وہ جگہ

عَلَى أَبْوَابِ السُّودَانِ هُمَا مِنْ اِزْتِيَا حِهِ إِلَى الْعَزْلَةِ وَمَيْلِهِ إِلَى الثَّقَانِي عَنْ مَوَازِيِرِ السُّلْطَةِ الرَّسْمِيَّةِ
سوڈان کے دروازوں پر ہے، یہ دونوں سرگوشہ نشینی سے اطمینان حاصل کرنے تھا، اور سرکاری علاقوں سے دور رہنے

وَالْمُخْرُجُ عَنْ مَنَاطِطِ تَأْيِيْدِ الدَّوْلِ الْاِسْتِعْمَارِيَّةِ بِحَيْفِ اِنْتَبَذَ مَوَازِيِرَ مُخَاطَئِهِ
اور ان جگہوں سے باہر نکلنے کیلئے جہاں استعماری حکومتیں اثر انداز ہو سکتی تھی، اس طرح آمادہ ہو چکے تھے، کہ ان حکومتی مراکز کو چھوڑ دیا جائے

بِالْفَيَافِي وَ الْقَفَارِ مَاهُوْلَةٌ بِأَقْوَامٍ لَا يَزَالُوْنَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَصْبَحَ حُرًّا فِي بَيْتِ دَعْوَتِهِ
ایسے جنگل اور چارے والے علاقے کے بدلے میں چھوڑ دیا جائے جو گمراہا ہوا ایسی قوم کے ساتھ جو ہمیشہ فطرت پر ہو، پس وہ ہو گئے اپنی کو پھیلانے میں ایسے آزاد

لَا تَصِلُ إِلَيْهِ يَدُ بَضْغَطٍ، وَلَا تَعْلُوْ قُوَى كَلِمَتِهِ كَلِمَةً وَ عَكَفَ عَلَى عَهْدِيْبِ تِلْكَ الْأَقْوَامِ
نہیں پہنچ سکتا تھا ان پر کسی دباؤ ڈالنے والے کا ہاتھ، اور کوئی بات آپ کی بات سے اونچی نہیں ہو سکتی تھی، اور آپ نے ان اقوام کی تربیت پر کمر باندھ لی

توضیح اللغة:

لم يعتم: از (افتعال) بمعنی تاخیر کرنا، عمامہ باندھنا۔ از (ض) رات کا ایک حصہ گزر جانا۔... تو غل: از (تفعّل)
بمعنی دور تک جانا، از (ض) داخل ہو کر چھپنا، دور تک جانا، از (افعال) داخل کرنا، پوری طرح کوشش کرنا۔... از تباح: از
(افتعال) بمعنی راحت حاصل کرنا۔... واحه: بمعنی سرسبز زمین، جمع واحات۔... التثانی: از (تفاعّل) بمعنی دور ہونا، از
(افعال) دور کرنا، از (ف) بمعنی دور ہونا۔... فیافی: فیفاء کی جمع بمعنی وہ جنگل جس میں پانی نہ ہو۔... قفار: فقر کی جمع
بمعنی خالی زمین۔... ماهولة: بمعنی آباد مکان۔... عكف: از (ض، ن) بمعنی منع کرنا، کسی کام پر روکے رکھنا، چکر لگانا، از
(افتعال) بمعنی بند رہنا۔

وَنَشَأُهُمْ فِي طَاعَةِ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ كَانُوا يَتَسَكَّعُونَ فِي مَهَامِهِ الْجَهْلِ فَمَثَلْتُ بِهِ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ
اور اللہ کی اطاعت میں ان کی پرورش کی، بعد اس کے وہ سرگرداں تھے اپنے جہالت کے دور، اس کے ذریعے زمین پلٹ گئی دوسری زمین کے ساتھ،

وَأَنْقَلَبَ بِهِ أَخْلَاقِي مَا تَبَنَّىكَ الْأُمَمِ انْقِلَابًا حَكِيمًا الْعُقُولِ. وَلَمْ يَقِفْ فِي الدُّعَايَةِ الرَّوْحِيَّةِ عَلَى وَاحَاتِ الصَّحَرَاءِ
ان لوگوں کے اخلاق ایسے پائے گئے جس نے عقول کو حیران کر دیا۔ آپ نے دعوت روحانی کو موقوف نہیں رکھا صحراء کے ریتلے علاقے پر

وَأَطْرَافِ السَّوَادِينِ، بَلْ بِمَقْدَعَاتِهِ فِي أَوَاسِطِ أَفْرِيقِيَّةٍ فَكَانَ مِنْهُمْ مِثْلُ الشَّيْخِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّنِّيِّ،
اور سودان کے اطراف تک، بلکہ افریقہ کے درمیان تک اپنے داعیوں کو پھیلا یا، ان میں سے شیخ محمد بن عبد اللہ السنی،
وَالشَّيْخُ حَمُودَةُ الْمُقْعَادِيُّ، وَالسَّيِّدُ طَاهِرُ الدِّغْمَارِيِّ. وَرَجَالَاتٌ آخَرُونَ جَاءُوا السَّوَادِينَ مُبَشِّرِينَ
اور شیخ حمودۃ المقعدی، اور سید طاہر الدغماری، اور دوسرے حضرات، جو تمام کالوں میں گھومے، خوشخبری دیتے ہوئے،
وَهَادِينَ، فَكَانَ السَّيِّدُ السَّهْدِيُّ هُوَ الْمَزَاحِمُ الْأَكْثَرُ لِمَجْمَعِيَّاتِ الْمُبَشِّرِينَ الْأُورُبِيَّةِ. الْمُنْبَغَةُ فِي قَارَةِ أَفْرِيقِيَّةٍ كُلِّهَا.
اور رہنمائی کرتے ہوئے، سید مہدی ہی تمام یورپی مبشرین کے سب سے بڑے مقابل تھے، جو پورے افریقی خطے میں پھیلے ہوئے تھے،
وَعَلَى يَدِهِ وَبَسَبَبِ دُعَايَتِهِ الْحَنِيشَةُ اهْتَدَى لِلْإِسْلَامِ مَلَائِكَةُ مِنَ الزُّنُوجِ فَلِهَذَا مَجْمَعِيَّاتِ الْمُبَشِّرِينَ بِأَسْرَها
آپ کے ہاتھ پر اور آپ کی پھر تلی دعوت کی وجہ سے لاکھوں حبشی ہدایت اسلام پر آئے، اسی وجہ سے تمام خوشخبری دینے والوں کی جماعتیں
تَشْكُو حُزْنَها، وَبَثَّها مِنْ نَجَاحِ الْإِسْلَامِ فِي أَوَاسِطِ أَفْرِيقِيَّةٍ، مِثْلُ بِلَادِ النَّيْجَرِ، وَالْكُونُغُو وَالْكَامِرُونِ.
اپنے غم کی شکایت کرتی رہیں، وسطی افریقہ میں اسلام کی کامیابی پھیلنے کی وجہ سے، جیسے نیجریا، کانگو، کمرون کے شہر
وَدِيَارِ بُحَيْرَةِ تَشَادُ وَتَوَجَّهَ أَكْثَرُ شِكْوَاهَا إِلَى الطَّرِيقَةِ السَّنُوسِيَّةِ. كَمَا طَالَعْنَا ذَلِكَ فِي مُؤَلَّفَاتِ أُورُبِيَّةِ عَدِيدَةٍ.
بحیرہ تشاد کے علاقے اور ان کی شکایت کا اکثر رخ سنوی طریقوں کی طرف ہوتا، جیسا کہ ہم نے یورپ کی متعدد کتابوں میں اس کا مطالعہ کیا ہے

توضیح اللغة:

يتسكعون: از (تفعل) بمعنی حیران پھرنا، اندھیرے میں ٹاپک ٹوپیاں مارنا، از (ف، س) لاعلمی میں پھرنا۔...

مهامة: مہمہ کی جمع، بمعنی دور جنگل۔ بٹ: پھیلنا، کما قال تعالیٰ: {وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ، وَبَثَّ مِنْهَا رَجُلًا كَثِيرًا

ونساء}۔ جالوا: چکر لگانا۔... لجمعیات: جمعہ کی جمع، انجمن سوسائٹی۔ قارۃ: بمعنی براعظم۔... الحنیشۃ: بمعنی تیز۔

الزُّنُوجُ: زنجی کی جمع، سیاہ فام قوم کا فرد۔

هَذَا مِنْ جِهَةِ الْقُوَّةِ الرُّوْحِيَّةِ وَأَمَّا مِنْ جِهَةِ الْقُوَّةِ الْمَادِّيَّةِ فَقَدْ كَانَ السَّيِّدُ السَّهْدِيُّ يَهْدِي هَذِهِ الصِّحَاحَةَ

یہ ساری تفصیل روحانی قوت کے اعتبار سے ہے، جہاں تک مادی قوت کی بات ہے تو سید مہدی چلتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

وَالتَّابِعِينَ لَا يَفْتَنُ بِالْعِبَادَةِ دُونَ الْعَمَلِ وَيَعْلَمُ أَنَّ أَحْكَامَ الْقُرْآنِ

اور تابعین کے نقش قدم، آپ عمل کو چھوڑ کر عبادت پر اکتفا نہیں کرتے تھے، اور یہ بات جانتے تھے کہ قرآن کے احکام

مُتَّحَاجَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ فَكَانَ يُحْتَفِ بِإِخْوَانِهِ وَمُرِيدِيهِ دَائِمًا عَلَى الْفُرُوسِ سَيْتَةٍ وَالزَّيْمَانَةِ وَيَبْتَغِي فِيهِمْ رُوحَ الْإِنْفَةِ

متحاج ہیں (نازد کرنے میں) قوت کے، آپ اپنے بھائیوں اور مریدوں کو فہم ساری اور تیز اندازی پر ابھارتے تھے، اور پھونکتے رہتے ان میں خود بخاری

وَالنَّشَاطِ وَيَجْعَلُهُمْ عَلَى الطَّرَادِ وَالْجَلَادِ وَيُعْظِمُ فِي أَعْيُنِهِمْ فَضِيلَةَ الْجِهَادِ وَقَدْ أَمَرَ غِرَاسَ وَعَظَمَةَ

اور بیداری کی روح، انہیں باہم مقابلہ اور تلوار بازی پر ابھارتے اور ان کے سامنے جہاد کی عظمت اجاگر کرتے، اور پھل دیا آپ کے وعظ کے درختوں نے،

فِي مَوَاقِعَ كَثِيرَةٍ لَا سِيَّمَا فِي الْحَرْبِ الطَّرَابُلُسِيَّةِ الَّتِي أَثْبَتَ بِهَا السَّنُوسِيَّةُ أَنَّ لَدَيْهِمْ قُوَّةَ مَادِيَّةٍ

کئی جگہوں میں، خصوصاً طرابلس کی جنگ میں، جس میں سنوسیوں نے ثابت کر دیا کہ ان کے پاس ایسی مادی قوت موجود ہے جو

تُضَارِعُ قُوَّةَ الدُّوَلِ الْكُبْرَى وَتُضَارِعُ أَعْظَمَهَا جَبْرُوتًا وَكِبْرًا. وَلَيْسَتْ الْحَرْبُ الطَّرَابُلُسِيَّةُ وَحْدَهَا هِيَ

بڑی بڑی حکومتوں کی قوت کے مشابہ ہے، اور ان کی بڑی سے بڑی طاقت کے برابر ہے، صرف طرابلس کی جنگ ہی

الَّتِي كَانَتْ مَظْهَرُ بَطْنِ السَّنُوسِيَّةِ بَلْ سَبَقَتْ لَهُمْ حُرُوبٌ مَعَ الْفَرَنْسِيِّينَ فِي مَمْلَكَةِ كَالِمِ وَمَمْلَكَةِ وَادِغِ

سنوسی گرفت کا مظہر نہیں، بلکہ فرانس والوں کے ساتھ مملکت کالم اور سوڈان کی مملکت وادی میں بھی ایسی جنگیں ہو چکی ہیں

مِنَ السُّودَانِ اسْتَمَرَّتْ مِنْ سَنَةِ ١٣١٩ إِلَى سَنَةِ ١٣٣٢ هِجْرِيَّةً. وَحَدَّثَنِي السَّيِّدُ أَحْمَدُ الشَّرِيفُ أَنَّ عَمَّهُ

عمر ١٣١٩ھ سے لے کر ١٣٣٢ھ تک جاری رہیں، مجھے سید احمد شریف رحمہ اللہ نے بتایا کہ ان کے چچا

الْمَهْدِيُّ أَنَّ عِنْدَهُ خُمُسُونَ بَنَدُوقِيَّةً خَاصَّةً بِهِ، وَكَانَ يَتَعَاهَدُهَا بِالنَّسْحِ وَالتَّنْظِيفِ بِبَيْدِهِ لَا يَزِيْطِي أَنْ

سید مہدی کے پاس اپنی پچاس بندوقیں تھیں، جن کی دیکھ بھال اور صفائی اپنے ہاتھ سے کرتے، وہ ناپسند کرتے تھے کہ

يَمْسَحَهَا لَهُ أَحَدٌ مِنْ أَتْبَاعِهِ الْمَعْدُودِينَ بِالْيَمَانِ قَصْدًا وَعَمْدًا لِيَفْتَدِيَ بِهِ النَّاسَ وَيُجْتَفِلُوا بِأَمْرِ الْجِهَادِ

آپ کے سینکڑوں متبعین میں سے کوئی اسے قصداً صاف کرے، یہ اس لیے کرتے تاکہ لوگ آپ کی اتباع کریں، اور پچائیں جہاد کی ذمہ داری،

وَعُدَّتِهِ وَعَقَادِهِ وَكَانَ تَهَارُ الْجُمُعَةِ يَوْمًا خَاصًّا بِالشَّرِيعَاتِ الْحَرْبِيَّةِ مِنْ طَرَادٍ وَزَيْمَانَةٍ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ.

اس کی تیاری اور اسکے آلات کو، جمعہ کا دن جنگی مشقوں کے لیے خاص تھا، یعنی ایک دوسرے پر حملہ کرنا، تیز اندازی اور اس جیسے کاموں کے لیے

توضیح اللغة:

فروسية: از (ک) بمعنی شہساری میں ماہر ہونا، از (تفعّل) بتکلف شہسوار ظاہر کرنا۔... رمایة: بمعنی تیر اندازی، ... الأنفة: خودداری، غیرت، از (ن) ناک پر مارنا، از (س) اونٹ کی ناک میں ٹکیل سے درد ہونا۔... طراد: مصدر مفاعله بمعنی ایک دوسرے پر حملہ کرنا، ... جلاد: مصدر مفاعله بمعنی تلوار سے مارنا۔... تضارع: از (مفاعله) بمعنی مشابہ ہونا۔ از (تفعّل) گڑ گڑانا، اظہار عاجزی کرنا، کما قال تعالیٰ: {فلولا إذ جائهم بأسنا تضرعوا}۔... تمرينات: تمرین کی جمع، بمعنی مشق، کسی کام کا عادی ہونا۔

فَكَانَ يَجْلِسُ السَّيِّدُ فِي مَرْقَبٍ عَالٍ، وَالْفُرْسَانُ تَعْقِسُ صَفَّيْنِ، وَيُبْدَأُ الطَّرَادَ، فَلَا يَنْتَهِي إِلَّا فِي آخِرِ النَّهَارِ، سید بلند جگہ بیٹھ جاتے، سوار دو صفوں میں تقسیم ہو جاتے، اور ایک دوسرے پر حملہ کرتے، یہ سلسلہ دن کے آخر تک جاری رہتا وَاَحْيَانًا يَضَعُونَ هَدَفًا، وَ يَأْخُذُونَ بِالرِّمَافَةِ حَتَّى كُنْتَ تَرَى طَلَبَةَ الْعِلْمِ وَالْمُرِيدِينَ أَكْثَرَهُمْ اور کبھی ایک ہدف مقرر کرتے اور تیر اندازی میں شروع ہو جاتے، یہی وجہ ہے کہ آپ دیکھیں گے، ان کے اکثر طالب علم اور مرید فُرْسَانًا وَرِمَافَةً لِكثَرَةِ مَا كَانَ يَأْخُذُهُمْ بِهَذَا الْمَرَانِ، وَكَانَ يُجِيزُ الَّذِينَ يَسْبِقُونَ فِي الطَّرَادِ وَيَقْرَظُونَ شاہ سوار اور تیر انداز ہیں، کیوں کہ وہ کثرت سے اس کی مشق کرتے تھے، اور آپ انعام دیتے جو نشانہ بازی اور حملہ کرنے میں سبقت لے جاتا فِي الرَّفْعِ بِجَوَائِزَ ذَاتِ قِيَمَةٍ تَرْغِبُ إِلَيْهَا لَهَا فِي فَضَائِلِ الْحَرْبِ كَمَا أَنَّهُ كَانَ يَوْمَ الْحَبَشِ مِنْ كُلِّ أَسْبُوعٍ قیمتی انعامات، ان کو جنگ کے فضائل کی ترغیب دینے کیلئے، جیسا کہ ہر ہفتہ میں جمعرات کا دن مَخْصَصًا عَنْدهُمْ لِلشُّغْلِ بِالْأَيْدِي فَيَتَرَكُونَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ الدُّوَسَ كُلَّهَا، وَيَشْتَغِلُونَ بِأَنْوَاعِ الْيَهَنِ مِنْ ان کے ہاں ہاتھ کے کاموں کے لیے مختص تھا، آپ اس دن تمام سبق چھوڑ دیتے اور مختلف قسم کی محنتوں میں مشغول ہو جاتے، جیسے بِنَاءَ وَنِجَارَةً وَجِدَادَةً وَنَسَاجَةً وَصَافَةً وَغَيْرَ ذَلِكَ. لَا تَجِدُ مِنْهُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَّا عَامِلًا بِبَيْدِهِ، تعمیر، اور بڑی کام، اور لوہار کا کام، اور بنائی اور قلم نگاری وغیرہ، آپ اس دن کسی کو نہ پاتے مگر وہ اپنے ہاتھ سے کام کر رہا ہوتا،

توضیح اللغة:

فرسان: فارس کی جمع بمعنی شہسوار۔... ہدف: بمعنی نشانہ جمع اہداف۔... المران: از (ن) ماہر ہونا، سخت و لچکدار

نیزے۔۔۔ یقرطسون: از (فعلة) بمعنی نشانہ لگانا۔۔۔ أسبوع: بمعنی ہفتہ جمع أسابيع۔۔۔ المهن: مہنتہ کی جمع بمعنی کام اور مشقت۔۔۔ حدادة: لوہاری کا پیشہ۔۔۔ نساجہ: کپڑا بنانے کا پیشہ۔۔۔ صحافة: اڈیٹری کا پیشہ۔

وَالسَّيِّدُ الْمَهْدِيُّ نَفْسُهُ يَعْمَلُ بِيَدِهِ لَا يَفْتُرُ حَتَّى يُنْبِتَهُ فِيهِمْ رُوحَ النَّشَاطِ لِلْعَمَلِ.

سید مہدی رحمۃ اللہ علیہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے، اور جب تک ان میں کام کیلئے بیداری کا جذبہ پیدا نہ کر دیتے پیچھے نہیں ہٹتے تھے،

وَكَانَ السَّيِّدُ الْمَهْدِيُّ وَأَبُوهُ مِنْ قَبْلِهِ يَهْتَمُّانِ جَدًّا بِالْإِهْتِمَامِ بِالزَّرَاعَةِ وَالْغَرْسِ تُسْتَدَلُّ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الزَّوَايَا

سید مہدی اور ان کے والد اس سے پہلے کاشت کاری اور شجر کاری کا اہتمام کیا کرتے تھے، جس پر دلائل کرتی ہیں وہ اونچی عمارات میں

الَّتِي شَاكُوها وَالْجَنَانِ الَّتِي نَسَقُوها بِجَوَارِها، فَلَا تَجِدُ زَاوِيَةً إِلَّا لَهَا بُسْتَانٌ أَوْ بَسَاتِينٌ،

جوانہوں نے بنائی، اور (دلائل کرتے ہیں) وہ باغات جن کی ہم سیرابی کرتے ہیں ان عمارتوں کے ارد گرد، آپ نہیں پائیں گے کوئی کو نہ مگر یہ کہ اس کیلئے ایک یاد دہان ہوئے،

وَكَانُوا يَسْتَجْلِبُونَ أَصْنَافَ الْأَشْجَارِ الْغَرِيبَةِ إِلَى بِلَادِهِمْ مِنْ أَقْاصِي الْبُلْدَانِ، وَقَدْ أَدْخَلُوا فِي الْكُفْرَةِ

اور وہ مختلف قسم کے درختوں کو اپنے شہر میں لاتے تھے دور کے دور کے شہروں سے، اور تحقیق انہوں نے داخل کیا کفرہ میں

وَحَفَبُوبَ زَرَاعَاتٍ وَأَغْرَاسًا لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ هُنَاكَ عَهْدٌ بِهَا. وَكَانَ بَعْضُ الطَّلَبَةِ يُلْتَبِسُونَ مِنَ السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ

اور جنموب میں، ایسے زرعی بیج اور دوخت شامل کئے جن کی وہاں لوگوں کو پہچان نہ تھی، بعض طلبہ نے درخواست کی سید محمد

السنوسي أَنْ يُعَلِّمَهُمُ الْكِيمِيَاءَ فَيَقُولُ لَهُمْ: (الْكِيمِيَاءُ تَحْتَ سَكَّةِ الْبَحْرَاثِ). وَأَحْيَاثًا يَقُولُ لَهُمْ:

سنوسی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ انہیں علم کیسا سکھائیں، تو آپ ان کو فرماتے کیسا تو تل کی پھال (لگے ہوئے لوہے) کے نیچے ہے، کبھی ان سے فرماتے

(الْكِيمِيَاءُ هِيَ كَدُّ الْيَمِينِ وَعَرَقُ الْجَبِينِ). وَكَانَ يُشَوِّقُ الطَّلَبَةَ وَالْمُرِيدِينَ إِلَى الْقِيَامِ عَلَى الْحَوَافِ

کیسا ہاتھ کی محنت اور پیشانی کے پسینے کا نام ہے، آپ طلبہ اور مریدین کو شوق دلاتے پیشہ اختیار کرنے پر

وَالصَّنَاعَاتِ وَ يَقُولُ لَهُمْ مُجَلًّا لَطِيفٍ خَوَاطِرَهُمْ وَ تَزِيدُ رَغْبَتَهُمْ فِي حِرْفِهِمْ

اور صنعت اختیار کرنے پر اور انہیں ایسے جملہ کہتے جس سے ان کے دل خوش ہو جائیں اور پیشوں میں ان کی رغبت بڑھ جائے

حَتَّى لَا يَزِدُوا بِهَا أَوْ يَطْفُوا أَنَّ طَبَقَتَهُمْ هِيَ أَدْنَى مِنْ طَبَقَةِ الْعُلَمَاءِ فَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ: يَكْفِيكُمْ مِنَ الدِّينِ

تاکہ وہ اسے حقیر نہ سمجھیں، یا یہ گمان نہ کریں کہ ان کا طبقہ علما کے طبقہ سے ادنیٰ ہے، چنانچہ انہیں فرماتے: تمہیں کافی ہے دین میں سے

حُسْنُ النِّيَّةِ وَالْقِيَامِ بِالْفَرَائِضِ الشَّرْعِيَّةِ، وَلَيْسَ غَيْرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْكُمْ۔ وَأَحْيَا يُدْجُ نَفْسَهُ بَيْنَ أَهْلِ الْحَرْفِ،
اخلاس اور فرائض شرعیہ کو قائم کرنا، تم سے کوئی اور افضل نہیں ہے، اور کبھی پیشہ والوں میں خود کھل مل جاتے،

توضیح اللغة:

لا یمتر: چستی کے بعد دست پڑ جانا، کما قال تعالیٰ: {یسبحون اللیل والنہار لا یفترون}۔ از (ن) مطلوبہ چیز کا
مل۔۔۔ زراعت: بھیتی باڑی کا پیشہ۔۔۔ شادوا: از (ض) بمعنی بلند کرنا۔۔۔ یستجلبون: از (استفعال) درآمد کرنا، از
(ن) ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔۔۔ کیمیا: وہ اکسیر جس کے متعلق خیال تھا کہ اس سے سونا و چاندی بن جاتا ہے۔
... سکتہ: بمعنی مل کا پہاڑ جس سے زمین کو چیرا جاتا ہے۔۔۔ محراث: بمعنی مل، جمع محارث۔۔۔ الحرف: حرفہ
کی جمع بمعنی پیشہ، کاریگری۔۔۔ یدمج: از (ض) بمعنی داخل ہونا۔

وَيَقُولُ لَهُمْ وَهُوَ يَشْتَغِلُ مَعَهُمْ: يَظُنُّ أَهْلَ الْأَوْزِيقَاتِ وَالشَّبِيحَاتِ أَنَّهُمْ يَسْبِقُونَنَا عِنْدَ اللَّهِ،
اور ان کے ساتھ کام کرتے ہوئے انہیں کہتے کہ علماء اور عابدین سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کے ہاں ہم سے آگے بڑھ جائیں گے،
لَا وَاللَّهِ مَا يَسْبِقُونَنَا. يُرِيدُ بِأَهْلِ الْأَوْزِيقَاتِ الْعُلَمَاءَ وَبِأَهْلِ الشَّبِيحَاتِ الْعَابِدِينَ وَالْقَائِدِينَ فَكَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ
اللہ کی قسم! نہیں، وہ ہم سے آگے نہیں بڑھ سکتے، درقات والوں سے علماء مراد لیتے اور شبیحات والوں سے عبادت گزار اور قاتین مراد لیتے، گویا وہ کہنا چاہتے ہیں،
لِلْمُخْتَرِفِينَ وَالصَّنَاعِ لَا تَنْظُرُوا أَنْكُمْ كُنُونَ الْعُلَمَاءَ وَالزُّهَادِ مُقَامًا بِمَجَرَّدِ كَوْنِكُمْ صُنَّاعًا وَعَمَلَةً
صنعت و حرفت والوں سے کہ: تم اپنے آپ کو مقام میں علماء و زہاد سے کم تر مت سمجھو! محض تمہارے پیشہ اور صنعتکار ہونے کی وجہ سے
وَ كَوْنِهِمْ هُمْ عُلَمَاءُ وَ قُرَاءُ هَذَا لِيَزِيدَهُمْ رَغْبَةً وَ شَوْقًا وَ يُعَلِّمُ النَّاسَ
اور ان کے محض عالم قاری ہونے کے اعتبار سے، یہ اس لیے تاکہ ان کی رغبت اور شوق بڑھائیں، اور لوگوں کو سکھاتے
حُرْمَةَ الصَّنَاعَةِ الَّتِي لَا مَدْرِيَّةَ إِلَّا بِهَا. هَذِهِ الْفِرْقَةُ عَمَلِيَّةٌ لَا تَعْتَدُ عَلَى مُجَرَّدِ الثَّلَاوَةِ وَالذِّكْرِ كُنُونَ الْعَمَلِ وَالشَّيْرِ،
صنعت کاری کا احترام، وہ یہ کہ شہریت اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے، یہ عملی جماعت ہے جو بغیر عمل و کوشش کے محض تلاوت و ذکر پر اکتفا نہیں کرتی،
فَهِيَ تَجْمَعُ بَيْنَ الْعَمَلِ الشَّرْعِيِّ بِحَذَائِدِهِ وَالتَّجَرُّدِ الصُّوفِيِّ إِلَى أَقْصَى دَرَجَاتِهِ، وَتَنْظِمُ بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ
یہ جماعت شرعی عمل کو تمام گوشوں سمیت اور سالک کی اعلیٰ درجہ کی خلوت و تنہائی کے درمیان جمع کرنے والی ہے اور ظاہر و باطن کو ایسا پرویا ہے

نَظْمًا لَمْ يُوقَفْ إِلَيْهِ غَيْرُهَا. وَيُظْهَرُ أَنَّ مُؤَسَّسِي هَذِهِ الطَّرِيقَةِ السَّيِّدَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ السَّنُوسِيَّ وَلَدَيْهِ
جس کی کسی اور کو توفیق نہیں ملی، اور یہ بات واضح ہو گئی کہ اس طریقہ کے بانی سید محمد بن علی السنوسی اور ان کے دونوں بیٹے
السَّيِّدَ الْمُهْدِيَّ وَالسَّيِّدَ الشَّرِيفَ وَكِبَارَ أَعْوَانِهِمْ مِثْلَ سَيِّدِي أَحْمَدَ الرَّيْفِيِّ وَسَيِّدِي عِمْرَانَ بْنِ بَرَكَةَ
سید مہدی اور سید شریف رحمہما اللہ ہیں اور ان کے بڑے مددگار سید احمد ریفی، سید عمران بن برکہ
وَسَيِّدِي أَحْمَدَ التَّوَاتِيَّ وَسَيِّدِي عَبْدَ الرَّحِيمِ بْنِ أَحْمَدَ وَسَيِّدِي عَبْدَ اللَّهِ السَّنِيَّ وَسَيِّدِي أَبِي الْقَاسِمِ
سید احمد تواتی، سید عبد الرحیم بن احمد، سید عبد اللہ السنی، اور سید ابو القاسم
الْعِيسَاوِيِّ وَغَيْرِهِمْ كَانُوا عَلَى اخْلَاقٍ عَظِيمَةٍ وَمَدَارِكٍ سَامِيَةٍ تَدُلُّ عَلَيْهَا أَقْوَالُهُمْ وَأَفْعَالُهُمْ
العیسادی وغیرہ ہیں جو اعلیٰ اخلاق اور بلند سوچ کے حامل تھے، جس پر ان کے افعال واقوال دلالت کرتے ہیں۔
توضیح اللغة:

حذالیر: بمعنی تمام۔۔۔ تنظم: اشیاء کو ترتیب دینا، از (ض) ترتیب دینا، باہم ملانا۔

حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَحْمَدُ الشَّرِيفُ أَنَّ عَمَّهُ الْأُسْتَاذَ الْمُهْدِيَّ كَانَ يَقُولُ لَهُ: لَا تَحْقِرَنَّ أَحَدًا
مجھے سید احمد شریف رحمہ اللہ نے بتایا کہ ان کے چچا اور اساتذہ المہدی رحمہ اللہ ان کو کہتے تھے کہ: کسی کو بھی حقیر نہ سمجھا کرو
لَا مُسْلِمًا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَهُودِيًّا وَلَا كَافِرًا؛ لَعَلَّهُ يَكُونُ فِي نَفْسِهِ عِنْدَ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْكَ. إِذْ أَنْتَ لَا تَذَرِي
نہ مسلمان کو، نہ عیسائی کو، نہ یہودی کو اور نہ کسی کافر کو، ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں اللہ کے ہاں تجھ سے افضل ہو، کیوں کہ تو نہیں جانتا
مَاذَا تَكُونُ خَلْقَتُهُ. وَيُمِثِّلُ هَذِهِ الْأَدَابِ كَانُوا يَأْخُذُونَ أَوْلَادَهُمْ وَمُرِيدِيهِمْ فَكَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ أَقْطَابِ
کہ کیا انجام کیا ہوگا؟ اسی طرح کے آداب یہ حضرات اپنی اولاد اور مریدوں کو سکھاتے تھے، اسی لیے ان میں قطب بھی ہوئے،
وَأَبْدَالُ يَتَجَمَّلُ النَّارِغُ بِذِكْرِهِمْ وَوَاسِطَةُ عَقْدِهِمُ الْيَوْمَ هُوَ السَّيِّدُ أَحْمَدُ الشَّرِيفُ الَّذِي نَحْنُ فِي تَرْجُمَتِهِ
اور ابدال بھی ہوئے، کہ تاریخ جن کے ذکر سے روشن ہے، آج اس بار کا واسطہ سید احمد شریف ہیں، جن کے حالات پڑھ کر ہم فارغ ہو رہے ہیں،
وَقَدْ كَرَّفَ السَّيِّدُ الْمُبَارِ إِلَيْهِ عَلَى الْخَمْسِينَ وَلَكِنْ هَيْئَتُهُ لَا تَدُلُّ عَلَى وَصُولِهِ إِلَى هَذِهِ السَّنَةِ
اور سید متجاوز کر چکے ہیں جن کی طرف اشارہ ہوا پچاس سال کی عمر سے، لیکن ان کی حالت ان کے عمر کے اس حد تک پہنچنے پر دلالت نہیں کرتی،

لِعُدْوَرَةِ الشَّيْبِ فِي شَعْرِهِ، وَهُوَ رَائِحُ الْمَنْظَرِ، يَهْيُ الظَّلْعَةَ عَنِ الْجَسْمِ قَوِيُّ الْبُنْيَةِ.

کیونکہ بوڑھا پا ان کے بالوں میں کم ہے، خوش منظر، باغ بہار طبیعت، بڑی جسامت، مضبوط فطرت والے ہیں،

لَا يُمَكِّنُ أَنْ يَرَاهُ أَحَدٌ يَدُونِ أَنْ يُجَلِّهُ وَيَحْتَرِمَهُ.

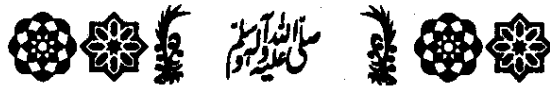
یہ ممکن نہیں کہ کوئی انہیں دیکھے اور ان کی عزت و احترام نہ کرے۔

توضیح اللغة:

أقطاب: قطب کی جمع بمعنی سردار۔۔۔ أبطال: بطل کی جمع بمعنی بہادر۔۔۔ ترجمة: بمعنی حالات، سوانح عمری

جمع تراجم۔۔۔ ذرف: از (تفعیل) بمعنی بہانا، زیادہ ہونا، از (ض) بمعنی بہنا۔۔۔ بھی: بمعنی رونق والا۔۔۔ عبل: بمعنی

موٹا۔۔۔ البنية: بمعنی ڈھانچہ، شکل، فطر۔



سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

الدین الصنّاعی مکرمات دین

الدکتور أحمد أمين

هَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ الْحَرِيرِ الطَّبِيعِيِّ وَالْحَرِيرِ الصَّنَاعِيِّ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ الْأَسَدِ وَصُورَةِ الْأَسَدِ؟
کیا تمہیں اصلی ریشم اور بناوٹی ریشم کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا تمہیں شیر اور شیر کی تصویر کے درمیان فرق معلوم ہے؟
وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ الدُّنْيَا فِي الْخَارِجِ وَالدُّنْيَا عَلَى الْخَرِيطَةِ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ عَمَلِكَ فِي الْيَقْفَةِ
کیا تمہیں خارج میں موجود دنیا اور نقشہ پر موجود دنیا کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا تم جانتے ہو فرق حالت بیداری میں کام کرنے
وَعَمَلِكَ فِي الْمَنَامِ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ إِنْسَانٍ يَسْعَى فِي الْحَيَاةِ وَبَيْنَ إِنْسَانٍ
اور خواب میں کام کرنے کے درمیان؟ کیا تمہیں زندگی میں دوڑنے والے انسان اور اس انسان کے درمیان فرق معلوم ہے
مَنْ جَبَّصَ وَضَعَ فِي مُتَجَرٍّ لِيُتَعَرَّضَ عَلَيْهِ الْبَلَايُسُ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ النَّائِمَةِ الثَّكُلِ
جو چوڑے سے بنا ہوا بازار میں اس لیے رکھا جاتا ہے تاکہ اس پر کپڑے دکھائے جائیں؟ کیا تم فرق جانتے ہو بچے کی گمشدگی پر رونے والی
وَالنَّائِمَةِ الْمُسْتَأْجَرَةِ، وَبَيْنَ الثَّكُلِ فِي الْعَيْنَيْنِ وَالْكُحْلِ؟
اور کرائے پر رونے والی کے درمیان؟ کیا تمہیں سرگمیں آنکھوں والے اور سرمہ ڈلی آنکھوں کے درمیان فرق معلوم ہے؟
وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ السَّيْفِ يُمَسِّكُهُ الْجُنْدِيُّ الْمُحَارِبُ وَبَيْنَ السَّيْفِ الْحَشِيشِيِّ يَحْمِلُهُ الْخَطِيبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟
کیا تمہیں ایک جنگجو سپاہی کی تلوار جس کو اس نے پکڑا ہوا ہے اور خطیب کی اس لکڑی کے درمیان فرق معلوم ہے جو وہ جمعہ کے دن اٹھاتا ہے؟

صاحب مضمون کا تعارف:

نام ڈاکٹر احمد امین ۱۸۸۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے، اور جامعہ الازہر اور اس شرعیہ مدرسہ میں تعلیم حاصل کی جس میں
دکالت شرعیہ کا کورس کرایا جاتا تھا، چنانچہ وہاں سے قاضی بن کر نکلے۔ انگریزی زبان بھی سیکھی تھی، اپنے علمی مقالات اور ادبی
مکتبوں کی وجہ سے مشہور ہو گئے، ۱۹۳۶ء میں الجامعۃ المصریۃ کے شعبہ کلیۃ الادب (ڈپارٹمنٹ آف لٹریچر) میں استاد کے طور
پر تعینات ہوئے، اور جلد ہی اس کالج کے چیئر مین منتخب ہو گئے۔ ۱۹۳۸ء میں پہلے انعام کے ساتھ ڈاکٹری کا لقب پایا اور جامعہ

عربیہ میں ثقافتی ادارے کے دیر منتخب ہوئے، اور تیس سال تک نشر و اشاعت اور تالیف و ترجمہ کی کمیٹی کے نگران رہے اور بہت ساری کتابوں کی طباعت کا شرف حاصل کیا، تالیفات میں سب سے زیادہ مشہور فجر الاسلام، اور ضیٰ الاسلام کے سلسلے ہیں اور یہ ان کے ذاتی سلسلے ہیں، سات جلدوں میں ان کے مقالات کا مجموعہ فیض الخاطر ہے، ۱۹۵۴ء میں آپ نے وفات پائی۔

توضیح اللغة:

الخريطة: بمعنى ملك كالتش، تهيلا۔ از (ن) درخت کے پتے ہاتھ سے کھینچ کر اتارنا۔ ... حصص: وہ مادہ جس سے تصویر بنائی جائے، چونہ۔ ... متاجر: تجارت کی جگہ جمع متاجر۔ ... ثكلى: وہ عورت جس کا بچہ گم ہو جائے، جمع ثواكل، ثكالى۔ ... الناحية: بمعنى نوحہ کرنے والی عورت، جمع نواحيات، نواح، أنواح، از (ن) بمعنى مردہ پر واویلا کرنا، از (استفعال) نوحہ کرنے کو کہنا، واویلا کرنا۔ ... الخشبي: خشب: بمعنى لکڑی کی طرف منسوب۔

وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْحَيَاةِ وَالنَّاسِ عَلَى الشَّاشَةِ الْبَيْضَاءِ؟ وَهَلْ تَعْرِفُ الْفَرْقَ بَيْنَ الصُّوِّتِ كَمَا تَمْهِي زَنْدَهٗ اِنْسَانُوں اور سفید اسکرین پر موجود انسانوں کے درمیان فرق معلوم ہے؟ کیا تم فرق جانتے ہو آواز کے درمیان وَالصَّوْدِي؟ اِنْ عَرَفْتَ ذَلِكَ فَهُوَ بَعِيْنُهُ الْفَرْقُ بَيْنَ الدِّينِ الْحَقِّ وَالدِّينِ الصِّنَاعِيِّ۔ يَكْدُ الْبَاجِثُوْنَ اور صدائے بازگشت کے درمیان؟ اگر آپ یہ سب جانتے ہی تو بعینہ یہی فرق سچے دین اور بناوٹی دین میں ہے، خدا دیا متعقین نے اَذْهَانَهُمْ ، وَيَجْهَدُ الْمُؤَرِّخُونَ أَنْفُسَهُمْ فِي تَقْلِيْبِ صُفْهِهِمْ وَوَقَائِقِهِمْ عَنْ تَعْرِفِ السَّبَبِ فِيْ اِنْفِ زَمَانُوں کو، اور مؤرخین نے اپنے صحیفوں اور اپنے دستاویزوں کو پلٹنے میں بہت کوشش کی، تاکہ اس بات کی وجہ جانیں کہ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهِمْ اَتَوْا بِالْعَجَائِبِ فَغَزَوْا وَفَتَحُوا وَسَاكُوا، وَالْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اٰخِرِ اَمْرِهِمْ اَتَوْا بِالْعَجَائِبِ اَيْضًا، فَضَعُفُوا وَذَلُّوا وَاسْتَكَانُوا، وَالْقُرْآنُ هُوَ الْقُرْآنُ، وَتَعَالَيْمُ الْاِسْلَامِ هِيَ اَمْرُوں اپنے شروع کے دور میں عجائب لاتے رہے، جنگیں لڑیں، کامیاب ہوئے اور حکمرانی کی۔ اور مسلمان اپنے آخری دور میں اَتَوْا بِالْعَجَائِبِ اَيْضًا، فَضَعُفُوا وَذَلُّوا وَاسْتَكَانُوا، وَالْقُرْآنُ هُوَ الْقُرْآنُ، وَتَعَالَيْمُ الْاِسْلَامِ هِيَ اَمْرُوں عجائب لاتے رہے، کمزور پڑ گئے، ذلیل و خوار ہوئے اور عاجز آ گئے، حالانکہ قرآن وہی ہے، اسلامی تعلیمات تو تَعَالَيْمُ الْاِسْلَامِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هِيَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَكُلُّ شَيْءٍ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ، وَيَذْهَبُوْنَ فِي تَغْلِيْلِ ذَلِكَ مَذَاهِبَ شَتَّى، وہی اسلامی تعلیمات ہیں، کلمہ طیبہ بھی وہی کلمہ طیبہ ہے، ہر چیز وہی کی وہی ہے، وہ اس کی وجہ بیان کرنے مختلف اقوال کی طرف چل پڑے،

وَيَسْلُكُونَ مَسَالِكَ مُتَعَدِّدَةً. وَلَا أَرَى لِدِينِكَ إِلَّا سَبَبًا وَاحِدًا. وَهُوَ الْفَرْقُ بَيْنَ الدِّينِ الْحَقِّ وَالدِّينِ الصَّنَاعِيِّ. اور کئی راستوں پر چل پڑے، لیکن میں اس کی ایک ہی وجہ سمجھتا ہوں اور وہ ہے حقیقی دین اور بناوٹی دین میں فرق۔

الدِّينُ الصَّنَاعِيُّ حَرَكَاتٌ وَسَكَنَاتٌ وَالْفَاطُ، وَلَا شَيْءَ وَرَاءَ ذَلِكَ. وَالدِّينُ الْحَقُّ دِينُ رُوحٍ وَقَلْبٍ وَحَرَارَةٍ. بناوٹی دین محض حرکات، سکانات اور الفاظ کا نام ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں، جبکہ دین حق روح، دل اور ایمانی حرارت کا دین ہے

توضیح اللغة:

الشاشة: بمعنی سکرین، پردہ جس پر تصاویر دکھائی جاتی ہیں۔... الصدى: بمعنی گونج، آواز بازگشت، جمع اصداء۔

يَكْذِبُ: از (ن) بمعنی کام میں محنت کرنا، روزی طلب کرنا، مانگنے میں اصرار کرنا، تمنا کرنا۔... صحف: صحیفہ کی جمع بمعنی لکھا ہوا کاغذ، ورق۔... استكانوا: از (ن) وجود میں آنا۔... تعليل: از (تفعیل) بمعنی کسی کام کی علت اور وجہ بیان کرنا۔... الفاظ: لفظ کی جمع بمعنی وہ چیز جو انسان بولے۔... وراء: بمعنی آگے، اور پیچھے من الاضداد ہے۔

الصَّلَاةُ فِي الدِّينِ الصَّنَاعِيِّ الْعَابُ رِيَاضِيَّةٌ. وَالْحُجُّ حَرَكَةٌ أَلِيَّةٌ وَرَحْلَةٌ بَدَنِيَّةٌ. وَالنَّظَاهِرُ الدِّيْنِيَّةُ أَعْمَالٌ مُشْرِجِيَّةٌ بناوٹی دین میں نماز ایک ورزش کا کھیل ہے، حج جدید خود کار مشنری حرکت اور بدنی سفر ہے اور دینی مظاہر ڈرامائی اعمال ہیں

أَوْ أَشْكَالٌ يَهْلُو أَيْتَهُ. وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فِي الدِّينِ الصَّنَاعِيِّ قَوْلٌ بِجَوْنٍ لَا مَذْلُولَ لَهُ. أَمَّا فِي الدِّينِ الْحَقِّ فَهِيَ یا پھلوانی ڈھانچے ہیں، اور بناوٹی دین میں ”لا الہ الا اللہ“ ایک ایسی خوبصورت بات ہے جس کا کوئی مدلول نہیں۔ جبکہ دین حق میں یہی

كُلُّ شَيْءٍ هِيَ ثَوْرَةٌ عَلَى عِبَادَةِ الْمَالِ، وَثَوْرَةٌ عَلَى عِبَادَةِ السُّلْطَانِ، وَثَوْرَةٌ عَلَى عِبَادَةِ الْجَاهِ. سب کچھ ہے، یہ چوٹ ہے مال کی عبادت پر، بادشاہ کی عبادت پر، اور چوٹ ہے جاہ کی پوجا پر

وَثَوْرَةٌ عَلَى عِبَادَةِ الشَّهْوَايِ، وَثَوْرَةٌ عَلَى كُلِّ مَعْبُودٍ غَيْرِ اللَّهِ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فِي الدِّينِ الصَّنَاعِيِّ اور چوٹ ہے شہوات کی پوجا پر، اور چوٹ ہے اللہ کے علاوہ ہر معبود کی عبادت پر، بناوٹی دین میں ”لا الہ الا اللہ“

تَكْفِيقٌ مَعَ إِحْتَاءِ الرَّأْسِ وَالْخُضُوعِ لِشَهْوَةِ الْبَدَنِ وَتَكْفِيقٌ مَعَ الذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ. جسمانی شہوت کے تابع ہونے اور سر جھکانے کے ساتھ موافقت کر سکتا ہے اور ذلت و عاجزی کے ساتھ بھی موافقت کر سکتا ہے

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي الدِّينِ الْحَقِّ، لَا تَتَّفِقُ إِلَّا مَعَ الْحَقِّ. "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" فِي الدِّينِ الصَّنَاعِيِّ تَذَهَبُ مَعَ الرِّيحِ
اور "لا الہ الا اللہ" دین حق میں صرف حق کے ساتھ موافقت کرتا ہے۔ بناوٹی دین میں "لا الہ الا اللہ" ہوا کے ساتھ چلا جاتا جاتا ہے

توضیح اللغة:

الْعَاب: لعب کی جمع بمعنی کھیل۔۔۔ مسرحیہ: ڈرامہ والے، وہ کہانی جو شخص کر کے دکھائی جائے۔ از (ف)
موشی کا چراگاہ میں چرنا، کما قال تعالیٰ: {فَتَعَالَيْنِ أُمْتَعَنَّ وَأَسْرَحَنَّ سَرَا جَا جَمِيلًا}۔۔۔ بھلوانیہ: بمعنی
سرکس، مداری، رسی پر چلنے والے۔۔۔ ثورۃ: از (ن) جوش میں آنا، باغی ہونا۔۔۔ تتفق: از (افتعال) بمعنی اتفاق کرنا، متحد
ہونا، موافقت کرنا۔۔۔ انحناء: از (انفعال) بمعنی مڑنا، جھکنا۔

وَفِي الدِّينِ الْحَقِّ تَزُولُ الْجِبَالُ. الدِّينُ الصَّنَاعِيُّ صَنَاعَةٌ كَصَنَاعَةِ التِّجَارَةِ وَالْحَيَاكَةِ، يَمْهَرُ فِيهَا الْمَاهِرُ
اور سچے دین میں پہاڑ کو بھی ہلا دیتا ہے، بناوٹی دین تجارت اور کپڑا بننے کے پیشے کی طرح ایک پیشہ ہے، جس میں مہارت حاصل کرتا ہے ماہر شخص
بِالْحَدِّقِ وَالْإِمْرَانِ، أَمَّا الدِّينُ الْحَقُّ فَرُوحٌ وَقَلْبٌ وَعَقِيدَةٌ، لَيْسَ عَمَلًا، وَلَكِنْ يَنْعَمُ عَلَى كُلِّ عَمَلٍ
ذہانت اور تجربہ کی وجہ سے، جبکہ سچا دین روح، دل اور عقیدے سے تعلق رکھتا ہے، یہ کوئی عمل نہیں لیکن ابھارتا ہے ہر بڑے عمل پر
جَلِيلٌ وَكُلُّ عَمَلٍ نَبِيلٌ. الدِّينُ الْحَقُّ "إِكْسِيرٌ" يَحُلُّ فِي الْمَيِّتِ فَيَحْيَا، وَفِي الضَّعِيفِ فَيَقْوَى،
اور ہر اچھے عمل پر، دین حق ایسا نسخہ اکسیر ہے جو مردہ میں جائے تو اسے زندہ کر دے، کمزور میں جائے تو اسے طاقت ور بنا دے،
هُوَ "حَجَرُ الْفَلَّاسِفَةِ" تَضَعُهُ عَلَى النُّحَاسِ وَالْفِضَّةِ وَالزَّرَّاصِ فَتَكُونُ ذَهَبًا. وَهُوَ الْعَقِيدَةُ الَّتِي
وہ فلاسفہ کا ایسا پتھر ہے جسے آپ تانبہ، چاندی اور سیسے پر رکھیں تو وہ سونا بن جائے، وہ ایسا عقیدہ ہے جو
تَأْتِي بِالْمُعْجَزَاتِ فَيَقِفُ الْعِلْمُ وَالتَّارِيخُ وَالْفَلَسَفَةُ أَمَامَهَا حَائِرَةً: بِمَ تَعْلَلُ؟ وَكَيْفَ تُفَرِّحُ؟
معجزے لاتا ہے، تو علم، تاریخ اور فلسفہ اس کے سامنے حیران رہ جاتے ہیں، کس طرح اس کی توجیہ ہو؟ کیسے تشریح کی جائے؟

توضیح اللغة:

تزلزل: از (فعللة) بمعنی ہلانا، بھونچال لانا، از (تفعّل) بمعنی ہلنا۔۔۔ حیاکۃ: بمعنی کپڑا بننے کا پیشہ، کھڑی۔۔۔
نبیل: شریف جمع نہال، نہائل۔۔۔ اکسیر: وہ چیز جو چاندی وغیرہ کو سونا بنا دے۔ بحل: از (ن) بمعنی کھلنا، مصدر حلول ہو تو
بمعنی واجب ہونا، از (ض، ن) مصدر حلول بلا تعدیہ بمعنی اترنا، اگر صلہ باہ ہو بمعنی اترنا، از (ض) مصدر خلا ہو تو بمعنی حلال

ہونا، از (تفعیل) حلال ٹھہرانا، اتارنا۔۔۔ رصاص: بمعنی قلعی، سیرہ۔۔۔ نحاس: بمعنی تانبا، آگ، بغیر شعلہ کے دھواں۔

هُوَ الْكَرِيْمُ الَّذِي تَتَعَاطَى مِنْهُ قَلِيْلًا فَيَنْهَبُ بِكُلِّ سَمُوْمٍ الْحَيَاةَ، هُوَ الْعُنْصُرُ الْكِيْمِيَاوِي الَّذِي
وہ ایسا تریاق ہے جسے قموڑا سا بھی استعمال کیا جائے تو زندگی کا ہر زہر ختم کر دیتا ہے، وہ ایک ایسا کیمیائی عنصر ہے جس کے ساتھ
تَمَزُجُ بِهِ الشَّعَائِرَ الدِّيْنِيَّةَ فَتَطِيْرُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَتَمَزُجُ بِهِ الْاَعْمَالُ الدُّنْيَوِيَّةُ فَتَنْزِلُ الْعَقَبَاتُ مَعَهَا
دینی احکام مل جائے تو تجھے اللہ تک لے جائے، دنیوی اعمال اس کے ساتھ ملائیں تو آسان ہو جائیں
صَعُبَتْ، وَتَصِلُ بِكَ اِلَى الْغَوْضِ مَعَهَا لَاَقَتْ. هُوَ الَّذِي وَجَدَهُ كُلُّ مَنْ نَجَحَ، وَهُوَ الَّذِي
جتنے بھی مشکل ہوں، وہ تجھے مقصد تک پہنچائے گا جب بھی پہنچائے، یہی وہ چیز ہے جسے ہر کامیاب نے پایا اور یہی وہ چیز ہے
فَقَدَهُ كُلُّ مَنْ خَابَ، هُوَ الْكَهْرُبَاءُ الَّذِي يَتَّصِلُ فَيَنْدَوِّرُ الْعَجَلَ، وَيَنْقَطِعُ فَلَا حَرَكَهَ
جس سے ہر نامراد محروم رہا۔ یہ ایسی بجلی ہے جیسے ہی پہنچتی ہے پیہ گھما دیتی ہے، کام آسان کر دیتی ہے اور جب یہ رُک جائے تو نہ کوئی حرکت ہوتی ہے
وَلَا عَمَلٌ. هُوَ الَّذِي يَحُلُّ فِي الْاَوْتَارِ فَتَتَوَقَّعُ، وَكَانَتْ قَبْلُ حَبَالًا، وَ فِي الصُّوْتِ فَيُغْنِي
اور نہ کوئی کام ہوتا ہے، یہ وہ چیز ہے جو سارگی میں آئے تو سارگی سازا گل دے مالا نکدہ پہلے رسی تھی، آواز میں اُتر آئے، تو وہ گانا شروع کر دے،
وَكَانَ قَبْلُ هَوَاءً. الَّذِي الْحَقُّ يَحْمِلُ صَاحِبَهُ عَلَى اَنْ يَحْيَا لَهُ وَيُخَارِبَ لَهُ. وَالَّذِي الصَّنَاعِي يَحْمِلُ صَاحِبَهُ
جو پہلے ہوا تھی، سچا دین اپنے ساتھی کو آدہ کرتا ہے کہ وہ اسی کے لئے زندہ رہے اور اسی کے لیے لڑے، اور بناوٹی دین اپنے ساتھی کو ابھارتا ہے
عَلَى اَنْ يَحْيَا بِهِ وَيَتَاجَرَ بِهِ وَيَخْتَالُ بِهِ. الَّذِي الْحَقُّ يَحْمِلُ صَاحِبَهُ فَوْقَ كُلِّ سَلْطَةٍ وَفَوْقَ كُلِّ سِيَاسَةٍ.
اس بات پر کہ وہ اس کے ذریعے زندہ رہے اور اس کے ذریعے جیلے کرے، سچا دین اپنے ساتھی کو ہر حکومت و سیاست پر فوقیت دیتا ہے

ترسیج اللغة:

تریاق: وہ دوا جو زہر کے اثر کو ختم کرتی ہے، جو زندگی کا سہارا ہو۔۔۔ سموم: سہم کی جمع بمعنی زہر۔۔۔ تمزج: غیر کے ساتھ ملانا، ملانے کی چیز، کما قال تعالیٰ: {وكان مزاجها كافوراً}۔۔۔ کھرباء: بجلی جو مصنوعی تیار کی جائے۔
۔۔۔ یدود: از (تفعیل) بمعنی گھمانا، از (ن) بمعنی گھومنا۔۔۔ العجل: بمعنی رہٹ، پہیا، سامان لادنے کی گاڑی جمع اُعجال،

عجال۔ کما قال تعالیٰ: {ولا تعجل بالقرآن، وما أعجلک عن قومک}۔۔۔ اوتار: وتر کی جمع بمعنی تانت، دھاگا، تار۔ کما قال تعالیٰ: {والشفع والوتر}۔۔۔ توقع: از (افعال) بمعنی سرٹیک کرنا، واقع کرنا۔

والدین الصنائیٰ یحیل صاحبہ علی أن یلوی الدین لیغیر السُلطاة ویغیر السیاسة. الدین الحق قلب وقوة اور معنوی دین اپنے ساتھی کو ابھارتا ہے کہ دین کو پس پشت ڈال دے تاکہ حکومت و سیاست کی خدمت کرے۔ دین حق دل اور طاقت کا نام ہے والدین الصنائیٰ نحو وصف وإعراب وكلام وتأویل. الدین الحق امتزاج بالروح والدم وغضب للحق اور معنوی دین نحو، صرف، ترکیب، کلام اور تاویل کا نام ہے، سچا دین روح اور خون کے ملنے، حق کے لیے غصہ کرنے، ونفور من الظلم، وموت فی تحقیق العدل. والدین الصنائیٰ عمامة كبدرة وقباء یلمع، وفرجة واسعة الأکمام۔ ظلم سے نفرت اور انصاف کے لیے مرجانے کا نام ہے، اور بناوٹی دین بڑی پگڑی، چمکتے، کشادہ اور لمبی آستین والے جے کا نام ہے الشهادة فی الدین الحق هی ما قاله الله تعالى: "إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ دین حق میں شہادت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "ان اللہ اشتری۔۔۔" بیشک اللہ نے ایمان والوں سے ان کی جان و مال کو بآن لهم الجنة یقاتلون فی سبیل الله فیکتلون ویقتلون" والشهادة فی الدین الصنائیٰ جنت کے بدلے خرید لیا ہے، وہ اللہ کے راستے میں لڑائی کرتے ہیں، پھر قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ اور بناوٹی دین میں شہادت إعراب مجلوة وتخریج متین وتفسیر شریح وتوجیه حاشیة وتضجیع قول مؤلف والإعتراض علیہ۔ جملہ کہ ترکیب، متن کی تخریج، شرح کی تفسیر، حاشیہ کی توجیہ، مؤلف کے قول کی درگی، اور اس پر اعتراض نکتہ چینی ہے الدین الحق تحسین علاقة الإنسان بالله وتحسین علاقة الإنسان بالإنسان، لتحسن علاقتهم جميعًا بالله۔ دین حق انسان کے تعلق کو اللہ کے ساتھ اچھا بنانا اور انسان کے تعلق کو انسان کے ساتھ اچھا بنانا ہے، تاکہ اللہ کے ساتھ تمام کا تعلق اچھا ہو جائے

توضیح اللغة:

عمامة: بمعنی پگڑی جمع عمام، عمام۔۔۔ قباء: بمعنی کوٹ، وہ کپڑا جو کپڑوں کے اوپر پہنا جائے، جمع أقبعة

... یلمع: از (ف) بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔... فرجیتہ: لمبی آستینوں کا جھجو علماء دین پہنتے ہیں۔

وَالَّذِينَ الصَّنَائِعُ تَحْسِنُ عِلَاقَةً صَاحِبِهِ بِإِلْهَامِ نَسَانٍ لَا سِتْدَارَ رِزْقِهِ أَوْ كَسْبِ جَاهٍ أَوْ تَحْصِيلِ مَغْنَمٍ، أَوْ دَفْعِ مَغْرَمٍ۔
اور بناوٹی دین میں اپنے ساتھی سے بہترین تعلق، رزق کی زیادتی، مرتبہ کے حصول، مال کمانے یا نقصان دور کرنے کے لیے ہیں
لَقَدْ صَدَّقَ مَنْ قَالَ: "إِنَّ هَذَا الدِّينَ لَا يَصْلُحُ آخِرُهُ إِلَّا بِمَا صَلَحَ بِهِ أَوَّلُهُ" وَهَلْ كَانَ أَوَّلُهُ إِلَّا دِينَ رُوحٍ
البتہ جس نے کہا سچ کہا "اس امت کے آخر والوں کی اصلاح اسی چیز سے ہوگی جس کے ساتھ پہلوں کی ہوئی" کیا جس کا اول حصہ دین کی روح تھا
وَهَلْ كَانَ آخِرُهُ إِلَّا دِينَ صِنَاعَةٍ؟ جَنَائِيَةُ أَهْلِ كُلِّ دِينٍ أَنْ يَبْتَعِدُوا - كُلَّمَا تَقَدَّمَ بِهِمُ الزَّمَانُ - عَنْ رُوحِهِ
کیا اس کا آخری حصہ بناوٹی دین ہوگا؟ ہر دین والوں کی غلطی یہ ہے کہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ دین کی روح سے دور ہوتے گئے
وَيَحْتَفِظُوا بِشُكْلِهِ، وَأَنْ يَقْلِبُوا الْأَوْضَاعَ، وَيَعْكِسُوا التَّقْدِيرَ، فَلَا يَكُونُ لِلرُّوحِ قِيَمَةٌ، وَيَكُونُ لِلشُّكْلِ كُلِّ الْقِيَمَةِ۔
اور اس کی شکل کو محفوظ رکھا اور وضع کو بدل ڈالتے ہیں اور تقدیرات کو الٹ دیتے ہیں، چنانچہ روح کی کوئی قیمت نہ رہی اور صورت قیمتی ہو گئی
شَأْنُ الْإِيمَانِ شَأْنُ الْعِشْقِ، يُحَوِّلُ الْبُرُودَةَ حَرَارَةً، وَالْحُمُولَ نَبَاهَةً، وَالرَّذِيلَةَ فَضِيلَةً وَالْأَكْرَةَ إِبْقَارًا۔
ایمان کی حالت عشق کی حالت ہے، جو ٹھنڈک کو گرمی میں، گمنامی کو شہرت میں، بُرائی کو اچھائی میں اور خود غرضی کو ایثار میں بدل دیتی ہے

توضیح اللغة:

جناية: از (ض) اگر مصدر جنایہ ہو بمعنی گناہ کرنا، اگر مصدر جنیاً درخت سے پھل چننا۔... یبتعدوا: از
(افتعال) بمعنی دور ہونا۔... یحول: از (تفعیل) بمعنی پھیرنا۔... نباهة: از (ن، س، ی) بمعنی شریف ہونا، مشہور ہونا۔

وَالْإِيمَانُ الْحَقُّ كَالْعَصَا السَّحَرِيَّةِ لَا تَمْسُ شَيْئًا إِلَّا أَهْبَتْهُ، وَلَا جَامِدًا إِلَّا أَدَابَتْهُ، وَلَا مَوَاتًا إِلَّا أَحْيَتْهُ۔
ایمان حق جادو کی ایسی چھڑی ہے، جس کو چھوئے اس کو جلا دے، اور جامد چیز کو بگھلا دے اور مردے کو زندہ کر دے
مَنْ لِي يَمَنْ يَأْخُذُ الدِّينَ الصَّنَائِعَ بِكُلِّ مَا فِيهِ، وَيَبْذُرُهُ كَرَّةً مِنَ الدِّينِ الْحَقِّ فِي أَشْهُلِ مَعَانِيهِ؟
کوئی ہے جو مجھ سے بناوٹی دین تمام چیزوں سمیت لے لے اور مجھے دین حق کو اپنے عظیم الشان معانی میں سے ایک ذرہ بدلے میں دے دے۔

وَلَيْ كَبِدٌ مَقْرُوحَةٌ مِّنْ يَدَيَّ عَيْنِي

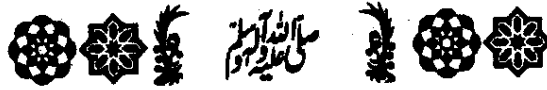
یہا کبدا لیست بذات قُرُوج

میرا تو جگر زخمی ہے، کون مجھے دے گا

اس کے بدلے ایسا جگر جو زخمی نہ ہو

شرح الغیۃ:

الہبت: از (افعال) بمعنی آگ بھڑکانا۔... اذابت: از (افعال) بمعنی پکھلانا، از (ن) پکھلانا۔... موالتا: بے آباد زمین۔... کبد: بمعنی جگر جمع اکباد، کبود۔... قروح: قرح کی جمع بمعنی زخم۔



سَالِمٌ مَوْلَىٰ أَبِي حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم

للدكتور طه حسن

أَقْبَلَ سَلَامُ بْنُ جُبَيْرٍ الْقُرَظِيُّ مِنَ الشَّامِ، كَعَهْدِهِ فِي كُلِّ عَامٍ، بِتِجَارَةِ عَظِيمَةٍ فِيهَا فَنُونٌ مِنَ الْعُرُوضِ،
سَلَامُ بْنُ جُبَيْرٍ الْقُرَظِيُّ هَرَسَالِی کی طرح اس سال بھی شام سے بہت سا تجارتی سامان لے کر آئے، جس میں مختلف قسم کا ساز و سامان
وَضُرُوبٌ مِنَ الْمَتَاعِ، بَعْضُهُ مِمَّا تَخْرُجُ الشَّامُ، وَبَعْضُهُ مِمَّا يَصْنَعُ أَهْلُ الْحَزِيرَةِ، وَبَعْضُهُ مِمَّا تَحْمِلُهُ
اور اسباب موجود تھے۔ کچھ سامان اہل شام کا تیار کردہ تھا، کچھ اہل جزیرہ کا تیار کردہ تھا اور کچھ وہ چیزیں تھیں جنہیں لے جاتے
الرُّومُ إِلَى دِمَشْقَ وَبُضْرَى وَتَبِيعُهُ مِنَ قَوَائِلِ الْعَرَبِ وَالْيَهُودِ لِيَحْمِلُوهُ إِلَى الْأَرْضِ الْبَعِيدَةِ الَّتِي
روم والے دمشق اور بصرہ، اسے عرب اور یہود کے قافلوں کو بیچ دیتے تاکہ وہ ان چیزوں کو ان دور دراز جگہوں تک لے جائیں جہاں
لَا تَصِلُ إِلَيْهَا يَدُ قَيْصَرَ. وَلَا يَبْلُغُهَا سُلْطَانُهُ فِي تَجْدٍ وَالْحِجَارِ وَفِي تِهَامَةَ وَالْيَمَنِ. وَلَمْ يَكُنْ سَلَامُ بْنُ جُبَيْرٍ
قیصر کی حکومت نہیں تھی۔ قیصر کی حکومت مجد، حجاز، تہامہ اور یمن کے علاقہ پر نہ تھی۔ اور سلام بن جبیر ابھی تک
يَسْتَعِيرُ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ وَيُورِثُ نَفْسَهُ مِنْ سَفَرِ شَاقٍ طَوِيلٍ، حَتَّى عَرَّضَ مَتَاعَهُ ذَاكَ الْمُتَعْتَلِفَ لِلنَّاسِ
بقریظہ میں ٹھہرے بھی نہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو مشقت آمیز طویل سفر سے آرام پہنچایا، یہاں تک کہ اپنا مختلف قسم کا سامان لوگوں کے سامنے پیش کر دیا

صاحب مضمون کا تعارف:

نام طہ حسین، ۱۸۸۹ء میں مصر میں پیدا ہوئے، اور چھوٹی عمر میں ہی بصارت کھو بیٹھے۔ قرآن حفظ کرنے کے بعد جامعۃ
الازہر داخلہ لیا، لیکن تعلیم مکمل نہیں کی، آپ ادباء کی مجالس میں بیٹھے اور ادب عربی کی تعلیم پر خوب محنت کی اور باریس کی طرف
سفر کیا اور وہاں کی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور جامعہ مصریہ کے کلیۃ الآداب میں استاد بن گئے، اور پھر اسی
کالج کے مگران منتخب ہوئے، بعض مسائل میں جمہور کے مشہور مسلک سے اختلاف کیا اور اعتدال سے ہٹ گئے ان کی کتاب
الشعر الجاہلی نے مصر میں شور برپا کر دیا جس کی وجہ سے اکثر دیندار اور اہل علم طبقہ آپ سے ناراض ہو گیا۔

توضیح اللغة:

عام: بمعنی سال، جمع أعوام... فنون: الفن کی جمع بمعنی قسم، حال، اور اس کی جمع أفنان بھی آتی ہے، اور جمع الجمع: أفنانین بمعنی مختلف اسلوب، از (ن) مزین کرنا، مشقت میں ڈالنا، از (تفعیل) ملانا، از (تفعیل) قسم بہ قسم ہونا، از (افتعال) اچھے اسلوب سے بیان کرنا..... العروض: العروض کی جمع بمعنی سامان، اسباب، چوڑائی، وسعت، بڑا لشکر..... المتاع: سونے چاندی کے علاوہ سامان زندگی، ہر وہ شئی جس کو انسان پہنے یا بچھائے، ہر وہ چیز جس سے تھوڑا سا نفع اٹھایا جائے پھر فنا ہو جائے، اس کی جمع أمتعة اور جمع الجمع أمتاع، أمتاع۔

فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَهْلُ يَثْرِبَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَ يَثْرِبَ مِنَ يَهُودٍ يَنْظُرُونَ وَيَسْتَكْثِرُونَ

سو متوجہ ہوئے مدینہ والوں میں سے اوس اور خزرج کے لوگ اور متوجہ ہوئے مدینہ کے ارد گرد کے یہودی بھی دیکھتے اور خریدتے رہے،

وَلَمْ تَمُضْ أَيَّامٌ حَتَّى كَانَ سَلَامٌ بْنُ جُبَيْرٍ قَدْ بَاعَ حِجَارَتَهُ وَأَفَادَ مِنْهَا مَالًا كَثِيرًا، وَلَوْلَا هَذَا الصَّبِيُّ الَّذِي

زیادہ دن نہیں گزرے تھے یہاں تک کہ سلام بن جبیر نے تجارتی سامان بیچ دیا اور اسے بہت سا رامال نفع میں حاصل کیا، اور اگر وہ بچہ ہوتا جو

عَرَضَهُ سَلَامٌ عَلَى الْعَرَبِ فَرِغُوا عَنْهُ، وَعَلَى الْيَهُودِ فَرَّهْدُوا فِيهِ، لَرَضِيَتْ نَفْسُ سَلَامٍ كُلَّ الرِّهَاءِ

سلام بن جبیر نے عرب پر پیش کیا تو انہوں نے اعراض کیا اور یہود کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس میں دلچسپی نہ لی، تو سلام کا دل بہت خوش ہوتا

وَلَا تَقُ الْأَشْهُرَ الْمُقْبِلَةَ مُطْمَئِنًّا مُغْتَبِطًا مُجَوَّلًا فِي أَحْيَاءِ يَثْرِبَ مُرْسِلًا رَقِيقَةً وَأَخْلَافَهُ

اور آنے والے مہینوں میں اطمینان و خوشی کے ساتھ مدینہ کی گلیوں میں آزاد گھومتا اور خرچ کرتا اور اپنے غلاموں اور دوستوں کو بھیجتا

فَيَمَّا حَوْلَ يَثْرِبَ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَالْيَهُودِ فِي إِعْصَاقِ الْبَادِيَةِ، يَجْلِبُونَ لَهُ مِنَ الْمَتَاعِ الَّذِي يَحْمِلُهُ إِلَى الشَّامِ

مدینہ کے اطراف میں عرب اور یہود کے گلوں کی طرف، اور دور دراز کے دیہاتوں میں، جو اس کے لیے وہاں سے سامان لاتے جس سے یہ شام لے جاتے

مَعْنَى أَقْبَلَ فَضْلُ الرِّحْلَةِ إِلَى الشَّامِ. وَلَكِنْ هَذَا الصَّبِيُّ كَانَ غُصَّةً فِي حَلْقِهِ وَحَسْرَةً فِي قَلْبِهِ، قَدْ اشْتَكَاهُ فِي

جب شام کی طرف واپس جانے کا موسم آتا۔ لیکن یہ بچہ ان کے گلے کا پھندا اور دل کی حسرت بن کر رہ گیا تھا، اس کو خریدنا تھا

بَضْرَى مِنْ بَعْضِ الْكَلْبِيِّينَ بِشَمْنٍ نَحِيسٍ زَهِيدٍ وَقَلَّدَ فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ سَيَبِيعُهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ يَثْرِبَ

ہمیری میں کسی کلبی سے سنے، اور بہت تھوڑے داموں، اور اس نے اپنے دل میں سوچا تھا کہ مدینہ میں کسی کو بیچ دوں گا

فَيَرْجَحُ فِي ثَمَنِهِ ذَلِكَ الَّذِي آذَاهُ مِثْلِيهِ أَوْ أَمْثَالَهُ. وَلَكِنَّ أَهْلَ يَثْرَبَ مِنَ الْعَرَبِ وَالْيَهُودِ لَمْ يَعْهَدُوا

اور اس کی قیمت خرید سے دوگنا یا کئی گنا نفع حاصل کر ہی لوں گا، لیکن عرب اہل مدینہ اور یہود کو سمجھ نہ آیا کہ

سَلَامًا جَالِبًا لِلرَّقِيقِ أَوْ مُتَجَرًّا فِيهِ. فَلَمَّا رَأَوْهُ يَعْرِضُ عَلَيْهِمْ هَذَا الصَّبِيُّ وَيَلْجُ فِي عَرْضِهِ

سلام غلام سے جان چھڑانے والا ہے یا اسے بیچنے والا ہے، جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے بچہ پیش کرتے ہیں اور اسکے پیش کرنے میں اصرار کرتے ہیں

وَيَرْغَبُ فِي شِرَائِهِ. أَنْكَرُوا مِنْهُ ذَلِكَ وَظَنُّوا بِهِ الظُّنُونُ. وَقَالَ قَائِلُهُمْ: إِنَّمَا اشْتَرَى سَلَامٌ هَذَا الْغُلَامَ لِنَفْسِهِ.

اور اس کو خریدنے میں رغبت دلاتے ہیں تو ان کو یہ اوپر اس کا اور مختلف گمان کرنے لگے، کسی کہنے والے نے کہا کہ سلام نے یہ غلام اپنے لیے خرید لیا تھا

توضیح اللغة:

فَزَهَدُوا: از (س، ف، م) بے رغبتی کر کے چھوڑ دینا، منہ موڑ لینا، از (ف) پھلوں کا اندازہ لگانا، از (افتعال) کم سمجھنا، از

(تفعیل) عبادت کے لئے دنیا کو چھوڑ دینا..... الرحلة: بمعنی کوچ سفر نامہ از (ف) بمعنی ترک وطن کرنا، کجاوہ کشنا، سوار ہونا از

(تفعیل) بمعنی کوچ کرنا، از (مفاعلة) بمعنی کوچ کرنے میں مدد دینا... غصة: بمعنی وہ چیز جو گلے میں پھنس جائے..... غم: از

(ن) بمعنی اچھو لگنا، کھانے یا پینے سے پھندا لگنا، اگر مصدر غصة ہو بمعنی کاٹنا، از (افعال) بمعنی اچھو لگوانا..... مفتبطا: از (افتعال)

خوشی اور اچھی حالت میں رہنا، از (ض) کسی شئی کو معلوم کرنے کے لئے ہاتھ سے ٹٹولنا، از (ض، ف) کسی کی نعمت کو دیکھ کر اپنے لئے بھی

تمنا کرنا، از (تفعیل) رشک دلانا، از (افعال) ڈھانپ لینا..... رقيق: غلام، پتلا، خوش حالی اور آسودگی، آسان و خوشگوار، جمع أرقاء

..... أحلافه: الحلف کی جمع بمعنی دوستی، عہد و پیمان، وہ دوست جو بے وفائی نہ کرنے کی قسم کھائے، از (ض) قسم کھانا، از (افعال)

و تفعیل) قسم کھانا، از (مفاعلة) معاہدہ کرنا..... يجلبون: از (ن، ض) ہانک کر لانا، از (افعال) جمع کرنا، دمکانا، آگے بڑھنے

پر اکسانا، شور و غوغا کرنا، از (س) اکٹھا ہونا، از (ن) گناہ کرنا، از (تفعیل) چیخنا، ڈانٹنا..... زهيد: کم، حقیر، اس کی جمع زیدان.....

يلج: از (افعال) اصرار کرنا، ٹھک کر دیر کرنا، از (س) کیچڑ سے چپکنا،

فَلَا تَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ قَدْ رَأَى فِيهِ مِنَ الْعَيْبِ أَوْ الْآفَةِ مَا زَهَدَهُ فِيهِ فَهُوَ يَبْذُرُنَا

اس لیے ہمیں اطمینان نہیں، ہو سکتا ہے اس میں عیب یا آفت دیکھی ہو جس کی وجہ سے بے رغبتی کر رہے ہیں، تو وہ ہمیں بچ رہے ہیں

مَا لَيْسَ فِيهِ أَرْبَ وَكَانَ الطَّبِيبُ بِإِدْيِ الشُّغْمِ ظَاهِرَ الطَّرِ. كَأَنَّهُ قَدْ لَقِيَ مِنَ الدِّينِ الْجَمْرَ وَافِيَهُ هَرًا وَتَكْرًا.

جس میں خود ان کو ضرورت نہیں ہے، اور بچہ بہت بیمار اور تکلیف میں تھا، گویا اس نے تاجروں کے ہاتھوں بہت تکلیف اور برائی اٹھائی ہے

وَلَمْ يَكُنْ يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ، بَلْ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُفْصِحَ عَنْ ذَاتِ نَفْسِهِ، وَلَمْ يَكُنْ يُحْسِنُ الرُّومِيَّةَ

اور یہ بچہ عربی بھی صحیح طرح نہیں بول سکتا تھا، بلکہ اپنے بارے میں بھی کچھ بتانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور نہ رومی زبان صحیح بول سکتا تھا

بَلْ لَمْ يَنْطِقْ مِنْهَا حَرْفًا، وَإِنَّمَا كَانَ إِذَا كَلَّمَهُ سَيِّدُهُ أَوْ غَيْرُ سَيِّدِهِ مِنَ النَّاسِ التَّوَى لِسَانَهُ بِالْفَاطِ فَارِسِيَّةَ

بلکہ اس کا ایک حرف نہیں بول سکتا تھا، جب اس کا آقا یا کوئی آدمی اس سے بات کرتا ہے تو اس کی زبان فارسی کے ایسے الفاظ کی طرف مڑ جاتی

لَا يَفْهَمُهَا عَنْهُ أَحَدٌ. وَكَانَ سَلَامٌ يَزْعُمُ لِلنَّاسِ أَنَّ هَذَا الصَّبِيَّ ذِكْرُ الْفُؤَادِ صَنَّاغُ الْيَدِ مَوْفُورُ النَّشَاطِ

جنہیں کوئی نہیں سمجھ پاتا۔ سلام لوگوں کو یہ بتاتے کہ بچہ تیز خاطر، دست کار اور پھرتیلا ہے،

إِذَا صَلَحَتْ حَالُهُ وَوَجَدَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يُقِيمُ أَوْدَهُ. وَكَانَ يَزْعُمُ لَهُ أَنَّهُ سَلِيلُ أُسْرَةٍ فَارِسِيَّةٍ شَرِيفَةٍ

(بشرطیکہ) جب اس کی حالت درست ہو جائے اور ایسا کھانا ملے جو اس کے ٹیزھے پن کو درست کر دے، اور یہ بتاتے کہ یہ بچہ معزز فارسی خاندان سے ہے

أَقْبَلْتُ مِنْ أَصْطَخَرَ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ فِي الْأُكُلَةِ، فَمَلَكَتْ أَرْضًا وَاسِعَةً وَزَارَعَتْ فِيهَا الْعَبْطَ،

جو اصر سے آ کر ابلہ میں آباد ہو گیا، پھر وسیع زمین کا مالک ہوا اور اس زمین میں قوم عبط نے کھیتی باڑی کی

توضیح اللغة:

أرب: حاجت، ضرورت، انتہاء جمع آراب..... الضرب: بگئی، بد حالی، نقصان، سختی، جمع أضرار..... نكوا: بہت برا کام،

چالاک، تیز فہمی، از (س) واقف ہونا، از (ک) دشوار ہونا، از (تفعیل ومفاعلہ) دھوکہ دینا، لڑائی کرنا، از (افعال) جاہل

ہونا، از (تفعیل) اچھی حالت سے بد حال ہونا، اجنبی ہونا، بد خلق ہونا، از (تفاعل) دانستی ناواقف بننا، آپس میں دشمنی کرنا

..... التوى: از (افتعال) مڑنا، دشوار ہونا، از (س) ٹیڑھا ہونا، خشک ہونا، از (مفاعلہ) لپٹنا، از (افعال) امیر کے

جھنڈے کو سینا، اشارہ کرنا، از (تفعیل) مڑنا، از (تفاعل) جمع ہونا، ایک دوسرے پر لپٹنا، از (استفعال) ہلاک ہونا.....

ذکی: جمع اذکیاء، از (ف، س، ک) تیز خاطر ہونا، از (تفعیل) بھڑکانا، ذبح کرنا، از (ن) ذبح کرنا، از (افعال) بھڑکانا،

روشن کرنا..... صناع الید: کاریگری میں ماہر، صنع از (ف) بنانا، اچھی تربیت کرنا، از (تفعیل) مزین کرنا، از (افعال)

سیکھنا، دوسرے کو مدد دینا، از (مفاعلہ) نرمی کرنا، رشوت دینا، از (افتعال) تیار کرنے کا حکم دینا، پیش کرنا..... موفور: بکمل

چیز، از (ض) پورا کرنا، حفاظت کرنا... النشاط: چست و پھرتیلا، چست اہل عیال والا، از (س) ہشاش بشاش ہونا، پھرتیلا

چست ہونا، از (تفعیل) گرہ دینا، چست بنانا..... اود: بیڑہا پن، مشقت، از (سن) بیڑہا ہونا، از (ن) گرانبار کرنا، تھکا دینا،
از (تفعیل) شاق گزرتا..... النبط: ایک عجی قوم جو عراقین کے درمیان آباد رہتی تھی پھر اس لفظ کا استعمال عوام الناس کے لئے
ہونے لگا، جمع أنباط، نبط۔

وَمَلَكْتُ بَحَارَةَ عَرِيضَةً كَانَتْ تُصَرِّفُهَا فِي أَطْرَافِ الْعِرَاقِ. فَإِذَا سُئِلَ مِنْ أُنْبَاءِ هَذِهِ الْأُسْرَةِ
اُدْرَجِي چوڑی تجارت کرتے، جو عراق کے اطراف تک صرف کرتے تھے، جب ان سے اس لڑکے کے خاندان کے بارے میں پوچھا جاتا
عَنْ أَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ لَمْ يُجِرْ جَوَابًا. وَإِنَّمَا يَقُولُ: رَعِمَ لِي مَنْ بَاعَنِي هَذَا الصَّبِيَّ أَنَّ الْعَرَبَ
مزید تفصیلات، تو ان کوئی جواب نہ آیا، صرف اتنا کہتے کہ جس نے یہ بچہ بیچا اس نے مجھے بتایا تھا کہ عرب
اِخْتَطَفُوهُ حِينَ أَغَارُوا مَعَ الزُّومِ عَلَى الْأَهْلَةِ. فَبَاعُوهُ مِنْ بَنِي كَلْبٍ
نے اسے اس وقت اغوا کیا تھا جب انہوں نے رومیوں کے ساتھ مل کر اہلہ پر حملہ کیا تھا، پھر انہوں نے بنی کلب کو بیچ دیا
وَتَعَرَّضَ بِهِ بَنُو كَلْبٍ فِي بَصْرَى يُرِيدُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ لِبَعْضِ تُجَّارِ الْعَرَبِ أَوْ الْيَهُودِ. وَقَدْ رَأَيْتُهُ
اور بنو کلب یہ بچہ عرب یا یہودی تاجروں کو فروخت کرنے کے لیے بصری میں لائے، اور جب میں نے اسے دیکھا
فَرَّقَى لَهُ قَلْبِي وَمَالَتْ إِلَيْهِ نَفْسِي. وَقَدْ دُرْتُ أَنْ سَيَكُونُ لَهُ شَأْنٌ أَثَى شَأْنِ
تو میرا دل اس کے لیے نرم ہو گیا اور میری طبیعت اس کی طرف مائل ہوئی، میں نے اندازہ لگایا کہ عنقریب اس کی کوئی نہ کوئی توشان ہوگی،
توضیح اللغة:

لم يبحر: از (افعال) گھٹانا، کم کرنا، از (ض) گھٹنا، از (تفعیل) دو چیزوں میں سے اولیٰ یا قابل استعمال کو طلب کرنا..... اختطفوه:
از (افتعال) اچک لینا، از (س) چندھا کر دینا، از (س، ض) تیز چلنا، از (تفعیل) اچک لینا، از (افعال) خطا کرنا، بیماری کا زائل ہونا۔

فَاشْتَرَيْتُهُ فِيمَا اشْتَرَيْتُ مِنَ الْمَتَاعِ وَالْعُرُوضِ. هَذَا كَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَهُ: فَلِمَ تُمْسِكُهُ
چنانچہ دیگر خرید کردہ ساز و سامان میں سے، میں نے اسے بھی خرید لیا، وہاں پر لوگ اسے کہتے کہ تو اسے کیوں نہیں رکھتا
عَلَيْكَ إِذْنٌ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ مَا انْفَقْتُ مِنَ الْمَالِ فِيهِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَأَثَرُ عِنْدِي مِنْهُ. وَمَاذَا أَصْنَعُ بِصَبِيٍّ
اپنے پاس؟ تو وہ کہتا کہ جو مال میں نے اسے خریدنے میں خرچ کیا ہے وہ مجھے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے، میں ایسے بچے کا کیا کروں گا

لَا أَحْسِنُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ وَلَا يُحْسِنُ هُوَ أَنْ يَقُومَ عَلَى نَفْسِهِ. وَلَيْسَ لِي أَهْلٌ أَكَلُهُ إِلَّا هُمْ؛

جس کے اچھے قیام کا میں بندوبست نہیں کر سکتا، نہ وہ خود اپنے آپ کو سنبھال سکتا ہے، اور نہ میرا خاندان ہے جو اس کا کھانا پینا کر دے،

وَالصَّبِيُّ مَعَ ذَلِكَ ذِكْرُ الْقَلْبِ صَنَاعُ الْيَدِ مَوْفُورُ النَّشَاطِ إِنْ صَلَحَتْ حَالُهُ وَاصَابَ مِنَ الطَّعَامِ

اس کے باوجود بچہ تیز خاطر ہاتھ کا کاریگر اور پھرتیلا ہے، بشرطیکہ جب اس کی حالت درست ہو جائے اور اتنا کھانا ملے

مَا يَقِيمُ أَوْدَهُ. أَنْظُرُوا إِلَى عَيْنَيْهِ كَيْفَ تَدُورَانِ وَلَا تَكَادَانِ تَسْتَقِرَّانِ عَلَى شَيْءٍ. إِنَّهُ سَرِيعُ الْحَيَسِ

جو اس کے ٹیڑھے پن کو درست کر دے، اس کی آنکھیں دیکھو! کیسے گھومتی ہیں، کسی ایک چیز پر کتنی ہی نہیں، اس کی حس انتہائی تیز ہے

يَخْطُفُ مَا يَرَى كُونَ أَنْ يَثْبُتَهُ. وَأَنْظُرُوا إِلَيْهَا كَيْفَ تَتَوَقَّدَانِ كَأَنَّهَا جَذْوَتَانِ. وَلَكِنْ

جس چیز کو دیکھتا ہے اس پر نظریں جمائے بغیر اچک لیتا ہے، آنکھوں کی طرف دیکھو! کیسے وہ چمک رہی ہیں گویا کہ وہ انگارے ہیں؟ لیکن

النَّاسُ كَانُوا يَسْبَعُونَ وَيَضْحَكُونَ وَيَنْصَرِفُونَ وَيَتْرُكُونَ سَلَامًا وَفِي قَلْبِهِ حَسْرَةٌ عَلَى مَا انْفَقَ مِنْ مَالٍ

لوگ ان کی باتیں سن کر ہنستے اور چلے جاتے اور سلام کو اس حالت میں چھوڑتے کہ اس کے دل میں حسرت ہوتی اس پر جو اس نے مال خرچ کیا تھا

وَعَلَى مَا كَانَ يَزْجُو مِنْ رَجْحٍ. وَتَمَّ ثُبَيْتَةُ بِنْتُ يَعَارِ الْأَوْسِيَّةِ بِسَلَامٍ ذَاتَ ضَعْفٍ وَهُوَ

اور اس پر جو نفع کی امید رکھتا تھا، ایک دن صبح کے وقت ثبیتہ بنت یعار اوسیہ کا سلام کے پاس سے گزر ہوا، وہ اس وقت

يَعْرِضُ صَبِيَّهُ هَذَا فِي أَسْوَاقٍ يَتَرَبَّ. فَلَا تَكَادُ تَنْظُرُ إِلَى الصَّبِيِّ حَتَّى تَرْحَمَهُ ثُمَّ لَا تَكَادُ

اس بچے کو مدینہ کے بازار میں پیش کر رہا تھا، (ثبیتہ) کو بچے پر نظر پڑتے ہی رحم آگیا، پھر دیر

تَطِيلُ النَّظَرِ إِلَيْهِ حَتَّى تَقَعَ فِي قَلْبِهَا الرَّغْبَةُ فِي شَرَائِهِ. قَالَتْ ثُبَيْتَةُ: مَا اسْمُ صَبِيَّتِكَ هَذَا يَا ابْنَ جُبَيْرٍ؟

تک اسے دیکھتی رہتی ہیں تو ان کے دل میں اسے خریدنے کی دلچسپی پیدا ہوتی ہے، ثبیتہ نے پوچھا: اے ابن جبیر! تمہارے اس بچے کا کیا نام ہے؟

توضیح اللغة:

بیشہ: از (افعال) پوری طرح سے پہچاننا، از (ن) ثابت ہونا، مؤکد ہونا، از (ک) بہادر ہونا، صاحب عزم ہونا، از

(تفعیل) ثابت کرنا، از (تفعیل) جلدی نہ کرنا، مشورہ کرنا اور حقیقت کی جستجو کرنا..... تتوقدان: از (تفعیل و تفعیل) چمکنا،

بھڑکانا، از (ض) بھڑکانا، روشن ہونا..... جذوتان: الجذوة کا تشبیہ، بمعنی بھڑکتا ہوا انگارہ، جمع جذی، جذی، جذاء

قَالَ سَلَامٌ: زَعَمَ مَنْ بَاعَهُ لِي مِنْ بَنِي كَلْبٍ أَنَّ اسْمَهُ سَالِمٌ. قَالَتْ:

سَلَامُ نَے بتایا کہ بنی کلب کے جس شخص نے یہ بچہ مجھے بیچا تھا، اس نے بتایا کہ اس کا نام سالم ہے، شہیت نے کہا:

سَالِمُ ابْنُ مَنْ؟ قَالَ سَلَامٌ: لَا أُدْرِي، وَلَكِنِّي اشْتَرَيْتُهُ مِنْ كَلْبِي يُسْتَمَى مَعْقَلًا.

سالم کس کا بیٹا ہے؟ سلام نے کہا: مجھے معلوم نہیں، لیکن میں نے اسے بنو کلب کے ایک آدمی سے خریدا تھا، جس کا نام معقل ہے

وَزَعَمَ لِي أَنَّ أُسْرَتَهُ أُسْرَةُ شَرِيفَةٍ أَقْبَلَتْ. قَالَتْ ثُبَيْتَةُ: أَقْبَلَتْ مِنْ أَصْطَخَرَ فَزَلَّتِ الْإِبِلَةُ

اور اس نے مجھے بتایا کہ اس کا خاندان شریف ہے، جو آیا ہے۔۔۔ شہیت (درمیان میں) بولی: جو اصطخر سے آیا، ابلہ میں اترا

وَزَارَعَتِ النَّبْطَ وَصَرَفَتْ هِجَارَتَهَا فِي أَطْرَافِ الْعِرَاقِ، قَدْ حَفِظْنَا ذَلِكَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ فَإِنِّي لَهُ

اور نمٹیوں سے کاشت کاری کی اور اپنی تجارت کو عراق کے اطراف میں پھیلا دیا، یہ باتیں ہمیں دل سے یاد ہو چکی ہیں، میں اسے

مُشْتَرِيَّتُهُ، فَبِكُمْ تَبِيعُهُ مِنِّي؟ قَالَ سَلَامٌ وَقَدْ ابْتَسَمَ قَلْبُهُ وَرَضِيَتْ نَفْسُهُ، وَلَكِنَّهُ اسْتَبْقَى فِي وَجْهِهِ الْحُجْرَ، وَالْحُزْمَ،

خریدنا چاہتی ہوں، تم مجھے کتنے میں بیچو گے؟ سلام نے کہا: اس حال میں کہ اس کا دل خوش اور طبیعت راضی تھی، لیکن اس نے ہرگز ارکھا اپنے چہرے پر سنجیدگی اور پچھلی کو،

فَإِنِّي لَا أُرِيدُ إِلَّا مَا أَذْنَيْتُ مِنْ ثَمَنٍ وَمَا أَنْفَقْتُ عَلَيْهِ مُنْذُ اشْتَرَيْتُهُ. وَتَكْصِلُ الْمُسَاوَمَةَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ.

میں اتنی ہی قیمت چاہتا ہوں جتنے کام میں نے خریدا، اور جو میں نے خرید سے لے کر اب تک خرچ کیا، سلام اور شہیت کے درمیان معاملہ طے پا گیا

وَتَعُوذُ إِلَى دَارِهَا بِالصَّبِيِّ وَقَدْ رَجَعَ الْيَهُودِيُّ فَأَحْسَنَ الزَّيْجَ، وَرَبِحَتْ هِيَ بِشِرَاءِ هَذَا الصَّبِيِّ رِبْحًا

اور وہ بچے کو اپنے گھر واپس لاتی ہیں، اس یہودی نے نفع کمایا اور خوب کمایا، اور اس نے بھی اس بچے کو خرید کر ایسا نفع کمایا

لَا يَقُومُ بِالْإِدْجَامِ وَلَا بِالْإِنْدَايِرِ. ذَلِكَ أَنَّهَا لَمْ تَشْتَرِهِ مُتَّجِرَةً وَلَا مُبْتَغِيَةً كَسَبًا،

جس کی قیمت درہم اور دنانیر ہو ہی نہیں سکتی، اس کی وجہ یہ ہے کہ شہیت نے یہ بچہ تجارت اور نفع کے لیے نہیں خریدا،

توضیح اللغة:

المساومة: بیع کی ایک قسم کا نام ہے یعنی کسی سامان وغیرہ کو بیٹھا بغیر اس کے سابقہ ثمن کو بیان کئے، یعنی ثمن خرید کی

طرف بالکل توجہ نہ ہو۔ از (مفاعله) مساومۃ بھاؤ تاؤ کرنا، از (ن) فروخت کرنے کے لئے پیش کرنا اور قیمت بتلانا از

(تفعیل) چھوڑنا، از (تفعیل) علامت لگانا۔

وَأَمَّا أَكْثَرُ بِشَرِّهِ الْخَيْرِ وَالْمَعْرُوفِ، لَمْ تُرِدْ إِلَى شَيْءٍ آخَرَ، وَكَانَتْ تَقُولُ لِنَفْسِهَا

اس نے تو واقعی بھلائی، نیکی اچھے سلوک کیلئے اس کے خریدنے کو ترجیح دی تھی، اور کوئی ارادہ نہ تھا، اور وہ اپنے دل ہی دل میں

فِي نَفْسِهَا وَهِيَ عَائِدَةٌ بِالصَّبِي إِلَى دَارِهَا: بَعْدَ لِهَذِهِ الْحَيَاةِ الَّتِي لَا يَزِيحُ الْإِنْسَانُ فِيهَا الْإِنْسَانُ

کہہ رہی تھی اس حال میں کہ وہ بچے کے ساتھ گھروٹ رہی تھی: ہلاکت ہے ایسی زندگی کے لیے جس میں انسان دوسرے انسان پر رحم نہ کھائے

وَلَا يَزِافُ الْقَوِيُّ فِيهَا بِالضَّعِيفِ، وَلَا تَرَى فِيهَا الْقُلُوبُ لِلْأَمْرِ حِينَ تَفْقِدُ صَبِيَّهَا، وَلِلصَّبِيِّ

اور جس میں طاقتور کمزور پر مہربان نہ ہو، اور جس زندگی میں بچے کے گم ہو جانے پر ماں کا دل نرم نہ ہو، اور (ہلاکت ہے) اس بچے کے لیے

حِينَ يَنْشَأُ لَا يَعْرِفُ لِنَفْسِهِ أُمًّا وَلَا أَبًا وَلَا فَصِيلَةً يَأْوِي إِلَيْهَا. وَكَانَتْ تَقُولُ لِنَفْسِهَا فِي نَفْسِهَا وَهِيَ

جو پرورش پا رہا ہو نہ اپنے ماں باپ کو پہنچانے اور نہ قبیلے کو، جہاں وہ پناہ لے لے، اور وہ اپنے دل ہی دل میں کہہ رہی تھی، اس حال میں کہ وہ

عَائِدَةٌ بِالصَّبِي إِلَى دَارِهَا: لَوْ أَنَّ لِي صَبِيًّا مِثْلَهُ فَعَدَا عَلَيْهِ الْعَادُونَ وَمَضَوْا لَهُ فِي غَيْرِ مَذْهَبٍ مِنَ الْأَرْضِ

گھروٹ رہی تھی بچے کے ساتھ، اگر اس جیسا میرا بچہ ہوتا اور حملہ آور حملہ کر کے اسے اپنے علاقے سے علاقہ غیر میں لے جاتے،

كَيْفَ كُنْتُ أَلْقَى ذَلِكَ، وَكَيْفَ كُنْتُ أَحْتَمِلُهُ أَوْ أَصْبِرُ عَلَيْهِ، وَهَلْ كُنْتُ أَسْأَلُو عَنْ صَبِيٍّ آخِرِ الدَّهْرِ،

تو میں اسے ملاقات کیسے کرتی؟ میں اسے کیسے برداشت کرتی اور کیسے اس پر صبر کرتی؟ اور کیا میں اپنے بچے کو زندگی بھر بھلا سکتی تھی؟

هَيْهَاتَ. لَوْ كَانَ لِي صَبِيٌّ مِثْلَهُ وَعَدَا عَلَيْهِ الْعَادُونَ وَذَهَبُوا بِهِ فِي غَيْرِ مَذْهَبٍ مِنَ الْأَرْضِ

ایسا نہیں ہو سکتا، اگر اس جیسا میرا بچہ ہوتا اور حملہ آور حملہ کر کے اسے اپنے علاقے سے علاقہ غیر میں لے جاتے،

لَذَكَرْتُهُ مُصْبِحَةً وَمُحْسِبَةً، وَلَذَكَرْتُهُ يَقْظَى وَكَلَامَةً، وَلَتَبِعْتُهُ نَفْسِي وَذَهَبْتُ فِي تَصَوُّرِ حَالِهِ

تو میں اسے صبح و شام یاد کرتی، اور میں اسے سوتے جاگتے یاد کرتی، اور میرا دل اسی کے پیچھے رہتا اور اس کے حال کے تصور میں جاتا

الْمَذَاهِبِ، وَلَمَّا اطَّهَّانْتُ لِلْعَيْشِ وَلَا نَعَمْتُ بِالْحَيَاةِ وَلَا اسْتَمْتَعْتُ بِطَيِّبَاتِ هَذِهِ الدُّنْيَا.

کہاں کہاں، زندگی میں کبھی یہ آرام پاتی نہ خوش رہتی، نہ ہی اس دنیا کی عمدہ (حلال) چیزوں سے لطف اندوز ہوتی،

توضیح اللغة:

لا يرأف: از (ف، ک، س) بہت مہربانی کرنا..... فصيلة: کنبہ، ران یا اعضاء جسم کے گوشت کا ٹکڑا، جمع فصائل۔

وَكَاثَتْ تَرَى أُمَّ الصَّبِيِّ وَقَدِ انْتَرَعَ مِنْهَا ابْنُهَا وَهِيَ تَشْهَدُ انْتِرَاعَهُ أَوْ اخْتِطَفَ ابْنُهَا وَهِيَ
 بچے کی ماں دیکھ رہی تھی کہ اس کا بیٹا چھینا جا رہا ہے، وہ اس کے چھیننے کے وقت موجود تھی، (دوسری صورت) یا اس کا بیٹا اچک لیا گیا اور وہ
 لَا تَرَى اخْتِطَافَهُ، وَكَاثَتْ تَرَى تَوَلَّى تِلْكَ الْأُمُّ وَتَفْجَعُهَا وَحَسْرَتُهَا الَّتِي لَا تَنْطَفِئُ
 نہ دیکھ سکی اس کے اچکنے کو، اور وہ شبیہ پنجم صورت دیکھ رہی تھی اس ماں کے غم کی شدت کو، اس کے درد کو، اور ختم نہ ہونے والی حسرت کو، اور نہ بجھنے والی جلن کو،
 وَدُمُوعُهَا الَّتِي لَا تَغِيضُ. وَكَاثَتْ تَقُولُ لِنَفْسِهَا فِي نَفْسِهَا وَهِيَ عَائِدَةٌ بِالصَّبِيِّ إِلَى دَارِهَا: هَذَا
 اور نہ رکنے والے آنسوؤں کو، اور وہ کہتی جا رہی تھی اپنے آپ سے درآئمال کہ وہ بچے کے ساتھ اپنے گھر لوٹ رہی تھی، کہ یہ
 غَلَامٌ قَدْ اخْتِطَفَ مِنْ مُلْكٍ كِسْرَى، لَمْ يَسْتَطِعْ جُنْدُ كِسْرَى أَنْ يَحْمُوهُ وَلَا أَنْ يَزُدُّوا عَنْهُ الْعَادِيَاتِ،
 بچہ ملک کسریٰ سے اچک لیا گیا ہے، کسریٰ کے لشکروں میں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اسے بچا سکیں، اور نہ غالموں کے ظلم سے اسے بچا کر واپس لاسکے،
 فَكَيْفَ يَتَأَمَّنُ فِي يَثْرِبَ، هَذِهِ الْمَدِينَةُ الْخَائِفَةُ الَّتِي تُحِيطُ بِهَا الْيَهُودُ وَالْأَعْرَابُ مِنْ جَمِيعِ أَقْطَارِهَا،
 ہمارے ساتھ مدینہ میں کیسا حال ہوگا؟ یہ ایسا خوف زدہ شہر ہے جسے یہودیوں اور دیہاتیوں نے ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے
 وَالَّتِي يَسْأَلُ بَعْضُ أَهْلِهَا السَّيْفَ عَلَى بَعْضٍ، وَالَّتِي لَا يَأْمَنُ أَهْلُهَا أَنْ تَدُورَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةٌ أَوْ
 اس کے باشندے ایک دوسرے پر تلواریں اٹھاتے ہیں، اس کے رہائشیوں کو اطمینان نہیں کہ ان پر کوئی آفت آجائے، یا
 تَتَوَبَّعُهُمْ نَائِبَةٌ، أَوْ يَلْمَهُمْ خَطْبٌ مِنَ الْخَطُوبِ، فَلَمَّا بَلَغَتِ الدَّارَ وَاسْتَقَرَّتْ فِيهَا وَعَيْنَتْ بِالصَّبِيِّ
 کوئی حادثہ، یا خطرات میں سے کوئی بھی خطرہ منڈلانے لگے، جب شبیہ نے گھر پہنچی اور اس میں آرام و قرار پایا، اور بچے کو بخوردیکھا
 حَتَّى أَمِنَ بَعْدَ خَوْفٍ وَأَنْسَ بَعْدَ وَخْشٍ وَطَعِمَ بَعْدَ جَوْعٍ، قَالَتْ لِنَفْسِهَا فِي نَفْسِهَا:
 یہاں تک کہ وہ خطرے کے بعد مطمئن ہوا، وحشت کے بعد مانوس ہوا، بھوک کے بعد سیر ہو کر کھایا، شبیہ نے اپنے دل ہی دل میں کہا
 هَذِهِاتِ أَنْ أَتَّخِذَ الْأَرْوَاحَ أَوْ أَنْ يُكُونَ لِي مِنَ الْوَلَدِ مَنْ يُصِيبُهُ مِثْلُ مَا أَصَابَ هَذَا الصَّبِيَّ،
 یہ بات بہت دور ہے کہ میں کسی کو خاوند بناؤں یا میری اولاد ہو، جس کو ایسی مصیبت پہنچے جیسی اس بچے کو پہنچی ہے،
 تَوْصِيحُ اللِّغَةِ:

تولہ: از (تفعل، ض، س، ح) بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے، شدت غم

سے متحیر سا ہو جانا، از (تفعیل) شدت غم میں ڈالنا، از (استفعال) بدحواس ہونا..... تفجعھا: از (فتعل) دردمند ہونا.....
 لا نحمد: از (ن، س) ختم ہو جانا، تیزی کا کم ہو جانا، از (افعال) بے حرکت ہونا، خاموش ہونا، آگ کی لپیٹ (بھڑک) کو
 بجھانا..... لوعة: غم یا عشق و محبت کی جلن، از (ف) غم یا عشق سے دل جلنا، گھبرانا، مریض ہونا، از (ن) بیمار کر دینا، از (افعال)
 رنگ بدل دینا، از (افتعال) دل کا غم یا عشق سے جل اٹھنا..... تنطفی: از (انفعال) بجھنا، از (س) بجھنا، بے نور ہونا، از
 (افعال) بجھانا..... لا تغیض: از (ض، تفعیل) آنسو روکنا، کم کرنا، از (ض، تفعیل، انفعال) پانی کا کم ہونا..... یحموه:
 از (ض) بمعنی بچانا، روکنا، از (س) کسی کام کے کرنے سے ناک چڑھانا، از (تفاعل) بچنا، از (تفعیل) پرہیز کرانا.....
 العادیات: ضرر، غصہ کی تیزی، از (ن) تجاوز کرنا، باز رکھنا، چھوڑ دینا، از (س) بغض رکھنا، از (تفعیل) اگر صلہ عن ہو تو چھوڑ
 دینا، از (مفاعلة) جھگڑا کرنا، دور کرنا، دشمن ہونا، از (افعال) دوڑنے کئے لئے اکسانا، مدد کرنا، عادی بنانا، از (تفعیل) تجاوز
 کرنا، متعدی ہونا..... خائفة: اس جمع خائفات، خوف، از (س) گھبرانا، احتیاط کرنا۔

وَمَنْ أَذُوُّ فِيهِ مِنَ الْحُزْنِ وَالْعُكْلِ، مِثْلَ مَا ذَاقَتْ فِي هَذَا الضُّبِّي أُمُّهُ تِلْكَ الْفَارِسيَّةَ وَنِسَاءُ
 اور میں بھی اس بچے سے متعلق غم اور گمشدگی کا مزہ اسی طرح چکھوں جیسا کہ اس بچے کی فارسی ماں نے چکھا ہے اور اس جیسی
 أُمَّالَهَا كَثِيرٌ. وَلَوْ اسْتَجَابَتْ الْحَيَاةُ لِضُبِّيَّةَ لَانْفَقَتْ أَيَّامُهَا مُعْنِيَّةَ يَهَذَا الضُّبِّي الْفَارِسي
 بہت سی عورتوں نے، اگر مہینہ کے قبیلے والے اس کو اجازت دیتے تو وہ اپنی ساری زندگی اس فارسی بچے کی خدمت میں صرف کر دیتی،
 وَلَا تَحْدُثُهُ لِنَفْسِهَا وَلَدًا أَوْ شَيْئًا يُشْبِهُ الْوَلَدَ. وَلَكِنَّ النَّاسَ يَقْتَدُونَ وَيَتَّبِعُونَ
 اور اس کو پنا بیٹا بنا لیتی یا بیٹے کی طرح کچھ اور بنا لیتی، لیکن لوگ فیصلے اور تدبیریں کرتے رہتے ہیں
 وَالْأَيَّامُ تَجْرِي عَلَى غَيْرِ مَا قَلَّدُوا وَذَكَّرُوا. فَقَدْ عَنَيْتُ ضُبِّيَّةَ بِسَالِمٍ
 اور زمانہ ان کے فیصلوں اور تدبیروں کے خلاف چلتا رہتا ہے، چنانچہ مہینہ سالم کی پرورش میں مشغول ہو گئی
 حَتَّى رُبَا جَسَدِهِ وَنَمَّا عَقْلُهُ وَأَصْبَحَ غُلَامًا ذَكِيَّ الْقَلْبِ سَرِيعَ الْحَيَسِ حَدِيدَ اللِّسَانِ كَمَا قَلَّدَ الْيَهُودِيُّ
 یہاں تک کہ اس کا جسم فرما اور عقل بڑھ گئی اور وہ سمجھ دار، تیز طرار اور تیز زبان والا ہو گیا، جیسا کہ اس یہودی نے اندازہ لگایا تھا
 أَوْ أَكْثَرَ يَمَا قَلَّدَ. وَكَانَتْ ضُبِّيَّةَ لَهُ مُجِبَّةَ وَبِهِ مُفْتَبِطَةٌ وَعَنْهُ رَاضِيَّةٌ، وَقَدْ خَطَبَهَا الرِّجَالُ
 بلکہ اس سے بھی زیادہ، مہینہ اسے محبت کرنے، رکھ کرنے والی، اور اسے راضی تھی، اور اسے خطبہ (کاح) دیا لوگوں نے

مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْزَجِ وَمِنْ أَشْرَافِ الْبَادِيَةِ حَوْلَ يَثْرَبَ، فَأَمْتَنَعَتْ عَلَيْهِمْ وَاعْتَلَتْ عَلَى أَهْلِهَا فِي ذَلِكَ

قبیلہ اوس و خزرج کے، اور مدینہ کے مضافاتی دیہات کے بعض سرداروں نے، لیکن حمیت نے انہیں انکار کر دیا اور اس پر غر بٹلائے گھر والوں کو

حَتَّى أَعْيَتْهُمْ. وَلَكِنْ وَقَدْ قُرَيْشٍ يَمْزُونَ يَمْزُونَ مُنْصَرَفَهُمْ مِنَ الشَّامِ ذَاتَ عَامٍ، فَيَمْكُثُونَ فِيهَا

یہاں تک کہ انہیں تھکا دیا، لیکن ایک سال قریش کا ایک قافلہ شام سے لوٹتے ہوئے مدینہ سے گزرا، تو وہ لوگ ٹھہرے وہاں

أَيَّامًا. وَيَسْمَعُ أَبُو حَذِيفَةَ هُشَيْمُ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بِحَدِيثِ ثُبَيْتَةَ هَذِهِ وَقِصَّةَ غُلَامِهَا ذَلِكَ،

چند دن، اور سنا ابو حذیفہ ہشیم بن عتبہ بن ربیعہ نے حمیت کا قصہ اور اس کے اس لڑکے کا قصہ

فَيُعْجِبُهُ مَا يَسْمَعُ، ثُمَّ يُحِبُّ أَنْ يَتَرَدَّدَ مِنْ أَخْبَارِهَا فَيَلْمُ بِقَوْمِهَا وَيَقُولُ لَهُمْ

تو اسے اچھا لگا جو اس نے سنا، پھر انہوں نے چاہا کہ اس بارے میں مزید معلومات حاصل کریں، چنانچہ اس کے قبیلے کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے

وَيَسْمَعُ مِنْهُمْ فَتَقَعُ ثُبَيْتَةُ مِنْ نَفْسِهِ مَوْعِدًا حَسَنًا، مَعَ أَنَّهُ لَمْ يَرَهَا وَلَمْ يَسْمَعْ لَهَا،

اور ان سے سنا ہے، تو ان کے دل میں حمیت اچھی جگہ پالیتی ہے، حالانکہ نہ اس کو دیکھا ہے اور نہ اس سے کچھ سنا ہے

توضیح اللغة:

اعتلت: از (افتعال) بمعنی عذر بیان کرنا، مشغول رہنا، از (ن، ض) دوسری مرتبہ پینا، پلانا، از (تفعیل) بار بار

پلانا، علت بیان کرنا، از (افعال) گھونٹ گھونٹ پلانا، بیمار کرنا، از (تفعیل) حجت ظاہر کرنا، مشغول رہنا..... أعيتهم: از

(افعال) عاجز کر دینا، تھکانا، از (ف، س) عاجز ہونا، از (س) رک جانا، از (تفعیل، مفاعله) غیر مفہوم کلام کہنا، پیچیدہ گفتگو

کرنا..... فیلیم: از (ن) کسی کے پاس آکر نازل ہونا، جمع کرنا۔

وَأَمَّا سَمِعَ عَنْهَا فَرَضَى، وَإِذَا هُوَ يُخْطَبُ هَذِهِ الْفَتَاةَ الْأَبْيَةَ، فَتَمْتَنِعُ عَلَيْهِ أَوَّلُ الْأَمْرِ،

صرف اس کے بارے میں سنا تو وہ راضی ہو گئے، وہ اس خود دار لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیجتے ہیں، پہلی مرتبہ وہ انکار کر دیتی ہے

حَتَّى إِذَا عَلِمَتْ بِمَكَالِهِ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَنَّهُ مِنْ أَشْرَافِهَا وَخَوَى الْمَنَازِلَةَ الرَّفِيعَةَ فِيهَا، وَبِأَنَّهُ مِنْ

لیکن جب اسے ابو حذیفہ کا قریش میں مقام اور معزز اور بلند مرتبے والا ہونا معلوم ہوا، اور یہ بھی کہ

أَصْحَابُ الْبَيْتِ وَأَهْلُ الْحَرَمِ الَّذِي رُدَّ عَنْهُ أَصْحَابُ الْفِيلِ، وَالَّذِي لَا يَعْدُو عَلَيْهِ إِلَّا الْفَجْرَةُ الْأَثْمُونُ.
 وہ بیت اللہ اور اس حرم والے ہیں جہاں سے ہاتھی والوں کو دور کیا گیا تھا، اور جس پر سوائے فاجر اور گناہ گار کے کوئی حملہ نہیں کر سکتا،
 شَكَّتْ يَوْمًا وَيَوْمًا، ثُمَّ أَصْبَحَتْ مُسْتَجِيبَةً لِحُطْبَةِ هَذَا الْمَكِّيِّ. وَيَعُودُ أَبُو حَذِيفَةَ بِأَهْلِهِ وَبِسَالِمٍ
 تو وہ دن بدن مائل ہونا شروع ہوئی، پھر اس کی شخص کے پیغام نکاح کو قبول کر لیتی ہے، ابو حذیفہ واپس ہوتے ہیں اپنی اہلیہ اور سالم کو لے کر
 إِلَى مَكَّةَ فِي وَفْدٍ قُرَيْشٍ، فَلَا يَكَادُ يَسْتَقِرُّ حَتَّى يُنْكَرَ مِنْ أَمْرِهَا بَعْضُ الشَّيْءِ،
 مکہ مکرمہ کی طرف قریش کے وفد کے ساتھ، وہ تھوڑا ٹھہرتا ہی ہے کہ کچھ اجنبیت محسوس کرتے ہیں،
 لَقَدْ أَصْبَحَ فَعْدًا عَلَى أُنْدِيَّةِ قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَمْسَى فَرَّاحًا إِلَى أُنْدِيَّةِ قُرَيْشٍ، وَلَكِنَّهُ يَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ هَذِهِ الْأُنْدِيَّةِ
 صبح ہوتے ہی وہ قریش کی مجلسوں میں جاتا ہے، پھر شام کو قریش کی مجلسوں میں جاتا ہے، اور لیکن ان مجلسوں کا معاملہ جانتا تھا،
 كَثِيرًا، وَيُنْكَرُ مِنْ أَمْرِهَا كَثِيرًا. يُرِيدُ نَفْسُهُ أَنْ تَطْمَئِنَّ وَأَنْ تَأْمَنَ وَأَنْ تَرْضَى، كَمَا تَعَوَّدَتْ مِنْ قَبْلُ
 بہت سارا، اور بہت ساروں سے اجنبی تھا، اس کا دل چاہتا تھا کہ پہلے کی طرح مطمئن، مامون، اور خوش رہے

توضیح اللغة:

أُنْدِيَّة: نادى کی جمع بمعنی مجلس جب تک کہ لوگ اس میں موجود رہیں، دیگر جمع: نواد بھی آتی ہے اور جمع الجمع
 أُنْدِيَّات، از (مفاعله) پکارنا مجلس میں ہم نشین ہونا، از (افتعال) مجلس میں جمع ہونا۔

وَلَكِنَّهَا لَا تَجِدُ إِلَى الظَّنَائِيَّةِ وَلَا إِلَى الْأَمْنِ وَلَا إِلَى الرِّضَا سَبِيلًا. يُحِشُّ أَبُو حَذِيفَةَ كَانَ شَيْئًا
 لیکن انہیں اطمینان، امن اور خوشی کا کوئی راستہ نہ ملا، ابو حذیفہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی چیز
 يَنْقُصُ هَذِهِ الْأُنْدِيَّةَ مَوْكَائًا حَدَثًا قَدْ حَدَثَ فِي مَكَّةَ لَا يُدْرِي آيَسِيرُهُ أَمْ حَظِيرُهُ، وَلَكِنْ شَيْئًا قَدْ حَدَثَ
 کم ہوئی ہے ان مجلسوں سے، اور گویا کہ مکہ میں ضرور کوئی حادثہ ہوا ہے، وہ نہیں جانتا کہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا، لیکن کچھ ہوا ضرور ہے

فَعَزَّ مِنْ أَمْرِ قَوْمِهِ تَغْيِيرًا مُحِشَهُ وَ لَا يُحَقِّقُهُ. ثُمَّ يَلْتَمِسُ
 جس نے لوگوں میں ایسی تبدیلی کردی ہے جسے وہ محسوس تو کر رہے ہیں تحقیق نہیں کر پا رہے، پھر وہ تلاش کرتے ہیں

بَعْضُ صَدِيقِهِ فِي اَنْدِيَةِ قُرَيْشٍ فَلَا يَجِدُهُمْ. يَسْأَلُ: اَيْنَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْاُمَوِيُّ؟

اپنے بعض دوستوں کو قریش کی مجلس میں، وہ وہ نہیں پاتے ان کو، لوگوں سے پوچھتے ہیں: عثمان بن عفان اموی کہاں ہے؟

وَاَيْنَ طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ؟ وَاَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ مِنْ ذَوِي مَوَدَّتِهِ؟ فَلَا يُجِيبُهُ قَوْمُهُ بِالتَّصْرِيحِ

طلحہ بن عبد اللہ تميمی کہاں ہے؟ ان کے فلاں اور فلاں جگری دوست کہاں ہیں؟ قوم کے لوگوں نے صراحت کوئی جواب نہ دیا

وَاِنَّمَا يُؤَيِّرُ بَعْضُهُمُ الصَّنِيعَةَ وَيَذْهَبُ بَعْضُهُمْ مَذْهَبَ الثَّوْرِيَّةِ، وَيَلْوِي بَعْضُهُمُ السِّتْنَةَ

کچھ نے خاموشی اختیار کر لی اور کچھ نے ثوریت کی اور کچھ نے اپنی زبانوں کو موٹ لیا

بِاخْأَدِيْفٍ لَا تُفْصِحُ وَلَا تُبَيِّنُ. وَيَرَى اَبُو خَذِيفَةَ وَيَسْتَعِ، فَيَبْعُدُ الْاَمَدَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الظَّنَّابِيْنَةِ وَالْاَمْنِ وَالرِّضَا.

ایسی باتوں کی طرف جو ظاہر اور واضح نہ تھیں، ابو خذیفہ سنتے اور دیکھتے رہے، ان کے اور اطمینان دامن اور سلامتی کے درمیان فاصلہ بڑھتا گیا

ثُمَّ يُصْبِحُ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ اَنْجَلَتْ لَهُ بَصِيْرَتُهُ وَوَضَعَ لَهُ وَجْهَ الْحَزْمِ مِنْ اَمْرِهٖ اَنَّ صَدِيقَهُ اَوْلِيْكَ بِمَكَّةَ

پھر ایک دن صبح ہوتے ہی ان کی بصیرت نے ان کے لئے ظاہر کیا، اور واضح کیا ان کی پریشانی اور معاملہ کی وجہ، ان کے دوست مکہ ہی میں ہیں

لَمْ يُفَارِقُوْهَا وَلَمْ يَبْرَحُوْا اَرْضَ الْحَزْمِ، فَمَا لَهُ يَسْأَلُ عَنْهُمْ وَلَا يَلْمُ بِهِمْ.

انہوں نے مکہ نہیں چھوڑا اور وہ حرم کی زمین سے دور نہیں گئے، پس کیا ہے اس کیلئے کہ وہ ان کے بارے میں پوچھتا اور نہ ہی ان کا ارادہ کرتا،

وَلَا يَكَاذُ هَذَا الْخَاطِرُ يَحْطَرُّ لَهُ حَتَّى يَقْضُدَ قَضْدَ فُلَانٍ اَوْ فُلَانٍ مِنْ اَوْلِيْكَ الصَّدِيقِ. وَقَدْ اَلَمَ

یہ خیال دل میں آتا ہی تھا کہ انہوں فلاں یا فلاں دوست کے پاس جانے کا ارادہ کر لیا، اور انہوں نے ارادہ کیا

بِعُمَانِ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ لَهُ خَلِيْلًا عَلٰى مَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ تَفَاوُتٍ فِي السِّنِّ، كَانَ عُمَانُ قَدْ

عثمان بن عفان کے پاس جانے کا، وہ ان کے بچے دوست تھے حالانکہ ان کے درمیان عمر کا فرق تھا، عثمان بن عفان

تَخْطِ الْاَرْبَعِيْنَ اَوْ كَاثِدًا وَكَانَ اَبُو خَذِيفَةَ لَمْ يَبْلُغِ الثَّلَاثِيْنَ بَعْدُ وَلَكِنْ الْوُدَّ كَانَ بَيْنَهُمَا قَدِيْمًا مَتِيْنًا.

چالیس سال سے متجاوز یا اس کے قریب تھے، جبکہ ابو خذیفہ تیس تک بھی نہ پہنچے تھے، لیکن دونوں میں پرانی اور پکی دوستی تھی

زَادَتْهُ الصُّعْبَةُ فِي الْاَسْفَارِ قُوَّةً وَاَيَّدًا. فَلَمَّا بَلَغَ اَبُو خَذِيفَةَ دَارَ عُمَانٍ وَدَخَلَ عَلَيْهِ تَلَقَّاهُ صَدِيقُهُ

سفر کی صعوبت نے مزید ہمت اور مضبوط کر دیا تھا، جب ابو خذیفہ عثمان کے گھر پہنچے اور اندر گئے تو ان کے دوست نے

يَمَّا تَعَوَّدَ أَنْ يَتَلَقَّاهُ بِهِ مِنَ الْبَشَرِ وَالْبَشَاشَةِ وَمِنَ الرَّفِيعِ وَاللِّينِ. وَلَكِنْ أَبَا حَذِيفَةَ أَنَسٌ مِنْ صَدِيقِهِ عَادَتْ كَے مطابق خوشی، خندہ پیشانی، نرمی اور مہربانی کے ساتھ، اور لیکن ابو حذیفہ مانوس تو ہوئے اپنے دوست سے

عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ شَيْئًا مِنْ تَحْفِظٍ وَاحْتِشَامٍ. قَالَ أَبُو حَذِيفَةَ: لَقَدْ التَّمَسُّكَ أَبَا عَمْرٍو فِي أُنْدِيَةِ قُرَيْشٍ ان کے باوجود کچھ ناگواری اور شرم محسوس کی۔ ابو حذیفہ نے کہا: اے ابو عمرو! البتہ میں نے آپ کو قریش کی مجلسوں میں تلاش کیا

مُنْذُ عَادَ الْوَفْدُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمْ أَجِدْكَ فَمَا عَلَيَّ أَنْ يَكُونَ قَدْ حَبَسَكَ عَنْ قَوْمِكَ؟ قَالَ عُثْمَانُ: جب سے وفد لوٹا ہے مکہ کی طرف، لیکن آپ کو نہ پایا، وہ کیا چیز ہے جس نے آپ کو اپنی قوم سے روکا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا:

لَمْ أُنْشِطْ لِهَذِهِ الْأُنْدِيَةِ وَلَا لِمَا يَدُورُ فِيهَا مِنْ حَدِيثٍ. قَالَ أَبُو حَذِيفَةَ: فَهَلْ أَتَكْرَثُ مِنْ قَوْمِكَ میں تیار نہیں ہوں ان مجلسوں کیلئے اور نہ ہی اس میں ہونے والی باتوں کیلئے، ابو حذیفہ نے کہا: کیا آپ نے اپنی قوم سے انکار کیا ہے

شَيْئًا؟ وَهَذَا سَكَّتَ عُثْمَانُ وَلَمْ يُجِبْ. فَأَعَادَ عَلَيْهِ أَبُو حَذِيفَةَ مَقَالَتَهُ فَأَمْعَنَ عُثْمَانُ فِي الصَّبْرِ. کسی چیز کا؟ یہاں عثمان رضی اللہ عنہ خاموش رہے، ابو حذیفہ نے اپنی بات دہرائی، حضرت عثمان کی خاموشی طویل ہو گئی

توضیح اللغة:

تخطی: از (تفعیل، افتعال) تجاوز کرنا، پھانڈنا، از (ن) قدموں کے درمیان کشادگی کر کے چلنا، از (تفعیل) قدموں کو کشادہ کر کے چلنا، زائل کیا جانا..... متینا مضبوط، قوی، از (ی) مضبوط و قوی ہونا، از (ن) اقامت کرنا، قسم کھانا، از (ن، ض) پیٹھ پر مارنا، از (تفعیل) مضبوط بنانا، از (مفاعله) ٹالنا..... اُپدنا: از (ض) مضبوط و سخت ہونا، قوی کرنا، ثابت کرنا، از (تفعیل) قوی ہونا..... البشر: کشادہ روئی، چہرہ کی رونق، از (ض، س) خوش ہونا، از (ن) چھیل دینا، از (افعال) خوش ہونا، خوشخبری دینا، از (مفاعله) کسی کام کو خود کرنا، جماع کرنا..... احتشام: از (افتعال) منقبض ہونا، غضبناک ہونا..... امعن: از (افعال) مبالغہ کرنا، معاملہ کی گہرائی تک پہنچنا، حق کے انکار کے بعد اقرار کرنا، از (ن) ناشکری کرنا، از (ف، ی) آہستہ آہستہ بہنا، از (تفعیل) ذلیل و حقیر ہونا۔

قَالَ أَبُو حَذِيفَةَ، إِنَّ لَكَ أَبَا عَمْرٍو لَشَأْنًا وَلَا وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى. وَلَكِنْ عُثْمَانُ لَمْ يَكُنْ يَسْتَعِ قَسَمَهُ هَذَا ابو حذیفہ نے کہا: اے ابو عمرو! لات و عزی کی قسم! آپ کی کوئی شان (معاملہ) ہے، لیکن عثمان رضی اللہ عنہ تو ایسے ہوئے کہ اس کی قسم سنی نہیں

حَتَّى لَوَى وَجْهَهُ. وَيَنْظُرُ أَبُو حَذِيفَةَ فَإِذَا وَجْهُ صَاحِبِهِ قَدْ أَرْبَدَ وَظَهَرَ فِيهِ
یہاں تک کہ اپنا چہرہ پھیر لیا، اور ابو حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے دوست کے چہرے کا رنگ اچانک بدل گیا اور اس میں
غَضَبٌ لَمْ يَأْلَفْهُ مِنْهُ قَطُّ. قَالَ أَبُو حَذِيفَةَ: وَيَحْكُ أَبَاعُ عَمْرٍو! إِنَّكَ
غمے کے ایسے آثار دکھائی دینے لگے جو پہلے اس نے کبھی نہیں دیکھے تھے، ابو حذیفہ نے کہا: اے ابو عمرو! تیرے لئے ہلاکت ہو، آپ
لَتَعْرِفَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنِي مِنَ الْوُدِّ. وَإِنَّكَ لِي لَخَلِيلٌ وَفِيَّ أَمِينٌ. فَأَظْهَرَنِي عَلَى ذَاتِ
اس تعلق کو جانتے ہیں جو میرے اور آپ کے درمیان محبت کا ہے، آپ میرے دوست ہیں، اور معتمد ہیں، آپ اپنے بارے میں
نَفْسِكَ. قَالَ عُثْمَانُ فِي صَوْتٍ وَادِجٍ لَهِنٍ: فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَسْتَبْقِيَ مَا بَيْنَنَا مِنَ الْوُدِّ فَلَا تَذْكُرْ
مجھے بتادیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے نرم و پرسکون لہجے میں کہا: اگر تم چاہتے ہو کہ ہماری محبت کا تعلق باقی رہے تو آئندہ ذکر نہ کرنا
اللَّاتِ وَالْعُزَّى، وَهَذِهِ الْأَلِهَةُ الَّتِي لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا. هُنَالِكَ وَجِمَ أَبُو حَذِيفَةَ وَجَعَةً قَصِيرَةً
لات و عزی اور ان معبودوں کا جو تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتے، یہ سن کر ابو حذیفہ اچھل پڑے، (ماخے پے مل آگئے)
ثُمَّ قَالَ: وَيَحْكُ أَبَاعُ عَمْرٍو! فَإِنَّكَ إِذَنْ قَدْ صَبَوْتَ؛ قَالَ عُثْمَانُ فِي صَوْتٍ أَشَدَّ دَعَةً وَأَعْظَمَ لَيْتِنًا:
پھر کہا: اے ابو عمرو! تیری خرابی تو تو اس وقت بے دین (اپنے آبائی دین کو چھوڑنے والا) ہو چکا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ نے پہلے سے زیادہ نرم انداز میں کہا:
لَمْ أَصِبْ أَبَا حَذِيفَةَ وَإِنَّمَا اهْتَدَيْتُ. إِنَّكَ فَتَى حَازِمٍ رَشِيدٌ لَمْ تَتَقَدَّمْ بِكَ الشَّرُّ بَعْدُ
اے ابو حذیفہ! میں بے دین نہیں ہوا بلکہ میں ہدایت یافتہ ہو گیا ہوں، بے شک تم تو سمجھدار ہوشیار جوان ہو، تمہاری ابھی اتنی عمر نہیں گزری ہے
توضیح اللغة:

لوی: از (ض) موڑنا، بٹنا، پوشیدہ رکھنا، اعراض کرنا، از (افتعال) دشوار ہونا، سستی کرنا..... اربد: از (افعال)
خاکستری رنگ والا ہونا، از (ن) بازو میں باندھنا، روکنا، اقامت کرنا، از (تفعل) ابر آلود ہونا، تھوری چڑھانا..... وجع: از
(ض) شدت غم کی وجہ سے ترش رو ہو کر سر جھکانا، مکا مارنا، شدت غیظ یا خوف سے گفتگو سے عاجز رہنا، ناپسند کرنا، نرم دل اور
غمگین ہونا..... صبوت: از (ف، ی) تبدیل مذہب کرنا، صاحبین کا دین اختیار کرنا، اچانک پہنچ جانا..... حازم: از (ی)
ہوشیاری اور دور اندیشی سے کام لینا، از (ض) باندھنا، از (س) سینہ میں کسی چیز کا پھنس جانا، از (افعال) تنگ کرنا، از
(افتعال، تفعل) رسی وغیرہ سے کمر کرنا۔

لِكَيْتَكَ قَدْ رَأَيْتُ الدُّنْيَا وَطَوَّفْتُ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَبَلَوْتُ أَخْبَارَ النَّاسِ وَجَرَّبْتُ الْأَحْدَاثَ
لیکن تو دنیا دیکھ چکا ہے اور زمین کے کئی خطوں کا چکر لگا چکا ہے، لوگوں کی باتوں کو آزما چکا ہے اور تجربہ کر چکا ہے، حوادث

وَالْمُخْطَوْبَ أَفْتَرَى مِنَ الرُّشْدِ أَنْ يُؤْمِنَ بِمِثْلِكَ وَمِثْلِي لِأَنْصَابٍ مِنْ خَشَبٍ وَصُفْرِ
اور واقعات کا، تیرے کیا خیال ہے کہ میرے تیرے جیسے آدمی، ان پتھر اور لکڑی کے بنے ہوئے پر ایمان لائے

صَوَّرَهَا النَّاسُ بِأَيْدِيهِمْ، وَيَسْتَطِيعُ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَجْعَلَهَا جُذَاذًا؛ قَالَ أَبُو خَذِيفَةَ: مَا أَرَاكَ
جنہیں لوگوں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے، اور طاق رکھتا ہے جو چاہے ان میں سے کہ وہ ان کے ٹکڑے کر دے؟ ابو خذیفہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں تجھے

أَبَا عَمْرٍو إِلَّا رَشِيدًا، وَلَكِنِّي لَمْ أَفَكِّرْ فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ قَطُّ، وَأَنَا وَجَدْتُ قَوْمًا يَعْبُدُونَ هَذِهِ
اے ابو عمرو! دانشمند، لیکن میں نے ان چیزوں میں کبھی غور نہیں کیا، میں نے تو اپنی قوم کو پایا کہ وہ انہیں کہ وہ عبادت کرتے ہیں ان

الْأَنْصَابَ فَصَنَعْتُ صَنِيعَهُمْ، قَالَ عُمَانُ: وَإِذَا أَسْفَرَ الْهُدَى وَخَضَعُ الْحَقُّ
بتوں کی، میں نے بھی ان جیسا کیا، عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اور جب ہدایت روشن ہو جائے اور حق واضح ہو جائے تو؟

قَالَ أَبُو خَذِيفَةَ: فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا أَنْ نَهْتَدِيَ وَنَتَّبِعَ الْحَقَّ، مَعْنَى تَسْتَضِيئِي إِلَى مُحَمَّدٍ
ابو خذیفہ نے کہا: تب تو ہم پر لازم ہے کہ ہدایت پائیں اور حق کی پیروی کریں، آپ مجھے کب محمد ﷺ کے پاس لے چلیں گے

قَالَ عُمَانُ: الْآنَ إِنْ شِئْتَ وَأَمْسَى أَبُو خَذِيفَةَ مُسْلِمًا،
عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم چاہو تو ابھی، اور شام کی ابو خذیفہ نے مسلمان ہونے کی حالت میں،

توضیح اللغة:

انصاب: بت، کھڑی کی ہوئی چیز، مصیبت، از (ض، ن) کھڑا کرنا، تھکانا، از (س) تھکانا، کوشش کرنا، از (تفعیل) بلند
کرنا، از (مفاعله) دشمنی کرنا، مقابلہ کرنا..... جدا جدا بکھڑا، توڑا ہوا، از (ن) توڑنا، حید چلنا، از (تفعیل) قوم سے اپنی پیروی
چاہنا اور ان کی نہ ماننا، از (تفعیل) بکھڑے بکھڑے ہونا..... اسفر: از (افعال) روشن ہونا، واضح ہونا، از (ن) روشن ہونا، چہرہ
کھولنا، سفر کے لئے روانہ ہونا..... حصص: از (فعل) پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا، مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے حرکت
دینا، از (تفعیل) زمین سے چٹنا اور برابر ہونا، از (تفعیل) زمین سے چٹنا، اور برابر ہونا۔

وَدَخَلَ بِاسْلَامِهِ عَلَى ثُبَيْتَةَ، فَلَمْ تَكُ تَسْمَعُ لَهُ حَتَّى آمَنَتْ بِمُحَمَّدٍ وَمَا جَاءَ بِهِ، وَسَمِعَ الْغْلَامُ

دو عیبہ کے پاس اسلام کی حالت میں گئے، وہ آپ کی باتیں سنتے ہی محمد ﷺ پر اور جو کچھ وہ لائے اس پر ایمان لے آئیں۔ اور سنی غلام

سالم حذیفہؓ قَتَلَتْ اِلَيْهِ نَفْسَهُ، وَادَّا هُوَ يُؤْمِنُ كَتَبَا اَمْنًا. وَلَمْ يَتَقَدَّمُ اللَّيْلُ

سالم نے، ان دونوں کی باتیں تو اس کا دل بھی اسی طرف مائل ہوا اور وہ بھی اچانک ان کی طرح ایمان لے آیا۔ ایک رات بھی نہ گزری تھی

حَتَّى زَادَتْ بُيُوتُ الْاِسْلَامِ فِي مَكَّةَ بَيْتًا. وَتَمَحَّيْ اَيَّامٌ قَلِيلَةٌ وَادَّا ثُبَيْتَةُ تَعْلَمُ اَنَّ مُحَمَّدًا

یہاں تک کہ مکہ میں مسلمانوں کے گھروں میں ایک اور گھر کا اضافہ ہو گیا۔ تھوڑے دن گزرے ہیں کہ عیبہ کو معلوم ہوا کہ محمد ﷺ

يَدْعُوْا اِلَى اِعْتِقَادِ الرَّقِيبِي، وَيَعِدُ الَّذِينَ يَفْكُونُ الرِّقَابَ مَغْفِرَةً مِنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةً وَرِضْوَانًا.

غلاموں کو آزاد کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور جو لوگ گردنوں کو آزاد کرتے ہیں ان کیلئے اللہ کی طرف سے رحمت، مغفرت اور رضا کا وعدہ کرتے ہیں

فَتَدْعُوْا اِلَيْهَا غُلَامَهَا ذَاكَ الْفَارِسِيَّ وَتَقُوْلُ لَهُ: اِذْهَبْ سَالِمَ قَاتِيْ قَدَسِيْبُتْكَ يَلُوْ عَزْوَاجِلْ

تو انہوں نے اپنے اس قاری غلام کو بلا کر کہا: جاؤ سالم، میں نے تمہیں اللہ عزوجل کی رضا کے لیے آزاد کیا

فَوَالِ مَنْ شِئْتُمْ قَالَ سَالِمٌ لِابْنِ حَذِيْفَةَ: فَهَلْ لَكَ فِي اَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَلِيًّا، قَالَ اَبُو حَذِيْفَةَ:

موالات کرو جس سے چاہو، تو سالم نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ میرے ولی بن سکتے ہیں؟ تو ابو حذیفہ نے فرمایا:

هَبْنَاهُ! لَنْ اَتَّخِذَكَ مَوْلىً وَانَّمَا اَنْتَ ابْنُ لِيْ مِنْذُ الْيَوْمِ. اسْتَوْثَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِدَعْوَتِهِ

یہ تو بہت بعید ہے، میں تجھے ہرگز اپنا غلام نہیں بناؤں گا، بلاشبہ آج سے تم میرے بیٹے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے وعدہ لیا ہے اپنی دعوت،

وَلَا ضَرَابَهِ وَ لِنَفْسِهِ مِنْ حَتَّى يَلْتَرِبَ الْاَوْسُ وَ الْخَزْرَجُ وَ عَاهَدَهُمْ اَنْ يُؤْوُوْهُ

اپنے صحابہ اور اپنی ذات کیلئے، یثرب کے دو قبیلے اوس و خزرج سے، اور ان سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ آپ کو ٹھکانہ دیں گے

وَ يَنْصُرُوْهُ وَ يَحْمُوا ظَهْرَهُ وَ يَقَاتِلُوْا مِنْ كُوْنِهِ مَنْ بَغَى عَلَيْهِ اَوْ اَرَادَهُ بِسُوْءٍ

وہ آپ کی مدد کریں گے، آپ کی پشت پناہی کریں گے اور جو آپ کے خلاف سرکشی کرے یا آپ کے بارے میں برا چاہے اس سے لڑائی کریں گے

حَتَّى يَبْلُغَ رِسَالَاتِ رَبِّهِ. وَ تَابِعَهُ عَلَى هَذَا الْعَهْدِ ثَقَبَاءُ هَذَيْنِ الْحَيَيْنِ الْاَوْسِ وَ الْخَزْرَجِ.

یہاں تک کہ آپ اپنے رب کا پیغام پہنچادیں، اس معاہدہ پر اوس و خزرج کے بڑے بڑے سرداروں نے بھی بیعت کی۔

توضیح اللغة:

سیٹک: ال (تفعیل) آزاد کرنا، از (ض) ہر طرف کو بہنا، تیز چلنا، بغیر غور و فکر کے بولنا۔

ثُمَّ آذَنَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ لِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِي الْهِجْرَةِ إِلَى مُسْتَقَرِّهِمُ الْجَدِيدِ. وَكَانَ الْإِسْلَامُ
 پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول اور مسلمانوں کو نئے ٹھکانے کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی۔ اور اسلام
 قَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى يَتْرِبَ، بَشَّرَ بِهِ مَنْ أَرْسَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ لِيُبَشِّرَ بِهِ، فَكَانَتِ الْهِجْرَةُ إِلَى دَارِ
 ان سے پہلے مدینہ پہنچ چکا تھا، اس کی خوشخبری اس نے دی جس کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تاکہ وہ اس کی خبر لائے، یہ ہجرت ایسی جگہ کی طرف تھی
 اسْتَقَرَّ فِيهَا الْإِسْلَامُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَقَرَّ فِيهَا الْمُهَاجِرُونَ. وَقَدْ آذَنَ رَسُولُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ فِي الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ.
 جہاں مہاجرین کے ٹھکانہ پڑنے سے پہلے ہی اسلام ٹھکانہ پڑ چکا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی
 فَجَعَلُوا يَذْهَبُونَ إِلَيْهَا إِزْسَالًا، وَهُوَ ۖ مُقِيمٌ بِمَكَّةَ يَنْتَظِرُ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لَهُ فِي الْخُرُوجِ
 تو لوگ جوق در جوق وہاں جانے لگے اور رسول اللہ ﷺ مکہ میں ہی ٹھہر کر اپنے لیے ہجرت کی اجازت کا انتظار کرنے لگے
 وَاجْتَمَعَتِ الْمُسْلِمِينَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى إِخْوَانِهِمْ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قُبَاءَ، وَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَ أَنْ يَفْقَدَهُ عَلَيْهِمْ
 مسلمان مہاجرین قبا میں اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جمع ہوئے، اور وہ انتظار کرنے لگے کہ آئیں
 رَسُولُ اللَّهِ. وَكَانُوا فِي أَتَاءِ ذَلِكَ يُعِيمُونَ الصَّلَاةَ كَمَا كَانُوا يُعِيمُونَهَا بِمَكَّةَ. وَيَنْتَظِرُ الْمُسْلِمُونَ
 رسول اللہ ﷺ، اس دوران وہ اسی طرح نماز پڑھتے جیسا کہ مکہ میں رہ کر پڑھتے تھے۔ مسلمانوں نے دیکھا
 فَإِذَا أَقْرَبَهُمُ الْقُرْآنَ وَأَحْفَظَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَذِيفَةَ، فَيَقْدِمُونَهُ لِيُؤْمِّتَهُمْ فِي الصَّلَاةِ.
 کہ ان میں سب سے زیادہ اچھے قاری، اور زیادہ یاد کرنے والے نبی ﷺ سے دو سالم بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے، تو وہ ان کو آگے کرتے ہیں تاکہ وہ ان کی امامت کر سکیں
 وَفِيهِمْ أَعْلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الَّذِي كَانَ إِسْلَامُهُ فَتَحًا، وَهَجْرَتُهُ نَصْرًا
 حالانکہ ان میں مہاجرین کے بڑے لوگ بھی تھے، جن میں سے حضرت عمر بن خطاب جن کا اسلام لانا فتح تھا، ان کی ہجرت مدد تھی
 وَخِلَافَتُهُ رَحْمَةً. كَمَا قَالَ قِيَمًا بَعْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ. وَيَنْتَظِرُ الْمُسْلِمُونَ الْكُوفَ وَالْمَنَافِقُونَ مِنَ الْأَوْبِسِ
 اور ان کی خلافت رحمت تھی، جیسا کہ بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور جابرہ لیا مشرکین و منافقین اس و

وَالْحَزَرَجِ فَيَكُونُ هَذِهِ الْجَمَاعَةُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يُقَدِّمُونَ سَالِمًا لِيُؤْمِّمَهُمْ فِي الصَّلَاةِ خَزَرَجٍ مِّنْ سَلَمٍ نَبِيٍّ دِيكَمَا كَإِي مِهَاجِرِينَ وَأَنْصَارِ جَمَاعَتِ سَالِمٍ كَوَآكِرَ كَرَتَ هِيَ تَاكَ وَهَ ان كِي اَمَامَتِ كَرِيں نَمَازِ مِیں

فَيُكَبِّرُونَ مِنْ أَمْرِ سَالِمٍ هَذَا بَادِي الرَّأْيِ، ثُمَّ لَا يَلْبَثُونَ أَنْ يَذْكُرُوهُ وَيَعْرِفُوهُ. يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَوَانِهُونَ نِ سَالِمِ كِ مَعَالِي كَوَبْظَاهِرِ بَرْآسَمَآ، مَعْرُودِ نَبِيٍّ مَعْرُودِ كِ اس كَوِيَا كَرَتَ ااور پَنچَانَتَ هِيں، بَعْضِ بَعْضِ سَ كَہتَ هِيں

آلَا تَرَوْنَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُصَلِّي بِهَذِهِ النَّاجِثَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مَنْ هَاجَرَ مِنْهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ كِيَا تَمِ اس آوِي كِي مَرَفِ نَبِيٍّ دِيكَمَتَ جَوَاصْحَابِ مَحْمُودِ كِي كَوِاوارِ جَمَاعَتِ كَوِنَمَازِ پُرْمَا تَا هِيں، ان مِیں سَ بَعْضِ مَدِينَةِ كِي مَرَفِ مِجْرَتِ كَرَكِ آئَ،

وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِهَا، إِنَّهُ سَالِمٌ آلَا تَذْكُرُونَ سَالِمًا، فَيَجْهَدُ الْقَوْمُ أَنْفُسَهُمْ لِيَذْكُرُوهُ وَلَكِنْ ااور بَعْضِ اِسی كِ بَاشِرَ هِيں، يَہ يَقِينًا سَالِمِ هِيں، كِيَا تَمِہیں سَالِمِ يَا دِنَبِيٍّ هِيں؟ كُوكِ اس كَوِا دِلِ مِیں لَانِ كِي كُوشِشِ كَرَتِي، لَكِنِ

بَعْضُهُمْ يُعِيدُ عَلَيْهِمْ قِصَّةَ ذَلِكَ الْيَهُودِيِّ الَّذِي كَانَ يَعْرِضُ عَلَى الْعَرَبِ وَالْيَهُودِ صَبِيًّا حَدَّثًا كَچھ كُوكِ اس يَهُودِي كَا وَاقَعِ يَا دِلَاتَ جَوِ اہلِ عَرَبِ ااور يَهُودِيوں كِ سَانِے اِيكِ نَوَمِرِ لَآكَا پِشِ كَرِ تَا تَا

لَا يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ وَلَا يَفْهَمُهَا، وَمَا هِيَ إِلَّا أَنْ يُسْمِعُوا بَنَاءَ هَذِهِ الْقِصَّةِ حَتَّى يَسْتَحْضِرُوا سَائِرَهَا. جَوَنَ تَوَا جَمِ عَرَبِي بُولِ سَكَا ااور نَ اَسَ سَچھ سَكَا تَا، يَہ سَبِ كَچھ اس لِيَے كَرَتَ تَاكَ قِصَے كِي اِبْتَدَاءِ سَنِ كَرُودِ سَارَے قِصَے كَا اِسْتِخْضَارِ كَرِيں

وَحَتَّى يَرَوْا ذَلِكَ الصَّبِيَّ الَّذِي مَسَّهُ الظُّرُّ وَظَهَرَ عَلَيْهِ الْبُؤْسُ وَرَهَدَ فِيهِ الْعَرَبُ وَالْيَهُودُ جَمِيعًا. ااور اس بَچَے كَوِ دِيكَمِیں جَے تَكْلِيفِ بَہَنِي، جِسِ پَرِ تَعَدَّتِي غَالِبِ آوِي ااور جَے اہلِ عَرَبِ ااور يَهُودِيوں نَ اَسَ تَغِيرِ سَچھَا

وَأَشْتَرَتْهُ ثَمَنَةً بِئْتِ يَعَارٍ، لَا رَغْبَةَ فِيهِ بَلْ عَظْفًا عَلَيْهِ. ثُمَّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْ عَاشَ ااور اَسَ مَوْتِ بَنَتِ يِعَارَ نَے خَرِيْدَا، اَسَ بَہِي خَرِيْدِنَے كِي رَغْبَتِ نَ تَمِي مَرَفِ شَفَقَتِ كَرَتَ هُوَے خَرِيْدِلَا۔ مَہرِ كُوِي كَہتا: اَكِرْزَمَدِ هُوَا

سَلَامٌ بَيْنَ جَمْعِهِمْ لَرَأَى مِنْ صَبِيٍّ ذَاكَ عَجَبًا. ثُمَّ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: آلَا تَرَوْنَ إِلَى هَذِهِ سَالِمِ بِنِ حَمِرِ، تَوِ اس بَچَے كَوِ اَوَكَا دِيكَمَا۔ مَہرِ وَہ اِيكِ دُورَے سَ كَہتَ: كِيَا تَمِ نَبِيٍّ دِيكَمَتَ اس

النَّاجِثَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ يُؤْمِّمُهُمْ قَارِيبِي قَدْ كَانَ بِالْأَمْسِ عَبْدًا، ثُمَّ يَرُدُّ بَعْضُهُمْ عَلَى اَصْحَابِ مَحْمُودِ كِي جَمَاعَتِ كِ، جِنِ كِي اَمَامَتِ اِيَا قَارِي اَنَسِلِ (لَآكَا) كَرِ رَا هِي جَوَكِلِ بِيكِ قَلَامِ تَا؟ مَہرِ لَوَا تَے بَعْضِ بَعْضِ پَرِ

بَعْضُ رَجَعَ هَذَا الْحَدِيثَ فَيَقُولُ: إِنَّ لِهَؤُلَاءِ النَّاسِ لَشَأْنًا. إِنَّهُمْ يُسَوِّدُونَ الْعَبِيدَ وَيَلْعُون مَا بَيْنَ
 اس بات کو جواب دیتے ہوئے اور کہتے: ان لوگوں کی عجیب شان ہے، یہ تو غلام کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں، اور ختم کر دیتے ہیں
 الْأَحْزَارِ وَالزَّقِيقِ مِنَ الْفُرُوقِ، وَإِنَّا لَنَزَحْمُ قُرَيْشًا مِمَّا آلَمَ بِهَا، وَ إِنَّا لَنَعْلِدُ قُرَيْشًا مِمَّا
 آزاد و غلام کے درمیان فرق کو، اور ہمیں قریش پر رحم آنا چاہیے جو انہوں نے اس جماعت کے ساتھ ارادہ کیا، اور ہمیں قریش کو معذور کو سمجھتے ہیں
 فَعَلَتْ بِمُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ. وَ لَوْ اسْتَطَعْنَا لَفَتَنَّاهُمْ كَمَا فَتَنَّا قُرَيْشَ،
 اس سے جو انہوں نے محمد اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ برتاؤ کیا، اگر ہمارے پاس طاقت ہوتی تو ہم بھی ان کو تکلیف دیتے جیسے قریش نے تکلیف دی،
 وَلَفَتَيْنَاهُمْ عَنْ أَرْضِنَا كَمَا نَفَتْنَاهُمْ قُرَيْشَ. وَلَكِنْ هَلْ إِلَى هَذَا مِنْ سَبِيلٍ. فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ:
 اور قریش کی طرح ہم بھی انہیں اپنے شہر سے نکال دیتے، لیکن اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ انہی ہی میں سے کہنے والے والا کہتا ہے
 هِيَئَاتِ! لَقَدْ آمَنَ لَهُمْ أَوْلُوا النَّبَاسِ وَالْقُوَّةِ مِنْ قَوْمِنَا. وَلَكِنْ قَرِيبًا مِنْ هَؤُلَاءِ الْمُتَعَدِّثِينَ
 بہت بعید ہے! ہماری قوم کے طاقت و قوت والے لوگوں نے ان کو پناہ دی ہے، لیکن ان باتیں کرنے والوں میں سے ایک جماعت ایسی بھی تھی
 يَسْتَعُونَ ثُمَّ يُنْكِرُونَ ثُمَّ يُؤْثِرُونَ الصَّنْتَ، ثُمَّ يَخْلُو بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَيَسْتَأْنِفُونَ بَيْنَهُمْ حَدِيثًا جَدِيدًا
 جو بات سنی، پھر اجنبی سمجھتی، اور پھر خاموشی کو ترجیح دیتے، پھر علیحدگی میں ایک دوسرے سے ملنے تو پھر نئی باتیں شروع کر دیتے،
 يَجْعَبُونَ فِيهِ مِنْ أَمْرِ هَذَا الَّذِي كَانَ عَبْدًا بِالْأَمْسِ، ثُمَّ هُوَ يُؤْمَرُ الْأَحْزَارَ فِي صَلَاتِهِمُ الْيَوْمَ، ثُمَّ
 اور اس لڑکے کے معاملے پر تعجب کرتے جو کل تک غلام تھا اور آج آزاد لوگوں کی نماز میں امامت کر رہا ہے۔ پھر
 يَتَتَبِعُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَيَذَرُونَ فِيهِ تَفَرًّا غَيْرَ قَلِيلٍ مِنَ الزَّقِيقِ الَّذِينَ اعْتَقُوا، أَعْتَقَهُمْ إِسْلَامُهُمْ.
 وہ مہاجرین کی تلاش کرتے تو ان میں غیر معمولی تعداد ان لوگوں کی پاتے جو غلامی سے آزاد ہوئے تھے، اسلام نے انہیں آزاد کر دیا
 ثُمَّ يَتَتَبِعُونَ سِيرَةَ الْأَحْزَارِ الْأَشْرَافِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَعَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ رُدَّتْ عَلَيْهِمُ الْحُرِّيَّةُ بَعْدَ أَنْ نَشَأُوا
 پھر وہ مسلمانوں میں سے آزاد اور معزز لوگوں کے حالات دیکھتے کہ ان کا معاملہ ان لوگوں کے ساتھ کیسا ہے؟ جن کا آزاد کیا گیا بعد اس کے کہ انہوں نے پرورش پائی
 فِي الرِّقِّ، فَيَذَرُونَهَا تَقْوَمُ عَلَى الْأَخَاءِ وَالْعَدْلِ وَالنُّصْفَةِ وَالْمَسَاوَاةِ. ثُمَّ يَتَعَدَّلُونَ فِي ذَلِكَ إِلَى
 غلامی میں، چنانچہ وہ دیکھتے کہ ان کا رویہ بھائی چارگی، عدل و انصاف اور برابری پر قائم ہے۔ پھر وہ بات چیت کرتے اس بارے میں

الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَوْمِهِمْ، فَيَقُولُ لَهُمْ هَؤُلَاءِ: إِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَفْرِقُ بَيْنَ الْحَرِّ وَالرَّقِيقِ، وَلَا بَيْنَ النَّاسِ
اپنی قوم کے مسلمانوں سے، تو وہ انہیں جواب دیتے کہ اسلام آزاد اور غلام میں کوئی فرق نہیں کرتا، اور نہ ہی لوگوں کے درمیان

إِلَّا بِالتَّقْوَىٰ وَمِمَّا يُقَدِّمُوهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مِنَ الْبِرِّ وَالْخَيْرِ وَعَمَلِ الصَّالِحَاتِ. هُنَالِكَ تَظْمَحُ قُلُوبُهُمْ
مگر تقویٰ کی وجہ سے، اور ان اعمال کی وجہ سے جو وہ آگے بھیج رہے ہیں نیکی، بھلائی، اور اعمالِ صالحہ میں سے، اب ان کے دل مائل ہوتے ہیں

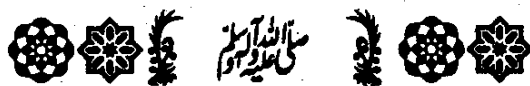
إِلَىٰ هَذِهِ الْمَسَاقَاةِ الَّتِي لَهُمْ يَسْمَعُوا بِهَا مِنْ قَبْلُ، وَإِلَىٰ هَذَا الْعَدْلِ الَّذِي لَهُمْ يَأْلَفُوهُ
اس مساوات کی طرف جو انہوں نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی اور اس عدل و انصاف کی طرف جس سے وہ مانوس تھے،

وَإِذَا هُمْ يَمِيلُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ يَسْتَرْعُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ يَخْرُصُونَ عَلَىٰ أَنْ يُؤْمَهُمْ سَالِمُ بْنُ
پھر وہ اپنا تک اسلام کی طرف مائل ہونے لگے، پھر اس کی طرف جلدی کرنے لگے، پھر حرص کرنے لگے اس بات پر کہ ان کی امامت کرائے سالم بن

أَبِي حَذِيفَةَ. ذَلِكَ الَّذِي كَانَ عَمْدًا بِالْأَمْسِ فَأَصْبَحَ يُؤْمَرُ الْأَشْرَافَ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْ الْأَوْسِ
ابی حذیفہ (رضی اللہ عنہ)۔ وہ جو کل تک غلام تھے، پس وہ امامت کرواتے ہیں معزز لوگوں کی قریش، اوس اور

وَالْخَزَرَجِ حِينَ يَقُومُونَ بِصَلَاتِهِمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ.

خزرج میں سے، جب وہ اللہ کے سامنے نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔



الفردوس الإسلامی فی قازة آسیا بزم اعظم ایشام اسلامکشن

الأستاذ علی الطنطاوی

نَحْنُ الْآنَ فِي الْهِنْدِ فِي الْقَارَةِ الْاَلِي حَكْمَنَاهَا اَلْفَ سَنَةٍ
ہم اب ہندوستان کے بارے میں بات کر رہے ہیں، یعنی اس بزم اعظم کے بارے میں جس پر ہم نے ہزار سال تک حکومت کی
فِي الدُّنْيَا اَلَيْ كَانَتْ لَنَا وَحَدًا، وَكُنَّا نَحْنُ سَادَتُهَا فِي (الفردوس الإسلامی المفقود) حَقًّا،
اس دنیا کے بارے میں جو تنہا ہماری تھی، اور یقیناً ہم ہی اس (گم کردہ اسلامی جنت نما) کے حکران تھے۔
وَلَكِنْ كَانَتْ لَنَا فِي اَسْبَابِنَا اُنْدُلُسُ فِيهَا عَشْرُونَ مَلِيُونًا، فَلَقَدْ كَانَ لَنَا هُنَا اُنْدُلُسُ اَكْبَرُ فِيهَا
اگر ہسپانیہ میں اندلس ہمارے لئے تھا جس کی آبادی بیس ملین تھی تو حقیقت یہاں ہمارے پاس ایک بڑا اندلس ہے، جس کی
الْيَوْمَ اَرْبَعِيَاثَةُ مَلِيُونٍ نَحْنُ سُكَّانِ الْاَرْضِ وَلَكِنْ تَرَكْنَا فِي الْاُنْدُلُسِ مِنْ بَقَايَا شُهَدَائِنَا وَجَمَاءِ
آبادی آج بھی چار سو ملین ہے، یعنی زمین کی آبادی کا پانچواں حصہ، اگر ہم نے چھوڑا ہے اندلس میں اپنے شہداء کی باقیات اور خون
اَبْطَالِنَا وَلَكِنْ خَلَفْنَا فِيهَا مَسْجِدَ قُرْطَبَةَ وَالْحَمْرَاءَ فَإِنَّ لَنَا فِي كُلِّ شَرْعٍ مِنْ هَذِهِ الْقَارَةِ دَمًا زَكِيًّا
اپنے بہادروں کا، اور اگر ہم نے وہاں مسجد قرطبہ اور قلعہ حمراء چھوڑا ہے تو اس سرزمین (ہندوستان) کے ہر چرچے پر ہم نے مقدس خون
اَرْقَنَاهُ وَحَضَارَةٌ خَيْرَةٌ وَشَيْئٌ جَنَّبَانِيهَا وَطَرَزَتْ حَوَاشِيهَا بِالْعِلْمِ وَالْعَدْلِ وَالْمُكْرَمَاتِ
گرایا ہے اور ایسی بہترین (شائستہ) تہذیب چھوڑی ہے جس نے اس کے اطراف کو مزین کر دیا ہے اور ملک کے کونے کونے میں اپنا رنگ بچایا ہے علم، عدل، شرافت
وَالْبُطُولَاتِ وَإِنَّ لَنَا فِيهَا مَعَاهِدَ وَمَدَارِسَ كَمُ أَكَارِثِ عُقُولًا
اور بہادری کے ساتھ، اس علاقے میں ہمارے ایسے ادارے اور مدارس ہیں، جنہوں نے کتنی عقول کو روشن کیا
وَفَتَحَتْ لِحَقِّ قُلُوبًا وَلَا تَزَالُ تَفْتَحُ الْقُلُوبَ وَتُزِيدُ الْعُقُولَ. وَإِنَّ لَنَا فِيهَا أَكْثَرَ
اور حق بات کے لیے دلوں کو کھولا، اور مسلسل دلوں کو کھول رہے ہیں، اور عقول کو روشن کر رہے ہیں۔ یہاں ہماری ایسی یادگاریں ہیں

تَفُوقِي بِجَمَالِهَا وَجَلَالِهَا الْحَمْرَاءَ وَحَسْبُكُمْ (تَاجُ مَحَل) أَجْمَلُ بِنَاءٍ عَلَا ظَهَرَ الْأَرْضِ.
جواپے جمال و جلال کی وجہ سے قلعہ حمراء سے بڑھ کر ہیں، تمہیں تو تاج محل ہی کافی ہے، جو زمین پر خوبصورت ترین عمارت ہے

صاحب مضمون کا تعارف:

نام علی بن مصطفیٰ طنطاوی ۱۳۲۷ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے، آپ کے والد محترم بہت بڑے مفتی تھے، آپ دمشق کے علماء سے تلمذ کا شرف حاصل کیا، آپ کے مایہ ناز اساتذہ میں شیخ ابو خیر میدانی اور شیخ صالح تیونس سرفہرست ہیں، کچھ عرصہ مدرسہ نظامیہ میں بھی تعلیم حاصل کی، دارالعلوم مصریہ میں بھی سال سے کم عرصہ تعلیم حاصل کی، اس کے بعد ایک لمبی عمر تک عراق، مصر اور لبنان میں صحافت اور لغت عربیہ کی خدمات میں مشغول رہے، ۱۹۴۰ء میں قضا کے عہدے پر فائز ہوئے لیکن اس کے باوجود درس و تدریس کا مشغلہ آپ نے نہ چھوڑا، آپ دمشق میں عدالت تنفیخ کے مشیر کار بھی رہے، پھر زمانے کے ناگہانی حوادث کی وجہ سے آپ کو سب کچھ چھوڑ کر حجاز منتقل ہونا پڑا، وہاں مکہ کی ایک یونیورسٹی میں استاذ کے مرتبہ پر فائز رہے، وہیں سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر احادیث بیان کرنے اور سوالات کے جواب دینے میں مصروف ہوئے، اور اپنے وسیع علم و ادب سے عوام کو بہت فائدہ پہنچایا، آپ کی بہت ساری تصانیف میں سے چند مشہور تصانیف: ابو بکر الصدیق، عمر بن خطاب، رجال فی التاريخ، قصص من التاريخ ہیں۔

توضیح اللغة:

فردوس: بمعنی: باغ، جنت، سرسبز وادی، جمع افرادیس... قارۃ: براعظم، خشکی، جمع: قارات..... اُسیبایا: جہاں پہلے مسلمانوں کی حکمرانی تھی اس کو اندلس کہتے تھے آج عیسائیوں کی حکومت ہے اور اس کا موجودہ نام اسپین ہے..... دماء: دم کی جمع، بمعنی خون... ابطال: بطل کی جمع بمعنی بہادر، از (ک) دلیر ہونا، از (افعال) لغو کام کرنا، ضائع کرنا، از (تفعیل) بہادر بننا، بے کار دہنا..... ارقنا: از (افعال) گرانا، بھانا، از (ن) صاف ہونا، فضیلت و خوبی میں بڑھ جانا، تعجب میں ڈالنا، پسند آنا..... حضارۃ: شہر کی بود و باش، شہر اور آباد مکانات، اس کے مد مقابل..... وشیت: از (ض) منتقل کرنا، از (ض، تفعیل) منتقل کرنا، جھوٹ بولنا، کپڑا بھانا، از (ض) خفگی خوری کرنا، بکثرت ہونا، از (افعال) ابتدائی نباتات ظاہر ہونا، جاننا، تندرست کرنا، از (تفعیل) نقش و نگار ہونا، سفیدی کا پھیلنا، از (افتعال) ٹوٹی ہوئی ٹی کا درست ہونا..... جنباتہا: الجانب کی جمع بمعنی

جانبین، گوشے، انسان کا پہلو، دیگر جمع جوانب بھی آتی ہے، از (ن) دور کرنا، ہانکنا، از (س) مائل ہونا، از (ن، س، ض) ناپاک ہونا، از (افعال) پہلو میں چلنا..... طرزت: از (تفعیل) تیل بوٹے بنانا، از (س) بد خلقی کے بعد اچھا اخلاق ہونا، لباس فاخرہ استعمال کرنا، از (ن) گھونسا مار کے ہٹانا..... بناء: بمعنی عمارت، جمع اُبنید

لَقَدْ مَرَّتْ بِالْهِنْدِ أَرْبَعَةُ عُهُودٍ إِسْلَامِيَّةٍ، عَهْدُ الْفَتْحِ الْعَرَبِيِّ، ثُمَّ عَهْدُ الْفَتْحِ الْأَفْغَانِيِّ، ثُمَّ
ہندوستان میں چار اسلامی ادوار گزرے ہیں، عربی فتوحات کا دور، افغانی فتوحات کا دور، پھر

عَهْدُ الْمَمَالِيكِ، ثُمَّ عَهْدُ الْمُغْلِ. كَانَ أَوَّلُ مَنْ حَمَلَ إِلَى الْهِنْدِ لِوَاءَ الْإِسْلَامِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ
بادشاہوں کا دور، اور مغلوں کا دور حکومت۔ ہندوستان میں سب سے پہلے جس شخص نے اسلام کا جھنڈا لہرایا وہ محمد بن قاسم

الثَّقَفِيُّ الْقَائِدَ الشَّابَّ الَّذِي هَجَرَ مَنَازِلَ قَوْمِهِ فِي الطَّائِفِ، وَمَشَى إِلَى الْعِرَاقِ فِي رِكَابِ ابْنِ
ثقفی ہے، یہ وہ نوجوان قائد ہے۔ جس نے طائف میں اپنے رشتہ داروں کو چھوڑا، اور عراق کی طرف چلا گیا جماعت میں

عَمَّهِ الْحُجَّاجِ الَّذِي ظَلَمَ كَثِيرًا وَقَسَا كَثِيرًا، وَكَانَتْ لَهُ هَنَاتٌ غَيْرُ هَيْئَاتٍ
اپنے چچا زاد "حجاج" کی، وہ حجاج جس نے بہت ظلم کیا اور سنگ دلی (سختی) کی، اور اس کی تو ایسی گمناؤں کی حرکات ہیں جو آسان نہیں ہیں

وَلَكِنَّهُ هُوَ الَّذِي أَبْقَى لَنَا الْعِرَاقَيْنِ وَفَتَحَ لَنَا الْمَشْرِقَ كُلَّهُ وَالسِّنْدَ، فَبَعَثَ الْمُهَلَّبَ الْعَظِيمَ
لیکن یہ وہی جس نے ہمارے لیے اہل عراق کو باقی رکھا اور سارا مشرق اور سندھ فتح کیا، اس نے عظیم جرنیل "مہلب" کو خارجیوں کی طرف بھیجا

حَتَّى أَظْفَأَ نَارَ الْحَرْبِ الْأَهْلِيَّةِ الَّتِي حَرَمَهَا الْخَوَارِجُ وَأَرْسَلَ قُتَيْبَةَ الْعَظِيمِ حَتَّى فَتَحَ سَمَرْقَنْدَ
جس نے خارجیوں کی اندرونی سلائی ہوئی آگ بجھادی، اور عظیم کمانڈر "قتیبہ" کو بھیجا تو جس نے فتح کیا سرقند،

وَبُخَارَى وَتُرْكِسْتَانَ، وَأَوْفَدَ ابْنَ عَمِّهِ مُحَمَّدًا الْعَظِيمَ حَتَّى فَتَحَ السِّنْدَ. وَلَوْلَا الْإِيمَانُ الَّذِي
بخارا اور ترکستان کو، اور اپنے چچا زاد عظیم کمانڈر "محمد بن قاسم" کو بھیجا، جنہوں نے سندھ کو فتح کیا۔ اگر یہ ایمان نہ ہوتا جو

يَصْنَعُ الْعَجَائِبَ، وَلَوْلَا الْهَيْمَةُ الْكِبَارُ الَّتِي تُزَيِّجُ الْجِبَالَ، وَلَوْلَا الْبُطُولَةُ الَّتِي وَضَعَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ
عجیب و غریب چیزیں دکھاتا ہے، اگر یہ بلند ہمتیں نہ ہوتی جو پہاڑوں کو ہلا دیتی ہیں، اگر یہ بہادری نہ ہوتی جس کو محمد ﷺ بسایا

فِي قُلُوبِ الْعَرَبِ، لَمَّا اسْتَطَاعَ هَذَا الْجَيْشُ أَنْ يَفْطَعَ خُمْسَ مُحِيطِ الْكُرَّةِ الْأَرْضِيَّةِ، وَهُوَ مَا شِ
 عربوں کے دلوں میں، تو یہ لشکر کرہ ارض کے پانچویں حصہ کو طے نہ کر سکا، وہ بھی چل کر
 عَلَى الْأَقْدَامِ، أَوْ مُعْتَلٍ ظُهُورِ الْإِبِلِ وَالْدَّوَابِّ، مَا عَرَفَ قِطَاراً وَلَا سِيَّارَةً، وَلَا رَأَى عَلَى مَتْنٍ
 پیدل، یا اونٹ اور جانوروں کی پشت پر سوار ہو کر، یہ لوگ ریل گاڑی اور کار کو جانتے تک نہیں، نہ انہوں نے دیکھا فضا میں
 الْجَوِّ طَيَّارَةً، وَلَمَّا وَضَعَ ابْنُ الْقَاسِمِ الْحَجَرَ الْأَوَّلَ فِي هَذَا الصَّرْحِ الْهَائِلِ، وَأَدْخَلَ الشُّعَاعَةَ الْأُولَى
 اڑتے جہاز کو، جب محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے اس عظیم عمارت کا پہلا بنیادی پتھر رکھا، اور داخل کیا پہلی شعاع کو
 مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ الَّتِي أَشْرَقَتْ فِي مَكَّةَ إِلَى هَذِهِ الْقَازَةِ، وَفَتَحَ السِّنْدَ وَلَمْ تَبْلُغْ سِنُّهُ سِتّاً تَلَامِيذَ
 مکہ طلوع ہونے والے سورج کی، ہندوستان میں۔ اور جب سندھ کو فتح کیا تو اس وقت ان کی عمر نہیں پہنچی تھی ان طلباء کی عمر تک جو
 الْبِكَالُورِيَا، وَعَادَ الْيَهُودُ الْإِسْلَامَ مَرَّةً ثَانِيَةً فِي الْقُرْنِ الرَّابِعِ، عَادَ بِالْفَتْحِ عَلَى يَدِ السُّلْطَانِ الْعَظِيمِ
 بی اے کے ہو۔ چوتھی صدی ہجری میں دوسری بار یہاں اسلام کا جھنڈا لٹا، یہ لٹا اس عظیم سلطان ہاتھوں پر
 مَحْمُودُ الْغَزْنَوِيُّ، الَّذِي خَرَجَ مِنْ غَزْنَةَ وَكَانَتْ قَصْبَةً بِلَادِ الْأَفْغَانِ، وَهِيَ إِلَى الْجَنُوبِ مِنْ كَابُلِ
 جو محمود غزنوی ہیں، اور وہ افغانستان کے بڑے شہر کے ایک قصبہ ”غزنہ“ سے نکلے، یہ علاقہ کابل کے جنوب میں ہے
 توضیح اللغة:

لواء: بمعنی جھنڈا، جمع ألوية... قسا: از (ن) سخت و درشت ہونا..... ہنات: بمعنی مصیبت، جمع ہنوات.....
 ضرر مہا: از (تفعیل) بھڑکانا، روشن کرنا، از (س) بھوک یا غصہ سے بھڑکنا..... تزییح: از (افعال) جگہ سے ہٹانا، پورا کرنا،
 انجام تک پہنچانا، از (انفعال) زائل ہونا..... معتل: از (افتعال) بلند ہونا، غالب ہونا، سوار ہونا، از (ن، ف) بلند ہونا، غالب
 ہونا، از (تفعیل) چڑھنا، عالی مرتبہ بنانا، از (تفعیل) آہستہ آہستہ چڑھنا..... ظہور: ظہر کی جمع بمعنی پشت، پیٹہ.....
 قطار: بمعنی ریل گاڑی..... سیارۃ: بمعنی موٹر، کار وغیرہ... متن: بمعنی پیٹہ، چیز کا ظاہری حصہ، کتاب کی اصلی عبارت، راستہ کا
 وسط، جمع متان، متون..... الہائل: خوفناک، گھبراہٹ میں ڈالنے والا، از (ن) گھبراہٹ میں ڈالنا، از (تفعیل) گھبراہٹ
 میں ڈالنا، براد کھانا، مزین ہونا، از (افتعال) گھبراننا..... قصبۃ: جمع قصب، بمعنی شہر، یا ملک کے شہروں میں بڑا شہر، گاؤں،
 بالوں کا لپٹا ہوا کچھا۔

فَاخْتَرَقَ مَمَرٌ خَيْرٌ، الْمَضِيقُ الْمَهُولُ الَّذِي يَشُقُّ تِلْكَ الْجِبَالَ الشَّاهِقَةَ شَقًّا، وَالَّذِي تَجَزَّغُ
 پھر درہ خیبر سے گزرے جو بچ در بچ تک اور خوفناک ہے، جو بلند و بالا پہاڑوں کو چیر کر نکل جاتا ہے، وہ ایسا راستہ ہے کہ گھبراتے ہیں
 أَنْ تَسْلُكَهُ مِنْ وَعُورَتِهِ وَوَحْشَتِهِ أَسَدُ الْفَلَاحِ. وَجُنُّ اللَّيَالِي السُّودِ. ثُمَّ دَخَلَ الْهِنْدَ
 اس کی تنگی اور وحشت کی وجہ سے صحرائی شیر اور کالی راتوں کے جن بھی اسے پار کرنے سے۔ پھر وہ ہند میں داخل ہوئے
 وَخَاضَ عَشْرَاتٍ مِنَ الْمَعَامِجِ الْحَمْرِ الَّتِي يَزُقُّ فِيهَا الْمَوْتُ، وَيَشْغُلُ الدَّمُ. وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ
 اور دسیوں ایسے خونریز معرکوں میں گھے جہاں موت رقص کرتی ہے اور خون کے فوارے پھوٹتے ہیں۔ اور جمع ہوئے آپ کے خلاف
 أَمْرَاءُ الْهِنْدِ وَأَقْبَالُهَا جَمِيعًا، فَطَحَنَ أَبْطَالُهُمْ وَمَزَّقَ جُيُوشَهُمْ، وَمَطَى حَتَّى جَابَ
 ہندوستان کے امراء اور شاہان، آپ نے ان کے بہادروں کو روند، اور ان کے لشکروں کے پرچے اڑا دیے، اور چلے یہاں تک کہ گزرے
 الْبَنْجَابَ، وَاسْتَجَابَتْ لَهُ هَاتِيكَ الْبِلَادُ فَأَقَامَ فِيهَا حُكْمَ اللَّهِ، وَأَذَاقَ أَهْلَهَا عَذَابَ
 پنجاب سے، وہاں کے شہر بھی آپ کے سامنے سرگم ہو گئے، وہاں آپ نے اللہ کے احکام نافذ کیے اور چکھلایا وہاں کے باشندوں کو انصاف
 الْإِسْلَامِ. وَجَاءَ مِنْ هَذَا الطَّرِيقِ بَعْدَ أَكْثَرِ مِنْ قَرْنٍ، السُّلْطَانُ شِهَابُ الدِّينِ الْغُورِي قَوْصَلِ
 اسلامی۔ پھر صدی سے کچھ زیادہ عرصے کے بعد اسی راستے سے سلطان شہاب الدین غوری آئے، انہوں نے ملادیا
 مِنْ هَذَا الْفَتْحِ مَا كَانَ مُنْقَطِعًا، وَأَكْمَلَ مِنْهُ مَا كَانَ نَاقِصًا، وَمَلَكَ شِمَالِي الْهِنْدِ وَبَلَغَتْ جُيُوشُهُ
 اس فتح سے جو منقطع ہوا تھا، اور جو کمی تھی اسے پورا کر دیا، وہ ہندوستان کے دونوں شمالوں کے بادشاہ بن گئے، اور پہنچ گیا ان کا لشکر
 دِهْلِيَّ، فَأَوْقَدَتْ فِيهَا مَنَارَ الدَّعْوَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ، فَضَوَاتْ بَعْدَ الظُّلْمَةِ، وَأَبْصَرَتْ بَعْدَ الْعَمَى،
 دہلی تک، وہاں انہوں نے اسلامی دعوت کی شمعیں روشن کیں، تو دہلی اندھیروں کے بعد روشنی میں آگیا، اندھا پن کے بعد دیکھنا ہو گیا
 وَكَوَى فِي أَرْجَائِهَا الصَّوْتُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ بَطْنِ مَكَّةَ، صَوْتُ الْمُؤَذِّنِ يُنَادِي فِي قَلْبِ الْهِنْدِ
 اور وہاں کے کونوں میں ایسی آواز گونجی اُٹھی جو مکہ کے بچ سے نکل تھی، ہندوستان کے وسط میں مؤذن کی آواز پکار پکار کر کہہ رہی تھی
 ذَاتِ الْأَزْبَابِ وَالْأَلِهَةِ وَالْأَصْنَامِ، إِنَّ خَابَتْ إِلَهَتُكُمْ وَهَوَتْ أَصْنَامُكُمْ، إِنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ
 کئی خداؤں، معبودوں اور بتوں کے بھاریوں کو، کہ تمہارے معبود نامراد ہو گئے، تمہارے بت گر گئے، معبود صرف وہی ایک ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. قَامَتْ فِي الْهِنْدِ حُكُومَةُ إِسْلَامِيَّةٌ قَرَارَتَهَا دَعَاءُ

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم ہوگئی جس کا دار الخلافہ دہلی تھا،

توضیح اللغة:

اخترق: از (افتعال) بمعنی جھوٹ گھڑنا، از (ن، ض) بمعنی پھاڑنا، جھوٹ گھڑنا..... ممر: بمعنی: پشت ...
الشاهقة: از (ف، ض، س) بلند ہونا، جما دینا، گدھے کا ریکنا، رونے میں سکی لینا، از (تفعیل) نظریں جما دینا.....
وعورية: از (ک، ض، س) سخت ہونا، دشوار گزار ہونا، از (تفعیل) سخت بنانا، ہٹانا، از (افعال) دشوار ہونا..... الفلا: وسیع
بیابان، دیگر جمع فلوات، فلی، فلی بھی آتی ہیں..... یوقص: از (ن) بمعنی ناچنا، اضطراب کرنا، از (افعال و تفعیل) بمعنی
نچانا..... طحن: از (ف) بمعنی گندم پینا، ہلاک کرنا..... ملق: از (تفعیل) بمعنی چیر چیر کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، از (ن، ض)
ٹکڑے کرنا، پھاڑنا..... المعامع: لڑائیاں، فتنے، المعمع کی جمع، از (فعللہ) جلدی کام کرنا، سخت جنگ کرنا، جنگ میں
لڑنے والوں کا شور و غل کرنا..... اقیال: القیل کی جمع، بمعنی ریکس، حمیر کے بادشاہوں کا لقب، اونٹنی جس کو دوپہر میں دوہا جائے،
از (تفعیل) دوپہر میں سونا، مشابہ ہونا..... جاب: از (ن) بمعنی طے کرنا، تراشا، کاٹنا، گریبان بنانا... اذاق: از (افعال)
بمعنی چکمانا، از (ن) بمعنی چکمانا... دوی: از (تفعیل) اگر جتنا، گنگناہٹ سنائی دینا، چڑھنا، از (س) محبت کرنا، از (افعال)
گرنا، بڑھنا..... خابت: از (ض) بمعنی نا کامیاب ہونا، محروم ہونا۔

وَبَيْنَمَا كَانَ قُطْبُ الدِّينِ أَيْبَكُ قَائِدُ السُّلْطَانِ الْغُورِي يَفْتَحُ الْمَدْنَ بِسَيْفِهِ كَانَ الشَّيْخُ مُعِينٌ

جس وقت سلطان غوری کا سپہ سالار قطب الدین ایبک شہر دہلی کو اپنی تلوار سے فتح کر رہا تھا اس وقت شیخ معین الدین

الدِّينِ الْحِمْيَرِيُّ يَفْتَحُ الْقُلُوبَ بِدَعْوَتِهِ فَدَخَلَ النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ أَفْوَاجًا. وَكَانَ هَذَا الْفَتْحُ أَبْلَى

چشتی رحمہ اللہ دعوت سے دلوں کو فتح کر رہے تھے، لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے، یہ فتح بہت زیادہ پائیدار

وَأَخْلَدَ. وَكَانَ مِنْهُ الْيَوْمَ ثَمَانُونَ مَلِيُوتًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي بَاكِسْتَانِ وَأَرْبَعُونَ مَلِيُوتًا غَيْرُهُمْ فِي هِنْدُوسْتَانِ

اور دیر پا رہی۔ آج انہی کے فیض سے پاکستان میں اسی ملین (آٹھ کروڑ) اور ہندوستان میں چالیس ملین (چار کروڑ) مسلمان ہیں

وَسَيَبْقَى الْإِسْلَامُ فِي تِلْكَ الدِّيَارِ إِلَى آخِرِ الزَّمَانِ. وَوَلَّى الْمَلِكُ بَعْدَ السُّلْطَانِ الْغُورِيِّ قَائِدَهُ

اور اسلام اس علاقے میں آخر زمانہ تک باقی رہے گا۔ (انشاء اللہ) اور حکومت سنہالی سلطان غوری کے بعد ان کے سپہ سالار

قُطِبَ الدِّينَ، الَّذِي فَتَحَ دِهْلِيَّ وَبَدَأَ بِهِ عَهْدَ الْمَمَالِيكِ وَكَانَ مِنْهُمْ مُلُوكُ
 قطب الدین نے جس نے دہلی فتح کیا تھا، اور اسی سے بادشاہوں کا دور شروع ہو گیا، ان میں سے کچھ تو بادشاہ تھے
 عِظَامٌ حَقًّا، مِنْهُمْ قُطِبُ الدِّينِ هَذَا بَابُ مَنَارَةِ قُطِبٍ (قُطِبٌ مِيعَانُ) الَّذِي يَقِفُ الْيَوْمَ أَمَامَ عَظَمَتِهَا
 واقعہ بڑے، ان میں سے ایک یہی قطب الدین، جو اس قطب مینار کا بانی ہے، جس کی عظمت کے سامنے آج ٹھہرتا ہے
 كُلُّ سَائِحٍ يَرِدُ دِهْلِيَّ، وَشَمْسُ الدِّينِ الْاَلْتَمَشِ وَغِيَاثُ الدِّينِ يَلْبَنُ. ثُمَّ جَاءَ الْخُلُجُ وَكَانَ مِنْهُمْ
 ہر سیاح جو دہلی آتا ہے۔ اور (ان بادشاہوں میں سے) شمس الدین آتش اور غیاث الدین بلبن ہیں۔ پھر خلجی آئے، ان میں سے
 الْمَلِكُ الْعَظِيمُ علاء الدِّينِ الْخُلُجِي الَّذِي عَدَلَ فِي النَّاسِ وَضَبَطَ الْبِلَادَ وَبَسَطَ الْأَمْنَ وَأَوْغَلَ
 ایک بادشاہ علاؤ الدین خلجی تھے، جس نے لوگوں میں عدل و انصاف قائم کیا، شہروں کو منظم کیا، اور امن پھیلایا اور دور تک چلا گیا
 فِي الْهِنْدِ. وَجَاءَ مِنْ بَعْدِهِمْ آلُ تَغْلِي. وَكَانَ مِنْهُمْ الْمَلِكُ الصَّالِحُ الْمُصْلِحُ فَيَرُوزُ، ثُمَّ جَاءَ اللُّودِيُّونَ
 ہندوستان میں۔ اس کے بعد آل تغلق آئے، ان میں ایک اصلاح کن نیک بادشاہ فیروز تھے، پھر لودھی آئے
 وَكَانَ فِي أَحْمَدَ آبَادٍ مُلُوكٌ وَذَكَرُوا النَّاسَ بِالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ كَمُظَفَّرِ الْحَلِيمِ الْكُجَرَاتِي.
 اور احمد آباد میں ایسے بادشاہ آئے جنہوں نے لوگوں کو خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی یادیں تازہ کر دیں، جیسے مظفر حلیم کجراتی

توضیح اللغة:

قرارة: بمعنی دار الحکومت، دار الخلافۃ..... یقف: از (ض) بمعنی ٹھہرنا، کھڑا ہونا، از (افعال) بمعنی کھڑا کرنا.....
 بسط: از (ن) بمعنی پھیلانا، وسیع ہونا، از (ی) بمعنی بسیط ہونا..... أوغل: از (افعال) دُمن کے ملک میں دور تک گھستے ہوئے
 چلے جانا، از (تفعّل) جانا اور دور تک جانا، از (ض) جانا اور دور تک جانا، داخل ہو کر چھپنا، از (افعال) داخل کرنا، تیز چلنا،
 دُمن کے ملک میں دور تک گھستے ہوئے چلے جانا، پوری طرح جدوجہد کرنا۔

وَكَانَ لِلْعُلَمَاءِ فِي دَوْلَةِ الْمَمَالِيكِ دَوْلَةٌ أَكْبَرُ مِنْهَا، وَكَانَ لَهُمْ سُلْطَانٌ أَكْبَرُ مِنْ سُلْطَانِ الْمُلُوكِ
 بادشاہوں کی حکومت کے دوران علماء کی بھی ایک حکومت تھی جو ان سے بڑھ کر تھی، ان کا بھی ایک بادشاہ تھا جو ملکوں کے سلاطین سے بڑا تھا

وَلَقَدْ رَوَىٰ أَخُوْنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ الْحُسَيْنِيُّ الْقُدَوِيُّ أَنَّ السُّلْطَانَ شَمْسَ الدِّينِ الْاَلْتَمَشَ الَّذِي
 انہی کے بارے میں ہمارے بھائی ابوالحسن علی القدوی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ سلطان شمس الدین آتش ایسے آدمی تھے
 دَانَتْ لَهُ الْبِلَادُ كُلُّهَا (وَكَانَ فِي الْقُرْنِ السَّابِعِ الْهَجْرِيِّ) وَخَضَعَ لَهُ مُلُوكُ الْهِنْدِ جَمِيعًا. كَانَ
 تمام شہر جن کے تابع تھے (یہ واقعہ ساتویں ہجری کا ہے) ہند کے تمام بادشاہ ان کے فرمانبردار تھے، وہ
 يَسْتَاذِنُ عَلَى الشَّيْخِ بِمُخْتَارِ الْكُفَى، فَيَدْخُلُ زَاوِيَتَهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ تَسْلِيمَ الْمُلُوكِ عَلَى
 شیخ بختار کعلی رحمہ اللہ کے حجرہ میں داخل ہونے کے لیے ان سے اجازت مانگتے اور ایسے سلام کرتے جیسے غلام سلام کرتے ہیں
 الْمَلِكِ وَلَا يَزَالُ يَكْبِسُ رِجْلَيْهِ وَيَخْدِمُهُ وَيَنْدَرِفُ الدُّمُوعَ عَلَى قَدَمَيْهِ حَتَّى يَدْعُوَ لَهُ الشَّيْخُ
 اپنے بادشاہ کو، ہمیشہ ان کے پاؤں دباتا، خدمت کرتا اور ان کے قدموں پر آنسو بہاتا رہتا، یہاں تک کہ شیخ اس کے لیے دعا کرتے
 وَيَأْمُرُهُ بِالْإِنْعِرَافِ. وَإِنَّ عَلَاءَ الدِّينِ الْخَلْجِيَّ أَكْبَرَ مُلُوكِ الْهِنْدِ فِي زَمَانِهِ اسْتَأْذَنَ الشَّيْخَ
 اور اسے واپس جانے کا حکم دیتے۔ اور علاؤ الدین خلجی اپنے زمانے میں ہندوستان کا بڑا بادشاہ تھا اس نے اجازت مانگی، شیخ
 نِظَامَ الدِّينِ الْبَدَايُونِيَّ الْيَهْلُوكِيَّ فِي أَنْ يَزُورَهُ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ الشَّيْخُ. وَلَمَّا مَرَّضَ الشَّيْخُ الدَّوْلَةَ
 نظام الدین بدایونی دہلوی رحمہ اللہ سے زیارت کے لیے تو شیخ نے اسے اجازت نہیں دی۔ اور جب بیمار ہوئے شیخ، دولہ
 أَبَادِي الْمَقْتَبِ وَأَشْرَفَ عَلَى الْمَوْتِ عَادَهُ السُّلْطَانُ إِبْرَاهِيمَ الشَّرْقِيُّ
 آبادی، مفسر، اور قریب ہوئے موت کے، تو بادشاہ سلطان ابراہیم شرقی نے ان کی عیادت کی
 توضیح اللغة:

دانت: از (ن) کزور ہونا، گھٹیا ہونا، از (تفعیل) ترتیب دینا، رجسٹر میں نام لکھنا، از (ن) گھٹیا ہونا، از (تفعیل)
 پورے طریقے سے مستغنی ہونا..... یکبس: از (ض) جھینپنا اور حملہ کرنا، از (س) بڑے سروالا ہونا، از (تفعیل) گھس پڑنا، جسم
 کو ہاتھوں سے مل کر نرم کرنا..... یدلوف: از (تفعیل) بہانا، قریب الکرگ کرنا۔

وَدَعَا عِنْدَ رَأْسِهِ أَنْ يَكُونَ هُوَ (أَيِ السُّلْطَانِ) فِدَاءَهُ مِنَ الْمَوْتِ. وَكَانَتْ زَاوِيَةُ نِظَامِ الدِّينِ
 اور آپ کے سر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی کہ شیخ کی جگہ انہیں موت آجائے۔ اور خانقاہ شیخ نظام الدین

الْبَدَائِيُونِ أَحْقَلَ بِالْقَصَادِ وَأَزْخَرَ بِالنَّاسِ مِنْ قَصْرِ الْمَلِكِ وَكَانَ سُلْطَانُهُ الرُّوحِيُّ أَعْظَمَ مِنْ
 بدایونی کی، زیادہ بھری ہوئی مریدین سے، اور زیادہ زینت والی ہوئی لوگوں کے نزدیک شای کل کے مقابلے میں، اور ان کی روحانی بادشاہت زیادہ بڑی ہوئی
 سُلْطَانِ الْمَلِكِ الْمَادِّي. كَانَ ذَلِكَ يَا سَادَّةُ لَنَا تَجَرَّدَ هَؤُلَاءِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَثْوَابِ الْمَطَامِيعِ
 مادی بادشاہ کی سلطنت سے۔ توجناب! (علماء کو خطاب) یہ یقیناً ہوا جب یہ علماء لالچ کے کپڑوں سے فارغ ہوئے
 وَالرَّغَبَاتِ وَزَهَدُوا بِمَا فِي أَيْدِي الْمُلُوكِ فَسَعَى إِلَى أَبْوَابِهِمُ الْمُلُوكُ
 اور رغبت کے (کپڑوں سے)، اور بادشاہوں کے پاس موجود چیزوں سے بے تعلق ہوئے، تو بادشاہ ان کے دربار میں دوڑے چلے آئے
 وَتَزَعُّوا حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوبِهِمْ فَالْقَتَ بِنَفْسِهَا عَلَى أَقْدَامِهِمُ الدُّنْيَا. وَفِي عَهْدِ السُّلْطَانِ إِبْرَاهِيمَ
 انہوں نے دنیا کی محبت اپنے دل سے نکال دی، تو دنیا نے اپنے آپ کو ان کے قدموں میں ڈال دیا۔ اور سلطان ابراہیم لودھی کے زمانہ
 الْوُدِيِّ سَنَةَ ٩٣٣ هـ جَاءَ بَابُرُ حَفِيدُ تَيْمُورُ لَنُكَ مِنْ كَابُلٍ وَكَسَّرَ جُيُوشَ الْوُدِيِّ وَكَانَتْ مِائَةُ أَلْفٍ
 ٩٣٣ھ میں بادشاہ تیمورنگ کا پوتا بابر کابل سے آیا اور اس نے لودھی کے لشکر کی کمر توڑ دی، حالانکہ یہ (لودھی) ایک لاکھ تھے
 بِأَثَلِي عَشَرَ أَلْفًا مِنْ فُرْسَانِ الْمُغْلِ الْمُسْلِمِينَ وَأَسَّسَ حَوْلَةَ الْمُغْلِ الَّتِي كَانَتْ أَكْثَرُ النُّوَلِ
 مغل مسلمان شاہسواروں کو لیکر آیا جن کی تعداد بارہ ہزار تھی، انہوں نے مغلیہ حکومت کی بنیاد رکھی، جو سب سے بڑی حکومت
 الْإِسْلَامِيَّةِ فِي الْهِنْدِ وَكَانَ مِنْ مُلُوكِهَا الْمَلِكُ الصَّالِحُ أَوْزُنْكَ زَيْبُ. وَلَمَّا مَاتَ بَابُرُ وَوَلَّى
 اسلامی تھی ہندوستان میں، اس کے بادشاہوں میں سے ایک نیک پارسا بادشاہ اورنگ زیب تھے۔ جب بابر مر گیا اور حکمران بنا
 ابْنَهُ هَمَايُونُ وَقَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ عَصَائِي لَمْ يَكُنْ مِنْ بَيْتِ الْمَلِكِ وَلَكِنْ كَانَتْ لَهُ هِمَمُ الْمُلُوكِ
 اس کا بیٹا ہمایوں، اس پر ایسے شریف آدمی نے حملہ کر دیا جو بادشاہ کے خاندان سے نہیں تھا، لیکن وہ بادشاہوں جیسی ہمت رکھتا تھا

توضیح اللغة:

أحقل: از (ض) کثرت سے جمع کرنا، میتل کرنا، از (تفعیل) اچھی طرح جمع کرنا، زینت دینا، از (افتعال) جمع
 ہونا، لباب بھرنا، میتل کرنا، از (تفعیل) اچھی طرح جمع کرنا، زینت دینا، از (افتعال) جمع ہونا، بھرنا، مبالغہ کرنا.....
 قصاد: قاصد کی جمع بمعنی قصیدہ پڑھنے والے..... از خور: از (ف) آراستہ کرنا، خوش کرنا، فخر کرنا، چڑھنا، موجزن ہونا، از

(مفاعله) فخر میں مقابلہ کرنا، از (تفعل) دریا یا وادی کا چڑھنا اور موج مارنا..... نزعوا: از (ف) بمعنی کھینچنا..... أَلْقَتْ: از (افعال) بمعنی ڈالنا..... حَفِيدَ: بمعنی پوتا، جمع حفدة۔

فَانْتَزَعَ الْبِلَادَ مِنْهُ وَاَقَامَ دَوْلَةً. كَانَتْ تَاجِدَةً فِي الدُّوَلِ، وَنَظَّمَتِ الْإِدَارَةَ وَالْمَالِيَّةَ
 اس نے ہایوں سے شہر چھین لیے اور ایک ایسی حکومت قائم کی، جو حکومتوں میں بہت کم تھی، اور اس نے منظم کیا حکومتی ادارے، مالی نظام
 وَالْجَيْشَ تَنْظِيمًا لَّهُمْ يُسَبِّقُ إِلَى مِغْلِهِ. هُوَ السُّلْطَانُ شَيْخُ شَاهِ السُّورِيَّ، وَلَمَّا مَاتَ عَادَ الْمُلْكُ
 اور فوج کو ایسا منظم کیا کہ جس کی پہلے مثال نہیں ملتی، وہ بادشاہ شیرشاہ سوری تھا، جب وہ مر گیا تو بادشاہت لوٹی
 إِلَى ابْنِ هُمَايُونٍ وَهُوَ الْأَمْبَرَاظُورُ أَكْبَرُ، وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُلُوكِ. حَكَمَ الْهِنْدَ كُلَّهَا إِلَّا قَلِيلًا.
 ہایوں کے بیٹے امبراطور اکبر کے پاس، اور وہ بہت بڑے بادشاہوں میں سے تھا، اس نے تموزے سے کے علاوہ پورے ہندوستان پر حکومت کی
 وَظَالَ حُكْمُهُ فَكَفَّرَ فِي آخِرِ أَيَّامِهِ بِاللَّهِ وَأَكْرَمَ النَّاسَ عَلَى الْكُفْرِ.
 اس کی حکومت لمبے عرصے تک رہی، اس نے آخری ایام میں اللہ کا انکار کر کے لوگوں کو کفر پر مجبور کرنا شروع کر دیا
 وَابْتَدَعَ لَهُمْ دِينًا جَدِيدًا، وَأَزَالَ مَعَالِمَ الْإِسْلَامِ وَأَبْطَلَ شَعَائِرَهُ وَكَانَ مَعَهُ الْجَيْشُ وَكَانَ مَعَهُ
 اور ان کیلئے ایک نیا دین گھڑا، اسلام کی علامات کو مٹا دیا، اسلامی شعائر کو ختم کر دیا، اس کے پاس فوج تھی، اور اس کے ساتھ
 الْأَمْرَاءُ، وَكَانَتِ الْبِلَادُ كُلُّهَا فِي يَدِهِ. فَمَنْ يَقُومُ فِي وَجْهِهِ وَمَنْ يَنْصُرُهُ الْإِسْلَامَ وَمَنْ يُدَافِعُ عَنِ الدِّينِ؟
 امراء تھے، شہر اس کے قبضے میں تھے، اس صورت حال میں اس کا مقابلہ کون کرتا، کون اسلام کی مدد کرتا اور کون دین کا دفاع کرتا؟
 لَقَدْ قَامَ بِذَلِكَ شَيْخٌ ضَعِيفُ الْجِسْمِ، قَلِيلُ الْمَالِ وَالْجَاهِ وَالْأَعْوَانِ وَلَكِنَّهُ قُوِيَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ
 البتہ اس کے مقابلے کے لیے ایک کمزور جسم، کم مال، کم مرتبہ اور کم مددگاروں والے شیخ کھڑے ہوئے، لیکن وہ اللہ پر مضبوط ایمان والے
 كَبِيرُ النَّفْسِ وَالْقَلْبِ. قَدْ اسْتَضَعَرَ الدُّنْيَا فَهُوَ لَا يَحْفِلُ بِكُلِّ مَا فِيهَا مِنْ مَالٍ وَمَتَاعٍ وَلَذَائِدِ
 بڑے مضبوط نفس و دل کے مالک تھے، انہوں نے دنیا کو حقیر سمجھا، اور وہ پرداہ نہیں کرتا تھا جو کچھ اس میں ہے، مال، منصب، اور لذتوں میں سے
 وَاسْتَهَانَ بِالْحَيَاةِ فَهُوَ لَا يَمِيلُ عَلَى آتِي حَنْبٍ كَانَ فِي اللَّهِ مَضَرَعُهُ. هُوَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ
 انہوں نے زندگی کو کتر سمجھا، چنانچہ انہیں کوئی پرداہ نہ تھی کہ اللہ کے راستے میں کس کدوٹ کریں گے، یہ شیخ احمد

السُّرْهَنْدِيُّ وَلَمْ يَكُنْ يَطْمَعُ بِاصْلَاحِ الْأَمِيرِ أَطُورٍ، وَلَا يَجِدُ فِيهِ أَمَلًا، فَجَعَلَ
 سرہندی رحمہ اللہ تھے، انہیں بادشاہ امیراطوری کی اصلاح کی کوئی فکر نہ تھی، نہ اس کی کوئی امید تھی، لہذا انہوں نے شروع کیا
 يَتَّصِلُ بِالْقَوَادِ الصَّغَارِ وَبِالْحَاشِيَةِ وَيَعِدُّ لِلْإِنْقِلَابِ شَامِلٍ لَا لِإِنْقِلَابِ
 چھوٹے چھوٹے قائدین اور بادشاہ کے مقربین سے ملنا، اور ایک عمومی انقلاب کی تیاری کرنے کے، یہ کوئی انقلاب
 عَسْكَرِيٌّ قَوْرِيٌّ، بَلْ لِإِنْقِلَابِ رَوْحِيٍّ فِكْرِيٍّ، وَكَانَ يُزِيلُ الرِّسَائِلَ تَلْتَهَبُ بِالْحَمَاسَةِ الدِّينِيَّةِ
 فوجی نہیں تھا، بلکہ ایک روحانی فکری انقلاب تھا، آپ ان کی طرف خطوط بھیجتے، جن کے ذریعے بھڑکاتے ان کی دینی غیرت (سختی)
 وَالْعَاطِفَةِ وَالْإِيْمَانِ. وَلَمَّا مَاتَ أَكْبَرُ وَوَلَّى ابْنُهُ جَهَانَكِيْر، اسْتَطَاعَ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ مَعْصُومٌ
 نرم دلی (شفقت) اور ایمان کو۔ جب اکبر مر گیا اور اس کا بیٹا جہانگیر حکمران بنا، تو قادر ہو سکے شیخ محمد معصوم سرہندی
 السُّرْهَنْدِيُّ ابْنُ الشَّيْخِ السُّرْهَنْدِيِّ أَنْ يُشْرِفَ عَلَى تَرْبِيَةِ طِفْلِ صَغِيرٍ، هُوَ أَحَدُ حَفَدَةِ جَهَانَكِيْرٍ۔
 جو کہ شیخ سرہندی کے بیٹے تھے، اس بات کی کہ ایک چھوٹے بچے کی تربیت پر توجہ دیں۔ جو کہ جہانگیر کے پوتوں میں سے ایک ہے
 توضیح اللغة:

وَلَب: از (ض) پہنچنا، از (تفعیل) گدی پر بٹھانا، فرش بچھانا، از (افعال) کدوانا..... عصامی: عالی ہمت، بڑا
 آدمی، ذاتی شرافت رکھنے والا، از (ض) کمائی کرنا، روک لینا، از (افتعال) ہاتھ سے پکڑنا، گناہ سے باز رہنا، باندھنا، از
 (افعال) پکڑنا، لازم ہونا..... ازال: از (افعال) بمعنی ڈھانا، از (ن) بمعنی زائل ہونا، سورج کا ڈھلنا... أعوان: عون کی
 جمع بمعنی مددگار... الأمیراطور: بمعنی شہنشاہ... القواد: القائد کی جمع بمعنی قیادت کرنے والا، کمانڈر، از (ن) آگے آگے
 چلنا، لشکر کا سردار ہونا..... تلتہب: از (افتعال) آگ بگڑکانا، از (افعال) (تفعیل) آگ بھڑکانا، دوڑنے میں غبار اڑانا،
 غضبناک ہونا، پے درپے کوندنا، از (س) شعلہ بھڑکنا، از (س) پیاسا ہونا، از (تفعیل) آگ بھڑکانا، غصہ سے جلنا.....
 الحماسة: بمعنی دلیری معاملہ میں سختی، از (س) بمعنی سخت ہونا، دلیر ہونا، از (ض، ن) غضبناک کرنا..... حفدة: حافد کی جمع
 بمعنی پوتا، مددگار، تابع، خادم..... بعد: از (افعال) بمعنی تیار کرنا، حاضر کرنا، از (تفعیل) بمعنی شمار کرنا۔

وَلَمْ يَكُنْ هَذَا الطِّفْلُ أَكْبَرُ إِخْوَتِهِ، وَلَا كَانَ وَلِيَّ الْعَهْدِ وَلَمْ يَكُنْ يُؤْمَلُ لَهُ أَنْ يَلِيَ الْمُلْكَ،
 اور یہ بچہ بھائیوں میں نہ تو بڑا تھا، نہ ولی عہد تھا اور نہ ہی امید تھی کہ یہ حکومت سنبھالے گا،

وَلَكِنَّ الشَّيْخَ وَضَعَ فِي تَرْبِيَّتِهِ جَهْدَهُ وَبَذَلَ لَهُ رِعَايَتَهُ كُلَّهَا. فَتَشَأَّ نَشَأَةً طَالِبٍ فِي مَنْدَسَةِ
 لَيْكِن فُتِحَ فِيهِ اس کی تربیت کرنے میں اپنی پوری کوشش صرف کی، اور اپنی تمام توجہات خرچ کر دی، تو اس نے ایسے پرورش پائی جیسے طالب علم پرورش پاتا ہے۔
 دِیْنِیَّةٍ دَاخِلِیَّةٍ بَيْنَ الْمَشَافِخِ وَالْمُعَلِّسِينَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ وَجُودَهُ وَالْفِقْهَ الْحَنْفِيَّ وَبَرَعَ
 دینیہ کے اندر مشائخ اور اساتذہ کے درمیان، اس نے قرآن پڑھا، اور اس کو تجوید کے ساتھ پڑھا، فقہ حنفی پڑھی اور کمال حاصل کیا
 فِيهِ. وَالْحُطَّ وَأَتَقَنَهُ وَالْكَهْ بِعُلُومِهِ عَصْرَهُ وَرُبِّيَ مَعَ ذَلِكَ عَلَى الْفُرُوسِيَّةِ وَكُتِبَ عَلَى الْقِتَالِ.
 اس میں، خوشخطی سیکھی اور خوب مہارت کے ساتھ سیکھی، عصری تعلیم پر بھی توجہ رکھی، اس کے ساتھ ساتھ گھڑسواری اور جنگی تربیت بھی دی گئی۔
 وَلَمَّا مَاتَ جِهَانُكِيُزُ وَوُلِّيَ شَاهُ جِهَانَ وَلَّى كُلًّا مِنْ أَبْنَائِهِ قَظْرًا مِنْ أَقْطَارِ الْهِنْدِ وَكَانَ نَصِيبُ
 جب جہانگیر مر گیا اور شاہ جہاں حکمران بنا، تو اس نے ہر بیٹے کو ہندوستان کے ایک ایک حصے کا حاکم بنا دیا تو تھا حصہ
 هَذَا الْغُلُّ وَهُوَ (أَوْزَنْكَ زَيْبٍ) وَلَايَةِ الدَّاكِنِ. وَكَانَ لِشَاهُ جِهَانَ زَوْجَةٌ لَا تَطِيرُ بِحُسْنِهَا فِي الْحُسْنِ
 اس بچے کا دکن کا علاقہ، اور یہ (بیٹا اورنگ زیب) تھا۔ شاہ جہاں کی ایک بیوی تھی، جس کے حسن کی کوئی مثال نہ تھی،
 وَ لَا مَوْثِلَ لِحَبِّهِ إِلَّاهَا فِي الْحُبِّ هِيَ (مُمْتَازُ مَحَلِّ) فَمَاتَتْ. فَرَقَاَهَا وَ لَكِنْ
 نہ شاہ جہاں کی اس کے ساتھ محبت کی کوئی مثال تھی، وہ ممتاز محل تھی، وہ فوت ہو گئی، شاہ جہاں نے اس پر مرثیہ پڑھا، لیکن
 لَا بِقَصِيدَةٍ مِنَ الشُّعْرِ، وَخَلَدَهَا وَ لَكِنْ لَا بِصُورَةٍ وَ لَا بِمَنْتَالٍ. لَقَدْ رَقَاَهَا فَخَلَدَهَا
 اشعار کا کوئی قصیدہ نہیں کہا، اس کو ہمیشہ باقی رکھا لیکن اس کی تصویر یا مورتی بنا کر نہیں، البتہ اس نے مرثیہ کہا اور اسے ہمیشہ باقی رکھا
 بِقِطْعَةٍ فَتِيَّةٍ مِنَ الرُّخَامِ مَا قَالَ الشَّاعِرُ. قَصِيدَةً أَشْعَرَ مِنْهَا، وَلَا تَحْنُ مُوسِيْقِيٌّ أَغْنِيَةً أَعْدَبَ مِنْهَا.
 ایک سنگ مرمر کے فنی شاہکار سے، کسی شاعر نے اس جیسا قصیدہ نہیں کہا، اور نہ کسی گانے والے نے اس سے شیریں ترنم مرثیہ گایا،
 وَلَا صَوَّرَ مُصَوِّرٌ لَوْحَةً أَرْوَعَ مِنْهَا. فَهِيَ شِعْرٌ، وَهِيَ أَغْنِيَةٌ وَهِيَ صُورَةٌ وَهِيَ أَعْظَمُ تَحْفَةٍ
 اور نہ ہی کسی نقشہ نگار نے اس سے عمدہ تصویر بنائی، وہ ایک شعر بھی ہے، وہ گانا بھی ہے، وہ تصویر بھی ہے اور ایک بڑا تحفہ بھی ہے
 فِي قَبْرِ الْعُمَرَاءِ هِيَ تَاجُ مَحَلِّ. هَذَا الْمِثْلُ الْعَجِيبُ أَحْمَقُ بِحَبَالِهِ الدُّنْيَا، وَمَا زَالَ يُنْذِرُهَا
 فن تعمیر میں، وہ تاج محل ہے۔ یہ ایسی عجیب و غریب عمارت ہے جس کی خوبصورتی سے دنیا حیران ہے اور ہمیشہ حیران کر رہی ہے

توسیع اللغة:

جود: از (تفعیل) بمعنی خوبصورت بمعنی خوبصورت بنانا، عمدہ بنانا، از (ن) بمعنی عمدہ ہونا، از (افعال) بمعنی اچھا بنانا
 برع: از (ن، س، ی) علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہونا، چڑھنا، از (تفعیل) صدقہ کرنا، تبرع کرنا اتقنہ: از
 (افعال) مضبوطی سے کرنا، از (تفعیل) پیداوار زیادہ ہونے کے لئے زمین کو سینچنا۔ درب: از (تفعیل) بمعنی عادی بنانا،
 مشق کرانا، از (س) عادی ہونا، شوقین ہونا۔۔۔ الطفل: بمعنی بچہ، ہر چیز کا چھوٹا، جمع اطفال۔

وَالَّذِي لَآن فِيهِ الرُّخَامُ لِهُذِهِ الْأَيْدِي الْعَبْقَرِيَّةِ فَجَعَلَتْ مِنْهُ أَجْمَلُ بِنَاءٍ شِيدَ عَلَى ظَهْرِ
 یہ وہ عمارت ہے جس میں سنگ مرمر ماہر ہاتھوں میں موم ہو گیا، تو انہوں نے اس سے بنائی خوبصورت ترین عمارت روئے
 هَذِهِ الْأَرْضِ بِلَا خِلَافٍ، وَنَقَشَتْهُ هَذَا النَّقْشَ الَّذِي لَمْ يُعْرِفْ قَطُّ نَقْشٌ فِي مِثْلِ دَقَّتِهِ وَفَتْهِ وَبُحْرِهِ.
 زمین پر، بلا شک و شبہ، اور اس کو ایسے نقش و نگار سے نقش کیا کہ اس جیسے نقش و نگار ایسی دقت، فن کاری اور سحر انگیزی کہیں دیکھی نہیں گئی
 هَذَا الْقَبْرِ الَّذِي يَأْتِي الْيَوْمَ السَّيَّاحُ وَنَحْنُ (مَنْ) أَقْضَى أَمِيرًا كَا إِلَى (أَكْرَه) قُرْبَ دِهْلِي لِيُشَاهِدَهُ
 یہ وہ مقبرہ ہے جہاں آج بھی سیاح آتے ہیں ہماری مراد امریکا سے آکرہ آتے ہیں، جو کہ دہلی کے قریب ہے، تاکہ اس کو دیکھیں
 وَيَسْمَعُوا قِصَّتَهُ وَهِيَ أَعْظَمُ قِصَصِ الْحُبِّ عَلَى الْإِطْلَاقِ. لَقَدْ صَدَّعَ مَوْتُ هَذِهِ الزَّوْجَةَ الْحَبِيبَةَ
 اور اس کا قصہ سنیں، وہ علی الاطلاق محبت کے قصوں میں سے عظیم تر قصہ ہے۔ تحقیق پارہ پارہ کر دیا اس محبوب بیوی کی موت نے
 الْأَمِيرًا طَوْرَ الْعَظِيمِ، فَزَهَّدَ فِي دُنْيَاةٍ لَأَنَّهَا كَانَتْ هِيَ دُنْيَاةَ وَحَقَّرَ مُلْكَ
 اس عظیم بادشاہ کے جگر کو، اس کے بعد اس نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر لی، کیوں کہ وہی اس کی دنیا تھی، اور حقیر سمجھا بادشاہت
 الْهِنْدِ. لَأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ عِنْدَهُ مِنْ مُلْكِ الْهِنْدِ. وَلَمْ يَعُدْ لَهُ أَرْبَ
 ہندوستان کو، کیوں کہ اس کی بیوی اس کے نزدیک بادشاہت ہند سے بڑھ کر تھی، اور اس کو چاہت نہ رہی
 بَعْدَهَا إِلَّا أَنْ يُمْلَخَ مِنْ حَاضِرِهِ وَيُوْغَلَ بِذِكْرِيَّاتِهِ فِي مَسَارِبِ الْمَاضِي، لِيَعِيشَ بِخَيَالِهِ
 بیوی کے بعد، مگر یہ کہ زمانہ حال سے نجات پالے، اور ماضی کے جھروکوں میں اس کی یادوں میں کھو جائے، تاکہ وہ زندہ رہے اپنے خیال میں

مَعَهَا. وَيَسْتَرُوحَ رِيَّاهَا وَيَسْتَجْلِي بَجَالِهَا. وَيَسْمَعُ خَفِيَ نَجْوَاهَا. وَيُحِصُّ حَرَارَةَ أَنْفَاسِهَا.

اس کے ساتھ، اس کی خوشبو سونگے، اس کے جمال کا نظارہ کرے، اس کی چھپی ہوئی سرگوشیوں کو سنے، اور اس کے سانس کی حرارت کو محسوس کرے

ثُمَّ اسْتَعَالَ حُبَّهُ إِيَّاهَا حُبًّا لِهَذَا الْقَبْرِ الَّذِي شَادَهُ لَهَا. فَجَنَّ بِهِ جُنُودًا. وَصَارَ يُحِشُّ فِي بُرُودَتِهِ حَرَارَتَهَا.

پھر اس کی محبت اس سے، اُس قبر کی طرف تبدیل ہوگئی، جسے اس نے اس کی یاد میں بنایا تھا، وہ مجنون ہو گیا، وہ قبر کی ٹھنڈک میں اس کی حرارت کو محسوس کرتا تھا

وَفِي جُمُودِهِ خَطَرَائِبُهَا. وَفِي صَمْتِهِ حَدِيثُهَا. وَانْصَرَفَ عَنِ الْمَلِكِ وَاهْلِهِ

قبر کی جمودت میں بیوی کی دھڑکنوں کو، اس کی خاموشی میں بیوی کی باتوں کو محسوس کرتا، بادشاہت سے منہ موڑ لیا اور اسے غافل چھوڑ دیا،

فَوَقَّبَ ابْنَهُ الْأَكْبَرُ فَوَلَّى الْمَلِكَ الْأَسْمَى. وَتَصَرَّفَ بِالْأَمْرِ وَحْدَهُ. وَنَازَعَهُ إِخْوَتُهُ.

اس کا بڑا بیٹا کود پڑا اس کو بادشاہ بن گیا، وہ صرف نام کا بادشاہ نہ تھا وہ تو اکیلے تمام امور میں تصرف کرنے لگا، تو اس کے بھائیوں نے جنگ چھیڑ دی،

توضیح اللغة:

لان: از (ض) نرم ہونا، از (تفعیل) نرم کرنا..... الرخام: سنگ مرمر، ایک ٹکڑے کو رخام کہتے ہیں..... شید: از

(تفعیل) بمعنی بھاڑنا، از (تفعیل) بمعنی متفرق ہونا... صدع: از (ف) بات کو کھلم کھلا بیان کرنا، کرگزرتا، حق کا فیصلہ کرنا،

مائل ہونا از (تفعیل) پھاڑنا، طے کرنا، از (تفعیل) متفرق ہونا، غائب ہونا..... أرب: بمعنی حاجت جمع آراب... يملص:

از (افعال) پھسلنا، از (س) چکنا ہونے کی وجہ سے پھسل جانا، از (تفعیل) بچ لکنا، پھسل جانا..... مسارب: مسرب کی جمع

معنی نے کی جگہ، از (ن) جاری ہونا، گھستے چلے جانا، سینا، از (س) ٹپکنا، از (تفعیل) گروہ گروہ بھیجنا، از (افعال) پہانا، از

(انفعال) سوراخ میں داخل ہونا، پہنا..... يستروح: از (استفعال) سوگھنا، آرام پانا..... الریا: عمدہ خوشبو۔

وَجَاءَ كُلٌّ مِنْ أَمَارَتِهِ شُجَاعٌ مِنَ الْبَغَالِ وَمُرَادُ بَحْشٍ مِنَ (الْكُجَرَاتِ) وَأَوْرَثَكَ زَيْبٌ هَذَا مِنَ الدَّكْنِ.

ہر ایک اپنی ولایت سے آیا، بغال سے شجاع، کجرات سے مراد بخش، اور دکن سے یہ اور گزیب

وَأَسْتَظَاعَ أَنْ يَغْلِبَهُمْ جَمِيعًا. وَيَنْفَرِدُهُ بِالْأَمْرِ وَوَضَعَ أَبَاهُ فِي قَضِيٍّ مِنْ قُصُورِ الْمَلِكِ.

اور اس میں اتنی طاقت تھی کہ سب پر غلبہ پالے، اور حکومت اکیلے چلائے، اور اس نے اپنے باپ کو شاہی محلات میں سے ایک محل میں ٹھہرایا،

جَعَلَ لَهُ فِيهِ مَا يَشْتَهُيه مِنَ الْفَرَشِ وَالطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ وَالْحَاشِيَةِ وَالْجَوَارِي، وَجَعَلَ لَهُ حَيَّالَ سَرِيرِهِ
اور وہاں پر ان کیلئے مہیا کیا جو وہ چاہتے تھے، بچھونا، کھانا، پوشاک، حشم وخدام، اور لگوا یا اس کی چارپائی کے سامنے

مِرْآةٌ أُقِيمَتْ عَلَى صِنَاعَةٍ عَجِيبَةٍ لَا تَزَالُ تُذهِبُ السِّيَاحَ يَزِي مِنْهَا (تَاجُ مَحَل) عَلَى الْبُعْدِ
ایک آئینہ عجیب و غریب کاری گری سے، جو آج بھی سیاح کو حیران کر دیتا ہے، وہ اس سے تاج محل دور سے دیکھتے،

وَهُوَ مُصْطَفَى فِي سَرِيرِهِ كَأَنَّهُ أَمَامَهُ. وَكَانَ ذَلِكَ كُلُّ مَا بَقِيَ لَهُ مِنْ لَذَائِدِ دُنْيَاهُ.

درآئمال کہ وہ چارپائی پر لیٹے ہوتے گویا کہ تاج محل ان کے سامنے ہے، یہی اس کا سب کچھ تھانیا کی لذتوں میں سے جو اس کے پاس باقی بچا تھا

وَكَانَ جُلُوسُهُ عَلَى سَرِيرِ الْمَلِكِ سَنَةَ ١٠٦٨ هـ (قَبْلَ ثَلَاثِمِائَةِ سَنَةٍ) وَكَانَ بِكُمْ تَظُنُّونَ أَنَّ هَذَا

تین سو سال پہلے اورنگزیب ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا، اور مجھے معلوم ہے آپ یہ گمان کرتے ہوں گے کہ یہ

الْمَلِكِ الَّذِي رُبِّيَ بَيْنَ كُتُبِ الْفِقْهِ وَأَوْرَادِ الثَّقَشْبَنْدِيَّةِ سَيَدْخُلُ خُلُوتَهُ وَيَعْمَلُ مِنْ قَصْرِهُ مَدْرَسَةً

بادشاہ جس نے فقہی کتب اور نقشبندی اوراد کے بیچ تربیت پائی ہے وہ عنقریب خلوت میں داخل ہوگا اور بنائے گا اپنے محل میں مدرسہ،

أَوْ تَكْنِيَّةً، يُصَلِّي وَيَقْرَأُ فِي كُتُبِ الْفِقْهِ وَيُسَيِّبُ أُمُورَ الدُّنْيَا وَيُهْلِكُهَا

یا کوئی خانقاہ، نماز پڑھائے گا، اور فقہی کتابیں پڑھائے گا، دنیوی کاموں کو جان بوجھ کر چھوڑ دے گا، دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے

زَاهِدًا فِيهَا، كَلَّا يَا سَادَةً، وَمَاهِذِهِ خَلَائِقُ الْإِسْلَامِ، وَلَا هِذِهِ طَرِيقَتُهُ، إِنَّ الْعَمَلَ لِإِسْعَادِ النَّاسِ

اسے غافل ہو جائے گا، ہرگز نہیں جناب! یہ اسلام کی عادات نہیں، اور نہ ہی اس کا طریقہ ہے، بیشک کام تو لوگوں کی خوشحالی کیلئے،

وِإِقَامَةِ الْعَمَلِ، وَرَفْعِ الظُّلْمِ، وَجِهَادِ الْكَافِرِينَ الْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ، كُلُّ ذَلِكَ صَلَاةٌ

عدل قائم کرنے کیلئے، ظلم کو ختم کرنے کیلئے، فساد برپا کرنے والے کافروں سے جہاد کرنے کیلئے کوشاں رہنا، یہ سب کچھ نماز ہے

كَالْصَّلَاةِ فِي الْمِحْرَابِ، بَلْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاةِ الثَّقَلِ وَصَوْمِ الثَّطْوُوعِ وَعَمَلُ سَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ

جیسا کہ محراب میں نماز ہوتی ہے، بلکہ یہ سب نفل نماز، نفل روزہ سے بہتر ہے، اور ایک گھڑی کا انصاف زیادہ بہتر ہے

عِبَادَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً

چالیس سال کی عبادت سے،

لِذَلِكَ تَرَوْنَهُ لَيْسَ لَأَمَّةٍ الْحَرْبُ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ (وَكَانَ يَوْمَئِذٍ

یہی وجہ ہے کہ آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ انہوں نے پہلے دن سے ہی جنگی لباس پہن لیا، حالانکہ اس وقت

فِي الْأَرْبَعِينَ) وَتَهَضُّ بِنَفْسِهِ. يَقْضِي عَلَى الْخَارِجِينَ وَيَقْتَحُ الْمُتَمَرِّدِينَ وَيَفْتَحُ الْبِلَادَ

آپ کی عمر چالیس سال تھی، خود لڑائی میں کود پڑے، باغیوں کی سرکوبی کی، اور سرکشوں کی بغ کئی کی، شہ فتح کیے،

وَيُقَرِّرُ الْعَدَالَهَ وَالْأَمْنَ فِي الْأَرْضِ. وَمَا زَالَ يَنْتَقِلُ مِنْ مَعْرِكَةٍ يَخُوضُهَا إِلَى مَعْرِكَةٍ وَمِنْ بَلَدٍ

زمین پر عدل و انصاف قائم کیا، وہ مسلسل ایک جگہ سے منتقل ہوتے، دوسری جنگ میں کود پڑتے، ایک شہر کی

يُضِلُّهُ إِلَى بَلَدِهِ حَتَّى إِمْتَدَّ سُلْطَانُهُ مِنْ سُفُوحِ هَمَالِيَّةٍ إِلَى سَيْفِ الْبَحْرِ مِنْ جَنُوبِ الْهِنْدِ

اصلاح کے بعد دوسرے کی طرف بڑھتے، یہاں تک کہ اس کی سلطنت ہمالیہ کے دامن سے لیکر جنوبی ہند میں سیف البحر تک پھیل گئی،

وَكَاذَ يَمْلِكُ الْهِنْدَ كُلَّهَا. حَتَّى قُضِيَ شَهِيدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَقْصَى الْجَنُوبِ بَعِيداً

قریب تھا کہ پورے ہندوستان کا مالک ہوتا، یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے، جنوبی ہند کے آخری حصے میں جو کہ دور تھا

عَنْ عَاصِمَتِهِ بِأَكْثَرِ مِنْ أَلْفٍ وَخَمْسِمِائَةٍ كَيْلٍ. مَنْ خَاضَ هَذِهِ الْمَعَارِكَ اسْتَنْفَدَتْ وَقْتَهُ كُلَّهُ

اس کے دار الخلافہ سے پندرہ سو کلومیٹر سے زیادہ، جو ان معرکوں میں گھمٹا ہے تو یہ معرکے اس کا سارا وقت لے لیتے ہیں

وَلَمْ تَدْعُ لَهُ بَقِيَّةٌ لِإِصْلَاحِ فِي الدَّاخِلِ. أَوْ نَظَرٍ فِي أُمُورِ النَّاسِ وَلَكِنْ أَرَوْنُكَ زَيْبَ حَقَّقٍ مَعَ

اندرونی حالات کی اصلاح اور لوگوں کے معاملات میں غور و فکر کے لیے اس کے پاس وقت نہیں بچتا، لیکن اورنگ زیب نے وہ کارنامے دکھائے اس

ذَلِكَ مِنَ الْإِصْلَاحِ الدَّاخِلِ مَا لَمْ يُحَقِّقْ مِثْلَهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ الْمُلُوكِ. كَانَ يَنْظُرُ فِي شُؤُونِ

کے ساتھ ساتھ اندرونی حالات کی اصلاح کے، کہ اس جیسے بہت کم بادشاہوں نے دکھائے ہیں، وہ غور و فکر کرتے ہیں حالات میں،

الرَّعِيَّةِ مِنْ أَكْثَرِ بِلَادِهِ إِلَى أَقْصَاهَا بِمِثْلِ الْعُقَابِ. كَمَا كَانَ يَبْطِشُ بِالْمُفْسِدِينَ بِمِثْلِ كَقَبِ الْأَسَدِ

قریبی علاقوں سے لیکر دور دراز تک کے علاقوں کی عوام کے، جیسے عقابی نظر ہوتی ہے، جیسے وہ فساد یوں پر شیر کی گرفت کرتے تھے،

توضیح اللغة:

لأمة: اس کی جمع لائم بمعنی زمرہ، از (ک) ذلیل ہونا، بخیل ہونا، از (ق) کمینگی کی طرف لبت کرنا، از (تفعیل) ایسا کام کرنا

جس سے لوگ کینہ کہیں، از (افتعال) آپس میں چٹ جانا، از (استفعال) کینوں میں شادی کرنا..... یقمع: از (انفعال) ہٹانا، ذلیل و خوار کرنا، از (ف) ارادہ سے ہٹانا دینا، ذلیل و خوار کرنا، از (تفعّل) تحقیر و مدہوش ہونا، از (انفعال) پوشیدہ مکان میں داخل ہونا..... المتمردین: از (تفعّل) سرکشی کرنا، سرکشوں کے پاس آنا، از (ن، ی) سرکشی کرنا، از (ن) نرم کرنا، صاف کاٹنا..... سفوح: دامن جمع: سفح..... شؤن: الشأن کی جمع بمعنی بڑے بڑے اور احوال، معاملہ، حالت۔

فَاسْكَنَ كُلَّ تَأْمَةٍ فَسَادٍ، وَأَقَرَّ كُلَّ بَاجِدَةٍ إِضْطِرَافٍ، ثُمَّ أَخَذَ بِالْإِصْلَاحِ فَأَزَالَ مَا كَانَ بَاقِيًا
ہر فساد کی آواز کو چپ کر دیا، بے چینی کی ہر حرکت کو ٹھنڈا کر دیا، پھر اصلاح شروع کر دی، پس صاف کر دیا باقی ماندہ
مِنَ الزُّنْدِيقَةِ الَّتِي جَاءَ بِهَا (أَكْبَرُ) أَبُو جَدِيهِ، وَكَانَتْ الطَّرَائِبُ الظَّالِمَةُ تُزْهِقُ النَّاسَ وَلَا يَبْقَى أَمْرًا
بے دینی کو جو ان کے پردادا (اکبر) لائے تھے، اور ظالمانہ ٹیکسوں کی وجہ سے لوگوں کی زندگی وبال جان تھی، حالانکہ نہیں پہنچی تھی امراء
الْمَجُوسِ لَفْعٍ مِنْ تَارِهَا، فَأَبْطَلَ مِنْهَا تَمَائِينَ تَوْعًا، وَسَقَى لِلطَّرَائِبِ سُنَّةً عَادِلَةً،
مجوس کو اس آگ کی تپش، ٹیکس کی ان اقسام میں سے اسی اقسام کو ختم کیا اور انصاف کے ساتھ اس کا ایک ضابطہ مقرر کیا
وَأَوْجَبَهَا عَلَى الْجَمِيعِ. فَكَانَ هُوَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَهَا مِنْ هَؤُلَاءِ الْأُمَرَاءِ، وَلَوْلَا هَيْبَتُهُ وَشِدَّتُهُ فِي الْحَقِّ
اور وہ تمام پر لازم کر دیا۔ چنانچہ وہ پہلے بادشاہ ہیں جنہوں نے ان امراء سے ٹیکس لیا، اگر حق بات میں ان کا رعب و دبدبہ نہ ہوتا
لَكُمْوَهَا عَلَيْهِ، وَأَصْلَحَ الطَّرِيقَ الْقَدِيمَةَ، وَشَقَّى طَرِيقًا جَدِيدَةً، وَيَكْفِي لِحُدُكُوا طُولَ هَذِهِ الطَّرِيقِ
تو یہ لوگ انکار کر دیتے، پرانی سڑکوں کی مرمت کی اور نئی سڑکیں تعمیر کی، اور کافی ہے ان سڑکوں کی لمبائی معلوم کرنے کے لیے
أَنْ تَعْرِفُوا أَنَّ طَرِيقًا وَاحِدًا مِمَّا كَانَ فَتَحَهُ شَيْزُ شَاهِ السُّورِيِّ، كَانَ يَمْشِي فِيهِ الْمَسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ،
یہ جان لینا کہ شیر شاہ سوری نے ایک سڑک جس کا افتتاح کیا تھا، مسافر اس پر تین ماہ تک سفر کرتا رہتا تھا،
وَكَانَتْ تَحْفُفُ بِهِ الْأَشْجَارُ مِنَ الْجَانِبَيْنِ عَلَى طُولِهِ وَتَتَعَاقَبُ فِيهِ الْمَسَاجِدُ وَالْحَاكَاثُ. وَبَنَى الْمَسَاجِدَ
اس لیے راستے کی دونوں جانب کا درختوں نے احاطہ کیا ہوا تھا، اور اس میں یکے بعد دیگرے مسجدیں، اور مسافر خانے آتے، اور بنائیں مسجدیں
فِي أَقْطَارِ الْهِنْدِ، وَأَقَامَ لَهَا الْأَيْمَةَ وَالْمَدْرَسِينَ وَأَسَّسَ دُورَ اللَّعْجَزَةِ وَمَارِسَاتِ الْمَجَانِينِ، وَمُسْتَشْفِيَاتِ
ہندوستان کے علاقے میں، ان کے لیے امام اور مدرسین مقرر کیے، عاجزوں کے لیے گھر بنوائیں، پاگلوں کے لیے شفاء خانے اور ہسپتال

لِلْمَرْطُطِ. وَأَقَامَ الْعَدْلَ فِي النَّاسِ فَلَا يَكْزُرُ أَحَدٌ عَنْ أَنْ يُنْقَذَ فِيهِ حُكْمُ الْقَضَاءِ وَكَانَ أَوَّلَ
 بِيَارِدٍ كَيْلِيٍّ۔ لوگوں میں انصاف قائم کیا، کوئی اس سے اونچا نہ تھا کہ اس کے بارے میں عدالت کا فیصلہ نافذ ہو، وہ پہلے بادشاہ تھے
 مَنْ جَعَلَ لِلْقَضَاءِ قَانُونًا، فَكَانَ يَحْكُمُ فِي الْقَضَايَا الْكُبْرَى بِنَفْسِهِ لَا حُكْمًا كَيْفِيًّا بَلْ حُكْمًا
 جنہوں نے عدالت کے لیے قانون بنایا، بڑے بڑے مقدمات کا خود فیصلہ کرتے تھے، وہ فیصلہ کیف یا اتفق نہیں ہوتا تھا بلکہ
 بِالْمُذْهَبِ الْحَنَفِيِّ مُعَلِّلًا لَهُ مُدَلِّلًا عَلَيْهِ. وَنَصَبَ الْقَضَاةَ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ بَلَدَةٍ وَقَرْيَةٍ، وَكَانَ لِلْأُمَرَاءِ أَطْوَرُ امْتِنَانًا
 فقہ حنفی کے مطابق مدلل و معطل فیصلہ ہوتا تھا، لوگوں کیلئے ہر گاؤں اور ہر شہر میں قاضی مقرر کیے، شہنشاہ کے لیے کچھ مراعات تھیں،
 فَالْغَايَا كُلُّهَا. وَجَعَلَ نَفْسَهُ تَابِعًا لِلْمَحَاكِمِ الْعَادِيَّةِ. وَأَنَّ مَنْ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ أَنْ يُقَاضِيَ بِهِ أَمَامَ الْقَاضِي
 ان سب کو ختم کر دیا، خود کو عام محکموں کے تابع کر دیا، جس کا بادشاہ پر کوئی حق ہوتا، اسے حق تھا کہ وہ وصول کرے قاضی کے سامنے
 مَعَ السُّوقَةِ وَالسَّوَادِ مِنَ النَّاسِ. كَانَ الرَّجُلُ عَالِمًا، فَحَيْثُ بَارِعًا فِي الْفِقْهِ الْحَنَفِيِّ، فَأَدْنَى الْعُلَمَاءِ
 عوام اور لوگوں کی موجودگی میں، وہ ایک عالم آدمی تھے، فقہ حنفی میں ماہر فقیہ تھے، انہوں نے علماء کو قریب کیا
 وَلَا أَرَمَهُمْ وَجَعَلَهَا خَاصَّةً وَمُسْتَشَارِيَهُ وَبَلَى لَهُمُ الْمَدَارِسُ وَجَعَلَ الرُّوَاتِبَ۔
 اور اپنے ساتھ لگائے رکھا، اپنا خاص اور مشیر بنایا، ان کے لیے مدارس بنائے، اور وظائف مقرر کیے۔
 توضیح اللغة:

نامة: آواز، نغمہ، نیم، از (ف، ض) آواز نکالنا، آہستہ آہستہ رونا..... ترہق: از (افعال) سختی ڈالنا، طاقت سے زیادہ
 کام پراکسانا، از (س، ک) بے وقوف ہونا، از (تفعیل) برائی کی تہمت لگانا، از (مفاعله) جوانی کے قریب پہنچنا..... لفتح:
 تپش، لپٹ، از (ف) مجلس دینا..... تحف: از (ن) گھیرنا، احاطہ کر لینا، از (ض) سرسراہٹ ہونا، خشک ہونا، بہرا ہونا، از
 (تفعیل) احاطہ کرنا، جتلائے مصیبت ہونا، از (افعال) برائی سے یاد کرنا..... الخانات: الخان کی جمع بمعنی سرائے، دوکان
 اور خان ترکوں کے بادشاہ کا لقب ہے..... مارستانات: المارستان کی جمع بمعنی شفاخانہ..... الرواتب: راتب کی جمع بمعنی
 وظیفہ، تنخواہ، سنن مؤکدہ، از (ن) قائم و ثابت ہونا، از (تفعیل) مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا، ثابت کرنا، از (تفعیل) ترتیب دیا
 ہونا، سیدھا کھڑا ہونا۔

وَوُفَّقَ إِلَى أَمْرَيْنِ، لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَهُمَا أَحَدٌ مِنْ مُلُوكِ الْمُسْلِمِينَ. الْأَوَّلُ: إِنَّهُ كَانَ لَمْ يَكُنْ يُعْطَى عَالِماً عَطِيَّةً أَوْ رَاتِباً
 آپ کو ایسے دو کاموں کی توفیق ملی، جن کی پہلے کسی مسلمان بادشاہ کو نہیں ملی، پہلی یہ کہ وہ کسی عالم کو عطیہ یا وظیفہ دے کر
 إِلَّا طَالِبَهُ بِالْعَمَلِ، بِتَالِيفٍ أَوْ تَدْرِيسٍ، لِئَلَّا يَأْخُذَ الْمَالُ وَيَتَكَاسَلَ، فَيَكُونُ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الشَّيْئَتَيْنِ،
 اسے تالیف یا تدریس کا کوئی کام کرنے کا کہتے، تاکہ مال لے کر وہ سستی نہ کرے، ورنہ دو برائیاں جمع ہو جائیں گی
 أَخَذَ الْمَالِ بِلَا حَقٍّ، وَكَيْفَانِ الْعِلْمِ، فَمَا قَوْلُ مُدَرِّسِي الْإِفْتَاءِ وَالْأَوْقَافِ؟
 بغیر حق کے مال لینا اور دوسری علم کو چھپانا، پھر آپ کا اثناء اور اوقاف کے مدرسین کے بارے میں کیا خیال ہے؟ (یعنی عام عالم سے بھی کام لیتے تھے تو پھر خاص سے کتنا لیتے ہو گئے)
 وَالثَّانِي: أَنَّهُ أَوَّلَ مَنْ عَمَلَ عَلَى تَدْوِينِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ فِي كِتَابٍ وَاحِدٍ يُتَّخَذُ قَانُوناً،
 دوسری بات یہ کہ آپ پہلے بادشاہ ہیں جنہوں نے ایک کتاب میں احکام شرعیہ کو مرتب کرنے کا کام کیا، اسے قانون بنادیا
 فَوَضَعَتْ لَهُ وَبِأَمْرِهِ وَبِأَشْرَافِهِ وَنَظَرِهِ الْفَتَاوَى الَّتِي نُسِبَتْ إِلَيْهِ فَسَيِّبَتِ الْفَتَاوَى الْعَالَمَ كَثِيرَةً،
 چنانچہ آپ کے حکم سے آپ کی زیر نگرانی فتاویٰ کو مرتب کیا گیا پھر ان کا نام آپ کی طرف نسبت کرتے ہوئے ”فتاویٰ عالمگیریہ“ رکھ دیا
 وَاشْتَهَرَتْ بِالْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةِ، وَيَعْرِفُهَا كُلُّ مَنْ يَقْرَأُ هَذَا الْمَقَالَ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهَا مِنْ أَشْهَرِ
 آج وہ ”فتاویٰ ہندیہ“ کے نام سے بھی مشہور ہے، جو علماء اس کا مطالعہ کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ فقہ اسلامی کی
 كُتِبَ الْفِقْهُ الْإِسْلَامِيُّ وَأَجُودُهَا تَرْتِيباً وَتَضْمِناً. وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ
 مشہور کتاب ہے، ترتیب اور تصنیف کے اعتبار سے عمدہ کتابوں میں سے ہے۔ ان تمام کاموں کے ساتھ ساتھ
 يُؤَلِّفُ أَلْفَ كِتَابٍ فِي الْحَدِيثِ وَشَرْحِهِ وَتَرْجَمَهُ إِلَى الْفَارْسِيَّةِ وَيَكْتُبُ الرِّسَالَ الْبَلِيغَةَ، الَّتِي
 آپ نے حدیث میں ایک کتاب لکھی، پھر فارسی میں اس کا ترجمہ و شرح لکھی، آپ بلخ رسائل لکھتے جو
 تَعُدُّ فِي لِسَانِهِمْ مِنْ رَوَائِعِ الْبَيَانِ، وَيَكْتُبُ بِمُخْطَلَعِ الْمَصَاحِفِ وَيَبِيعُهَا لِيَعِيشَ
 ان کی زبان میں بیان کے شاہکار شمار کیے جاتے ہیں، آپ اپنے قلم سے مصاحف لکھ کر انہیں فروخت کرتے تاکہ مزر بسر کریں
 بِبَيْعِهَا لِمَا زَهَدَ فِي أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ وَتَرَكَ الْأَخْذَ مِنْهَا،
 اس کے ثمن سے، اس لیے کہ آپ مسلمانوں کے مال سے سے بچتے تھے، اور اسے لینا چھوڑ دیا تھا،

توضیح اللغة:

روائع: الروعة کی جمع بمعنی حسن و جمال کا حصہ، ڈراء (ن) تعجب میں ڈالنا، از (ن، ض) لوٹنا۔

وَأَنَّهُ حَفِظَ الْقُرْآنَ بَعْدَ أَنْ وُلِّيَ الْمُلْكَ، وَأَنَّهُ كَانَ شَاعِرًا مُوسِيقِيًّا، وَلَكِنَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ وَكَرِهَهُ
 آپ نے بادشاہ بننے کے بعد قرآن مجید حفظ کیا، پہلے آپ ایک خوش آواز شاعر تھے، لیکن پھر اسے برا سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا
 وَأَبْطَلَ مَا كَانَ لِلشُّعْرَاءِ وَالْمُوسِيقِيِّينَ مِنْ هَبَاتٍ وَعَطَايَا وَلَمْ يَكُنْ يَرَاهُمْ
 آپ نے ان عطیات اور تحائف کو ختم کر دیا جو شعراء اور گانے والوں کو ملتے تھے، آپ نہیں سمجھتے تھے ان چیزوں کو
 لِأَرَمِينِ لِأُمَّةٍ، لَا تَزَالُ تَبْنِي فِي الْأَرْضِ صَرْحَ مَجْدِهَا، وَكَانَ يُصَلِّي الْفَرَائِضَ فِي أَوَّلِ وَقْعِهَا
 ضروری ان لوگوں کے لیے، جو زمین پر اپنی عظمت کا بلند و بالا محل تعمیر کر رہے ہو۔ فرض نمازوں کو اول وقت میں ادا کرتے تھے
 مَعَ الْجَمَاعَةِ لَا يَتْرُكُ ذَلِكَ بِحَالٍ، وَالْجُمُعَةُ فِي الْمَسْجِدِ الْكَبِيرِ وَلَوْ كَانَ غَائِبًا عَنِ الْبَصَرِ لِأَمْرِ مِنَ الْأُمُورِ،
 جماعت کے ساتھ، کسی حال میں نہ چھوڑتے، جمعہ کی نماز شہر کی بڑی مسجد میں ادا کرتے، اگر کسی کام کی وجہ سے شہر سے باہر ہوتے
 يَأْتِيهِ يَوْمَ الْحَبِيسِ لِيُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ يَذْهَبُ حَيْثُ شَاءَ وَكَانَ يَصُومُ رَمَضَانَ مَهْمَا اشْتَدَّ
 تو جمعرات کو شہر آجاتے تاکہ جمعہ پڑھ سکیں، پھر جہاں جانا ہوتا چلے جاتے، وہ رمضان کے روزے رکھا کرتے تھے، جتنی بھی سخت
 الْحَرُّ، وَمَا آذَاكُمْ مَا حَزَّ الْهِنْدِ، وَنَجَّى اللَّيَالِي بِالزَّوْجِ وَيَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ
 گرمی ہو، تمہیں کیا پتہ ہندوستان میں کتنی سخت گرمی ہوتی ہے؟ زندہ کرتے راتوں کو ترائی کے ذریعے، اور اعتکاف کرتے آخری عشرہ
 مِنْ رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ الْإِنْدِيِّ وَالْحَبِيسِ وَالْجُمُعَةَ، فِي كُلِّ أَسْبُوعٍ مِنَ أَسَابِيعِ السَّنَةِ،
 رمضان، مسجد میں، ہند، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتے تھے، سال کے ہفتوں میں سے ہر ہفتے میں،
 وَيَدَاوِمُ عَلَى الطَّهَارَةِ بِالْوُضُوءِ وَيَحَافِظُ عَلَى الْأَذْكَارِ، وَيُمِدُّ أَهْلَ الْحَرَمَيْنِ بِالصَّلَاتِ الْمُتَكَرِّرَةِ الدَّائِمَةِ،
 ہمیشہ با وضو رہتے، اذکار کی پابندی کرتے، اور اہل حرمین کو بار بار ہمیشہ تحائف بھیجتے رہتے۔

توضیح اللغة:

رمضان: مشہور مہینہ کا نام، جمع رمضانات، رماضین، أرمضاء... تراویح: ترویجہ کی جمع بمعنی مطلق بیٹھنا پھر اس بیٹھنے پر اطلاق ہونے لگا جو رمضان شریف کی راتوں میں چار رکعات پڑھ لینے کے بعد آرام حاصل کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں اور ہر چار رکعات کو ترویج اور کل بیس رکعات کو تراویح کہنے لگے..... الصلوات: صلوٰۃ کی جمع بمعنی انعام۔

وَكَانَ مَعَ ذَلِكَ آيَةٌ فِي الْحُزْمِ وَالْعَزْمِ، وَالْبَرَاعَةِ فِي فُنُونِ الْحَرْبِ، وَفِي التَّنْظِيمِ الْإِدَارِيِّ

ان تمام کے باوجود آپ دور اندیش، پختہ ارادے، جنگی فنون میں مہارت، حکومتی اداروں کو منظم چلانے میں اپنی مثال آپ تھے،

فَكَيْفَ اسْتَطَاعَ أَنْ يَجْمَعَ هَذَا كُلُّهُ؟ كَيْفَ قَلَّدَ أَنْ يَتَعَبَّدَ هَذِهِ الْعِبَادَةِ؟ وَيَقْطَعِي بَيْنَ النَّاسِ؟

انہیں یہ سب کرنے کی طاقت کیسے ملی؟ وہ کیسے قادر ہوئے کہ اتنی عبادت کریں، لوگوں کے درمیان فیصلے کریں،

وَيُؤَلِّفُ فِي الْعِلْمِ، وَيَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ؟ وَيَحْفَظُ الْقُرْآنَ؟ وَيُدِيرُ هَذِهِ الْقَارَةَ الْهَائِلَةَ؟ وَيَخُوضُ

علمی تالیفات کریں، قرآن مجید لکھیں، قرآن حفظ کریں، ایک عظیم براعظم کا نظام چلائیں اور گھس جائیں

هَذِهِ الْمَعَارِكَ الْكَبِيرَةَ؟ لَقَدْ كَانَ يُقَسِّمُ بَيْنَ ذَلِكَ أَوْقَاتِهِ، وَيَعِيشُ حَيَاةَ مُرْتَبَةٍ، فَوَقَّتْ لِنَفْسِهِ

بہت سی لڑائیوں میں؟ (یہ سب اس طرح ہوا کہ) انہوں نے اپنا نظام الاوقات بنا رکھا تھا، وہ ایک ترتیب سے زندگی گزارتے، وقت کا ایک حصہ اپنے لیے

وَوَقَّتْ لِأَهْلِهِ، وَوَقَّتْ لِرَبِّهِ، وَلِلْإِدَارَةِ وَالْقِتَالِ وَالْقَضَاءِ أَوْقَاتَهَا.

ایک اپنے گھر والوں کے لیے مقرر کیا، ایک اپنے رب کے لیے مقرر کیا، اور ادارے، لڑائی اور قضاء کے لیے اپنے اوقات کو مختص کیا تھا،

حَكَمَ الْهِنْدَ كُلَّهَا خَمْسِينَ سَنَةً كَوَامِلَ، وَكَانَ أَعْظَمَ مُلُوكِ الدُّنْيَا فِي عَصْرِهِ وَكَانَتْ بِيَدِهِ

انہوں نے پورے ہند پر پچاس سال حکومت کی، وہ اپنے زمانے میں دنیا کے بڑے بادشاہ تھے، ان کے قبضے میں

مَفَاتِيحُ الْكُنُوزِ، وَكَانَ يَعْيشُ عَيْشَ الزُّهْدِ وَالْفَقْرِ، مَا مَدَّهُ يَدُهُ وَلَا عَيْنُهُ إِلَى حَرَامٍ، وَلَا أَدْخَلَهُ بَطْنُهُ

خزانوں کی چابیاں تھیں، وہ زہد و فقر کی زندگی جیتے، حرام چیز کی طرف نہ دیکھتے نہ چھوتے، نہ پیٹ میں ڈالتے

وَلَا كَشْفَ لَهُ إِزَارَهُ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْهِ رَمَضَانُ كُلُّهُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا أَرْغِفَةً مَعْدُودَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ،
نہ حرام کے لیے ازار کھولتے، پورا رمضان گزر جاتا وہ جو کی چند روٹیاں ہی کھاتے،

مِنْ كَسْبِ يَمِينِهِ مِنْ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ لَا مِنْ أَمْوَالِ الدَّوْلَةِ.
وہ بھی حکومت کے مال سے نہیں بلکہ مصحف لکھ کر اپنے ہاتھ سے کمائے ہوئے مال سے ہوتی۔

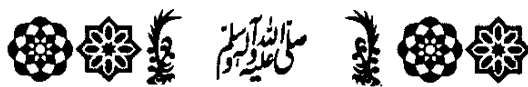
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى رُوحِهِ الطَّاهِرَةِ.

اللہ تعالیٰ ان کی پاکیزہ روح پر رحمت نازل فرمائیں۔ آمین

توضیح اللفظ:

مفاتیح: مفتاح کی جمع بمعنی چابیاں..... ازار بمعنی چادر، تہ بند، ہر وہ چیز جو تم کو چھپالے، پاک دامنی، جمع آزردہ، اُزر
..... الطاهرة: از (ن، ک) بمعنی پاک ہونا، از (تفعیل) بمعنی پاک کرنا، دھونا، از (تفعل) بمعنی پاک ہونا، نہانا، خوب
طہارت حاصل کرنا۔

طالب دعا صابر محمود غفرلہ



پاکستان اسلام آباد، ہائوس نمبر ۱۱، سٹریٹ نمبر ۱۱، نزد بازار صاحب سید محمد
(مدرسہ اسلامیہ، ہائوس نمبر ۱۱، سٹریٹ نمبر ۱۱، نزد بازار صاحب سید محمد)

درس امام اعظم

مفتی صاحب محمود

تألیف و توثیق

سید محمد رفیع الرحمن

ادارۃ الرشید

تبلیغی جماعت

مفتی صاحب محمود

تألیف و توثیق

سید محمد رفیع الرحمن

ادارۃ الرشید

درس آثار السنن

مفتی صاحب محمود

تألیف و توثیق

سید محمد رفیع الرحمن

ادارۃ الرشید

مقدمۃ المہند

مفتی صاحب محمود

تألیف و توثیق

سید محمد رفیع الرحمن

ادارۃ الرشید

Faraz: 0302-2691277



ادارۃ الرشید کراچی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

Tel: 021-34928643 Cell: 0321-2045610

E-mail: Idaraturrasheed@gmail.com